

تاجیانیوں کے کمال
اعمال پر مشتمل

شاہکار اور اعلیٰ ترین نمونہ کی روشنی میں

مترجم

میرزا خواجه رشید احمد صاحب

مرکز سراجیہ

قادیانیوں کے مکمل بایکاٹ پر متفقہ فتویٰ



قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

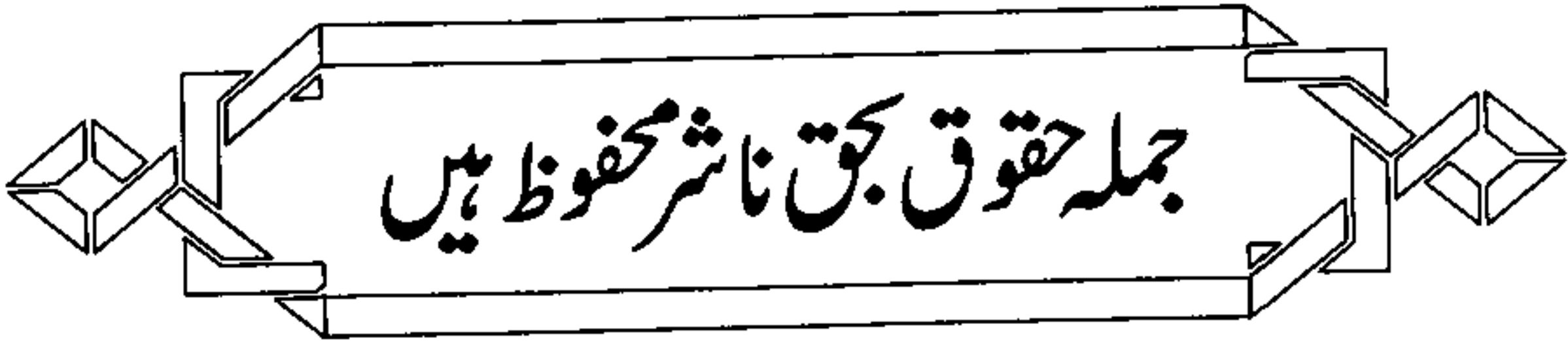
اس کتاب میں قادیانیوں سے مکمل بایکاٹ کے بارے میں اندرون پاکستان اور بیرون ممالک سے مختلف مکاتب فکر کے تقریباً 1000 سے زائد علماء کرام اور مفتیان عظام اور 100 سے زائد بڑے بڑے دینی مدارس کی مندرجہ ذیل دو باتوں پر متفقہ رائے ہے۔

(1) قادیانی / مرزائی کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ وہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے، جو اسے مانتا ہے وہ مسلمان ہے جو اسے نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ انہیں قتل کی سزا دے۔ علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ وہ عوام الناس کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں اور قادیانیوں کا مکمل بایکاٹ کروائیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان زندیقوں کا اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بایکاٹ کریں۔

(2) قادیانیوں / مرزائیوں سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ قادیانیوں کا مکمل بایکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بایکاٹ ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

مُرتَّب: مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

مرکز سیراجیہ لاہور پاکستان



نام کتاب قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ

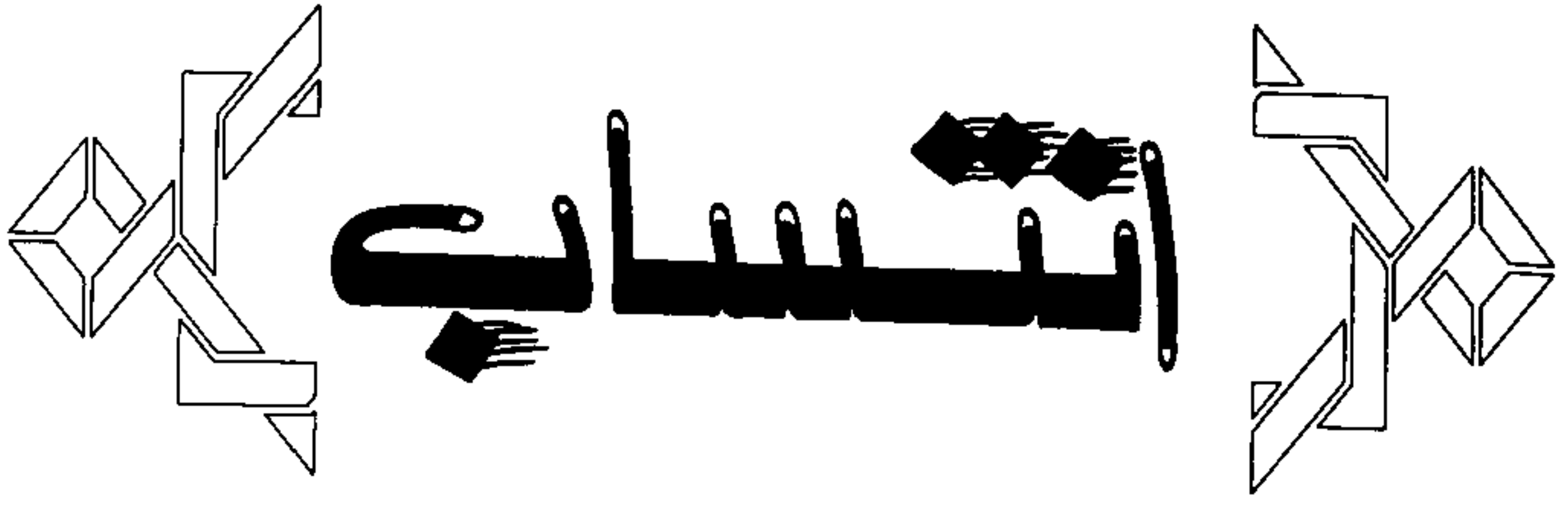
مرتب مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

ناشر مرکز سراجیہ ٹرسٹ

قانونی مشیران ختم نبوت لائبریری فورم

سن اشاعت 1432ھ بمطابق نومبر 2011ء

مرکز سراجیہ
 گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور، پاکستان
 Tel: 0092 42 35877456
 www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com



شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا

خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کی سرپرستی، راہنمائی اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام
مکاتیب فکر کے علماء کرام، مفتیان کرام، مشائخ عظام، ممتاز
اسکالرز، بڑے بڑے مدارس و جامعات اور مذہبی جماعتوں کے
قائدین سے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر فتاویٰ جات اور
تحریریں اکٹھی کر کے اس جامع دستاویز کی شکل میں شائع ہوئی
اور جو تحفظ ختم نبوت کے محاذ کے آج بھی تکوینی طور پر انچارج ہیں

قریب

صفحہ نمبر

ترتیب عنوانات

37

* عرض ناشر

41

* شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

42

* قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر دیوبندی مکتبہ فکر کا موقف

57

* قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر بریلوی مکتبہ فکر کا موقف

72

* قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر اہلحدیث مکتبہ فکر کا موقف

77

* قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر جماعت اسلامی کا موقف

79

* قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر تنظیم اسلامی کا موقف

81

* حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ میانوالی

87

* حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ
مدیر مرکز سراجیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ دادڑہ بالا شریف ساہیوال

- 93 * حضرت مولانا عبدالحمید لدھیانوی صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 95 * حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 96 * حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 97 * خصوصی شکریہ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ
ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 97 * خصوصی تعاون حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 98 * حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 101 * حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب مدظلہ
مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- 103 * حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
- 106 * حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

دیوبندی مکتبہ فکر کا موقف

111

112

□ استفتاء

114

□ فتویٰ حضرت مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ

130

□ دارالعلوم دیوبند ہندوستان

130

□ فتویٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مفتی سعید احمد جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ

131

□ دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
✽ مولانا مفتی محمد عبدالحمید دین پوری صاحب نائب رئیس دارالافتاء

132

□ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی
✽ مولانا عبدالحمید ربانی صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء
✽ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب
✽ ڈاکٹر عبدالحمیم صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم

133

□ دارالافتاء جامعہ الرشید ناظم آباد کراچی
✽ حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب ، مولانا مفتی محمد صاحب

134 □ دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی
✽ حضرت مولانا مفتی عبداللہ شوکت صاحب رئیس دارالافتاء

135 □ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی
✽ مفتی عبدالباری صاحب
✽ مفتی محمد یوسف افشاری صاحب
✽ مفتی سمیع اللہ صاحب
✽ مفتی احمد خان صاحب دارالافتاء
✽ مولانا منظور احمد مینگل صاحب استاذ الحدیث

136 □ الجامعة العربیہ احسن العلوم کراچی
✽ مفتی محمد زرولی خان صاحب رئیس دارالافتاء

138 □ جامعہ اشرفیہ لاہور
✽ مفتی احمد علی صاحب
✽ مفتی حمید اللہ جان صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء
✽ مفتی شیر محمد صاحب
✽ مفتی محمد زکریا صاحب
✽ مولانا عبدالرحیم چترالی صاحب
✽ مفتی داؤد احمد صاحب
✽ مفتی محمد معاذ صاحب
✽ مفتی غلام مصطفیٰ صاحب
✽ مولانا یوسف خان صاحب استاذ الحدیث

139 □ جامعہ ثنائیہ ساہیوال سرگودھا
✽ حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہ رئیس دارالافتاء

141

- حضرت مولانا طارق جمیل صاحب (تبلیغی جماعت والے)
- دارالافتاء مدرستہ الحسنین فیصل آباد
- ✽ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہ
- ✽ حضرت مفتی احمد علی صاحب مدظلہ
- ✽ مفتی عثمان یاسر صاحب
- ✽ مولانا زبیر احمد شاہ صاحب، حضرت شیخ رمزی الحبیب صاحب
- ✽ مولانا شبیر احمد مدنی صاحب، مولانا عارف صاحب
- ✽ مولانا شاہد جاوید صاحب، حضرت شیخ ابوبکر صاحب

142

- دارالافتاء جامعہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور
- ✽ مفتی طاہر احمد جالندھری صاحب رئیس دارالافتاء
- ✽ مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ

142

- ✽ مولانا عدنان کا کا خیل صاحب

143

- دارالافتاء مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ
- ✽ مولانا محمد الیاس چنیوٹی جانشین مولانا منظور احمد چنیوٹی
- ✽ مولانا محمد ایوب چنیوٹی صاحب
- ✽ مولانا محمد ادریس صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹی
- ✽ مولانا محمد ثناء اللہ صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹی
- ✽ مولانا محمد بدر عالم صاحب بن مولانا منظور احمد چنیوٹی
- ✽ مولانا مشتاق احمد صاحب (استاد تخصص ردقادیانیت)
- ✽ مولانا محمد اسماعیل صاحب
- ✽ مولانا خالد محمود صاحب، مولانا مفتی انوار الحق صاحب
- ✽ مولانا مفتی ابوسفیان صاحب، مولانا بلال احمد صاحب
- ✽ مولانا محمد ابوبکر صدیق صاحب

- 145 □ مفتیان جھنگ کا متفقہ فتویٰ
- ✽ مفتی ابو عبید اللہ محمد رمضان (رئیس المدرسین جامعہ العلوم الشرعیہ جھنگ)
 - ✽ مفتی عبدالغنی صاحب (دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ)
 - ✽ شیخ الحدیث مفتی عبدالرحیم صاحب (دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ)
 - ✽ مفتی محمد ارشاد صاحب (معهد الفقیر الاسلامی جھنگ)
 - ✽ مفتی ریاض احمد (دارالافتاء جامعہ حدیقۃ العلوم جھنگ)

- 146 □ دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان
- ✽ حضرت مولانا مفتی اسحاق صاحب
 - ✽ حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب نائب مفتی
 - ✽ حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب معین مفتی دارالافتاء
 - ✽ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب رئیس دارالافتاء

- 148 □ دارالافتاء دارالعلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال
- ✽ مفتی حامد حسن صاحب مدظلہ
 - ✽ مولانا حفیظ اللہ ڈیروی صاحب

- 149 □ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

✽ امام اہل سنت استاذ العلماء شیخ التفسیر و الحدیث
حضرت مولانا محمد سر فراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

- ✽ شیخ الحدیث مولانا اللہ یار رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ شیخ الحدیث مولانا عبدالقدوس قارن صاحب
- ✽ مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب
- ✽ مولانا مفتی محمود الحسن طیب صاحب رئیس دارالافتاء
- ✽ مولانا منہاج الحق صاحب، مولانا ظفر فیاض صاحب
- ✽ مولانا ابو عرباض محمد اقبال خان سواتی صاحب
- ✽ مولانا نعمت اللہ صاحب، مولانا شاہ نواز فاروقی صاحب

- ❖ مولانا محمد شہزاد صاحب، مولانا صہیب صاحب
- ❖ مولانا محمد سعید صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب
- ❖ علامہ زاہد الراشدی صاحب
- 150 □ دارالافتاء جامعہ عربیہ انوار العلوم نوشہرہ فیروز
- ❖ مولانا مفتی محمد ادریس سومرو صاحب
- ❖ مولانا مفتی خیر محمد حنفی صاحب
- 151 ❖ مفتی امداد اللہ انور صاحب جامعہ قاسم العلوم ملتان
- 152 ❖ شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی المدنی اکوڑہ خٹک
- 152 □ دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
- ❖ مفتی قیصر محمود صاحب کوہاٹی، مفتی صلاح الدین صاحب کوہاٹی
- ❖ مفتی ابو عمر اسفندیار صاحب چارسدوی
- ❖ مفتی ابو حسان نعمان بدر صاحب بٹ خیلہ
- ❖ مفتی حافظ محمد عثمان صاحب چارسدوی
- 153 □ دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
- ❖ مفتی محمد یوسف الحسنی صاحب، مفتی احمد سفیان صاحب
- 154 □ دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور
- ❖ مفتی غلام الرحمن صاحب (رئیس دارالافتاء)
- ❖ مولانا تحمید اللہ صاحب
- ❖ مفتی نجم الرحمن صاحب، مولانا حمید اللہ صاحب
- ❖ مولانا حسین احمد صاحب، مولانا ریاض محمد صاحب

- 155 * مفتی غلام الرحمن صاحب جامعہ عثمانیہ پشاور
- 156 □ دارالافتاء جامعہ امداد العلوم پشاور
 * مفتی سبحان اللہ جان صاحب (رئیس دارالافتاء)
 * مولانا نقیب اللہ صاحب
 * مولانا الطاف الرحمن صاحب
 * مفتی شیر محمد حقانی صاحب
 * مولانا عزیز الحسن صاحب (ابن مولانا محمد حسن جان شہید)
 * مفتی عبداللہ امین صاحب
 * مفتی حذیفہ صاحب
- 157 □ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا
 * شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجید لدھیانوی صاحب مدظلہ
 * مفتی ابو طلحہ ظفر اقبال صاحب
- 158 □ جامعہ امدادیہ فیصل آباد
 * مفتی منظور احمد صاحب
- 159 * مفتی محمد طیب صاحب
 * مولانا محمد زاہد صاحب
- 159 * مفتی حبیب اللہ صاحب
- 160 * حافظ محبوب الحسن صاحب
 * مولانا عبدالنعیم صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
- 163 □ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
 * مولانا سیف اللہ خالد صاحب ناظم جامعہ اسلامیہ امدادیہ
 * مفتی عبدالباسط صاحب، مفتی محمد اشفاق صاحب
 * مفتی محمد رفیق صاحب
 * مولانا محمد فاروق صاحب

163

□ دارالافتاء جامعہ قاسم العلوم ملتان

165

□ دارالافتاء دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ غازی خان

✽ شیخ الحدیث مولانا علاؤ الدین صاحب مدظلہ

165

□ دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ سیالکوٹ

✽ حضرت مولانا فیروز خان رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند

✽ مولانا محمد اسحاق صاحب صاحب

✽ حضرت مولانا غلام مرتضیٰ صاحب

✽ مولانا طیب صاحب

166

□ دارالافتاء مرکز اہلسنت والجماعت سرگودھا

✽ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

✽ مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب

✽ مولانا مقصود احمد صاحب پاکپتنی

✽ مولانا عبدالغفار فاروقی صاحب

✽ مفتی مظہر اقبال صاحب

✽ مولانا خبیب احمد گھمن صاحب

✽ حافظ مہر محمد صاحب

✽ مولانا مہر اللہ دتہ بہاولپوری صاحب

167

□ دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال

✽ حضرت مولانا فضل احمد صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند)

✽ شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید صاحب

✽ مفتی ظہور احمد صاحب

✽ مولانا شاہد عمران عارفی صاحب

✽ مولانا کلیم اللہ رشیدی صاحب

- 168 □ دارالافتاء جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا
✽ ابوسعید مفتی عبدالمعید صاحب
- 169 □ دارالافتاء مفتاح العلوم سرگودھا
✽ مفتی محمد طاہر مسعود صاحب
✽ مولانا ابو حسان مشتاق صاحب
✽ مولانا عصمت اللہ صاحب
✽ مولانا محمد ابراہیم صاحب
✽ مولانا شفیق احمد صاحب
- 170 □ دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان
✽ مولانا مفتی قاضی خالد محمود صاحب
✽ مفتی توقیر احمد صاحب
✽ مفتی ثناء اللہ صاحب
✽ مفتی محمد عمر فاروق محمود کوٹی
- 171 □ دارالافتاء دار القرآن والحديث للدراسات براولپنڈی
✽ مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب
- 172 □ دارالافتاء اظہار الاسلام چکوال
- 173 □ دارالافتاء والقضاء الشرعی مرکزی مسجد کویٹہ
- 174 □ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ
✽ مولانا محمد عالم صاحب
✽ مولانا محمد طاہر صاحب
- 175 □ دارالافتاء مدرسہ عربیہ قاسم العلوم مانسہرہ
✽ مفتی داؤد صاحب مدظلہ
- 175 □ مفتی بلال احمد صاحب شاہی مسجد پسرور

- 176 □ دارالافتاء جامعہ حمیر اللبنات رحیم یار خان
✽ مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی صاحب
✽ مفتی عطاء المعتم صاحب
- 177 □ دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ
✽ مولانا سعید الرحمن البازی صاحب
- 178 □ دارالافتاء جامعہ عثمانیہ شورکوٹ
✽ مفتی محمد عمر خالد صاحب
✽ مولانا زاہد محمود صاحب
✽ مفتی محمد حسن الفقیر صاحب
- 179 □ دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس اوکاڑہ
✽ مفتی غلام مصطفیٰ صاحب
- 180 □ دارالافتاء دارالعلوم زکریا اسلام آباد
✽ مفتی فیض الدین صاحب
✽ مفتی حفیظ الرحمن صاحب
- 181 □ دارالقضاء والافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم کوئٹہ
✽ مفتی عبدالباری صاحب
- 182 □ دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہ راولپنڈی
✽ مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب
✽ مفتی رحمت اللہ صاحب
✽ مولانا محمد عبدالملک صاحب

183

- دارالافتاء جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی
 ❀ مفتی محمد معین الدین صاحب
 ❀ مفتی محمد ارشاد الحق صاحب

184

- دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد
 ❀ مفتی محمد صدیق صاحب
 ❀ شیخ الحدیث مولانا عبدالکریم احمد صاحب
 ❀ مولانا عبید اللہ صاحب

185

- دارالافتاء جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور
 ❀ مولانا محمد اسد اللہ فاروق صاحب
 ❀ مفتی عزیز الرحمن صاحب
 ❀ پیر سیف اللہ خالد صاحب
 ❀ مولانا عبید الرحمن صاحب

185

- دارالافتاء جامعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رائیونڈ روڈ لاہور
 ❀ مفتی محمد رئیس سروجی صاحب رئیس دارالافتاء
 ❀ مفتی ریحان محمود صاحب

186

- دارالافتاء آزاد کشمیر میرپور
 ❀ قاضی رولیس خان ایوبی صاحب

187

- دارالافتاء الجامعہ الاسلامیہ (ملحقہ جامعہ اشرفیہ لاہور) امبوره مظفر آباد
 ❀ مفتی الطاف حسین صاحب

- 188 □ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور
✽ مولانا خالد محمود صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب
- 190 □ دارالافتاء جامعہ سیدنا سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بہاولپور
- 192 □ دارالافتاء مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا
✽ مفتی محمد طیب صاحب، مولانا محمد حبیب اللہ صاحب
✽ مولانا محمد امجد صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب
- 192 □ دارالافتاء مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ
✽ مفتی اسامہ بن عبد المجید صاحب
✽ مفتی فخر الدین صاحب، مولانا عبد الوہاب صاحب
- 193 □ دارالافتاء جامعہ سراج العلوم مانسہرہ
✽ مولانا سید غلام نبی شاہ صاحب
- 194 □ دارالافتاء جامعہ محمدیہ تونسہ شریف
✽ مولانا حبیب الرحمن صاحب، استاذ الحدیث محمد عباس صاحب
- 195 □ دارالافتاء مدرسہ امدادیہ مانسہرہ
✽ مفتی مسعود الرحمن صاحب، مفتی ادریس ضیاء صاحب
✽ مولانا محمد فرید صاحب، مولانا وقار صاحب، مولانا عابد صاحب
✽ مولانا محمد قاسم طیب نقشبندی صاحب جامعہ عمر خطاب فنکیاری
- 196 □ دارالافتاء مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ
✽ استاذ الحدیث مفتی محمد یعقوب خانپوری صاحب

- ✽ استاذ الحدیث مولانا عبدالرب تونسوی صاحب
- ✽ مفتی محمد بلال صاحب، مولانا محمد عثمان صاحب
- ✽ مفتی محمد آصف رشید صاحب، مولانا محمد اعظم صاحب

197

- دارالافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ چنیوٹ
- ✽ مفتی شفیق احمد صاحب

198

- ✽ مفتی محمد ساجد لاہوری صاحب جامعہ حنفیہ سراج العلوم لاہور

199

- دارالافتاء دارالعلوم مری
- ✽ مفتی عطا اللہ عباسی صاحب، مفتی خالد حسین عباسی صاحب

199

- ✽ مفتی عبدالقیوم صاحب جامعہ قاسمیہ اوکاڑہ

200

- ✽ مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

204

- دارالافتاء مدرسہ قاسم العلوم لاہور
- ✽ شیخ التفسیر مولانا محمد اجمل قادری صاحب
- ✽ مفتی سید احمد صاحب
- ✽ مولانا ابو عثمان معین الدین دثو صاحب

205

- ✽ مفتی عبدالرزاق صاحب خطیب تبلیغی مرکز پاکپتن

206

- دارالافتاء جامعہ حنفیہ النوریہ اوکاڑہ
- ✽ مولانا محمد عبداللہ، مفتی عبدالرحیم صاحب

206

- ✽ مفتی حافظ غلام یاسین صاحب جامع مسجد مدنیہ لاہور

207

□ جامعہ اشرفیہ لاہور

✽ مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

✽ مولانا فضل الرحیم صاحب

✽ مولانا عبید اللہ انور صاحب

✽ پروفیسر محمد سعد صدیقی صاحب، اسلامک سٹڈیز پنجاب یونیورسٹی لاہور

208

□ جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہ حامدیہ رانیوٹ روڈ لاہور

✽ مولانا محمود میاں صاحب

208

□ مدرسہ عربیہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

✽ مولانا عبدالکریم صاحب

209

✽ مولانا امیر حسین شاہ گیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

210

✽ حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم دیوبند

210

✽ مولانا امجد خان صاحب مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

211

✽ مولانا محمد عبداللہ صاحب جامعہ قادریہ بھکر مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

212

✽ مولانا سیف الدین صاحب مدرسہ مخزن العلوم غالب مارکیٹ گلبرگ لاہور

212

✽ مولانا عبدالملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

213

✽ مفتی محمد عیسیٰ صاحب جامعہ مفتاح العلوم گوجرانوالہ

- 213 ❀ مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب مدرسہ مظاہر العلوم گوجرانوالہ
- 214 □ جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور
❀ مولانا رشید میاں صاحب
❀ مفتی نعیم الدین صاحب استاذ الحدیث، مولانا سعید احمد صاحب
- 215 ❀ حضرت مولانا علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ
- 216 □ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم
❀ مولانا قاری خبیب عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 217 ❀ مولانا عالم طارق صاحب برادر مولانا اعظم طارق شہید
- 217 ❀ ڈاکٹر سعید عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ المکرمہ
- 218 ❀ مولانا سید محبوب شاہ ہاشمی صاحب
خليفة مجاز شيخ الحديث قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 219 ❀ حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب مدظلہ
خليفة مجاز شيخ الحديث قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 220 ❀ ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، کویت
- 221 ❀ مولانا ثناء اللہ صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ کھٹمنڈو، نیپال
- 221 ❀ قاری شبیر احمد عثمانی صاحب جامعہ عثمانیہ چناب نگر

- 222 □ مجلس احرار اسلام پاکستان
 * سید عطا المہین شاہ بخاری صاحب
 * سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب
 * عبداللطیف خالد چیمہ صاحب
- 223 * مولانا محمد منیرہ صاحب جامع مسجد احرار چناب نگر
- 224 * حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم
 * پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ
- 225 □ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
 * حافظ محمد انوار الحق حقانی صاحب
- 227 □ جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان
 * مولانا محمد نواز صاحب
- 227 * مولانا قاضی عبدالرشید صاحب ڈپٹی سیکری جنرل وفاق المدارس
- 229 □ جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
 * مولانا عطاء الرحمن صاحب
- 229 □ جامعہ عربیہ دارالقرآن کرخ خضدار
 * قاری عبدالرحمن صاحب رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس پاکستان
- 230 □ جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن رحیم یار خان
 * مولانا نعیم احمد عباسی صاحب
- 232 * قاری مشتاق احمد رحیمی صاحب مسئول وفاق المدارس العربیہ قصور

- 232 ❀ قاضی محمود الحسن اشرف صاحب جامعہ دارالعلوم اسلامیہ مظفر آباد
- 233 ❀ مولانا عبدالرحمن صاحب جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور
- 234 ❀ مولانا ظہور احمد علوی صاحب جامعہ محمدیہ اسلام آباد
- 236 ❀ مولانا عبدالکریم ندیم صاحب صدر مجلس علماء اہلسنت پاکستان
- 236 □ ورلڈ پاسبان ختم نبوت
- ❀ مولانا محمد انعام الحق صاحب
- 237 ❀ صاحبزادہ مولانا محمد عمار طارق صاحب
- 238 ❀ علامہ ممتاز اعوان صاحب
- 239 □ دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک لاہور
- ❀ مولانا عبدالرحمن صاحب
- ❀ خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ
- 240 ❀ مولانا نذیر احمد صاحب
- 240 ❀ قاری علیم الدین شاکر صاحب
- ❀ خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ نور اللہ مرقدہ
- 241 ❀ قاری فضیل الرحمن عثمانی صاحب مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی لاہور
- 242 □ دارالعلوم انوریہ ڈھینڈہ ہری پور ہزارہ
- ❀ قاضی عبدالباقی صاحب
- 242 ❀ مولانا شمس الرحمن العباسی خطیب مسجد غفوری سولجربازار کراچی

- 243 ❁ مولانا حفیظ الرحمن صاحب امیر شبان ضلع ہری پور
- 244 ❁ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب مدظلہ
- 244 ❁ مولانا حافظ عبدالاول بنوری صاحب مسئول وفاق المدارس صوابی
- 245 ❁ مولانا حبیب اللہ صاحب مدرسہ فرقانیہ لورالائی بلوچستان
- 245 □ مدرسہ مخزن العلوم لورالائی بلوچستان
- ❁ مولانا عبدالرحمن شاہ صاحب مدرسہ فیض العلوم لورالائی
- 246 ❁ مولانا محمد حسین صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ
- ❁ مولانا عبدالستار مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ
- 247 □ جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان
- ❁ مولانا سیف الرحمن صاحب
- 247 ❁ مولانا منیب الرحمن صاحب
- 248 ❁ مولانا عبداللہ شاہ صاحب
- 248 ❁ قاری کمال الدین صاحب مرکزی مسجد لورالائی بلوچستان
- 249 □ مدرسہ ناصر العلوم لورالائی
- ❁ مولانا فخر الدین صاحب
- ❁ شیخ الحدیث مولانا فضل الدین کبزی صاحب
- 250 □ سنی حنفی دارالعلوم عباس پور پونچھ، آزاد کشمیر
- 251 ❁ علماء کرام کے تائیدی دستخط

- 252 □ جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا
✽ مولانا محمد حق نواز صاحب، مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب
- 253 ✽ مولانا محمد عزت نور صدیقی صاحب
✽ خلیفہ حکیم محمد اختر شاہ صاحب مدظلہ
- 253 ✽ مولانا محمد عبد الجبار صاحب دارالعلوم النبویہ جامعہ قاسمیہ مظفر گڑھ
- 254 ✽ مولانا ڈاکٹر سیف الدین صاحب ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان
- 256 ✽ مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت
- 257 ✽ مولانا مولا بخش صاحب مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ بلوچستان
- 257 ✽ مولانا مجاہدین صاحب مسئول وفاق المدارس کواہٹ
- 258 □ دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بنگرام
✽ مفتی بخت منیر صاحب، مولانا فرید الدین صاحب
- 259 ✽ مولانا عظمت اللہ بنوی صاحب جامعہ المرکز الاسلامی بنوں
- 260 □ دارالافتاء دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ
✽ مفتی عارف حسین صاحب
- 261 ✽ قاضی محمد الیاس صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور
- 262 ✽ حافظ محمد ایوب صدیقی صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور

- 263 ❀ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب
- 263 ❀ مولانا ابوالاحمد نور محمد قادری تونسوی جامعہ عثمانیہ رحیم یار خان
- 264 ❀ مولانا عبدالغفور صاحب مرکزی جامع مسجد باغ والی دہاڑی
- 265 □ درالافتاء دارالعلوم ربانیہ پھلور ٹوبہ ٹیک سنگھ
❀ مفتی شیر محمد صاحب، مولانا ضیاء اللہ صاحب
- 265 ❀ مولانا شمس تبریز شاقب صاحب مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ
- 266 □ دارالعلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور
❀ مولانا محمد اسماعیل فیض صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب
❀ مولانا احسان الہی صاحب، مولانا محمد کاشف صاحب
❀ مولانا محمد عمران صاحب، مولانا عبدالشکور صاحب
❀ مولانا عنایت اللہ صاحب، مولانا حمید حسین صاحب
❀ مولانا مفتی خالد برہان صاحب، مولانا حمید حسین صاحب
❀ مولانا عبدالوحید صاحب، مولانا انتظار احمد صاحب
❀ مولانا قاری محمد غازی صاحب جامع مسجد حنفیہ نجف کالونی اقبال ٹاؤن لاہور
- 267 □ جامعہ ملیہ اسلامیہ چنیوٹ
- 268 ❀ مولانا محمد ابوبکر مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیہ سرگودھا
- 268 ❀ مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد صاحب کرک
- 269 ❀ مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ نعمانیہ کوئٹہ

- 269 ❁ مولانا سید عطاء المصمیمین شاہ بخاری صاحب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
- 270 □ جامعہ محی الاسلام عثمانی ادکارہ
- 271 ❁ مولانا بشیر احمد حصاروی صاحب جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان
- 273 ❁ مولانا حافظ طاہر محمود صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ قصور
- 274 ❁ مولانا حافظ رحمت اللہ صاحب جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہری پور
- 275 □ جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد
- 276 ❁ مولانا تاج محمد صاحب جامعہ انوار القرآن مانسہرہ
- 277 ❁ مولانا فضل الرحمن صاحب مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ لاہور
- 279 ❁ صاحبزادہ محمد شہاب الدین صاحب مدرسہ انوار السراج خانقاہ موسیٰ زئی شریف
- 280 ❁ مولانا فداء الرحمن کشمیری صاحب چکار آزاد کشمیر
- 281 □ دارالافتاء جامعہ مدنیہ چنی گوٹھ، احمد پور شرقیہ
❁ مفتی زبیر احمد صاحب
- 282 ❁ قاضی گل رحمن صاحب جامع مسجد مدنی ہری پور شہر
- 283 ❁ مولانا احمد سعید صاحب دارالعلوم مجددیہ کوٹ نجیب اللہ ہری پور

284

❖ مولانا محمد رمضان صاحب مسجد غلہ منڈی سرگودھا

285

❖ مولانا سعید الرحمن قریشی صاحب
❖ پیر ابوذر غفاری خطیب جامع مسجد صدیق اکبر اسلام آباد

285

□ جامعہ عائشہ صدیقہ (البنات) راولپنڈی

286

□ دارالافتاء جامعہ الاسلامیہ آلائی، صوبہ سرحد
❖ مولانا مفتی غلام اللہ صاحب، مولانا سراج الحق صاحب
❖ مولانا محمد شفیع صاحب
❖ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دارالعلوم محمدیہ بنگرام آلائی

287

□ جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم لورالائی
❖ مولانا اشرف علی صاحب، مولانا عبداللہ جان صاحب
❖ مولانا سیف الرحمن صاحب، مولانا عبداللطیف صاحب
❖ مولانا عبدالغفور صاحب، مولانا حبیب الرحمن صاحب
❖ مولانا فیض محمد صاحب، مولانا عبدالرحمن صاحب، مولانا محمد عمر صاحب

288

❖ مولانا اشفاق احمد ربانی صاحب دارالعلوم تعلیم الاسلام عباسپور آزاد کشمیر

290

❖ ڈاکٹر حکیم عبدالباسط صاحب جامعہ عثمانیہ ہری پور

291

❖ مولانا امان اللہ خان صاحب اتحاد اہل سنت والجماعت ہری پور
❖ مفتی عبدالصبور خان صاحب

292

□ دارالافتاء جامعہ حنفیہ پورے والا
❖ مفتی عبدالرحمن صاحب

- 292 □ دارالافتاء جامعہ خالد بن ولید دہاڑی
✽ مفتی محمد عبداللہ صاحب
✽ مولانا ظفر قاسم صاحب، مولانا محمد عابد ندیم صاحب
- 293 □ جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی دہاڑی
✽ مفتی عبدالعزیز صاحب، مولانا شکیل احمد صاحب
- 294 □ جامعہ اسلامیہ محمودیہ سرگودھا
✽ مولانا محمد عدنان صاحب، مولانا حمید اللہ شاہ صاحب
✽ مولانا محمد مشرف علی صاحب
- 295 ✽ مولانا وقار الحق عثمان صاحب دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ مانسہرہ
✽ مولانا محمد اشرف صاحب
- 296 ✽ مولانا ضیاء الحق صاحب دارالعلوم عثمانیہ مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ
- 297 ✽ مولانا سید اورنگزیب شاہ صاحب جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد حسن ابدال
- 297 ✽ مولانا عبدالاحد صاحب مدرسہ عربیہ جامعہ اشرفیہ اوکاڑہ
- 298 ✽ مولانا سید نواب حسین صاحب دارالعلوم جامعہ حسینیہ فنکیاری
- 299 □ جامعہ اشاعت القرآن مانسہرہ
✽ مولانا خلیل الرحمن صاحب، مولانا عبداللہ صاحب
- 300 ✽ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

- 301 ✂ مولانا حسین احمد صاحب سربراہ جمعیت علماء اہلسنت پاکستان لاہور
- 302 □ جامعہ دارالعلوم کراچی
✂ مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ
✂ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ
✂ مولانا محمود اشرف صاحب
✂ مولانا سید حسین احمد صاحب
✂ مولانا عبدالرؤف سکھروی صاحب
- 304 ✂ امجد محمود صاحب چشتی نقشبندی
✂ خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ
- 305 ✂ مولانا محمد ناصر الدین صاحب مدظلہ
✂ خلیفہ مجاز حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 306 ✂ خلیفہ عبدالقیوم صاحب مدظلہ ذریہ اسماعیل خان
- 307 ✂ مولانا محمد اکرم اعوان صاحب (تنظیم الاخوان)
- 308 ✂ مفتی سعید حسن صاحب مدظلہ خانقاہ جمیلیہ رانیوٹ
- 308 ✂ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ
✂ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
- 309 ✂ مولانا عبدالوہاب شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
✂ خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

- 310 حضرت مولانا جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ
جامعہ عبیدیہ فیصل آباد
- 311 مولانا قاضی محمد ارشد الحسنی صاحب مدظلہ
- 311 جناب پیر عزیز الرحمن ہزاروی صاحب مدظلہ
- 312 مولانا عبد الجلیل رائے پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ گلشن قادریہ ڈھڈیاں شریف سرگودھا
- 313 حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری مدظلہ
درگاہ عالیہ دین پور شریف
- 315 مولانا عبدالرحمن صاحب مدظلہ شاہ عالمی مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 317 حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب مدظلہ
نائب ناظم کل ہند تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیوبند انڈیا
- 324 حضرت مولانا محبت اللہ صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
- 325 حضرت مولانا گل حبیب صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المشائخ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

326 حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المصباح
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

327 حاجی محمد عبدالرشید صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المصباح
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

328 حضرت مولانا نذر الرحمن صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ المصباح
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

تبلیغی جماعت کا متفقہ موقف

329 قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ
بریلوی مکتبہ فکر کا موقف

330 استفتاء

332 ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی الازہری شہید جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کا مفتی محمد امین صاحب
دامت برکاتہم العالیہ کے تفصیلی اور تحقیقی جواب پر تبصرہ

333 فتویٰ مولانا مفتی ابوسعید محمد امین صاحب دامت برکاتہم

349 دارالافتاء دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سرگودھا
حضرت مولانا مفتی اصغر علی صاحب مدظلہ

350 جامعہ فریدیہ ساہیوال

351 □ دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

بانی حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مفتی شیر محمد خان صاحب مدظلہ، مفتی محمد اقبال شاہ گیلانی صاحب مدظلہ

356 □ سید محمد نبیل الرحمن شاہ بخاری صاحب مدظلہ کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

357 □ دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور، دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

شہید ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمد ہاشم صاحب مدظلہ، علامہ غلام نصیر

الدین مدظلہ، مولانا عبدالستار سعیدی صاحب، مفتی محمد غلام مرتضیٰ نقشبندی صاحب

علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ، علامہ خادم حسین رضوی صاحب مدظلہ، مفتی محمد تنویر

القادری صاحب مدظلہ، مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب مدظلہ

مولانا صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی صاحب مدظلہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مدظلہ پرنسپل جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور

مولانا مفتی محمد جان نعیمی صاحب مدظلہ دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی

مولانا مفتی محمد اشرف القادری صاحب مدظلہ گجرات

پیر محمد افضل قادری صاحب مدظلہ، جسٹس (ر) میاں محمد نذیر اختر لاہور ہائی کورٹ

358 □ مولانا سلیم اللہ اویسی صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

359 □ دارالافتاء منہاج القرآن

مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب مدظلہ

359 □ دارالافتاء دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور

مفتی غلام رسول اشرفی صاحب، سید عثمان علی شاہ صاحب، مولانا عبدالقدیر صاحب

362 □ حضرت مولانا مفتی محمد حسن علی رضوی صاحب مدظلہ دارالافتاء جامعہ غوثیہ ملیسی

363 □ جامعہ رضویہ ٹرسٹ لاہور جناب مفتی رب نواز صاحب مدظلہ

- 366 □ دربار عالیہ نیریان شریف تراڑکل سدھنولی جناب محمد وسیم شوکت صاحب مدظلہ
- 367 □ دارالافتاء اہل سنت جامع مسجد کنز الایمان کراچی
✽ مفتی عبدالمدنّب فضیل رضا صاحب القادری الطاری
- 370 ✽ جناب مفتی غلام رسول مجددی سیفی صاحب مدظلہ
- 371 ✽ جناب محمد ندیم کھوکھر سراجی صاحب مدظلہ سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ
- 372 □ جمعیت علماء پاکستان
✽ حضرت صاحبزادہ ابوالنجیر محمد زبیر صاحب مدظلہ صدر جمعیت علماء پاکستان
✽ حضرت مولانا انس نورانی صاحب مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان
✽ حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ لاہور
- 373 ✽ مولانا سید شبیر احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی نائب صدر جمعیت علماء پاکستان
- 374 ✽ مفتی محمد ہدایت اللہ پسروری صاحب جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان
- 375 □ آستانہ عالیہ نقشبندیہ آلومہار شریف
✽ صاحب زادہ افتخار الحسن شاہ صاحب جانشین حضرت فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ علیہ
- 376 ✽ حضرت علامہ ناصر جاوید سیالوی صاحب اہلسنت وجماعت میرپور
- 377 □ درگاہ عالیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سائیں کوٹ مٹھن شریف
✽ حضرت مولانا خواجہ فرید احمد کوریچہ صاحب مدظلہ
- 377 ✽ حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی صاحب مدظلہ معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا
- 378 □ تاریخی فتویٰ
✽ الشیخ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ امیر جماعت رضائے مصطفیٰ

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ اہل حدیث مکتبہ فکر کا موقف

380

381

□ استفتاء

383

✽ حافظ محمد عمر صدیق صاحب حفظہ اللہ، گوجرانوالہ

388

✽ حافظ محمد الیاس الاثری صاحب حفظہ اللہ مرکز الاصلاح اہل حدیث گوجرانوالہ

388

□ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

✽ مفتی محمد امین بن عبدالرحمن صاحب حفظہ اللہ

389

□ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ

✽ مولانا فاروق احمد صاحب حفظہ اللہ

390

✽ حافظ ابتسام الہی ظہیر صاحب حفظہ اللہ جمعیت اہل حدیث پاکستان

402

✽ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ جمعیت اہل حدیث پاکستان

403

✽ مولانا مبشر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ جامع مسجد قباء اقبال ٹاؤن لاہور

412

✽ مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحسن لائل الحدیث لاہور

417

✽ مولانا عبدالولی صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

417

✽ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

- 418 ❁ شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ
- 419 ❁ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ
- 419 □ دارالسلام لاہور
- ❁ مولانا محمد عثمان صاحب، مولانا آصف اقبال صاحب، مولانا ابوالحسن عبدالخالق صاحب،
مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار صاحب حفظہم اللہ
- 421 ❁ حافظ محمد عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ مرکز الہدیث راوی روڈ لاہور
- 421 ❁ ڈاکٹر حافظ عبد الکریم صاحب حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان
- 422 □ دارالافتاء جامعہ الہدیث چوک داگرن
- ❁ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ
- 434 ❁ پروفیسر شہاب الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت الہدیث کشمیر
- 434 □ جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی، آزاد کشمیر
- 436 □ دارالقضاء والافتاء جامع مسجد القادیسیہ چوبرجی لاہور
- ❁ مفتی عبدالرحمن رحمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 437 ❁ شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب حفظہ اللہ دارالحدیث محمدیہ جلاپور پیر والا ملتان
- 438 ❁ مولانا ابو عمر عبد العزیز النورستانی صاحب حفظہ اللہ جامعہ الاثریہ پشاور
- 440 ❁ حافظ زبیر علی زکی صاحب حفظہ اللہ مدرسہ اہل الحدیث حضرو، انک
- 441 ❁ مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد صاحب حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ، میاں چنوں

447 * ابن ادریس محمد نعمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ مدیر ماہنامہ ضیاء حدیث

449 * مفتی امین اللہ پشوری صاحب جامعہ تعلیم و القرآن و السنۃ پشاور

451

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ جماعت اسلامی کا متوقف

452

* شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمالک صاحب منصورہ

452

* جناب حافظ محمد ادریس صاحب

453

* جناب لیاقت بلوچ صاحب

453

* جناب فاروق احمد صاحب

453

* جناب فرید احمد پراچہ صاحب

454

* جناب قاضی حسین احمد صاحب

455

* جناب سید منور حسن صاحب امیر جماعت اسلامی

456

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ تنظیم اسلامی کا متوقف

457

* جناب حافظ محمد عاکف سعید صاحب امیر تنظیم اسلامی

458

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے

459

تحریر: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ آمَنُوا مَطْفِئًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ ”میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔“

انہی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروایا۔ مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ عقائد کو حقیقی اسلام کہا اور لوگوں کے سامنے بھی ان کفریہ عقائد کو اسلام کہہ کر پیش کیا۔ مرزا قادیانی کے ان کفریہ عقائد میں سے ایک کفریہ عقیدہ انگریز کی اطاعت اور حرمت جہاد کا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔“ (تریاق القلوب صفحہ 27، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155)

قادیانیوں / مرزائیوں کے کافر، مرتد اور زندیق ہونے میں عوام اور علماء سب متفق ہیں۔ قادیانیوں / مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کے لئے حکم ہے کہ ان زندیقوں پر عادل گواہوں کی شہادت قائم ہونے پر شرعی سزا یعنی سزائے موت نافذ کرے۔ علماء کے لئے حکم ہے کہ وہ قادیانیوں / مرزائیوں کے مرتد اور زندیق ہونے کا حکم امت پر واضح کریں۔ اور عوام کے لئے حکم ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں یعنی ملنا جلنا، خرید و فروخت، نشست برخاست، کھانا پینا، سلام کلام، ملازمت، دوستی وغیرہ سب مکمل طور پر ختم کر دیں۔ قادیانیوں / مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اندرون و بیرون ملک دور حاضر کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام

اور بڑی بڑی جامعات اور مدارس کے جید مفتیان کرام کی قادیانیوں سے بایکٹ کے بارے میں شرعی رائے اور فتویٰ لیا جائے۔ چنانچہ اسی بناء پر ایک ہزار سے زائد علماء کرام اور مقتدیان امت کے مدلل مؤقف اور سو سے زائد مدارس اور دارالافتاء سے تصدیق شدہ فتاویٰ جات حاصل کئے گئے۔ اب یہ تمام تحریرات و فتاویٰ جات ایک ضخیم کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر چھاپ رہے ہیں اور اس کتاب کا نام ”قادیانیوں کے بایکٹ پر متفقہ فتویٰ“ رکھا گیا ہے۔

یہ عظیم کام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، رہنمائی، مشاورت، توجہات سے تکمیل تک پہنچا۔ پیر طریقت حضرت مولانا محبت اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ابتدا سے تکمیل تک تمام امور کی نگرانی فرمائی۔ ان دوستوں اور ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے دن رات محنت اور انتھک کوششوں سے اس فرض کو پورا کیا۔ ان میں مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب، جناب محمد متین خالد صاحب، جناب عامر خورشید صاحب، جناب محمد ہاشم صاحب، جناب رانا عبدالصبور صاحب، مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ، مفتی حبیب اللہ صاحب لورالائی، حافظ محبوب الحسن صاحب، مولانا ثناء اللہ چنیوٹی صاحب، صاحبزادہ محمد زکریا صاحب ٹیکسلا، مولانا عبدالعزیز صاحب، مفتی محمد خالد میر صاحب میرپور، مولانا محمد اشرف صاحب مانسہرہ، جناب ڈاکٹر ندیم مقبول صاحب جناب میاں عزیز احمد صاحب، جناب سید عبداللہ صاحب، جناب حاجی قاسم حسن صاحب، جناب رانا عبدالرؤف صاحب، جناب مہر فیصل مسعود صاحب، جناب حافظ عبدالقیوم صاحب، جناب محمد ذیشان صاحب، جناب شیراز قریشی صاحب، جناب عباس علی پسروری صاحب، محترم محمد وحید صاحب، جناب نعمان فاروقی صاحب دارالسلام، جناب ذوالفقار احمد چوہدری صاحب، انتہائی مخلص دوست اور بھائی وقار احمد اور بہت سے احباب شامل ہیں جنہوں نے اس تین سالہ محنت میں بھرپور حصہ لیا۔ اللہ پاک سب کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے، مرزائیت سے بچنے کا سبب بنائے، مرزائیوں / قادیانیوں کے لئے ہدایت کا واسطہ بنادے اور اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے امت مسلمہ کو ان کے شر سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اس کام میں شرکت کرنے والے سب حضرات کو اپنی رضامندی اور حسنات دارین نصیب فرمائیں اور قیامت کے دن شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) خواجہ شید احمد (صاحب مدظلہ)

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: مرکز نیو راجیہ لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ وارڈہ بالا شریف ساہیوال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَجْلَدُ
مَنْعَةِ الْعَالَمِينَ

مَجْلَدُ
مَنْعَةِ الْعَالَمِينَ

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فقیہ الخلیل

خان محمد
عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں، ضلع میانوالی

پاکستان

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ الْتَسْلِيْمَاتِ فَقِيْرًا بُوَ الْخَلِيْلُ خَانَ مُحَمَّدٍ عَفِيَ عَنْهُ

قادیانی / مرزائی کفار محارب، مرتد و منافق، ملحد و زندقہ ہیں۔ ان کا حکم عام کفار سے مختلف ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں کی سوسلیس بھی بدل جائیں تو بھی ان کا حکم عام کافروں کا نہیں ہوگا بلکہ وہ زندقہ ہیں۔ زندقہ اس کافر کو کہتے ہیں جو شرعی اصطلاحات و الفاظ تو نہ بدلے بلکہ ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے یعنی وہ کفر کا نام اسلام رکھ دے۔ مرتد اور زندقہ کی اصل سزا قتل ہے جس کا نفاذ حکومت اسلامیہ کے ذمہ ہے۔ تاہم جب تک ان کی اصلی سزا کا نفاذ نہ ہو اہل اسلام پر ضروری ہے کہ وہ ان سے الگ رہیں۔ قادیانیوں / مرزائیوں سے معاشی، معاشرتی، دوستانہ تعلقات، نشست و برخاست وغیرہ، حرام ہیں۔ ان سے برادرانہ تعلقات منقطع کرنا چاہئے۔

ان سے سلام و کلام، لین دین اور خرید و فروخت نہ کی جائے اور نہ ان سے کسی قسم کی پارٹنرشپ کی جائے۔ نہ ان کے ہاں ملازمت کی جائے اور نہ ہی ان کو ملازم رکھا جائے۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے نہ مال خریدا جائے اور نہ ان کو کسی قسم کی سہولت اور فائدہ پہنچایا جائے اور نہ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا یا کسی طرح سے تعلق رکھنا یا تعاون کرنا ناجائز ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے، اور ان سے علاج کروانا یا کسی قسم کا معاملہ کرنا یا تعاون ناجائز اور حرام ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں کا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو شخص ان کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے ان سے تعلقات رکھتا ہے وہ گمراہ، ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں سے اقتصادی و معاشی و معاشرتی اور سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح اور اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔

غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ قادیانیوں / مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے۔

فقیہ الخلیل
خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ سراجیہ
کندیاں، ضلع میانوالی

فیکس : 242555 فون : 0459-241604

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر دیوبندی مکتبہ فکر کا موقف

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانی / مرزائی قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہ اسلامی کے مطابق اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کے ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں، اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ بھی ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ”من بدل دینہ فاقتلوه“ کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود

مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا (مثلاً مقاطعہ) کا فیصلہ کریں جو ان کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ قادیانی / مرزائی فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بھیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عند اللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمّن ہے کہ وہ اس سزایا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابتداء یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پاسکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا

جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ گل سٹر جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی قادیانی / مرزائی مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فرخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔ آیات قرآنیہ ملاحظہ ہوں:

1- ”اِنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُکْفَرُ بِهَا وَیَسْتَهْزِءُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ“ (سورۃ نساء: آیت 140)

ترجمہ..... ”اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے

ساتھ نشست و برخاست ترک کر دو۔“

2- ”وَ اِذَا رَاٰیْتَ الَّذِیْنَ یُخَوِّضُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ“ (سورۃ النعام: آیت 68)

ترجمہ..... ”اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار

کر لو۔“

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابو بکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

”وهذا يدل على أن علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر

والشرك وما لا يجوز على الله تعالى إذا لم يمكننا إنكاره..... الخ“ ترجمہ..... ”یہ آیت اس امر پر

دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔“

3- ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ“ (سورة المائدہ آیت 51)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔“

امام ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ: ”وفی هذه الآية دلالة على أن الكافر لا يكون ولياً للمسلم لا في التصرف ولا في النصرة. ويدل على وجوب البراءة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولاية ضد العداوة، فإذا أمرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم ويدل على أن الكفر كله ملّة واحدة۔“ (احکام القرآن 2، 444) ترجمہ: ”اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔“

4- سورة ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

5- ”لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ“ (سورة مجادلہ، آیت 22)

ترجمہ: ”تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔“

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں، سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو ”حزب اللہ“ کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی

رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجودہ ہیں۔ اب

چند احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہوں:

1- جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃؓ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ: ”مشرکوں

اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔“ (باب فی کراہیہ

المقام بين اظهر المشرکین، جلد 1 صفحہ 194)

2- نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبد اللہ الجلیعیؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ: ”أنا بريء من كل مسلم يقيم بين أظهر المشركين.“ ترجمہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اظہار برأت فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔“ (حوالہ مذکورہ بالا)

3۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکّل اور عرنیہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے۔

تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان

کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: ”یستسقون“

فلا یسقون“ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ”حتیٰ ان احدہم یکدم بفیہ الارض“ ترجمہ: ”وہ

پپاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔۔۔۔۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔“

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ”أن المحارب المرتد لا حرمة له في سقى الماء ولا

غيره، ويدل عليه أن من ليس معه ماء إلا لطهارته ليس له أن يسقيه للمرتد ويقيم، بل يستعمله ولومات المرتد

عطشاً“ (فتح الباری 1، صفحہ 393) ترجمہ: ”اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام

نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ

اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کونہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مر جائے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔“

4۔ غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، وافی بدری

رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بدری عمری رضی اللہ عنہ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔

آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام وکلام

نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ“ (سورة توبة، آیت 118)

ترجمہ: ”اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔“ پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ: ”وفیه دلیل علی أَنَّ للإمام أن يعاقب المذنب بتحريم كلامه علی الناس أدباً له وعلی تحريم أهله علیه.“ (احکام القرآن لابن العربی جلد 3 صفحہ 114) ترجمہ: ”اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔“

حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: ”وفیه ترک السلام علی من اذنب وجواز هجره اکثر من ثلاث.“

ترجمہ: ”اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔“

بہر حال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابو داؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔

الف۔ باب مجانبۃ اهل الاهواء وبغضهم! اهل اهواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب۔ باب ترک السلام علی اهل الاهواء (اهل اهواء سے ترک سلام و کلام کا بیان)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے ”خلوق“ (زعفران) لگایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمائیے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام و کلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟

امام خطابی ”معالم السنن جلد 4 صفحہ 296 میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ ”مسلمانوں

کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔“

5۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ”القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم۔“ ترجمہ:

”تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ

پر نہ جاؤ۔“

6۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاسحوهم“ ترجمہ:

”منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔“

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں

بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود

ہے۔ سیلمہ کذاب، اسود غنسی، طلحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث و سیر کا معمولی

طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص ضبیع عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن

میں ہواء نفس کو دخل تھا اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر

گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث و مباحثہ

میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ”علاج بالجرید“ ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے

اس کے سر پر بے تحاشہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ ”اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے

ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو

اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔“ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر

واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

”ان لا يجالسه احد من المسلمين“ ترجمہ: ”کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔“

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تک ہو گیا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

7- سنن کبریٰ البہقی جلد 9 صفحہ 85 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن أغور ماء آبار بدر“ ترجمہ: ”جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”أن تغور المياه كلها غير ماء واحد فنلقى القوم عليه“ ترجمہ: ”سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔“

8- صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1023 میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بددین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا۔ ”اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔“ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”من بدل دينه فاقتلوه“ ترجمہ: ”جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔“

9- صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 423 میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: ”رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔“

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

1- علامہ درردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

”وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون فيهم نسوة وذراري (4، 299)“

ترجمہ: ”ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔“

2- کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

”قال ابو حنيفة وابو يوسف و محمد وزفرو الحسن بن زياد، اذا قتل في غير الحرم ثم

دخل الحرم لم يقتص منه مادام فيه ولكنه لا يبايع ولا يواكل الى ان يخرج من الحرم.“ (احکام

القرآن 2، 21) ترجمہ: ”امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل

کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی

جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔“

3۔ در مختار میں ہے کہ:

”وأفتى الناصحى بوجوب قتل كل مؤذ وفي شرح الوهبانية: ويكون بالنفى عن البلد،

وبالتهجوم على بيت المفسدين، وبالاخراج من الدار، وبهدمها“

ترجمہ: ”ناصحی نے فتویٰ دیا کہ ہر مؤذی کا قتل واجب ہے اور ”شرح وہبانیہ“ میں ہے کہ تعزیریوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔“

4۔ ابن عابدین الشامی در مختار، جلد 3 صفحہ 272 میں لکھتے ہیں کہ:

”قال في أحكام السياسة وفي المنتقى: وإذا سمع في داره صوت المزامير فأدخل عليه

لأنه لما سمع الصوت فقط أسقط حرمة داره. وفي حدود البرازية و غصب النهاية وجناية الدراية:

ذكر الصدر الشهيد عن أصحابنا أنه يهدم البيت على من اعتاد الفسق وأنواع الفساد في داره،

حتى لا بأس بالتهجوم على بيت المفسدين. وهجم عمر رضي الله عنه على نائحة في منزلها و ضربها

بالدرة حتى سقط خمارها، فقليل له فيه، فقال: لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم، والتحقت

بالاماء..... وعن عمر رضي الله عنه أنه أحرق بيت الخمار. وعن الصفار الزاهد الأمر بتخريب

دار الفاسق. “ ترجمہ: ”احکام السياسة میں ”المنتقى“ سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی

آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور

بزازیہ کے کتاب الحدود ونہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے

اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ

کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے

ایسا دڑا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے

بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک

شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔“

5۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 4، صفحہ 107، باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ: ”وهذا

تنصيص على أن الضرب تعزير يملكه الإنسان، وإن لم يكن محتسباً، و صرح في المنتقى

بذلك“ ترجمہ: ”اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو۔“

”المنتقى“ میں اس کی تصریح کی گئی۔“

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے احب الاعمال الى اللہ فرمایا ہے۔ (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالی ”احیاء العلوم، جلد 2 صفحہ 167 میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

”الاول: الکفر فالکافر ان کان محارباً فهو يستحق القتل والارقاق وليس بعد هذين

إهانة..... الثاني المبتدع الذي يدعو إلى بدعته فان كانت البدعة بحيث يكفر بها فأمره أشد

من الذمی لأنه لا یقر بجزیه ویسامح بعقد ذمة وان کان ممن لا یکفر به فأمره بینه وبين اللہ أخف

من أمر الکافر لا محالة ولكن الأمر فی الانکار علیه أشد منه علی الکافر لأن شر الکافر غیر متعدد

فان المسلمین اعتقدوا کفره فلا يلتفتون إلى قوله..... الخ“

ترجمہ: ”اول کافر، پس اگر کافر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے۔ یا غلام بنا لیا جائے اور یہ

ذلت و اہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی

ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی

ہے اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا)

ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیک کافر سمجھتے

ہیں۔ لہذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے۔..... الخ۔

ردالمحتار جلد 3 صفحہ 298 میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: ”ونقل عن علماء المذاهب الأربعة

أنه لا يحل إقرارهم فی ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكتهم ولا ذبائهم.....

والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين

مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم فی حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام أحدهم

ظاهراً إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام، لأنهم يدعون الإسلام ويقرون

بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلاً..... الخ۔

ترجمہ: ”مذاهب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کہ نہ بغیر

جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے..... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندق منافق اور ملحد کا مفہوم

پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔“

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

”والتعزیر لا یختص بفعل معین ولا قول معین، فقد عزر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالہجر، وذلك فی حق الثلاثة الذین ذکرهم اللہ تعالیٰ فی القرآن العظیم، فہجروا خمسین یوما لا یکلمهم أحد، وقصتهم مشہورة فی الصحاح. وعزر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنفی فأمر بإخراج المخنثین من المدینة ونفاهم. وكذلك الصحابة من بعده. ونذكر من ذلك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا وبعضه خارج المذهب. فمنها: أمر عمر رضی اللہ عنہ بهجر ضبیع الذی کان یسأل عن الذاریات وغیرها. ویأمر الناس بالتفقه فی المشكلات من القرآن، فضربه ضرباً وجیعاً ونفاه إلى البصرة أو الکوفة، وأمر بهجره فکان لا یکلمه أحد حتی تاب وكتب عامل البلد إلى عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یخبره بتوبته فأذن للناس فی کلامه. ومنها: أن عمر رضی اللہ عنہ حلق رأس نصر بن حجاج ونفاه من المدینة لما شبب النساء به فی الأشعار وخشی الفتنة به. ومنها: ما فعله علیہ الصلاة والسلام بالعربیین. ومنها: أن أبابکر رضی اللہ عنہ استشار الصحابة فی رجل ینکح کما تنکح المرأة. فأشاروا بحرقه بالنار، فكتب أبوبکر بذلك إلى خالد بن الولید، ثم حرقهم عبد اللہ بن الزبیر فی خلافته، ثم حرقهم هشام بن عبد الملک. انظر الهدایة. ومنها: أن أبابکر رضی اللہ عنہ حرق جماعة من أهل الردة. ومنها: أمره علیہ الصلاة والسلام بكسر دنان الخمر وشق ظروفها. ومنها أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر بكسر القدور التي طبخ فیها لحم الحمر الاہلیة. ثم استاذنوه فی غسلها فأذن لهم. فدل علی جواز الأمرین لأن العقوبة بالكسر لم تكن واجبة. ومنها: تحریق عمر المكان الذی یباع فیہ الخمر. ومنها تحریق عمر قصر سعد بن أبی وقاص لما احتجب فیہ عن الرعية وصار یحکم فی داره. ومنها: مصادرة عمر عماله بأخذ شطر أموالهم فقسما بینهم و بین المسلمین.

ومنها: أنه ضرب الذي زور على نقش خاتمه: وأخذ شيئاً من بيت المال مائة، ثم ضربه في اليوم الثاني مائة، ثم ضربه في اليوم الثالث مائة. وبه أخذ مالك لأن مذهبه التعزير يزداد على الحد. ومنها: أن عمر رضي الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسأل. أخذ ما معه وأطعمه إبل الصدقة وغير ذلك مما يكثر تعدادُه. وهذه قضايا صحيحة معروفة. الخ. (جلد 3 صفحہ 75) ولا بأس بأن يبيع المسلمون من المشركين ما بدالهم من الطعام والثياب وغير ذلك، إلا السلاح والكراع والسبي سواء دخلوا إليهم بأمان أو بغير أمان. لأنهم يتقون بذلك على قتال المسلمين، ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين، وهذا المعنى لا يوجد في سائر الأمتعة. ثم هذا الحكم إذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فأما إذا حاصروا حصناً من حصونهم فلا ينبغي لهم أن يبيعوا من أهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا شيئاً يقويهم على المقام، لأنهم إنما حاصروهم لينفذ طعامهم وشرابهم حتى يعطوا بأيديهم ويخرجوا على حكم الله تعالى، ففي بيع الطعام وغيره منهم اكتساب سبب تقويتهم على المقام في حصنهم، بخلاف ما سبق فإن أهل الحرب في دارهم يتمكنون من اكتساب ما يتقون به على المقام، لا بطريق الشراء من المسلمين فأما أهل الحصن لا يتمكنون من ذلك بعد ما أحاط المسلمون بهم، فلا يحل لأحد من المسلمين أن يبيعهم شيئاً من ذلك. ومن فعله فعلم به الإمام أدبه على ذلك لا ارتكابه مالا يحل.

ترجمہ: ”اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مثنیٰ کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیج نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ شخص ”الذاریات“ وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلا وطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات۔۔۔۔۔ تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیہ شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عنزیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بد فعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملکؓ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوائی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سودرے لگائے۔ دوسرے دن پھر سودرے لگائے اور تیسرے دن بھی سودرے لگائے۔ امام ملکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر کی مقدار ”حد“ سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر، جلد 3 صفحہ 75 میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل

ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیرہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آ جاتے ہیں۔

1..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

2..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

3..... جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

4..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

5..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دواہیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

6..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی

اللہ علیہ وسلم ہے۔

7..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موزیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی

ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تہجاً اس

کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں اصالتہ عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

9..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے لیکن اگر حکومت اس

میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے

اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

10..... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں

ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

11..... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات

کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد

کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ

کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں قادیانی / مرزائی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی

وسایا مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر بریلوی مکتبہ فکر کا موقف

حدود و قصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم و معاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے معاشرہ کو برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلقی (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کر دینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُر امن بے ضرر اور موثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ وھکذا کان دأب الصحابة ومن بعدهم من المؤمنین فی جمیع الازمان فانهم كانوا یقاطعون من حاد الله ورسوله مع حاجتهم الیه واثروا رضا الله تعالى علی ذلک۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 10 صفحہ 290) ”یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضا جوئی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

یہ بائیکاٹ قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوہ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلدی کامیابی ہوگی۔ اس پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ فسار رسول الله ﷺ الی مائهم فقطعه علیهم فلما قطع علیهم خرجوا۔ (زاد المعاد ابن قیم جلد 3 صفحہ 234 علی حاشیہ مواہب للزرقانی جلد 4 صفحہ 205)

اور ایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی اور ان کے ساتھی دو اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ واپسی پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کر دی جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامی وکلام صاحبی (صحیح بخاری ص 675 جلد 2 باب وعلى الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اور میرے دو ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔“

فاجتنب الناس کلامنا (صحیح بخاری صفحہ 675 ج 2 باب وعلى الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ہمارے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔ اور اس بایکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہو گئی بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے۔ حتیٰ اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجأ من اللہ الا الیہ (توبہ: 118) یہ بایکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہو جائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ (روح البیان)

تنبیہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجات بلند کیے، لہذا اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی رکھے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اور دین کی بربادی ہے۔ خدا تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قطع تعلقی (بایکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَمْسِكُوا النَّارَ (ہود: 113)

یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمہیں نار جہنم پہنچے گی۔

نیز قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (انعام: 68)

یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور حدیث پاک میں ہے عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنہتہم علمائہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی

مجالسہم واکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم علی بعض ولعنہم علی لسان داؤد وعیسیٰ بن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکنا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 135 باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے، (بایکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔“

مذکورہ بالا بایکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت پر حملے کریں جیسے قادیانی / مرزائی گروہ، ایسے بد مذہبوں کے لیے سخت حکم ہے ان کے ساتھ بایکاٹ نہ کرنا، میل میلاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگرچہ وہ ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبہ: 23)

یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔“ نیز قرآن پاک میں ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ
هُمُ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحِهِ مِنَّةً وَيُبَدِّلُهُمْ
جَلِيلَ تَجَارِي مِّنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ
حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورۃ المجادلہ: 22)

”یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور

مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برداری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور ان کی روح سے مد فرماتا ہے اور انہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، خدا تعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت ہی دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔“

آیت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

والکلام علی مافی الکشاف من باب التخیل خیل أن من الممتنع المحال أن تجد قوما مؤمنین یوادیون المشرکین (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم مومن بھی ہو اور کفار و مشرکین کے ساتھ اس کی دوستی و محبت بھی ہو یہ محال و ممتنع ہے۔“ نیز اسی میں ہے۔

مبالغة فی النهی عنه والزجر عن ملابسته والتصلب فی مجانبه أعداء الله تعالى۔

(روح المعانی جلد 28 صفحہ 35)

یعنی آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لئے زجر و توبیخ ہے اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کر دیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی خواہ وہ باپ ہو کہ بیٹا بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ ابو قحافہ کی زبان سے سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مکار سید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا فقلت یا ابا بکر اے ابو بکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ قال لا تعد، قال: واللہ لو کان السیف قریباً منی لضربتہ (روح المعانی نمبر 28 صفحہ 37) ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو مار دیتا، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو انھوں نے باپ کو قتل کر دیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

عن انس قال كان أي أبو عبيدة قتل أباه وهو من جملة أسارى بدر بيده لما سمع منه في رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مايكره ونهاه فلم ينته۔ (روح المعاني جلد 28 صفحہ 37)

یوں ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

خدا تعالیٰ ان پاک روحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، جنہوں نے امت کو عشق مصطفیٰ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفیٰ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے نہ مال و دولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ سبحان من كتب الايمان في قلوب المؤمنين وايدهم بروح منه۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق و محبت ہی کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے اَشَدَّ اَوْ عَلَى الْكُفَّارِ رَحْمًا وَبَيْنَهُمْ (الفح: 29) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق و محبت کا نکھار ہوتا ہے جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض و عداوت نہ رکھے وہ محبت میں سچا نہیں ہے وہ محبت محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔ افضل الاعمال الحب في الله والبغض في الله (ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 164 باب حجابہ اهل الاھوا)۔ یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دربار الہی میں یوں دعا کرتے ہیں۔

اللهم اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين سلما لا ولينك وعد ولا عدانك نحب بحبك من احبك ونعادي بعد عداو تك من خالفك اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 179 باب ما يقول اذا قام من الليل)

”یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ! ہم کو گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ! ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ

محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔“

ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ حضور تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ارشاد مبارک **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ** (التوبة: 73) کے مطابق حکم الہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں کر سکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنا بریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے لے کر نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”قام رسول صلی اللہ علیہ وسلم يوم الجمعة خطيباً فقال قم يا فلان فأخرج فانك منافق أخرج يا فلان فانك منافق فأخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم يك عمر بن الخطاب شهد تلك الجمعة لحاجة كانت له فلقاهم وهم يخرجون من المسجد فاختبأ منهم استحياء أنه لم يشهد الجمعة وظن أن الناس قد انصرفوا واختبأوا هم منه وظنوا أنه قد علم بأمرهم فدخل المسجد فاذا الناس لم ينصرفوا فقال له رجل: أبشريا عمر فقد فضح الله تعالى المنافقين اليوم۔ (تفسير روح المعاني جلد 11 صفحہ 10، تفسير مظہری جلد 4 صفحہ 289، تفسير ابن کثیر جلد 2 صفحہ 384، تفسير خازن جلد 3 صفحہ 125 تفسير بغوی علی الخازن جلد 3 صفحہ 115 تفسير روح البیان جلد 3 صفحہ 493)

”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہو گئی ہے، شاید جمعہ ہو گیا لیکن منافق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے پھر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے خوشخبری ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔“ اور سیرت ابن

ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔ طرد المنافقین من مسجد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر کہا فامرو بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأخرجوا من المسجد إخراجاً عذیفاً۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ، خالد بن زید رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے اف لک منافقا خبیثا (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑا زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا اے عمارہ رضی اللہ عنہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے تو صحابی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے دفع کرے جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔ فلا تقربن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529) آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعود رضی اللہ عنہ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا۔ وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث رضی اللہ عنہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ ادھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زوی بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529)

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی

اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا الْقَوْمِ مِمْهَرَاتًا بُرَاءً وَأَمِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كُفْرًا بَكُمْ وَبِدَابِّنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَاهُ

(سورة ممتحنہ: 4)

”یعنی اے ایمان والو! تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکاری ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔“

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔ یقول اللہ تبارک و تعالیٰ و عزتی لا ینال رحمۃ من لم یوال اولیائی و یعاد اعدائی۔ (صفحہ 35: 28) ”یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔“

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبوئی نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔ وروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام قال یا موسیٰ هل عملت لی عملاً قط قال الہی صلیت لک وصمت لک وتصدقت لک و ذکرک لک فقال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ ان الصلوۃ لک برہان والصوم لک جنة والصدقة لک ظل والذکر لک نور فای عمل عملت لی فقال دلتی علی عمل ہو لک قال یا موسیٰ هل والیت لی ولیا وهل عادیت لی عدوا. فعلم ان احب الی اعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ. (درۃ الناصحین صفحہ 210) ”یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ تو نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے لئے ہی برہان بنے گی۔ عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ روزہ تو تیرے ہی لئے ڈھال بنے گا۔ پھر عرض کی میں نے تیرے لئے صدقہ دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لئے سایہ بنے گا۔ عرض کی میں نے تیرے لئے تیرا ذکر کیا۔ فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لئے نور ہوگا۔ بتا تو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے پروردگار تو ہی بتا دے کہ وہ کونسا عمل ہے جو تیرے

لئے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے موسیٰ کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے (پس معلوم ہوا کہ اعمال میں سب سے بہترین عمل اللہ کے نزدیک اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ہے)۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ایک ولی اللہ کے ساتھ پیش آیا۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 378 پر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول محبوب عمل ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنا مقبول و محبوب عمل ہے نیز خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور ان کے دشمنوں جیسے قادیانی / مرزائی گستاخوں کی محبت آپس میں ضدیں ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ نے فرمایا۔

وُحُبِّهِ مَتَبَايِنُهُ جَمْعُ نَشُوْنِدِ جَمْعِ ضَمْنِيْنَ بِمَحَالٍ كَقَفَّةِ اَنْدِ مَحَبَّتٍ يَكِيَّةٍ مُتَلَبِّرٍ عِدَاوَتٍ وَكِيْرِاتٍ

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں کیونکہ اجتماع ضدیں محال ہے اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل میں محبت ہوگی تو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آ سکتی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔ نیز فرمایا

وَعَلَامَتُ كَمَالِ مَحَبَّتِ كَمَالِ بُغْضٍ اَسْتَ بَاْعَدَارِ اَوْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمالِ محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ کمالِ بغض و عداوت ہو۔ نیز فرمایا

وَالْكَفَارَةُ دُشْمَانُ خُدَائِي عَزَّ وَجَلَّ نَدُوْ دُشْمَانِ رَسُوْلِيْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّسِيْلَاتُ دُشْمَنُ بَايِدُ بُوْد

وَوَرُوْدُ خُوَارِي اِيْشَانِ سَمِيْ بَايِدُ نُوْدُوْ وَبِهِيْجِ وَجْهِ عَزَّتِ بَايِدُ دَاوَايْنِ بِيْدُوْلَتَانِ رَا دِ مَحْلِسِ خُوْدِرَاہِ نَبَايِدُ

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان بد بختوں کو اپنی مجلس میں نہیں

آنے دینا چاہیے۔

نیز فرمایا، درزنگ سگان ایشان را دور باید داشت (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)
 ”یعنی خدا و رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔“

نیز فرمایا ”پس عزتِ اسلام و بخاری کفر باہل کفر ہست کیسکہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت۔“
 (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

”یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ
 حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔“

نیز سید امام ربانیؒ نے فرمایا، ”راہیکہ بجانب قدس جذر گوار شمعاً علی الہ الصلوٰۃ والتسلیمات میرساند
 نیست اگر باین راہ رفتہ نشود وصول بآن جناب قدس دشوار ہست۔“
 (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

”یعنی رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے
 دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔“
 اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر سراقبال مرحوم نے کیا
 خوب کہا ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

اگر باد نرسیدی تمام بولہی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہنچا دے اور اگر تو ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی
 ابولہب ہے۔

بد مذہبوں (قادیانیوں / مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے۔

حدیث نمبر 1: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی آخر الزمان
 دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم
 ولا یفتونکم۔ (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 10 باب النہی عن الروایۃ الخ)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں

کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی لہذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“

سبحان اللہ! کیا شان ہے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورِ نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو ان سنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل و فریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہذا اس شفیق امت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی امت کو بچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بد مذہبوں (جیسے قادیانیوں / مرزائیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹر پچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بد دین ہو گئے۔ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

اے میرے مسلمان بھائیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار قادیانیوں / مرزائیوں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل و اخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرینؒ کے متعلق منقول ہے۔ عن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الا هواء علی ابن سیرین فقالا یا ابابکر نحدثک بحديث فقال لا فقالا فنقرء علیک آية من کتاب اللہ فقال لا لتقومان علی اولاتو من قال فخر جافقال بعض القوم یا ابوبکر وما کان علیک ان یقرا علیک آية من کتاب اللہ قال انی خشیت ان یقرا علی آية فیقرا ذلک فی قلبی۔ ”یعنی حضرت ابن سیرینؒ بیٹھے تھے کہ دو بد مذہب (اہل بدعت) آئے اور انہوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انہوں نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر دونوں خائب و خاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سیرین قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ دونوں بد مذہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں لچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بد مذہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ! وہ امام ابن سیرین جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا ٹھکانہ، مارتا سمندر، وہ تو بد مذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے اُن پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

یونہی حضرت سعید بن جبیرؓ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ فقیل لہ فقال از ایشان کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ بد مذہبوں میں سے تھا۔ حدیث پاک نمبر 2.... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجوس هذه الامة المكذبون باقدار اللہ ان مرضوا فلا تعود وهم وان ماتوا افلا تشهد وهم وان لقیتهم فلا تسلموا علیهم۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰۰ باب فی القدر) ”یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضا و قدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں) (قادینیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہوا اگر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

بزرگان دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا من صحح ایمانہ و اخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظہر لہ من نفسہ العداوۃ والبغضاء (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی بد مذہب (قادیانیوں / مرزائیوں) سے انس و محبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا۔“

نیز فرمایا من ضحک الی مبتدع نزع اللہ تعالیٰ نور الایمان من قلبہ، ومن لم یصدق فلیجرب (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جو شخص کسی بد مذہب (قادیانیوں / مرزائیوں) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خدا تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔“

تفسیر روح البیان میں ہے۔ روی عن ابن المبارک روی فی المنام فقیل لہ ما فعل اللہ بک

فقال عاتبنی وواقفنی ثلاثین سنة بسبب انی نظرت باللطف یوما الی مبتدع فقال انک لم تعد عدوی فی الدین۔ (روح البیان صفحہ 419 جلد 4)

”وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بد مذہب کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔“ یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔ فکیف حال القاعد بعد الذکرئ مع القوم الظلمین (روح البیان جلد 4 صفحہ 420) پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقیؒ کا ارشاد مبارک ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحله دار البوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحبة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتی لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء وعملهم السی (روح البیان جلد 4 صفحہ 419) ”یعنی برا ہمنشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیے کہ وہ کافروں منافقوں اور بد مذہبوں (قادیانیوں / مرزائیوں) کی صحبت سے بچے تاکہ اس کی طبیعت میں ان کا بد عقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔

نیز عارف باللہ علامہ حقیؒ نے فرمایا فی الحدیث من احب قوماً علی عملهم حشر فی زمرتهم و حوسب بحسابهم و ان لم یعمل بعملهم (روح البیان جلد 9 صفحہ 494) ”یعنی حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب میں شریک ہوگا۔ اگرچہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔“

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔ ان الغلظة علی اعداء اللہ من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا کان مأموراً بالغلظة علیهم فما ظنک بغیره فہی لاتنا فی الرحمة علی الاحباب کما قال تعالیٰ اشداء علی الکفار (روح البیان جلد 10 صفحہ 67) ”یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔ لہذا دشمنان دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا

ہے وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔“

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے من احب صاحب بدعة احبط اللہ عملہ و اخرج نور الایمان من قلبہ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی جس کسی نے بد مذہب (جیسے قادیانی/مرزائی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کر دے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا۔“

نیز فرمایا و اذا علم اللہ عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بد مذہبوں (جیسے قادیانیوں/مرزائیوں) سے بغض رکھتا ہے مجھے اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔“

سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی کا ارشاد مبارک ہے ”ولا یجالسہم ولا یقرب منہم ولا یہنیہم فی الاعیاد و اوقات السرور ولا یصلی علیہم اذا ماتوا ولا یترحم علیہم اذا ذکروا بل یبائنہم و یعادیہم فی اللہ عزوجل معتقدا ببطلان مذہب اہل بدعة محتسبا بذلک الثواب الجزیل والاجر الکثیر۔“ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی بد مذہبوں (جیسے قادیانی/مرزائی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان (جیسے قادیانیوں/مرزائیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔“

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد میں تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آؤ وہ لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اس کو نکال دیا۔ (ملفوظات مولانا احمد رضا خان حصہ اول صفحہ 107)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور مخالفوں (قادیانیوں/مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَ سَأَلَهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ کَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ یَعْدُونَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَأْتِیْهِمْ حِیَّتَانِہُمْ یَوْمَ سَبْتِہُمْ شُرَعًا وَّ یَوْمًا لَا یَسْبِتُونَ لَا تَأْتِیْہُمْ (الاعراف: 163)

”یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا تیسرا خاموش آخر فرمانبردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کر دی نہ یہ ادھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف صفحہ 476، تفسیر روح المعانی سورۃ اعراف جلد نمبر 9 صفحہ 82)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے۔ ونخلع ونترك من يفسدك يا الله ہم ہر اس شخص سے قطع تعلقی کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربارِ الہی میں کھڑا ہو کر مودبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تمہ نمبر 1..... یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُوا نَفْسَكُمْ قِيلَ ارجعوا وراكم
فالتيسوا نورا فضرَبَ بَيْنَهُمْ سُوْرَةً اَبَابٌ بَاطِنُهُ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ
(حدید: 13)

”یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گذر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائی گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر ایک طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔“ یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے گا کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر 2..... جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

وَامْتَاْزُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ (یسین: 59) یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔
خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ نصیب فرمائے۔ (آمین)

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر اہلحدیث مکتبہ فکر کا موقف

مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ من اللہ ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت و رسالت، کفریہ و شرکیہ عقائد، گستاخانہ ہفوات، باطنی تلبیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان و اسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

(1) مشرک (بت پرست، آتش پرست وغیرہ)

(2) منافق

(3) کتابی

(4) مرتد

(5) عام کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے، نیچری، منکرین حدیث وغیرہ)

(6) زندیق، وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملة) کافرانہ عقائد و اعمال بد کا مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات، عقائد، دعویٰ کی وجہ سے مرتد، کافر، مشرک، زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر، زندیق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے قرآن مجید، احادیث رسول، صحابہ کرام، آئمہ دین، نماز، روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ کبریت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذباً (الکھف) جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف حیلوں بہانوں سے (کہیں حیات، وفات عیسیٰ علیہ السلام، مجدد، مثیل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم کروانا ہے۔ حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مصنوعی مذہب ہے۔ یہ فتنہ ابتداء ہی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء اہلحدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، صحافی اسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محدث عبدالرحمن مبارکفوری، مولانا محدث شمس الحق عظیم آبادی، مولانا

میرا براہیم سیالکوٹی، مولانا محدث محمد بشیر سہوانی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابراہیم کیر پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، شہید ملت مولانا علامہ احسان الہی ظہیر وغیرہم (کثر اللہ امثالہم ورحمہم اللہ رحمۃ واسعہ) بالاتفاق جماعت اہلحدیث اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر زندیق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دارالدعوة السلفیہ لاہور، مرزائیت اور اسلام، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ وغیرہا۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی یلغار کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں، چربوں سے ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں۔ زندیق کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا ظلمات بعضا فوق بعض کا مصداق کامل ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں قادیانی / مرزائی جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات جس میں سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ
(ال عمران: 28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَافِرَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
(المائدہ: 57)

مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَسْكُمُ النَّارُ
(ہود: 113)

اور ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ
إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ

(مجادلہ : 22)

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے
محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا
جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ

(ممتحنہ : 1)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام
بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَسُؤُوا مِنَ
الْآخِرَةِ كَمَا يَبِئْسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝

(ممتحنہ : 13)

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس
ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافرنا امید ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

(التوبہ : 23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم
میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ
تمہارے باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور ہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔

(صحیح مسلم جلد اول صفحہ 10)

مزید تفصیل کے لئے سنن ابی داؤد کی کتاب السنہ الملی احکام المرتدین ملاحظہ فرمائیں

مزید بر آں زندیق کے ساتھ سیدنا علیؑ کا سلوک

سیدنا علیؑ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد و جنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علیؑ کے سامنے پیش کئے گئے۔ آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا ”لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد و جنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟“ لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا ”میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا“ پھر آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ (فقہ حضرت علی صفحہ 349 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب کی جائے لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؑ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کیلئے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑادی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؑ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انہوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپؑ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اڑادی۔ پھر آپؑ نے فرمایا ”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو یا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔“ المغنی ابن قدامہ 141/8

ڈاکٹر محمد رواس حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندیق تو پہلے ہی اظہار اسلام کر رہا ہے اس کی توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔ (فقہ حضرت علیؑ صفحہ نمبر 346)

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ (زندیقوں) کو جلادیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ میں ان کو جلاتا تو نہ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے عذاب نہ دو۔ البتہ میں ان کو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو کوئی اپنے

دین کو تبدیل کرے اس کو قتل کر دو۔“ (صحیح بخاری رقم 6922، مسند احمد جلد اول صفحہ 282)

جہاد سے تحلف کی بناء پر سیدنا کعب بن مالک، سیدنا مرارہ بن ربیع اور سیدنا بلال بن امیہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا معاشرتی بائیکاٹ تب تک رہا جب تک آسمان سے ان کی توبہ کی منظوری نہ اتری۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری رقم الحدیث 4418

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کا بدعت اختیار کرنے والے شخص کے سلام کا جواب نہ دینا اور ان کا ایک دوست شام میں رہتا تھا جب اس نے بدعت اختیار کی تو جناب عبداللہؓ نے اس کو اپنی طرف خط لکھنے سے منع کر دیا۔ (سنن ابی داؤد رقم الحدیث 4613)

لہذا قرآن مجید اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے طرزِ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین اسلام اور مسلمان دشمن قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل مقاطعہ / بائیکاٹ ضروری ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث، توحید و سنت کے دشمن، اللہ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ رضوان اللہ علیہم، آئمہ و محدثین، شعائر اللہ مکہ، مدینہ کے گستاخ، عقل پرست، منکرین وحی، دین اسلام اور اہل اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار یہود و نصاریٰ کے گہرے دوست ہیں جو مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ جب بائیکاٹ کے علاوہ اصلاح کی کوئی اور صورت نہ ہو تو ان سے ذاتی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، دینی رواداری برتنا حرام ہے اور قادیانیوں / مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ ضروری ہے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر جماعت اسلامی کا موقف

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور اپنے پیروکاروں کو مسلمان قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اپنا ایک الگ گروہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کے لیے کھڑا کیا ہے۔ وہ خود بھی اپنے گروہ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتا ہے اور مسلمان بھی اسے الگ سمجھتے ہیں۔ اس کے وجود پر ایک صدی گزر چکی۔ پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر قادیانیوں کے تمام گروہوں کو ملت اسلامیہ سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ ان کے لئے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے لئے امتناع قادیانیت کا قانون نافذ العمل ہے۔ لیکن یہ ابلیسی گروہ تبلیس سے کام لیتا ہے۔ آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اندر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتا ہے، طاغوتی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتا ہے، مغربی استعمار کے خلاف اسلام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ اس وقت مسلمان مختلف ممالک میں جس بد امنی اور مصیبت کا شکار ہیں، اس میں اس قادیانی گروہ کا بڑا حصہ ہے۔ ایسے گروہ کے لئے شریعت کا پہلا حکم یہ ہے کہ اسے کافر اور زندیق سمجھا جائے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسے اپنی صفوں سے عملاً نکال باہر کیا جائے۔ اس کا سوشل، معاشرتی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے ساتھ کوئی بھی معاملہ نہ کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کی آبادیوں، شہروں اور دیہات اور بازاروں میں رہائش نہ رکھ سکے آمد و رفت اور خرید و فروخت نہ کر سکے۔

قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں واضح اور صریح ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اس شیطانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ہم مفتی ولی حسنؒ اور اس کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر اس کی سرپرستی کی۔ اس کی یہ سرپرستی پہلے دن سے لے کر آج تک قائم ہے بلکہ اب تمام طاغوتی قوتیں اس کی پشت پر ہیں اور اپنے اسلام اور مسلم دشمن منصوبوں کو اس کے ذریعہ عملی جامہ پہناتی ہیں۔ الحمد للہ علمائے

امت نے ایک صدی پر محیط تحریک کے ذریعہ اس شیطانی گروہ کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اب آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں اس ان کے لئے اسلامی شعائر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ سے اس گروہ اور اس کی سرپرست طاقتوں کو بڑا دکھ پہنچا ہے۔ یہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ یہ فیصلہ کا عدم قرار دے دیا جائے۔ دوسری طرف دینی جماعتیں اور علماء امت اس کوشش میں ہیں کہ اس گروہ کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا دیا جائے۔ اس کے لئے پہلے مرحلے میں اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ ہے۔ ہمہ پہلو بائیکاٹ کے ذریعہ اسے ملت اسلامیہ کی صفوں سے نکال باہر کرنا ہے۔ اس سے لین دین اور تعلقات کا خاتمہ ہے تاکہ یہ مسلمان آبادیوں، شہروں اور دیہات میں قیام نہ کر سکے۔ اسے ملازمتیں نہ دی جائیں۔ ایسی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے کہ یہ یا تو تائب ہو کر دائرہ اسلام میں آجائیں یا پھر اپنے آقاؤں کے پاس چلے جائیں اور مسلمان آبادیاں اور ممالک ان سے پاک ہو جائیں۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کی جاتی ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ان فتاویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر تنظیم اسلامی کا موقف

نبوت کا جھوٹا دعویٰ اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی / مرزائی کافر ہیں اور ان کے کفر پر ملت اسلامیہ کے جمیع مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ ان کی تکفیر کے دلائل پر اہل علم کی سینکڑوں کتب موجود ہیں اور اب تو ریاستی سطح پر بھی ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے، لہذا ان کا کفر قطعی ہے۔ اب صرف یہ بات وضاحت طلب رہ جاتی ہے کہ ان کا کفر کس قسم کا ہے؟ یعنی یہ اہل کتاب کی طرح کے کافر ہیں کہ جن کے ساتھ کسی قدر معاملات کی شریعت اسلامیہ میں اجازت موجود ہے یا ان کا کفر مشرکین، زنادقہ اور مرتدین کا سا ہے کہ جن کے ساتھ خصوصی نوعیت کا معاشرتی بائیکاٹ ہونا چاہیے؟ قادیانیوں اور مرزائیوں کا شرعی حکم سمجھنے کے لئے آسانی کی خاطر ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلی قسم کے قادیانی تو وہ ہیں جو مسلمان سے قادیانی ہوتے ہیں۔ ان کا حکم مرتدین کا ہے اور مرتد کی سزا سنت اور اجماع امت کی روشنی میں قتل ہے۔ قتل کی یہ سزا ریاست جاری کرے گی اور اس سزا کے اجراء سے پہلے علماء کی طرف سے مرتدین پر اتمام حجت کیا جائے گا تا کہ وہ دین اسلام کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لیں۔ اس اتمام حجت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو پھر اس کی سزا قتل ہے۔ پس جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل مقرر کی ہو اس کے ساتھ معاشرتی تعلقات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ پس مرتد قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کے خاندانی، کاروباری، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دوستانہ تعلقات روارکھنا جائز نہیں ہیں اور اس کی وجہ ان کا ارتداد ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”من بدل دینہ فاقتلوه۔“

(صحیح بخاری، کتاب استتابة المرتدین والمعاندین و قتالہم، باب حکم المرتد و المرتدة و استتابةہم)

”جس نے اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر دیا اس کو قتل کر دو۔“

دوسری قسم کے قادیانی وہ ہیں جو نسلی (By Birth) قادیانی ہیں۔ ان کے بارے میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب کا ہے یا نہیں؟ ان قادیانیوں کا حکم جاننے سے قبل علماء کرام کی بیان کردہ اقسام کفر کا اجمالاً ذکر مناسب ہوگا:

1- مشرکین یعنی بت پرست و آتش پرست وغیرہ

2- اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ

3- منافقین یعنی اعتقادی

4- مرتدین یعنی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کرنے والے مثلاً قادیانیت، عیسائیت وغیرہ۔

5- زندیق، جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خفیہ طور پر کفریہ عقائد و اعمال کا حامل اور داعی ہو۔

6- وہ مسلمان جنہیں اصول دین میں سے کسی اصول کا انکار کرنے کی وجہ سے بالاتفاق کافر قرار دیا گیا ہو جیسا کہ منکرین

حدیث وغیرہ۔

دوسری قسم کے قادیانی درحقیقت پانچویں قسم میں شامل ہیں یعنی یہ زنادقہ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں۔

مسلمانوں کے شعائر یعنی قرآن، نماز، مسجد، زکوٰۃ وغیرہ کو اپناتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ قانون اور شرع کی روشنی میں

ان کا خود کو مسلمان کہلوانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

ایسے زنادقہ کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط عوام الناس کے ایمان کے لیے خطرہ کا موجب ہیں۔ چنانچہ زنادقہ

کے بارے اہل علم کا یہ موقف بالکل درست ہے کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ ہوگا جیسا کہ بریلوی، دیوبندی اور اہل

حدیث علماء کے فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں ان جمیع مکاتب فکر کے اس موقف سے اتفاق ہے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں

کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ ہاں اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدہ اور علم میں پختہ ہو اور وہ ان میں دعوت کا کام

کرے تاکہ یہ اپنے کفریہ عقائد اور نظریات سے توبہ تائب ہو جائیں تو ہمارے نزدیک اس قسم کے داعی و مدعو کے تعلق کی

رخصت بعض اہل علم کے لیے موجود ہے۔

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ میانوالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ وَصَلَّى عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

عقیدہ = امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ
سیدنا و سیدنا و نبینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد ہمیشہ کپڑے باب نبوت و رسالت بند کر دیا
گیا، اب کسی فرد بشر کو تا چ نبوت و رسالت عطا نہیں
کیا جائیگا

دلائل، مسئلہ ختم نبوت پر کثرت سے دلائل
قطعیہ موجود ہیں چند یہاں بیان کئے جاتے ہیں

قرآن و ختم نبوت، ماکان محمد ابا أحمد من

رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ

بکل شیء عدیلاً: اس آیت کریمہ میں آپ علیہ السلام کے

آخری نبی ہونے کا اور ختم نبوت کا قطعی ثبوت موجود ہے؟

عدیلاً و ختم نبوت؟ آپ علیہ السلام کا ارشاد

”راعی ہے۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ اسی طرح

آپ علیہ السلام کا ارشاد ”راعی ہے، انا آخر الدنیا و انتم

آخر الامم۔ آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا: نبی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابو الحسن
خلیفہ

خانقاہ سراجیہ

نقشبندیہ مجددیہ

گندیاں، ضلع میانوالی

پاکستان

پوسٹ کوڈ 42050

فون: 0300-6091121

بعدی وہ امت بعدکم، اسی طرح سینکڑوں احادیث مبارکہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قطعی دلیل ہیں؟

اجماع امت و ختم نبوة آپ علیہ السلام کی ختم نبوة پر پوری امت کا اجماع ہے۔ خاتم النبیین، خاتم الانبیاء، انا آخر الانبیاء۔ جیسے کلمات طبیحات کا یہی مفہور و مطلب بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی کوئی رسول ہے آپ علیہ السلام پر نبوت و رسالت کو ختم کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکرمین ختم نبوت مسلمانہ کذاب اور اس کے ماننے والوں سے جہاد کر کے انکو جہنم داخل کیا اور اس عمل سے بتادیا کہ آپ علیہ السلام کے بعد نبوت و رسالت ختم۔ آپ علیہ السلام آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد مدعی نبوت کا انجام تلوار ہے

عملِ مسلم و ختم نبوة امت مسلمہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہ کائنات مانی ہے اس نے ایک دن اپنے اختتام کو پہنچنا ہے۔ باقی کب اختتام کو پہنچنا ہے اسکا علم اللہ تعالیٰ سے پاس ہے۔ جب یہ مان لیا کہ یہ کائنات ختم ہونے والی ہے تو یہ ماننا بھی ضروری ہوگا کہ اس کائنات کے اجزاء و افراد متعین ہیں۔ کوئی اول جن بن چکا تو کوئی آخری جن بنے گا جب وہ آخری جن بھی وجود میں آجائے گا اور اجزاء کا بڑھنا ختم ہو جائے گا تو اسی پر اس کائنات کی پسا ط کو لپیٹ دیا جائے گا۔ صاں ابنتہ ان اجزاء و افراد کی تعین کہ کون کون اول۔ کون آخر یہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں ہے

افضل ترین جز۔ اس کائنات کے اجزاء و افراد میں سب سے افضل و شرف ترین
جز خدوت انبیاء علیہم السلام کی ذواتِ مقدسیہ ہیں ظاہر ہے یہ ذواتِ مقدسیہ
سبھی علیہم الہی میں متعین ہیں اور یہ بھی علیہم الہی ہیں جسے کہہ کر ان ذواتِ مقدسیہ
میں سے پہلے کون تشریف لائیں گے اور ان سب سے بعد ان سب سے
آخر میں کون ذواتِ مقدس تشریف لائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علیہم
الہی کے مطابق ان ذواتِ مقدسیہ میں سے سب سے پہلے خدوتِ آدم علیہم
السلام کو اس کائنات میں ظاہر فرمایا۔ انکو ابو البشر بنایا اور سب سے پہلے
نہی بنایا قرآن کریم نے اسکو واضح فرمایا۔ اسی مسئلہ کے علاوہ بھی
سب بنسازوں اس زنجارِ الہی کو تسلیم کیا

آخری نبی۔ اب آخر میں وہ کون مقدس شخصیت ہے جن پر سلسلہ نبوت
اختتام کو پہنچ رہا ہے ظاہر بات ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا تھا
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخصیتِ مقدسہ کو ظاہر فرمایا اور
قرآن کریم میں اسکا اعلان فرمایا۔ ماکان محمد ابا احد من
رجا لکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ اس آیتِ کریمہ
میں آپ علیہ السلام کے اس پریمی کی تھوڑی۔ منصب۔ مرتبہ
دور آج کے خاتم النبیین ہونے کا بیان ہے۔ پھر اسی
مفہوم کو آپ علیہ السلام نے اپنے رشتہ دارِ عالمیہ میں بڑی
وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ فرمایا انا خاتم النبیین و نبی
بعدی۔ انا آخر الانبیاء و انتم آخر الامم الی آخرہ۔ اور مزید شناس
نبوت۔ حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان لفظوں

سے اسی مفہوم کو لیا۔ اسی پر عمل پیرا رہے اور پھر صحابہ کرام کے بعد اب تک پوری امت نے اسی مفہوم کو اپنا عقیدہ بنایا اور یہی عقیدہ امت مسلمہ میں تباہی تک چلتا رہے گا۔ ان دہل کی روشنی میں آپ علیہ السلام کا خاتم النبیین ہونا چہرے پر سورج کی طرح روشن اور واضح ہو گیا۔ الحمد للہ

مسئلہ آپ علیہ السلام کے دعوی نبوت کے بعد سے نیکر تباہی کی صحیح تک۔ کوئی شخص کسی زمانے میں کسی مقام پر کسی لحاظ سے بھی نبوت کا دعوی کرے گا وہ ملعون ہے۔ کذاب ہے دجال ہے۔ کافر ہے۔ مرتد ہے۔ زندیق ہے اور زندقہ ایک ایسا افسوسناک درجہ ہے جو تمام خباثتوں کو جامع ہے زندقہ کی مثال ایسے ہی ہے جیسے خنزیر کے گوشت کو بکری کے گوشت کے نام سے فروخت کرنا اور اس طرح فروخت کرنا زندقہ ہے۔ بالکل اسی طرح اپنی کفری بات۔ تنویات۔ غلط بات کو ہیدم کا نام دیکر پیش کرنا۔ زندقہ ہے اور ایسا کرنا زندقہ ہے۔

زندیق کا حکم شرع شریف میں زندیق کا حکم یہ ہے کہ حاکم وقت ایسے شخص کو بدعت فوراً قتل کر دے۔ کچھ بھڑکے ہوئے ہوں ہر رہنے کا حق دار نہیں۔

سلام احمد مادیانی ، = مرزا غلام احمد مادیانی مروجہ القسمت شتی القلب
دعوی نبوت کرنے کی وجہ سے ملعون ہے کذاب ہے رجال سے
کافر ہے ۔ رند ہے ۔ زندہ ہے ۔ یہی حال اس کے ماننے
والوں کا ہے خواہ اس کے ماننے والے دوسری مادیانی ہوں یا
مادیانی مادیانی ہوں ۔ یہ سب انکار ختم نبوت کی وجہ سے زندہ
ہیں واجب القتل ہیں ۔ لیکن رجاء قتل حاکم وقت کی
ذمہ داری ہے کہ فوراً ان سب کو تہ تیغ کر دے ۔ اگر
حاکم وقت مدینت کا شکار رہتے ہوئے انکو کینز کردار
تک نہ پہنچائے اور یہ بیان ایسے شتر بے محار پھرتے رہیں
جیسے جنگلوں میں خنزیر اور بھینٹے پھرتے ہیں تو پھر امت
مسلمہ کے ہر ہر فرد پر لازم ہے کہ جیسے خنزیر و بھینٹوں سے
اپنی بھینٹ بکریوں کو بچاتے ہو ایسے ہی ان ملعون کے حلوں سے
اپنے ایمان و اسلام کو بچانا چاہئے

گزارش ؟ اس لیے مسلمان سے یہ گزارش کی جاتی ہے کہ
مادیانی ملعونوں سے اپنے آپکو الگ تھلک رکھیں ۔ ان سے میل جول
نہیں سہیں ۔ لبنا دینا ۔ گفت و شنید ۔ کسی طرح کا کوئی تعلق
نہ ہو ۔ نیز مادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہو ۔ یہی
غیرت ایمانی کا تقاضا ہے اور عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی عدالت اور اسکا منہ پر ثبوت ہے
اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان و سلام کا غیظ ہو

اللهم اربنا الحق حقا وارزقنا رشداً
وارزقنا الباطل باطلا وارزقنا اجتناباً - آمین
بجاء سید المرسلین و خاتم النبیین محمد
و علی و علیہ و علی آله و اصحابہ و مجتہدین برکت
بارک و اعلم الامین

والسلام فیہ خیر و احسن عنی لمنہ

خاتونہ سراجیہ

۱۲۳۱
۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ

حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ

خليفة مجاز حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مرکز میراجیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ دادڑہ بالا شریف ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين، اكمل الحمد على كل حال والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على سيد المرسلين و خاتم النبيين رسوله محمد خير الوري صاحب قاب قوسين او ادنى و على صحبه البررة التقى والنقى كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون اللهم صل عليه و آله و سائر النبيين و آل كل و سائر الصالحين نهاية ما ينبغي ان يستننه انسائلون. اما بعد

اسلام آخری اور برحق دین ہے۔ اسلام میں جس طرح توحید و رسالت، نماز، روزہ اور قیامت وغیرہ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس امر پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مل سکتی ہے۔ اسے عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ جو شخص ختم نبوت کا انکار یا تاویل کرے وہ یقیناً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ضروریات دین میں سے کسی امر کا انکار یا اس کی خوبصورت سے خوبصورت تاویل بھی کفر ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ، احادیث صحیحہ متواترہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ فقہاء کے نزدیک اس میں تامل کرنے والا بھی کافر ہے۔

برصغیر میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کروایا۔ اس نے جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کانمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریق القلوب صفحہ 25)۔ غرضیکہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی تھی۔ یہی وہ وجہ ہے کہ اس مقصد کے لئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی اور اس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ جات پر نظر ڈالیے۔ اس نے بتدریج مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی، رسول، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی گستاخ و بے باک طبیعت کو اس کی ابتدائی تحریروں میں دیکھ کر

اس کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے دیا تھا۔ ان حضرات کا خدشہ صحیح ثابت ہوا اور آگے چل کر پوری امت نے علمائے لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی۔ جماعت دیوبند کی طرف سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو مرتد، زندیق اور اسلام سے خارج قرار دیا۔ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں جنہوں نے مولانا غلام دستگیر قسوری کے استفتاء پر 1302ھ میں مرزا کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر علمائے حرمین سے اس کی تصدیق کرائی۔ پھر اس کے بعد 1331ھ میں مولانا محمد سہول رحمۃ اللہ علیہ مفتی دارالعلوم دیوبند کے قلم سے ایک مفصل فتویٰ کی ترتیب عمل میں آئی۔ اس مفصل فتویٰ میں پہلے مرزا قادیانی کے افکار اور عقائد کو اسی کی کتابوں سے نقل کیا گیا تھا۔ پھر لکھا گیا تھا ”جس شخص کے ایسے عقائد و اقوال ہوں، اس کے خارج از اسلام ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردد نہیں ہو سکتا۔ لہذا مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ متبعین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں“۔ اس فتویٰ پر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے جید مشاہیر علماء کے دستخط ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے المحدث مکتبہ فکر میں مرزا سیت کے خلاف بیداری پیدا کی اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس پلیٹ فارم پر لا کھڑا کر دیا۔ غرض برصغیر کے تمام مکتبہ فکر کے جلیل القدر علماء کرام نے اس فتنہ کا بھرپور تعاقب کیا۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے 1343ھ میں ایک علمی رسالہ ”الشہاب“ تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کے قطعی عقیدہ کی مرزا قادیانی کی طرف سے بے جا اور باطل تاویلات و تحریفات کا ذکر کر کے قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی سے مرزا قادیانی کو ملحد، مرتد و زندیق ثابت کیا اور ”الشہاب“ کے صفحہ 10 پر مرزا قادیانی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ”اسلام کے قطعی عقیدہ کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد اور زندیق ہے اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو صادق سمجھتی رہے اور ان کی حمایت میں لڑتی رہے وہ بھی یقیناً مرتد اور زندیق ہے۔ خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا لاہور میں! جب تک وہ ان تصریحات کے باطل ہونے کا اعلان نہ کرے گی خدا کے عذاب سے خلاص پانے کی اس کے لئے کوئی سبیل نہیں“۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں قادیانی اور لاہوری مرتد اور زندیق ہیں۔

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نور ایمانی اور بصیرت وجدانی سے مرزا قادیانی کے دعویٰ سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے حجاز مقدس میں ارشاد فرمایا کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔ بیعت و خلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے

دوسرے خلفاء حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا انوار اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بھی اس فتنہ کی سرکوبی میں پوری طرح سرگرم رہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ، مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، پیر صبغت اللہ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ پیر آف پکاڑہ شریف، حضرت حافظ پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ لاٹانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تکوینی طور پر اس محاذ کے انچارج تھے۔

ردقادیانیت کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے جن خوش نصیب و خوش بخت حضرات نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا ان میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ، جناب مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر محمد الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مظہر علی اظہر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ کفایت حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر مرزائی منتخب ہو گئے۔ اقتدار کے نشہ اور ایک سیاسی جماعت سے سیاسی وابستگی نے انہیں دیوانہ کر دیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی سکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشہ میں دھت ہو کر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں ملک گیر تحریک چلی۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے۔ ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔ جس کے سربراہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔ چنانچہ پوری کی پوری اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہو گئی۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحق، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمطفی ازہری، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور برسر اقتدار جماعت پیپلز پارٹی یعنی حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جو ان دنوں وزیر قانون تھے، قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہو گئی۔ پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، نوابزادہ نصر اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احسان الہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، سید مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا علی غنصفر کراروی، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔ اخبارات و رسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔ ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سمیع الحق اور مولانا سید انور حسین نفیس رقم رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا۔ اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چودھری ظہور الہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے نام نکلا۔ جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا، قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آ گئی۔ مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔ نوے دن کی شب و روز مسلسل محنت، کاوش اور بھرپور تحریک کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

قادیانی کافروں کی قسم مرتد و زندیق سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ یہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ عام کافروں کے ساتھ معاملات جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور ان کے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسنے میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ پورے ملک کے اسلامیان وطن نے قادیانیوں سے تاریخ ساز سوشل بائیکاٹ کیا۔ چند روشن خیال نادان اس پر چھیں بچیں ہوئے۔ اس زمانے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائد محدث العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر ایک استفتاء مرتب فرمایا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ تمام مسالک کے علماء کرام نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے لیے فتاویٰ جات تحریر کیے۔ مثلاً پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی نے 28 اگست 1974ء کو فتویٰ مرتب کیا۔ اس زمانہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ اسی طرح جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کے حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نے فتاویٰ مرتب کیا۔

قادیانی آئین جمہوریہ پاکستان کی رو سے خارج از اسلام ہیں۔ 1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود قادیانیوں نے آئین پاکستان سے بغاوت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینا شروع کر دیا کہ ہماری نماز، روزہ، عبادات اور دیگر شعائر وغیرہ سب مسلمانوں کی طرح ہیں لہذا ہم یکے مسلمان ہیں۔ مزید یہ کہ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر کھلے عام شعائر اسلامی کا اظہار کرنے لگے قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے پہلے سے زیادہ تیزی سے لوگوں کے ایمان برباد کرنے لگ گئے۔

26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا۔ مگر قادیانیوں نے اس آرڈیننس کی بھی کھلے عام خلاف ورزیاں شروع کر دیں۔ قادیانی اسلام کے غدار اور باغی تو تھے ہی، آئین پاکستان میں ترمیم کے بعد قادیانیوں کا اپنے آپ کو ”مسلمان“ قرار دینا اور شعائر اسلامی کا استعمال کرنے سے یہ آئین اور قانون پاکستان کے بھی باغی اور غدار بن گئے۔

دور حاضر میں چند ”روشن خیال“ نادان قادیانیوں کی اگلی نسلوں کو عام کافر قرار دے کر قادیانیوں سے معاملات اور تعلقات استوار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ قادیانی کافروں کی عام قسم نہیں بلکہ وہ کافروں کی بدترین قسم سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں زندیق کہا جاتا ہے اور ان سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں ممنوع اور حرام ہیں۔

مرکز سراجیہ کے ذمہ داران نے شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد

رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، راہنمائی، اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مفتیان، مشائخ عظام، ممتاز اسکالرز بڑے بڑے مدارس و جامعات اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے فتاویٰ جات اور تحریریں اکٹھی کیں۔ تمام مکتبہ فکر کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق قرار دیا۔ قادیانیوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات اور معاملات کو حرام اور انکے مکمل بائیکاٹ کو فرض قرار دیا۔ الحمد للہ مرکز سراجیہ اسے اب جامع دستاویز کی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ دعا ہے اللہ پاک اس دستاویز کو نافع بنائے اور قبول فرمائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج ہے۔ قادیانیوں کی ہدایت کا بہت بڑا واسطہ ہے کیونکہ جب ان کی دکانیں، کارخانے اور کاروبار بند ہونگے تو ضرور توبہ کریں گے انشا اللہ تعالیٰ۔ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایمان کی گواہی ہے، نصرت دین ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ اور سرمایہ ہے۔

ان سے اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی معاملات یا کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا اس فتنہ مرزائیہ کی تقویت اور پھیلنے میں معاونت کا ذریعہ بنے گا جس کا وبال عظیم ہونا ہر باشعور انسان پر مخفی نہیں۔ ایمانی غیرت کا تقاضا اور ایمان کی نشانی کفر اور کفار سے ہمہ قسم کی بیزاری، نفرت اور بائیکاٹ ہی میں ہے۔ قادیانیوں، مرتدائیوں کا کفر ایک الگ نوعیت کا کفر اور یہ فتنہ ایک عظیم فتنہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ تاکہ ایمان بچا کر دنیا سے رخصت ہوں اور اس فرقہ ضالہ کو بھی مولائے پاک تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اب ہر خاص و عام پر فرض ہے کہ ان فتاویٰ پر من و عن پوری طرح عمل کر کے اپنی آخرت کی فکر اور اس کو حق تعالیٰ کی رضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جو قادیانیوں کیساتھ ہمہ قسم کے بائیکاٹ ہی میں مضمر ہے۔

ہماری تمام امت سے اپیل ہے کہ آپ قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ان سے معاملات اور تعلقات ختم کر کے شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بنیں۔ اللہ ہم سب کو شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ مند فرمائیں۔ آمین

شیخ الاسلام

حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: مرکز سراجیہ لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ دائرہ بالا شریف ساہیوال

حضرت مولانا عبدالحمید لدھیانوی صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نبوت کے سلسلہ الذہب کی پہلی کڑی ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام
میں آخری منظم الشان کڑی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے تشریف
لانے سے قصر نبوت کامل و مکمل ہو گیا۔ اسمیں کسی اضافہ کی گنجائش نہیں
آپ کے بعد آپ کی پیش گوئی کے مطابق کذابین و دجالین کے سلسلہ کی ابتدا ہوتی
آپ کی حیات مبارکہ کے آخر میں اسود منسی او سلیمہ کذاب کے دماغ میں
نبوت کا سودا سمایا تو اسود منسی کو آپ کی حیات میں او سلیمہ کذاب
کو حضرت ابوبکر صدیق کے دورہ خلافت میں جہنم رسید کر کے اٹکے ناپاک وجود
سے دھرتی کو پاک کر دیا گیا۔ اٹکے بعد جب بھی جہاں بھی کسی تبخیری

مزاج نے یہ بول بولاکہ میں نبی ہوں تو جلو یا بدیر اسکا انجام بھی یہی ہوا
تا آئندہ ایک انگریزوں کے خود کاشتہ پودہ غلام احمد قادیانی نے یہ دعویٰ کیا
اور یہود و نصاریٰ کی سرپرستی میں یہ پودہ شجرہ فیث بن گیا۔ اور عالمی
سطح پر اس کے اثرات پیلے۔ اس کے خلاف علماء اہل حق نے پیچہ دن سے ہیں
قلبی اور لسانی جہاد شروع کیا۔ اس کی مرتبہ زنجیروں کذاب و دجال ہونے کو
دنیا کے ساتھ واضح کیا۔

قادیانیوں کا بائیکاٹ ایمان مآلقات ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ
مفصل و مدلل فتویٰ فتی وحی حسن رحمہ اللہ رئیس دارالافتار جامعہ علوم
اسلامیہ ممبئی ٹاؤن کا ہے۔

مرکز سر اجیہ لاہور کے مسند نشین مخدوم مکرم صابزادہ رشید احمد صاحبزادہ

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء اہرام

اور مفتیان عظام سے فتاویٰ حاصل کیے۔ اب وہ ان فتاویٰ کو دستاویز بنا کر

نشانے کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں جو وقت کی اہم ضرورت ہے اللہ تعالیٰ اُنکی اس

کونٹینس کو قبول فرمائے۔ اپنی ایمان لے لئے بافت اٹھیا اور تاربانوں کے
جل و فریب میں مبتلا ہو کر ایمان کرنے والوں کے حیرت کا سامان بنا لے۔

اس دعا از من و از جہ جہاں آمین بار -

عبد المجید

خادم عالی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کروڑ پکا ضلع نودھراں

۲۱ مئی ۲۰۱۱

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الحمد لله رب العالمین، والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه وسلم)

ومن نعمہما حماکم وحمایہما بدعوتہما (النبی) (الرسول) (الما بعدا)

عقیدہ ختم نبوت امت کا اجماعی عقیدہ ہے، جو قرآن کریم کی بے شمار آیات اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور آپ کے بعد نبی نبوت کا دعویٰ کرنے والا دجال اور کذاب ہے۔

متحدہ ہندوستان میں استعمار کے غلبہ کے بعد اس کے خودکاشٹہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء امت نے بالا جماع مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر اور مرتد قرار دیا کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو نہ ماننے والے مسلمان، کافر، بکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، یوں گویا قادیانیوں نے بھی اپنے آپ کو امت اسلامیہ سے جدا کر دیا، کیونکہ وہ مرزا کی جھوٹی نبوت کو نہ ماننے والے مسلمانوں اور پوری امت مسلمہ کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے بعد اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام پر ایمان باعث نجات نہیں ہے، اور جو مرزا کو نبی نہیں مانتے وہ کافر و مرتد ہیں۔

لہذا موجودہ استفتاء اور اس کے جواب میں علماء کرام کا یہ فتویٰ ہے کہ: ”مرزائی، قادیانی جماعت سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے“ عین عدل و انصاف کے مطابق ہے، ہر مسلمان کے لئے اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ قادیانی، مرزائی اسلام اور پیغمبر اسلام کے باغی ہیں اور دنیا کا اصول ہے کہ باغیوں سے میل جول، رشتہ، ناٹ اور تعلقات نہیں رکھے جاتے، بلکہ باغیوں سے تعلق رکھنے والا بھی باغی تصور کیا جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایک اعتبار سے خود قادیانیوں کے حق میں بھی مفید ہے کیونکہ اس بائیکاٹ سے ان کو یہ احساس ہوگا اور سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ امت مسلمہ سے جدا ہو کر ہم خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بن گئے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ یہ سوچ ان کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے اور وہ تائب ہو کر دوبارہ امت مسلمہ میں شامل ہو جائیں۔ (واللہ بہدیٰ من یناء (ال) صراط مستقیم۔

عبدالرزاق اسکندر

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

۱۴۲۹/۱۰/۱۲ھ

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

: اہل البدر :

مفت محمد جہاں رشید احمد صاحب اور ان سے رفقاء نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا حبیب میں سرشار ہو کر تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت
کا ذمہ دار رہی کہ احسن طریقہ سے نبھانے کا کوشش کرتے رہے ،
انہوں نے کوئی نئی بات یا کوئی نیا مسئلہ نہیں اٹھایا ہے۔
بلکہ یہ تو امت مسلمہ مار و زاول سے متفقہ موقف رہا ہے ،
اور اب بھی ہے ، اس سبق کو خود بھی یاد کرنے کا کوشش
کے ہیں اور تمام مسلمانوں کو ایمان کے تقاضے کو برابر اور
کرنے کا متوجہ کیا ہے ^{طرف} جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ اس محنت حسنہ کو قبول فرماتے۔

اور دین و دنیا از رخشت نکلیے باعث برکت اور ذریعہ نجات
بنادے آمین

والسلام

عزیز احمد
۱۹۰۳
AZIZ AHMAD

KHANQAH SIRAJIA NAQSH BANDIA MUJADADIA
NEAR KUNDIAN DISTRICT MIANWALI



عزیز احمد

خانقاہ سراجیہ

نقشبندیہ مجتہدیت

منزل گندیان

ضلع میانوالی

خصوصی شکریہ

ہم یادگار اسلاف، ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ

کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے قادیانیت کے بائیکاٹ کے موضوع پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ فرما کر عملی کام کرنے کی ترغیب دی

خصوصی تعاون

ہم شاہین ختم نبوت، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

کے اس اہم دستاویز کی تیاری میں خصوصی تعاون اور رہنمائی پر شکر گزار ہیں۔ ان کے قیمتی مشوروں نے اس دستاویز میں مزید نکھار پیدا کر دیا

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت



Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

HEAD OFFICE : HAZOORI BAGH ROAD, MULTAN - PAKISTAN PH: 4514122-4583486 FAX: 4542277

091-212839 شمارہ 081-841995 دفتر 021-2780337 فیکس 0300-6606990 042-5862404 لاہور 051-2829166 راولپنڈی

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

مرکز سر اجیہ گلبرگ لاہور جو صا جزا دار رشیدہ و صاحبہ ظالم
کی نگرانی میں مصروف عمل ہے۔ اپنا پتہ ہی محنت اند جانفشانی سے
پاکستان بھر تمام بڑے بڑے دینی ادارے اور علماء کرام سے
سینکڑوں کی تعداد فیٹادی جات جمعے لئے ہیں، جو تحریک
ختم نبوت کے محاذ پر ایک انفرادی محنت اور روشنی کے
ان فتویٰ میں مسلمانوں کو بیدار کیا گیا ہے کہ قادیانیوں سے
تعلقات اور ان سے بین دین پرنا شریعت مطہرہ میں
ایک مکروہ اور حرام فعل ہے۔ بلکہ بعض اوقات ان قادیانیوں
سے بین دین نہ رہنے والے ان کے افلاق سہارا پیکر اس مکروہ اور
حرام دھندے کو جائز اور حلال سمجھ کر نادانستہ طور پر اپنے
آپ کو نفرتی سرحد میں داخل کر لیتے ہیں۔ ان فتویٰ جات
کا پیر لاہور میری اور میر مکتب میں ہونا فردوسی ہے۔

خصوصاً جو مبلغِ خوات تحریرِ فتم نبوت سے وابستہ ہیں۔
 وہ ان کیلئے یہ تحفہ خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرزندِ عالم جیسے کسی
 اس محنت کو قبول فرمائے نیز یہ ترجیحات سے لوازے۔

یاد رہے کہ اس ادارہ کی بنیاد قطب الارشاد
 راسی اللاتقیاء خواجه خواجگاہ امیر سربزیر عالمی مجلس
 تحفہ فتم نبوت حضرت مولانا خان صاحب نورالدین عرقہ
 و دامت فیوضہم خود رکھی اور افتتاح فرمایا تھا۔

ماربین اس کو نہ بھولیں۔ جس بھی ادارہ کی بنیاد حضرت قبلہ
 دامت فیوضہم نے رکھی۔ وہ اپنے مقاصد میں منتظرِ حیثیت
 سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ الحمد للہ فرزندِ عالم
 بھی روزِ اول ہی سے اپنے مقاصدِ دینیہ خصوصاً اسیارِ عتیقہ
 تحفہ فتم نبوت اور تعاقبِ قادیانیت میں اپنی استطاعت
 سے بڑھ کر اپنے فالقِ منبہی سے تیار ہو رہا ہے خصوصاً

وہ صاحبِ زادہ علیہ الرشید صاحب اپنی مخصوص طبیعت اور حیثیت
 کے باوجود خاموشی سے حضرت کے پسندیدہ مشغلہ کو جاری
 رکھنے میں علمِ تنہا صرف ہیں یاد رکھئے کہ حضرت جی نورالدین مرتد

نے ہمیشہ ان لوگوں کو قدرتی نگاہ سے دیکھا۔ جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کی عظمت اور فتم نبوت کے کام کو زندگی کا اہم ترین مشغلہ سمجھا،
 اللہ تعالیٰ ہم تمام خوات و حضرات کے اس پسندیدہ عمل کے

کو پرکاش سے دے دے۔ درجے سے سب سے زیادہ رکھنے
 اور راستی تعاون کی بڑھ چڑھ ہر امداد پر سبکی ہو
 عساکر مانے۔ تاکہ ہم خوف کی حدود اطہر کو
 جھنڈی کرے ان کی عبادت و زندگی کی سب سے
 ان کے فیوضات عالیہ سے مستفید کرنا تاکہ
 امین یا رب العالمین ،

احقر العباد - ذرخ نصیب خواجہ خواجگان
 صاحب طبع و طبع طوفانی -
 سرگزی دہا ،

20/5 - 22

==

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب
مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

یہ صغیر ایک دستہ میں بیٹھا تو ہی سامراج نے اسے اہم قدر کوٹھول دینے اور
مسلمانوں میں افتراق و رشتہ نشا رپید کرتے کیلئے بدھ سے فتنے پیدا کئے اور اس
سے ایک بدترین فتنہ مرزا قندلم احمد قادری جنم کھاتی کا ہے۔ مرزا قادری نے
جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے اسلامیان ہند کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
عقد و کرم سے کاٹ کر اپنے غلیظ دامن سے والبتہ کر نیکی نامہ کی کوشش کی
اللہ مال یہ صغیر کے ان ہزاروں علماء کرام اور مشائخ عظام کو جو قرآن فیہ
محکمات ہیں۔ کہ اس فتنہ عجیب کی سنگینی کا احساس فرما کر اس کا مقابلہ
کر نیکی کوشش کی۔ ضرورت اس کی تھی کہ فتنہ فیشہ کے مقابلہ میں ایک
مستقل جماعت ہو جو فرقہ واریت اور سیاسیات سے الگ تھلک رہ کر قادریوں
کا ہم صیبت مقابلہ کرے۔ ضامنچ امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد علی اللہ شاہ
نچاری کی قیادت میں ۱۹۲۹ء میں مجلس اہل اسلام نے اور ۱۹۴۹ء میں
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ہیشت پہلو سے مقابلہ شروع کیا۔ جس کے خاطر خواہ
نتائج سامنے آئے۔ ۱۹۷۷ء میں قادریوں کی جارحانہ اور خبیثانہ حرکتوں
کی وجہ سے تحریک صلی۔ جس میں قادریوں کا اقتصادی و عمرانی بائیکاٹ کا فیصلہ
ہوا۔ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور تحریک ختم نبوت کے قائد
حضرت العرف حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری تھے۔ حضرت نے بائیکاٹ سے
متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کیلئے فقہی انجمن پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی
ٹونکریم کو استفتاء لکھا۔ جس کا حضرت مفتی صاحب رحم نے تفصیلی جواب عنایت فرمایا
اور قادریوں کے اقتصادی بائیکاٹ کو قرآن و سنت اور فقہی دلائل سے درست قرار دیا
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کئی مرتبہ شائع کر کے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا۔

فتویٰ حق و سچا جہاد پر مشتمل اور زید بیدار اور رفیع کے رفقاء کو اللہ
 پاک جزا دے قیصر عطا افریاسی کہ انہوں نے اس فتویٰ کی افادیت کو محسوس
 فرماتے ہوئے۔ اسے نہایت بھرپور کام و کوشش سے فکر کیا تاہم کسی تاحوت شائع نہ کیا
 سرنگرام نہ کیا۔ مذکورہ باند فتویٰ کی آج بھی اسی طرح ضرورت ہے۔ جیسے آج سے
 سویت ۳۲ سال پہلے تھی۔ ڈاکٹر رضی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن
 کے شاندار فتویٰ کی تاہم مزید کی چنداں ضرورت نہیں تاہم سب سے اس کی
 حرف بحرف تاہم کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ پاک المستفتی اور مفتی دونوں
 کو جزا دے قیصر عطا افریاسی اور اس فتویٰ کو واقعہ درجہ کا ذریعہ ترقی دے۔

محمد اسحاق جیل سنجاع ارباری
 ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
 ۱۹-۱۰-۵۸ ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

قادیانیوں سے بائیکاٹ کی اپیل حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سبیل

(یعنی قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے)

دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم ترین عقیدہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ اس مبارک عقیدہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ عقیدہ پورے دین اسلام کی روح ہے۔ جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی حیثیت نہیں ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر کسی عمل کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگرچہ لاکھوں نمازیں پڑھے روزے رکھے حج کرے سب بیکار ہیں۔ یہ قرب قیامت کا دور ہے۔ روز بروز نئے نئے مختلف شکلوں میں رونما ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک خطرناک ترین فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باغی اور دشمن ہیں۔

مسلمہ کے جانشین گرہ کٹوں سے کم نہیں

کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے

آج بھی یہ مختلف چالوں سے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہیں۔ دوستی نوکری چھوکری پیسوں کی نوکری کے بہانے سے اور کسی کو غیر ملکی ویزہ کا جھانسا دیکر اسکے ایمان کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بندہ سیدھے لفظوں میں عرض کر رہا ہے اللہ نہ کرے اگر کسی مسلمان نے قادیانیوں کے مکرو فریب میں آکر برطانیہ جرمن یا کسی اور ملک کا ویزہ لے لیا اور کسی قادیانی لڑکی سے شادی کر کے قادیانی بن گیا تو.....

گنبد خضریٰ سے اسکا ویزہ ختم ہو گیا

گنبد خضریٰ سے اسکا رشتہ ختم ہو گیا

اے میرے غیرت مند مسلمان بھائی اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھ اگر خدا نخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا رشتہ ختم ہو گیا تو ہمارے پلے رہے گا کیا؟ پھر ویزہ کب تک کام آئے گا۔ شادی کا من تو کب تک پورا کرے گا۔ ہماری ساری

امیدوں کا سہارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہستی ہی تو ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل کوئی پونجی ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی تو ہے۔ لہذا آقائے دو جہاں سرور کو نین فخر دو عالم سرور دو عالم سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت (جو گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کے سینے میں جوش مار رہی ہے) کے وسیلے سے ایک ایک مسلمان سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرے، ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرے اور ان کے ساتھ تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اپنے دل کو غیرت دلانے کے لئے اس جملے کو پڑھ لیا کریں

"اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے"

شبہ کا ازالہ

سوال: کفار کے ساتھ تو معاملات کرنے جائز ہیں؟

جواب: یہ تب جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعار اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور ان کے شعار (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسنے میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔ مزید وضاحت کے لئے حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

"قادیانیوں کی سوسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زندگی اور مرتد کا رہے گا سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ الغرض قادیانی جتنے بھی خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں قادیانی زندگی بنے ہوں یا وہ ان کے بقول پیدائشی "احمدی" ہوں قادیانیوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں اور کفر ان کو ورثے میں ملا ہو تو ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندگی کا۔ کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔"

اس لئے بندہ پورے شرح صدر کے ساتھ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی پر زور تائید کرتا ہے۔ اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سازشوں سے اور ان کے مکر و فریب سے بچیں۔ عام مسلمان ان سے (اور اسی طرح دیگر فتنوں سے) بحث و مباحثہ سے اور ان کا لٹریچر پڑھنے سے بچیں۔ یہ سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے۔ اگر کوئی قادیانی تنگ کرے تو فوراً کسی ماہر عالم سے رجوع کریں۔

یہاں ایک واقع کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس کو بندہ اکثر مجالس میں سنا تا رہتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ

الحديث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ایک صاحب نے خط لکھا کہ میں نے مرزائیوں کا لڑچکر پڑھا ہے اور میرے ذہن میں عجیب قسم کے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں میں کیا کروں۔ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو جواب مرحمت فرمایا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا، ”آپ نے سانپ کا منتر سیکھے بغیر سانپ کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ڈسے گا نہیں تو اور کیا کرے گا۔“ فرمان کا مطلب یہ ہے کہ..... قادیانیت کا زہر سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے سانپ کے زہر سے اگر وقت موعود آچکا ہے تو موت آجائے گی لیکن اگر قادیانیت کا زہر سرائیت کر گیا تو وہ دنیا و آخرت دونوں کو تباہ کر دے گا۔ لہذا اس فتنے کے بارے میں معلومات رکھنے والے علماء کرام اور محافظین ختم نبوت قادیانیت کے سانپ کو پکڑنے کا منتر جانتے ہیں جب بھی ضرورت ہو فوراً ان سے رجوع کریں۔

جیسے ہمارے ایک نیک استاد صاحب دامت برکاتہم سے ایک فتنہ پھیلانے والی جماعت کے آدمی نے کہا کہ آپ ہماری جماعت کے فلاں آدمی سے بات کریں، وہ آپ کو قائل کر لے گا۔ حضرت استاد صاحب دامت برکاتہم فرمانے لگے کہ وہ مجھے قائل نہیں کر سکتا خاموش کر سکتا ہے۔ یعنی ایک مسئلہ کا جواب میرے ذہن میں نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیچھے گودام ہی خالی ہے بلکہ ہمارے اکابرین کا گودام (ہر مسئلہ کے حل اور جواب سے) بھرا ہوا ہے، میں ان سے جا کر معلوم کر لوں گا۔ اس لئے کبھی فتنہ پرور کی گفتگو سن کر انکے پیچھے نہ لگیں بلکہ اپنے اکابرین پر ہی اعتماد کریں اور ان سے رابطہ میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پوری امت مسلمہ کی ہر شر اور بالخصوص فتنہ قادیانیت سے حفاظت فرمائے اور محافظین ختم نبوت کی جملہ کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاء النبی کریم و صلی اللہ علی خبیہ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

معنا: حمار
محمد بن شیخ عجم
خادم مدرسہ محمدیہ
وجامعہ مدرسیہ جدیدہ
وجامعہ عبداللہ بن عمر
وجامعہ شیخ موسیٰ؟

مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زندیق شرعاً اس شخص کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہو اور شعائر اسلام کا اظہار کرتا ہو مگر کسی کفریہ عقیدہ پر ڈٹا ہوا ہو۔ زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے مگر بقول علامہ شامیؒ زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التفا ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برأت کا اعلان کرے۔

حضرت ملا علی قاریؒ مرقات جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ پر زندیق کا معنی بیان کرتے ہیں کہ وہ جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ: زندیق ملمع سازی کر کے اپنے کفر کو پیش کرتا ہے فاسد عقیدہ کی ترویج کرتا ہے اور اس کو صحیح صورت میں ظاہر کرتا ہے اور کفر کے چھپانے کا یہی مطلب ہے۔ (شامی جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ ”مفتی اعظم پاکستان جواہر الفقہ جلد ۱ صفحہ ۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں: ”زندیق کی تعریف میں جو عقائد کفریہ کا دل میں رکھنا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مثل منافق کے اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے عقائد کفریہ کو ملمع کر کے اسلامی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔“

درج بالا عبارات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زندیق مثل منافق نہیں۔ زندیق کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ خالص کفر لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے، احادیث طیبہ سے، صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگان دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں ”زندیق“ کہا جاتا ہے۔

قادیانیوں کے بارے میں شیخ موسیٰ روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”التحقیق فی الزندیق“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: فرقہ قادیانیہ جو غلام احمد قادیانی کو نبی یا مصلح و مرشد مانتا ہے، یہ فرقہ زمانہ حال کے زنادقہ کبار میں سے ہے اور کسی اسلامی مملکت میں بحکم شرع اسے رہائش، اقامت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین اسلام میں سے ہے۔

کسی اسلامی مملکت میں یہ فرقہ جزیہ ادا کر کے بطور ذمی بھی سکونت نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں سے جو لوگ مسلمان تھے اور پھر قادیانی ہو گئے وہ مرتد ہیں۔ مرتد ذمی نہیں بن سکتا۔ اسی طرح یہ لوگ مرتد ہونے کے علاوہ زندیق بھی ہیں لہذا ان میں جو اشخاص قادیانیت کے مبلغ و داعی ہوں ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہے اور وہ زندقہ کی وجہ سے واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ جیسا کہ اباحیہ و روافض و قرامطہ و زندقہ فلاسفہ کی توبہ مقبول نہیں اور وہ واجب القتل ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا کہ وہ اسلام کے اندر ہمارے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت کے قائل ہیں۔ اور جو قادیانی پیدائشی قادیانی ہوں یعنی قادیانی خاندان میں پیدا ہوئے اور پھر اسی عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے بڑے ہو گئے وہ بھی کسی اسلامی مملکت میں از روئے شریعت اسلامیہ سکونت و اقامت کے مجاز نہیں ہو سکتے۔ اور وہ جزیہ ادا کر کے ذمی بھی نہیں بن سکتے بلکہ وہ زندیق ہیں۔ اگر وہ قادیانیت کے داعی و مبلغ ہوں تو ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہو سکتی اور اگر داعی و مبلغ نہ ہوں تو ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

بہر حال پیدائشی قادیانی زندیق ہیں اور واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)، وہ جزیہ ادا کر کے بھی دارالسلام میں اقامت کرنے کے مجاز نہیں۔

۱۔ کیونکہ وہ ختم نبوت جو ضروریات اسلام میں سے ہے کے منکر ہیں۔ درمختار میں ہے واجب القتل ملحدین کے بیان میں و کذا من علم انه ینکر فی الباطن بعض الضروریات کحرمة الخمر و یظهر اعتقاد حرمتہ انتہی۔ جب وہ شخص واجب القتل ہے اس الحاد و زندقہ کی وجہ سے باطن حرمت خمر منکر کا منکر ہوا اگرچہ لوگوں کے سامنے حرمت خمر کا اظہار کرتا ہو تو قادیانی جو علی الاعلان ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور زندقہ کی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں بطریق اولیٰ واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔

۲۔ ان کی زندقہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا یہ بہت بڑا زندقہ ہے۔

۳۔ نیز وہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص کی تحریف کرتے ہوئے ان سے اپنی گمراہی پر استدلال کرتے ہیں اور تحریف قرآن و سنت سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا۔ لہذا وہ مثل قرامطہ و باطنیہ ہیں۔

۴۔ نیز وہ شعائر اللہ اور کئی اصول اسلام اور خصائص اسلام کی ہتک و بے حرمتی کرتے ہیں مثلاً وہ غلام احمد کی بیویوں کو امہات المومنین اور اس کے دیکھنے والوں کو صحابہ کہتے ہیں اور اپنی عبادت گاہ کو وہ مسلمانوں کی طرح مسجد کہتے ہیں۔

حالانکہ یہ امور خصائص اسلام میں سے ہیں اور یہ اسلام سے استہزاء ہے۔ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا نام ہو سکتا ہے۔ کسی اسلامی مملکت میں کسی کافر فرقہ کو از روئے شرع حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمانوں کی طرح اذان دے اور مسلمانوں کی طرح اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھے اور اپنے الحاد کی اشاعت کے لیے اسلامی نام استعمال کر کے تشبہ بالمسلمین کرے، یہ اسلام کی سخت بے حرمتی ہے۔ اور اس قسم کی بے حرمتی ایک مستقل زندقہ ہے جو موجب قتل ہے۔

۵۔ جزیہ تو عیسائیت، یہودیت وغیرہ ان ادیان باطلہ کے معتقدین سے لیا جاتا ہے جو قدیم و معروف تھے اور بوقت ظہور اسلام موجود تھے۔ اور جو اپنے آپ کو اہل اسلام کے برخلاف ایک فرقہ شمار کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ لیکن جو فرقہ خود اسلام کا مدعی ہو اس سے کس طرح جزیہ لیا جاسکتا ہے۔ ایسے فرقہ کے بارے میں بعد از تحقیق دو احتمال ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ اگر تحقیق کے بعد ان کا مسلمان ہونا ثابت ہو تو وہ یقیناً مسلمان شمار ہوگا اور اہل اسلام سے جزیہ وصول نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر تحقیق سے وہ کافر ثابت ہو تو وہ مرتد یا زندیق ہوگا اور مرتد و زندیق سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔ بلکہ وہ اگر مقرر ہو تو واجب القتل ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ قادیانی فرقہ احتمال ثانی کے قبیل میں سے ہے وہ مرتد و زندیق ہے کما مر التفصیل من قبل۔ وہ کسی طرح دار اسلام میں اقامت و رہائش کے مجاز نہیں ہیں۔ قادیانی لوگ اسلام اور شعائر اسلام کی بے حرمتی و بے عزتی و استہزاء کرتے ہیں اور بے حرمتی کرنے والا زندیق ہے۔ وہ نصوص قطعیہ کی تحریف کرتے ہیں اور یہ زندقہ ہے بلکہ تحریف نصوص اسلام کی بڑی بے حرمتی ہے۔

مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ احسن الفتاویٰ میں لکھتے ہیں:

”قادیانی زندیق ہیں جن کا حکم عام مرتد سے بھی زیادہ سخت ہے، مرتد اور اس کا بیٹا اپنے مال کے مالک نہیں، لہذا ان کی بیع و شراء، اجارہ و استجارہ، ہبہ کالین دین وغیرہ کوئی تصرف بھی صحیح نہیں، البتہ پوتے نے جو مال خود کمایا ہو وہ اسمیں تصرف کر سکتا ہے، مگر زندیق کا پوتا بھی اپنے کمائے ہوئے مال کا مالک نہیں اور اس کے تصرفات نافذ نہیں، اس لئے قادیانی سے کسی ذریعہ سے بھی کوئی مال لیا تو حلال نہیں۔ تجارت وغیرہ معاملات کے علاوہ بھی قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی میل جول رکھنا جائز نہیں۔ اس میں یہ مفاسد ہیں:

۱۔ اس میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے۔

۲۔ اس قسم کے معاملات میں عوام قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگتے ہیں۔

۳۔ اس طرح قادیانیوں کو اپنا جال پھیلانے کے مواقع ملتے ہیں۔

اس لئے قادیانیوں سے لین دین اور دیگر ہر قسم کے معاملات میں قطع تعلق ضروری ہے۔“

قادیانیوں سے تجارت اور دنیاوی معاملات کی حد تک تعلق رکھنے والا شخص سخت مجرم اور فاسق ہے... قادیانیوں سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگرچہ ان کو برا سمجھتا ہو قابل ملامت ہے، ایسے شخص کو سمجھنا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے..... حکومت وقت پر فرض ہے کہ ان کے قتل کا حکم دے، خواہ کوئی خودزندہ بننا ہو یا باپ دادا سے اس مذہب میں چلا آتا ہو۔.... زندیقہ عورت بھی واجب القتل ہے... ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ جائز نہیں۔

(احسن الفتاویٰ جلد اول ”کتاب الایمان والعقائد“)

ان اصولوں کی روشنی میں قادیانی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ زیر نظر دستاویز میں مزید تفصیلات موجود ہیں اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے موجودہ جید علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتاویٰ جات موجود ہیں۔ جن سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس بات میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں کہ قادیانیت کونیت و نابود کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ جب تک حکومت وقت کی طرف سے قادیانیوں پر شرعی سزا نافذ نہ کر دی جائے اس وقت تک تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ قادیانیوں خواہ وہ ربوہ کے ہوں یا لاہوری گروہ کا ہر طرح سے معاشرتی اور معاشی طور پر بائیکاٹ کریں۔

فتنہ قادیانیت اگر زندہ ہے تو اس کی ذمہ داری بھی ہم مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم عملی کام سے کوسوں دور ہیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ اطلاعات و نشریات کے ناظم کی حیثیت سے ہم تمام عوام الناس سے اپیل کرتے ہیں کہ جو ذمہ داری شریعت نے ہم عوام پر فرض کی ہے یعنی قادیانیوں سے ہر طرح کا بائیکاٹ کم از کم اس کو تو پورا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے۔ اور علماء کرام سے یہ التماس کرتے ہیں کہ اس بات کو وضاحت سے عوام الناس تک پہنچایا جائے۔

عزیز الرحمن

عزیز الرحمن ثانی

مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

یکم ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

نادیائیوں کے مکمل پایہ کمال پر متفقہ فتویٰ

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

دیوبندی مکتبہ فکر
 علماء کرام، مفتیانِ عظام کا متفقہ فیصلہ

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے مرتب کیا گیا استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

1- وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

2- مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

3- ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

4- ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

5- دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین

خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6۔ حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

- الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔
- ب۔ ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔
- ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟
- د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائی کاٹ) کیا جائے۔
- ه۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟
- ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟
- ز۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائی کاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائی کاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین۔ واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب

وهو المسئول الملهم للحق والثواب.

المستفتی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمۃ اللہ علیہ کا
محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ سے متعلق مرتب کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

الجواب واللہ الہادی للصواب!

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی
اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں
آ سکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص
اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر
اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکور فی السؤال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس
کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم
کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اعداء
اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس
کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو
مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مارا آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں۔
اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب

اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ”من بدل دینہ فاقتلوه“ کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بہت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عند اللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی بہت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تاکہ اس سے ان کی

جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پاسکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرادیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار و محاربین سے نہ صرف اقتصادی بایکاٹ کیا جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ گل سڑ جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فرخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

1۔ ”اِنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُکْفَرُ بِهَا وَیَسْتَهْزِئُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ“ (سورۃ نساء: آیت 140)

ترجمہ..... ”اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے

ساتھ نشست و برخاست ترک کر دو۔“

2- ”وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ“ (سورة انعام: آیت 68)

ترجمہ ”اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔“
اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابو بکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

”وهذا يدل على أن علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر والشرك وما لا يجوز على الله تعالى إذا لم يمكننا إنكاره..... الخ.

ترجمہ..... ”یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک، اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ رکھیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔“

3- ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ“ (سورة المائدہ آیت 51)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔“

امام ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ: ”وفي هذه الآية دلالة على أن الكافر لا يكون ولياً للمسلم لا في التصرف ولا في النصرة. ويدل على وجوب البراءة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولاية ضد العداوة، فإذا أمرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم ويدل على أن الكفر كله ملة واحدة. (احکام القرآن 2، 444)

ترجمہ: ”اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔“

4- سورة ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورة میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

5- ” لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ

أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ “ (سورة مجادلہ، آیت 22)

ترجمہ: ”تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔“
آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔ سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو ”حزب اللہ“ کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجودہ ہیں۔ اب

چند احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہوں

1- جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ:

”مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں

گے۔“ (باب فی کراہیہ المقام بین اظهر المشرکین، جلد 1 صفحہ 194)

2- نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبد اللہ الجلی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ: ”أنا برئ من کل مسلم یقیم بین اظهر المشرکین۔“

ترجمہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار برأت فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت

پذیر ہو۔“ (حوالہ مذکورہ بالا)

3- صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نواشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے

تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان

کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں:

”یستسقون فلا یسقون“ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ”حتی ان احدہم یکدم بفیہ الارض“

ترجمہ: ”وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔۔۔۔۔۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔“

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ”أن المحارب المرتد لا حرمة له في سقى الماء ولا غيره، ويدل عليه أن من ليس معه ماء إلا لطهارته ليس له أن يسقيه للمرتد ويقيم، بل يستعمله ولومات المرتد عطشاً.“ (فتح الباری 1، صفحہ 393)

ترجمہ: اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مر جائے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔“

4۔ غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، واقفی بدری رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بدری عمری رضی اللہ عنہ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام و کلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے ٹڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ“ (سورة توبة، آیت 118)

ترجمہ: ”اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔“ پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ: ”وفيه دليل على أن للإمام أن يعاقب المذنب بتحريم كلامه على الناس أدباً له وعلى تحريم أهله عليه.“ (احکام القرآن لابن العربی جلد 3 صفحہ 114)

ترجمہ: ”اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔“

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: ”وفيه ترك السلام على من اذنب وجواز هجره اكثر من ثلاث.“ ترجمہ: ”اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔“

بہر حال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابو داؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔
الف۔ باب مجانبۃ اہل الہواء وبغضہم! اہل اہواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب۔ باب ترک السلام علی اہل الہواء (اہل اہواء سے ترک سلام و کلام کا بیان)
سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے ”خلوق“ (زعفران) لگایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمائیے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام و کلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟
امام خطابی ”معالم السنن جلد 4 صفحہ 296 میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ ”مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔“

5۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ، ان مرضوا فلا تعودوہم، وان ماتوا فلا تشہدوہم۔“
ترجمہ: ”تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔“

6۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم“
ترجمہ: ”منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔“

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود غنسی، طلحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص ضبیع عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہواء نفس کو دخل تھا اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ”علاج بالجرید“ ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ ”اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔“ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

”ان لا یجالسہ احد من المسلمین“ ترجمہ: ”کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔“

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

7۔ سنن کبریٰ البیہقی جلد 9 صفحہ 85 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أمرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن أغور ماء آبار بدر“

ترجمہ: ”جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”أن تغور المیاء کلہا غیر ماء واحد فنلقى القوم علیہ“ ترجمہ: ”سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔“

8۔ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1023 میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بددین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا۔ ”اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔“ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”من بدل دینہ فاقتلوه“ ترجمہ: ”جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔“

9۔ صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 423 میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: ”رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آ جاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔“

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں

1- علامہ وردیری مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

”وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون فيهم نسوة وزراري (299، 4)“

ترجمہ: ”ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔“

2- کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

”قال ابو حنيفة وابو يوسف و محمد وزفرو الحسن بن زياد، اذا قتل في غير الحرم ثم

دخل الحرم لم يقتص منه مادام فيه ولكنه لا يبايع ولا يواكل الى ان يخرج من الحرم.“ (احکام

القرآن 2، 21)

ترجمہ: ”امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم

میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس

کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔“

3- در مختار میں ہے کہ: ”وأفتى الناصحي بوجوب قتل كل مؤذ وفي شرح الوهبانية:

ويكون بالنفي عن البلد، وبالهجوم على بيت المفسدين، وبالاخراج من الدار، وبهدمها“

ترجمہ: ”ناصحی نے فتویٰ دیا کہ ہر مؤذی کا قتل واجب ہے اور ”شرح وہبانیہ“ میں ہے کہ تعزیریوں بھی

ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا

جائے۔“

4- ابن عابدین الثامی در مختار، جلد 3 صفحہ 272 میں لکھتے ہیں کہ: ”قال في أحكام

السياسة وفي المنتقى: وإذا سمع في داره صوت المزامير فأدخل عليه لأنه لما سمع الصوت فقط

أسقط حرمة داره. وفي حدود البزازية و غصب النهاية وجناية الدراية: ذكرنا لصدر الشهيد عن

أصحابنا أنه يهدم البيت على من اعتاد الفسق وأنواع الفساد في داره، حتى لا بأس بالهجوم على

بيت المفسدين. وهجم عمر رضي الله عنه على نائحة في منزلها و ضربها بالدرة حتى سقط خمارها،

ف قيل له فيه، فقال: لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم، والتحقت بالاماء..... وعن عمر رضي الله

عنه أنه أحرق بيت الخمار. وعن الصفار الزاهد الأمر بتخريب دار الفاسق.“

ترجمہ: ”احکام السیاسة میں ”المنتقى“ سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزاز یہ کے کتاب الحدود و نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا درّا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔“

5۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 4، صفحہ 107، باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ:

”وهذا تنصيص على أن الضرب تعزير بملكه الإنسان، وان لم يكن محتسباً، و صرح في المنتقى بذلك

ترجمہ: ”اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو۔“ المنتقى ”میں اس کی تصریح کی گئی۔“

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احب الاعمال الی اللہ فرمایا ہے۔ (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد) بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالی ”احیاء العلوم، جلد 2 صفحہ 167 میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

”الاول: الکفر فالکافر ان کان محارباً فهو يستحق القتل والارفاق وليس بعد هذين إهانة..... الثاني المبتدع الذي يدعو إلى بدعته فان كانت البدعة بحیث یکفر بها فأمره أشد من الذمی لأنه لا یقر بجزیه ویسامح بعقد ذمة وان کان ممن لا یکفر به فأمره بینه وبين الله أخف من أمر الکافر لا محالة ولكن الأمر فی الانکار علیه أشد منه علی الکافر لأن شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا کفره فلا یلتفتون إلى قوله..... الخ“

ترجمہ: ”اول کافر، پس اگر کافر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے۔ یا غلام بنا لیا جائے اور یہ ذلت و اہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی

ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر تکلیف زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیک کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے..... الخ۔

ردالمحتار جلد 3 صفحہ 298 میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: ”ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكتهم ولا ذبائهم..... والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم في حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام أحدهم ظاهراً إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام، لأنهم يدعون الإسلام ويقرون بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلاً..... الخ۔

ترجمہ: ”مذاهب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے لے کہ نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے..... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندقہ منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قبول نہیں۔“

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

”والتعزير لا يختص بفعل معين ولا قول معين، فقد عزر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهجر، وذلك في حق الثلاثة الذين ذكرهم الله تعالى في القرآن العظيم، فهجروا خمسين يوماً لا يكلمهم أحد، وقصتهم مشهورة في الصحاح. وعزر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفي فأمر بإخراج المخنثين من المدينة ونفاهم. وكذلك الصحابة من بعده. ونذكر من ذلك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه أصحابنا وبعضه خارج المذهب. فمنها: أمر عمر رضي الله عنه بهجر ضبيع الذي كان يسأل عن الذاريات وغيرها. ويأمر الناس بالتفقه في المشكلات من

القرآن، فضربه ضرباً وجيعاً ونفاه إلى البصرة أو الكوفة، وأمر بهجره فكان لا يكلمه أحد حتى تاب وكتب عامل البلد إلى عمر بن الخطاب رضى الله عنه يخبره بتوبته فأذن للناس فى كلامه. ومنها: أن عمر رضى الله عنه حلق رأس نصر بن حجاج ونفاه من المدينة لما شبب النساء به فى الأشعار وخشى الفتنة به. ومنها: ما فعله عليه الصلاة والسلام بالعربيين. ومنها: أن أبا بكر رضى الله عنه استشار الصحابة فى رجل ينكح كما تنكح المرأة. فأشاروا بحرقه بالنار، فكتب أبو بكر بذلك إلى خالد بن الوليد، ثم حرقهم عبد الله بن الزبير فى خلافته، ثم حرقهم هشام بن عبد الملك. انظر الهداية. ومنها: أن أبا بكر رضى الله عنه حرق جماعة من أهل الردة. ومنها: أمره عليه الصلاة والسلام بكسر دنان الخمر وشق ظروفها. ومنها أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدور التى طبخ فيها لحم الحمر الأهلية. ثم استأذنوه فى غسلها فأذن لهم. فدل على جواز الأمرين لأن العقوبة بالكسر لم تكن واجبة. ومنها: تحريق عمر المكان الذى يباع فيه الخمر. ومنها تحريق عمر قصر سعد بن أبى وقاص لما احتجب فيه عن الرغبة وصار يحكم فى داره. ومنها: مصادرة عمر عماله بأخذ شطر أموالهم فقسمها بينهم وبين المسلمين. ومنها: أنه ضرب الذى زور على نقش خاتمه: وأخذ شيئاً من بيت المال مائة، ثم ضربه فى اليوم الثانى مائة، ثم ضربه فى اليوم الثالث مائة. وبه أخذ مالك لأن مذهبه التعزير يزداد على الحد. ومنها: أن عمر رضى الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسأل. أخذ ما معه وأطعمه إبل الصدقة وغير ذلك مما يكثر تعدادده. وهذه قضايا صحيحة معروفة..... الخ. (جلد 3 صفحہ 75) ولا بأس بأن يبيع المسلمون من المشركين ما بدالهم من الطعام والثياب وغير ذلك، إلا السلاح والكراع والسبى سواء دخلوا إليهم بأمان أو بغير أمان. لأنهم يتقوون بذلك على قتال المسلمين، ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين، وهذا المعنى لا يوجد فى سائر الأمتعة. ثم هذا الحكم إذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فأما إذا حاصروا حصناً من حصونهم فلا ينبغى لهم أن يبيعوا من أهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا شيئاً يقويهم على المقام، لأنهم إنما حاصروهم لينفذ طعامهم وشرابهم حتى يعطوا بأيديهم ويخرجوا على حكم الله تعالى، ففي بيع الطعام وغيره منهم اكتساب سبب تقويتهم على

المقام فی حصنہم، بخلاف ما سبق فإن أهل الحرب فی دارہم یتمکنون من اکتساب ما یتقوون بہ علی المقام، لا بطریق الشراء من المسلمین فأما أهل الحصن لا یتمکنون من ذلک بعد ما أحاط المسلمون بہم، فلا یحل لأحد من المسلمین أن یبیعہم شیئاً من ذلک. ومن فعلہ فعلم بہ الإمام أدبہ علی ذلک لا یرتکابہ ما لا یحل.

ترجمہ: ”اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیج نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ شخص ”الذاریات“ وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلا وطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات۔۔۔۔۔ تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیہ شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عنزیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بد فعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملک نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوائی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سودے لگائے۔ دوسرے دن پھر سودے لگائے اور تیسرے دن بھی سودے لگائے۔ امام ملکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر کی مقدار ”حد“ سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر، جلد ۳ ص ۵۷ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امن کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منع ہو کر سامنے آ جاتے ہیں

1..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

2..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

3..... جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

4..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر ترپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

5..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دواہیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

6..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

7..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موزیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو دیران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی جمعاً

اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں اصلانہ عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

9..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

10..... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

11..... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونکی غفر اللہ

(سابق مفتی اعظم پاکستان)

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ہندوستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۱۶-۱

و بالتوفیق

حاجہ امجد علیہ وسلم حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ کا جو مضمون فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم
میں رقم ۱۱۶ کی تائید میں حضرت مولانا شاہ عالم نواحی پوری
مذہبہ نائب ناظم کل ہند مفتی ختم نبوت نے جو مضمون تحریر فرمایا ہے وہ
درست ہے یہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان صاحب کے فتویٰ کی تائید میں
شاہ عالم خان مذہبہ کے مضمون کی تائید کرتے ہیں فقط در اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حسن تقویٰ شہر

صحیح



زیر دستہ سید علی

یوم الخمیس

فتویٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

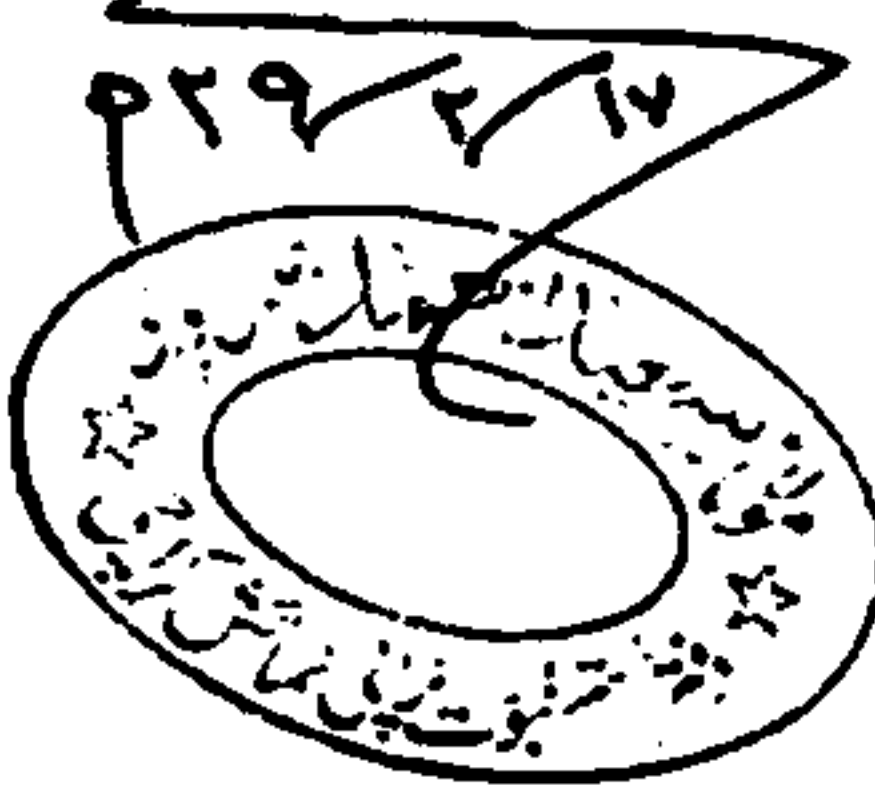
مفتی سعید احمد جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان صاحب کا فتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے
اس کی تائید فرمادیا ہوں اور سرزبانوں سے کس قسم کا بین دین، میل جول اور تعلقات رکھنا ناجائز
اور حرام ہے۔ جس سبب سے مسلمانوں سے برسرِ پیکار کیا، مرنے والے مرنے والوں کے عہدہ الیہ
کے رجوع و عارضہ کا اثر اٹھانے پر بائیکاٹ کر کے ان کو صحت دینے کی کوشش کرنا

ان سے بھی کسی قسم کا تعلق رکھنا یا ان کی ضرورت خریدنا گویا ان کو نفع پہنچانا ہے۔
اس لیے میں ان کو اس سلسلہ میں غرت کا ثبوت دینا چاہتا ہوں۔
واللہ اعلم وعلیہ التسمیٰ

احمد عبدالرحمن



دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ عربیہ اسلامیہ بنو ٹاؤن کراچی حال جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن،
کراچی سے مفتی اعظم پاکستان اسناد مکترّم حضرت مفتی دلی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے
قلم مبارک سے فادینوں سے متعلق جاری کردہ فتویٰ کی سبج بھی اسکی اہمیت ضرورت
اسی طرح باقی ہے جیسا کہ فتویٰ کے جاری ہونے کے وقت فقہی بلکہ آج
جبکہ اس فتنہ نے دجل و تبلیس کے شیطانی طریقوں کو مات دیکر زیادہ سرگرداں
ہے تو ضرورت اس امر کی ہے مسلمانان عالم کے سامنے اسکی اور شدت
سے تشہیر کی جائے تاکہ امت اس دجالی فتنہ سے محفوظ ہو جائے۔
اللہ تعالیٰ اسکی اشاعت و تشہیر میں حصہ لینے والوں کے علم و عمل،

دین و دنیا میں برکت عطا فرمائے۔ ۱۶/۲/۲۰۱۶



محمد سعید الدین

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتداءً اسلام سے آج تک سب سے عظیم فتنہ جس نے دین اسلام کو سب سے زیادہ صدمہ پہنچایا اور بلاشبہ لاکھوں مسلمانوں کو کھلم کھلا کفر اور ارتداد کے جال میں پھاسا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کا "قادیانی فرقہ" ہے۔ اس فرقہ کے ساتھ تعلقات رکھنے اور لین دین کے حوالہ سے حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی دلی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے اور یہی قرآن و سنت کا تقاضا ہے۔

عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اس میں ہے کہ تحریر کردہ فتویٰ کے مطابق عمل کریں تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے آخری پیغمبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دربار میں کسر خرد ہو سکیں۔ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الْفِتْنَةَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا لَطَنَ

احقر محمد عفا اللہ عنہ

خادم دارالافتاء

جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۸/۲/۱۴۲۹ھ



چراغی

خادم دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۸/۲/۱۴۲۹ھ

المفتی محمد حیدر صاحب
دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس
گلشن اقبال - کراچی - پاکستان

بالتعالیٰ
۱۵-۲۲
۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعۃ الرشید ناظم آباد کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سرور کائنات، سید الکوین، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ندۃ نفسی و اہل دینی کی ختم نبوت پر
غیر منقول ایمان کسی شخص کے مؤمن ہونے کے لئے شرط لازم ہے، جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ
توہین رسالت کا مرتکب اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے، یہ عقیدہ قرآن و حدیث کی نصوص قطعیہ مجملہ سے
ثابت ہے، یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ میں یہ عقیدہ تو اتر سے چل آ رہا ہے اور اس پر ہمیشہ اجماع رہا ہے،
اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں اس مسئلہ میں کبھی بھی کسی نے کوئی دور یا وجہ اختیار نہیں کی، حتیٰ کہ خود مرزا
قادیانی نے جب تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس وقت تک وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت
کو کافر سمجھتا تھا، چنانچہ لکھتا ہے:

وما كان لي أن أدعي النبوة وأخرج من الإسلام وألحق بقوم كافرين (حاشية البشري: ٤٩، ردعاني خزائن: ٢٩٦)

ترجمہ: مجھے کیا حق ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل کر کفار سے جا ملوں۔

مگر جب مرزا قادیانی کو اس مقدس منصب پر فائز ہونے کا شوق ہوا تو اپنے گناہوں کے کردار اور گنہگاروں
سے لٹھری زندگی سے یکسر آنکھیں بند کر کے اور اپنے گریبان میں جھانکے بغیر فوراً نبوت کا دعویٰ کر دیا، چنانچہ لکھتا ہے:

محمد رسول الله والذين معه اس دعي في ميرانام محمد دعي كما يجب، رسول الله دعي كما يجب۔

(ایک فسطی کا الزام ص ۳، ردعاني خزائن: ۱۸، ۲۰۷)

توہین انبیاء علیہم السلام بالاجماع کفر ہے۔ خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اسلام میں کسی نبی کی تعمیر کرنا کفر اور سب پر ایمان لانا فرض ہے (چشمہ معرفت، ص ۱۸، ردعاني خزائن: ۱۲۳، ۲۹۰)

غیر مکتبہ ہے: وہ شخص بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بد ذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو حکایاں
دنیا ہے (مبداغ المبین ص ۱۹)

اب خود مرزا کی طرف سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین اندگستاخی ملاحظہ فرمائیے:

جو بڑے، جسکی اور حرام زادہ بھی نبی و رسول ہو سکتا ہے (ترغیب للقلوب ص ۱۳۳، ردعاني خزائن: ۱۵، ۲۷۹)

حاصل یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاران غلیظ عقائد کی وجہ سے دائرۃ اسلام سے خارج اور کائنات

کے غلبہ ترین کافر ہیں اور اپنے عقائد کفریہ کو ملحق سازی کر اسلام ظاہر کرنے اور عقائد اسلام میں تاؤ و بدلت باطلہ کرنے کی وجہ سے زندگی بھی ہیں، جن کے احکام عام کفار سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

ہر مذہب اسلاموں کا اس گروہ سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، میں بول رکھنا، خوش فہمی

میں شریک ہونا، کسی قسم کا کوئی معاملہ کرنا شرعاً و عقلاً ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانیہ اور محبت دینیہ کا ثبوت دیں۔ واللہ عولما ہم مرجع الشوریٰ الفتن۔

مہر محمد

ابو بکر بن شہید

دارالافتاء جامعہ الرشید احسن آباد کراچی

۳۰ رجب ۱۴۲۹ھ

۲۰ / ۲ / ۲۰۱۹



دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وامح ہونکہ یہ ایک بدشعبہ واضح اور مسلم امر ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسخوی نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آپ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے۔ اور یہی حکم اس کے متبعین کا ہے۔ اور پھر فتنہ قادیانیت دوسرے کفار و مرتدین کے مقابلہ زیادہ خطرناک اور سخت ہے۔ جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ ٹونگی نے

جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے۔ یہ عام ہے، اور آج بھی اس کی اہمیت و افادیت اسی طرح قائم اور مسلم ہے جس طرح بوقتِ اجراء تھی۔ اور یہ مبرہن بنصوص شرعیہ اور مدلل بعبارت فقہیہ ہے، عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار و مرتدین کے ساتھ ٹھوٹا اور فرقہ قادیانی کے ساتھ خصوصاً منسلک فتویٰ کے موافق عمل کریں۔ بہت کو اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے ساتھ اتفاق ہے۔ اللہم ارننا الحق حقاً و ارننا الباطل باطلا و ارننا الباطل باطلا و ارننا الباطل باطلا۔

عبد اللہ شوکت اللہ

دارالافتاء جامعہ عربیہ اسلامیہ

۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ



دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین (خواہ وہ کسی بھی گروہ سے تعلق رکھتے ہوں) کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان کے سادہ لیں دین، تعلقات اور دیگر معاملات کے متعلق مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب لوٹنکی کا فتویٰ صحیح اور مبنی برحق ہے، اور اس فتویٰ میں قرآن و سنت کی روشنی میں اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی جو تدبیریں اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے جن تجاویز کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، اس پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے تمام جرنیلات سے متفق ہے۔

اللہم ارننا الحق حقاً و ارننا الباطل باطلا و ارننا الباطل باطلا و ارننا الباطل باطلا۔

وارزقنا اجتنابہ۔

واللہ هو العاصم من الشرور والفتن

الحمد لله
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

الجواب صحیح
م یوسف افغانی

۲۵/۱۰/۲۹ھ

الجواب صحیح
منظر محمد علی

۲۳/۱۰/۲۲ھ

الجواب صحیح
سید

۲۴/۱۰/۲۹ھ



الجواب صحیح
سید

۲۴/۱۰/۲۹ھ

الجامعۃ العربیہ احسن العلوم کراچی

بخدمت عالی

محضات مبارک شاہ مع فاسلہ اصل الذمرون کتبہم والعلوم
شیخ محمد ابن قسبہ، رحمہ اللہ (اطلام میں اور ان سے پیسے
اور اذنی بڑے افراط، اہل باراک بیستہ ستر علی دہندہ سے
بچہ دریاہٹ مرنا و جب رہا یہ ہمارے فتح المسند، میں
عائذ ابن محسن، بیاح

پنجمینہ راز مائتہ فائدہ مند فہرست

سُكِّ الدُّرِّ وَالْمَدِينَةِ حُرِّزَتْ اَدْرَاكُ رُتْنِ الْعَرْشِ
اَشْفَعُ اِلَهِ سِتِّ بَابَةٍ لَا مِمَّ بَطْنُ بَنِي مَارِ

استناد اللہ (مفسر شہداء و شہداء و شہداء)
اَبْدَحُفُو اَوْدَحُفُو رُتْنِ الْعَرْشِ
سُكِّ الدُّرِّ وَالْمَدِينَةِ حُرِّزَتْ اَدْرَاكُ رُتْنِ الْعَرْشِ
اَشْفَعُ اِلَهِ سِتِّ بَابَةٍ لَا مِمَّ بَطْنُ بَنِي مَارِ

فَدَاغِ سِتِّ بَابَةٍ لَا مِمَّ بَطْنُ بَنِي مَارِ
وَقَدْ رَأَى بَابَ الْعَرْشِ اَكْرَمَ
مَرْفُوعِ سِتِّ بَابَةٍ لَا مِمَّ بَطْنُ بَنِي مَارِ

مَكَارِ
اَدْرَاكُ رُتْنِ الْعَرْشِ
فَدَاغِ سِتِّ بَابَةٍ لَا مِمَّ بَطْنُ بَنِي مَارِ

وَقَدْ رَأَى بَابَ الْعَرْشِ اَكْرَمَ
مَرْفُوعِ سِتِّ بَابَةٍ لَا مِمَّ بَطْنُ بَنِي مَارِ



مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندہ اس فتویٰ کی تصدیق کو اپنے لیے نجات آخرت کا سبب سمجھتا ہے اور اس سلسلے میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن نے جو قادیانی کے متعلق لکھا ہے بندہ اس کو من و عن تسلیم کرتا ہے نیز قادیانی کا معاملہ عام کفار جیسا نہیں ہے لہذا غیر اسلامی کا ثبوت دینے والے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کو منہ دکھا سکیں

فقیر احمد علی غفر عنہ

خادمہ جامعہ اشرفیہ لاہور



دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ پر تائیدی دستخط

الحجرات حق والحق احق بالاتباع

الجواب لکھ
سید محمد

خانم دارالافتاء جامعہ اشرفیہ
۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ
۱۵



حق اس کی مکمل تائید کرتا ہے

سید محمد
۱۴۲۹/۳/۲۲

الجواب صواب

بندہ
محمد معتمد خیر

دارالافتاء

جامعہ اشرفیہ

بندہ اس کی تائید کرتا ہے

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح

محمد معتمد خیر

دارالافتاء - جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح

نور محمد

محمد معتمد خیر

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- محمد و آلہ وسلم علی رسولہ الکریم ادا کیے۔

یہ کبر و کلم حقیقت ہے کہ اگر وقت دنیا میں پائے جانے والے
مقتول ہیں۔ بڑا فتنہ قادیانیت اردو سرائیت کا فتنہ ہے
جو اپنی مختلف حرکات شیعہ اور تبلیغات خبیثہ سے
اسلام اور اصل اسلام کو نقصان پہنچانے میں مگروں ہے
قادیانیت اور کاشغریہ و رورہیہ کوشش ہے کہ وہ مسلمانوں
کو دھوکہ دے کر اپنے دام نریم میں پھنسا لیں

سادہ لوح مسلمان بھگت اوقات اس فتنہ (سٹار پیور
دین حق دین اسلام سے پانچ دھو بیٹھے ہیں اور ان کا
وہ فخر الونیا والا غرہ (معدنی بن جاتے ہیں
حفظنا اللہ تعالیٰ وجميع المسلمين من سائر الفتن
مانیٹر مٹا دیا جائے۔ قادیانیت اور سرائیت نے کلمہ کا فر
رہنہ یکم ملحقہ اردو سرائیتی ہیں ان کا حکم عام کفار
مختلف ہے مرتد، زندقہ کی دلیل سزا قتل ہے
جب کا تقاضا حکومت رسید میں گئے۔ تاہم

جب تک کہ اعلیٰ سزا کا تقاضا نہ ہو اصل اسلحہ پر لکھی
 ٹرمز ہی ہے کہ وہ ان سے لنگر جیسی ان سے ہرگز میل جول نہ
 . اور نہ ہی کسی طرح سے ان کو ٹانڈہ تہہ پہنچائیں اگر کسی میں
 عفت و عین و عین ہے۔ ٹوٹی رقبہ اللہ علیہ نے جو فتویٰ تحریر فرمایا
 اس کے زیادہ سے زیادہ اثر اور اس پر عمل کی ضرورت ہے
 دور حکمرانی سربراہوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں میں
 اس کی رعایت میں حکمران کا اجماع ضرورت ہے۔ اس کا عملی طور پر
 اسے نافذ و مفید بنائیں اور فتنہ سربراہیت کی سرکوبی
 ۲ مؤثر ذریعہ بنادیں آجی۔

لغو علیہ السلام ذریعہ غفلت
 جامعہ فقہانیہ کے حوالہ سے لکھا

یکم ربیع الاول
 ۱۴۲۹ھ



مولانا طارق جمیل صاحب تبلیغی جماعت
دارالافتاء مدرستہ الحنین فیصل آباد

الجواب باسمہ ملہم الصواب

حق و باطل کا معرکہ شروع دن سے چلا آ رہا ہے۔ باطل نے ہمیشہ مختلف طریقوں اور حربوں سے حق کو مٹانے کی کوشش کی ہے مگر تاریخ شاہد ہے کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔

ہر دور میں باطل سے طرح طرح کے فتنے ظاہر ہوئے لیکن بعض خستہ اتنا خوفناک روپ دھار گئے کہ ہزاروں لوگوں کو اپنی ہوکس کا نشانہ بنیا گئے ان ہی فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ قادیانیت کا ہے جو اپنے گمراہ کن عقائد کے ساتھ باوجود غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے آج بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔ اور اپنے فریبی جالوں سے جو مختلف سماجی رفاہی اداروں

میڈیا، انٹرنیٹ اور جدید وسائل کو بروئے کار لاکر سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد اور ایمان کو برباد کر رہا ہے۔ اور لوگوں کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر گمراہ کن عقائد پر ڈال رہا ہے۔ اور اس باطل فرقے کی محنتیں صبح و شام عروج پر ہے۔

قادیانی، مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں ان کا حکم عام کاروں سے مختلف ہے اور نہ یاد رکھتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ میں جو لڑکھائیاں لین دین کرنا، غمی دھوئی میں شرکت کرنا، معاشرت سلام و کلام نا جائز اور حرام ہے۔

تمام امت مسلمہ کا فرہن ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور غیرتِ ایمانیہ کا حقیقی ثبوت دیں۔

عثمان یاسر
معاون دارالافتاء مدرستہ الحنین
محمد ثناء ملکت روضہ فیصل آباد
طارق جمیل
اکبر علی
حضرت مولانا طارق جمیل



- ① حضرت مولانا عبد اللہ صاحب مدظلہ
- ② حضرت مفتی احمد علی صاحب مدظلہ
- ③ حضرت مولانا زبیر احمد شاہ صاحب مدظلہ
- ④ شیخ ربیع الحبیب صاحب مدظلہ
- ⑤ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ
- ⑥ حضرت مولانا عارف صاحب مدظلہ
- ⑦ حضرت مولانا شاہد حارث صاحب مدظلہ
- ⑧ شیخ ابوبکر صاحب مدظلہ

دارالافتاء جامعہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان فتنہ قادیانیت کے دجل و غریب سے آگاہ ہو اور اسے انکے بارے میں شرعی احکام معلوم ہوں۔

ہر دور میں علماء حق نے دین حق کے خلاف اٹھنے والے تمام فتنوں کا خوب رد کیا ہے اور انکے متعلق شرعی احکام واضح کئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمہ اللہ کا منسل و مدلل فتویٰ ہے جس میں حضرت مفتی مبارک رحمہ اللہ نے قرآن و سنت کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ معاملات و تعلقات کو شرعاً ناجائز قرار دینے ہوئے دیگر بعض احکام کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ الجواب فی فالحی ان بیج۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ان احکام پر عمل کرنے اور کافروں کو دین حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تقبل اللہ منا و ما نؤفیق الالباء اللہ۔

احقر محمد طاہر جالندھری مدظلہ

۱۴۲۹ ۲ ۲۳



جلالین عفا اللہ عنہ جامعہ عبیدہ
فیصل آباد ۱۴۲۹
۱۴ ربیع الاول



مولانا عدنان کا کاخیل جامعۃ الرشید کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندہ اکابر علمائے کرام کی تجاریر ہر مشنل اسی مجموعہ کی تائید کرنا اپنی خوش بختی اور سعادت سمجھتا ہے۔

عدنان کاخیل
جامعۃ الرشید
کراچی

دارالافتاء ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرے کفار اور قادیانیوں میں ایک بڑا واضح فرق ہے۔ قادیانی شرعی نقطہ نگاہ سے زندیق اور مرتد ہیں۔ زندیق اس کافر کو کہتے ہیں جو شرعی اصول و احکام کو نہ بدلے ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے۔ مثلاً ختم نبوت، نزول مسیح، معراج اور جہاد کا انکار تو منہ کمرے۔ ان کے اجماعی مفہوم کو بدل کر نئے مفہوم اور مطالب بیان کرے۔ جو حقیقت میں اجماعی معنی اور مفہوم کا انکار ہو رہا ہے۔ اور وہ کفر ہے۔ دوسرے آسان لفظوں میں یہ سمجھ لیں کہ وہ کفر کا نام اسلام رکھ لے۔ اس لیے اس تعریف کی رو سے ہر قادیانی زندیق ہے اور جو مسلمان سے قادیانی ہو وہ مرتد بھی ہے اور زندیق بھی۔ مرتد اور زندیق شریعت میں بالاتفاق دونوں واجب القتل ہیں۔ اسلامی سرزمین پر ان کا ناپاک وجود برداشت نہیں ہے۔ وہ زندہ رہنے کا حق ہی نہیں رکھتے چہ جائیکہ ان سے تعلقات اور بائیکاٹ کا مسئلہ دریافت کیا جائے۔ اسلامی سلطنت میں وہ زندہ رہی نہیں سکتے۔ اب اگر اسلامی ممالک میں اس شرعی حکم کے مطابق عمل نہیں ہے اور وہ زندہ رہ رہے ہیں۔ اور کاروبار بھی دوسرے کافروں کی طرح کر رہے ہیں۔ یا وہ غیر اسلامی ممالک میں موجود ہیں تو بھر یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ ان سے تعلقات رکھنے شرعی لحاظ سے کیسے ہیں؟ اس رسالہ میں اس سوال کا جواب مدلل طور پر دیا گیا ہے۔

قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں ایک اور بڑا واضح فرق موجود ہے۔ ہر کافر اپنے آپ کو غیر مسلم کہتا ہے اور ہمیں مسلمان کہتا اور مانتا ہے۔ لیکن قادیانی ایسے کافر ہیں جو ہم سب مسلمانوں کو جو ان کے مسیح و جال قادیانی پر ایمان نہیں لائے، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں۔ ہمیں کافر اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ پھر وہ ہمیں صرف کافر اور جہنی

کہتے بلکہ تمام وہ مسلمان جو ان کے مذہب میں سرزاد یا بی بی پر ایمان نہیں لائے ان کے نزدیک کجیروں اور

بازاری عورتوں کی اولاد ہیں۔ کوئی اور کافر مسلمانوں کو اپنا نہیں کہتا اور نہ ہی ایسا سمجھتا ہے۔

اب غیرت کا تقاضا بھی ہے کہ جو شخص آپکو، آپ کے ماں باپ، دادا، دادی، استاد پیر، حتیٰ کہ مرکز اسلام مکہ مدینہ

کے ائمہ کرام کو بھی کافر چینی اور کجیروں کی اولاد کہتا ہو ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کاروبار کرنا، کھانا پینا، اس سے بڑی

بے غیرتی اور بے حیائی کیا ہے؟ وہ تو آپکو، آپ کے ماں باپ، دادا دادی کو کجیروں اور عوام زلہ کہتا ہو آپ اس سے تعلقات قائم

کیے ہوئے ہوں، یہ غیرتی کی انتہا ہے۔ اسے تو ڈوب مرنا چاہئے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ ہر قادیانی اپنی آمدنی سے ایک معقول اور مختصر حصہ جماعت کے اشاعتی اور

تبلیغی پروگرام کے لیے وقف کرتا ہے۔ اب جو مسلمان ان سے کاروبار کرے گا، ان سے کوئی چیز بنوائے یا خریدے گا

تراس کنز کی اشاعت میں اس مسلمان کا حصہ بھی ہو جائے گا۔ جس کا گناہ ہونا بڑا واضح ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شرعی نقطہ نگاہ بھی ان سے تعلقات حرام ہیں۔ اور غیرت کے لحاظ سے بھی ایک

با غیرت انسان ایسے انسان سے جو ان کو کجیروں کی اولاد سمجھتا ہو، تعلق نہیں رکھ سکتا۔

ایسے لوگوں سے سماجی رواجی، اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی تعلقات قائم کرنے کا وہی سوچ سکتا

ہے جس کے دل میں ایمانی غیرت نہ ہو۔ ہم اپنے استاد محترم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹنگی کے فتویٰ کی من و عن تعین

وتاؤ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد رفیع

Muhammad Ilyas Chishti
MPA PPT 3 Chisht

ادارہ مرکزی دعوت و ارشاد

چیمبر، ٹاکنگ

مفتی محمد رفیع

ماہنامہ شعبہ دعوت و ارشاد

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

مفتی محمد رفیع

1- مولانا محمد رفیع چشتی جانشین مولانا منظور اللہ چشتی

2- مولانا محمد رفیع چشتی صدر المدرسین جامعہ عربیہ کجیروں

3- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

4- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

5- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

6- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

7- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

8- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

9- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

10- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

11- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

12- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

13- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

14- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

15- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

16- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

17- مولانا محمد رفیع بن مولانا منظور اللہ چشتی

مفتیان جھنگ کا متفقہ فتویٰ

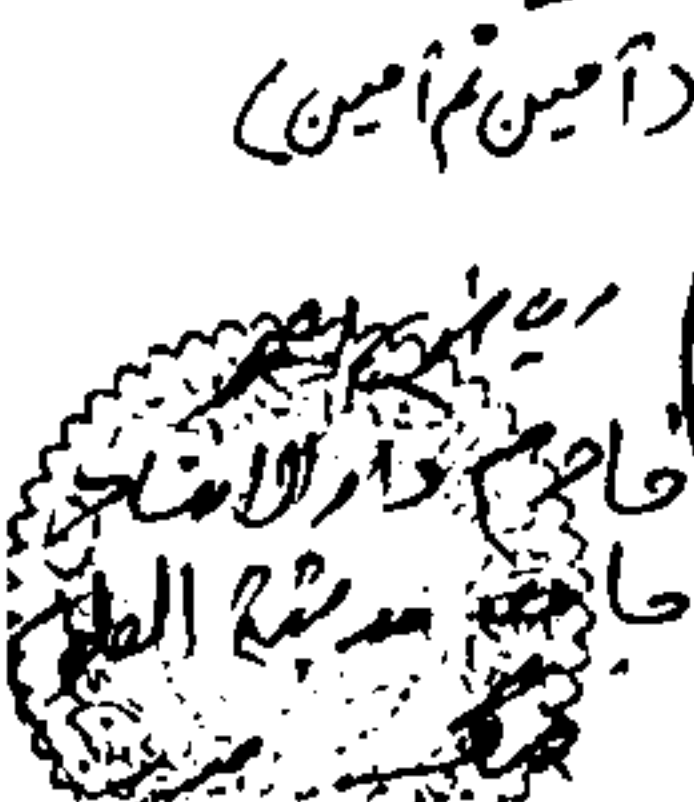
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ج ۱ مؤرخہ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بروز بدھ جامعہ مدینۃ العلوم بستی عطاء دہلی

گو بہ روڈ جھنگ صدر میں مفتیان جھنگ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے عقائد و نظریات اور ان سے تعلقات رکھنے کے بارے میں استفادہ اور حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونلیؒ کا فتویٰ سنا دیا۔ چنانچہ مفتیان جھنگ کا متفقہ فتویٰ یہ ہے کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحبؒ کا فتویٰ بالکل برحق ہے۔ قرآن و سنت اور اجماع امت کے عین مطابق ہے۔ اور ہم اس کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ جزو ایمان ہے، قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کا انکار کفر و ارتداد ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت اپنے عقائد و نظریات کی بناء پر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان سے دلی محبت، میل جول، سلام کلام، سادی غمی غرضیکہ ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے ضروری ہیں۔ اور ان کی مصنوعات و مشروبات سے اور اسی طرح جو بھی توہین رسالت کا مرتکب ہو اس سے بھی ہر قسم کا تعلق رکھنا اور ان کی مصنوعات و مشروبات کا استعمال کرنا یا ان کو کسی بھی قسم کا نفع پہنچانا جائز نہیں ہے۔ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ مرزائیوں اور دیگر گستاخان رسول کی مصنوعات و مشروبات سے مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں اور شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر قائم و دائم رکھے (آمین ثم آمین)



عبدالحق عزمی
رکن الشریعہ
جامعہ اسلامیہ

نبیہ ان فتویٰ کی مکمل تائید کرتے ہیں
مرزا غلام احمد قادیانی
خام و فساد و فحش

دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی رفیع الرحمن صاحب مدظلہ
کے تحریر کردہ فتویٰ سے من و عنان اتفاق کرتا ہوں فقط والسلام

مذکورہ تحریر و تصدیق کے
جامعہ خیر المدارس ملتان

۲۴ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ



بسم اللہ تعالیٰ
27 JUN 2009
قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ
(شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہے)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد: قال اللہ تبارک وتعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام، ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین.

دین اسلام کا سورج طلوع ہو جانے کے بعد نہ کوئی دین سادے عند اللہ قابل قبول ہے اور نہ کوئی انسانوں کا سن گھڑت دنیاوی دین آخری کامیابی کا ضامن اور نجات کا باعث ہے۔ عند اللہ قبولیت، آخری کامیابی اور نجات صرف دین اسلام میں منحصر ہے۔ قادیانیت اپنے من گھڑت مسلک کو اگر دین کہنے پر مصر ہے تو مذکورہ بالا فرمان باری تعالیٰ کی روشنی میں وہ عند اللہ دین مردود ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کا قطعی یقینی اور لازوال عقیدہ ہے۔ قرآن کریم کی بیسوں آیات اور خاتم الانبیاء سید المرسلین کی سینکڑوں احادیث اور اجماع امت سے یہ قطعی عقیدہ ثابت ہے۔ اس قطعی عقیدہ کا بالادیل یا بلا تاویل منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مرزا صاحب اور ان کے قبیحین کا تمام دنیا کے مسلمانوں کے بارے میں نظریہ:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نہ ماننے والوں (تمام مسلمانوں) کو خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیاں قرار دیتا ہے۔ (نجم الہدی: ص ۱۰)
مرزا بشیر احمد بی۔ اے، مرزا صاحب کے بارے میں لکھتا ہے: ”جو شخص محمد ﷺ کو مانتا ہے پر سچ موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل مندرجہ روحانی خزائن: ص ۱۱۰)
نیز لکھا ہے: ”غیر احمدیوں (تمام مسلمانوں) سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔“ (کلمۃ الفصل: ص ۱۶۹)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اور ان کے قبیحین کی نظر میں تمام دنیا کے مسلمان مرد خنزیر اور مسلمان عورتیں کتیاں

ہیں۔ تمام روئے زمین کے مسلمان مرزا صاحب کی نظر میں

● پتے کافر ہیں،

● ان کو رشتہ دینا حرام،

● ان کی نماز جنازہ پڑھنا ناجائز،

● اور قادیانی اُمت کی نمازیں تمام اہل اسلام کی نمازوں سے الگ اور مختلف ہیں۔

جس گروہ نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے اس قدر علیحدہ کر لیا ہو پھر بھی مسلمانوں کا ان کے اندر گھسنا، ان سے تعلقات رکھنا اور جی خوشی

میں شرکت کرنا غیرتِ ایمانی کے خلاف ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں قادیانیت کا چہرہ ملاحظہ ہو:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کے بارے میں لکھتا ہے: ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین

دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔“ (ضمیمہ انجامِ آنتھم: ص ۷، روحانی خزائن: ص ۹۱، ج ۱۱)

مرزا حضرت مریم علیہا السلام اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رقم طراز ہے:

”جب چھ سات مہینے کا حمل ظاہر ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار (ترکھان)

سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ اور یسوع کے نام سے مشہور ہوا۔“ (چشمہ مسیحی: ص ۲۶)

ہر قاری اور ذی شعور غور کر لے کہ جو باتیں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کی دادیوں اور نانیوں کے بارے میں کہی ہیں اگر یہ باتیں ہمارے بارے میں کوئی شخص کہے تو کیا پھر بھی دوستیاں، تعلقات اور کاروباری

لین دین رہتا یا اس سے زندہ رہنے کا حق چھین لیا جاتا؟ اس شخص سے تو کیا اس کے مکمل خاندان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ ہوتا یا نہیں؟

کیا حضرات انبیاء علیہم السلام کی عزت و عظمت ہم سے بھی نفوذِ باللہ کم ہے؟ اپنے بارے میں مذکورہ بالا نازیبا کلمات سننے کی تاب نہ ہو اور

حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ہر طرح کی بکواس سن کر ہماری غیرت نہ جاگے تو ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

سوال: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ کیا حضور ﷺ نے اپنے کافر اعزہ و اقارب سے سلام کلام بند کیا؟

جواب: اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمانوں سے بالکل علیحدہ کر لیں نہ قرآن کریم کو اپنی کتاب کہیں اور اسلامی اصطلاحات ترک کر

دیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں سے باز آجائیں، ذمی بن کر رہیں تو ہم بھی ان سے لین دین اور سلام کلام سے منع نہیں کریں گے۔ ان کا

طرز عمل تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو پکا اور سچا مسلمان قرار دیتے ہیں اور تمام مسلمانوں پر پکا کافر ہونے کا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ کم از

الحاصل: حضرت اقدس مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی رحمہ اللہ کا جاری کردہ فتویٰ بالکل صحیح ہے۔ بندہ اس سے من و عن متفق ہے۔ ماشاء اللہ

حضرت نے تحقیق کا حق ادا کیا۔ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ارتدادی سلسلہ کے سد باب کے لئے ان سے معاشرتی، اقتصادی بائیکاٹ شرعا

ضروری اور واجب ہے۔ حضرت اقدس قدس سرہ نے ہر قسم کے دلائل سے اسے مبرا بن فرمادیا ہے اس لئے حرید کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ صرف

تعمیل ارشاد میں یہ چند سطور لکھ دی ہیں۔ اللہ پاک شرف قبولیت سے نوازیں۔

آمین..... فقط والجواب صحیح

حضر مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب

رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

بندہ محمد عبد اللہ صاحب

۳۰ - ۳ - ۱۴۳۱ھ



الجواب صحیح

حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

محمد عثمان مفتی

۳۰ - ۳ - ۱۴۳۱ھ



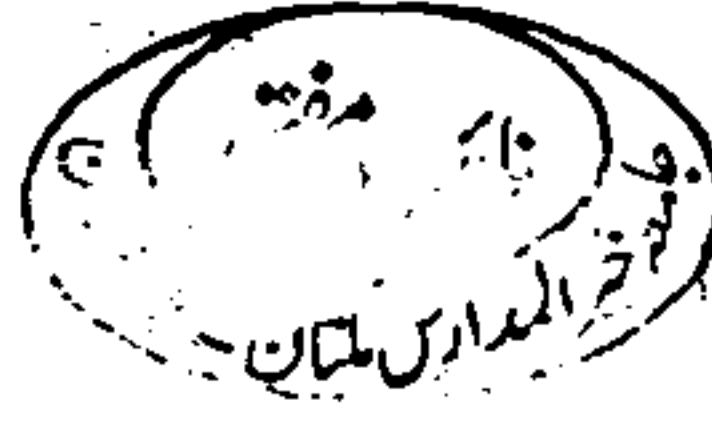
الجواب صحیح

حضرت مولانا مفتی عبد الحکیم صاحب

نائب مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

عبد الحکیم مفتی

۳۰ - ۳ - ۱۴۳۱ھ



اصاب من اجاب

حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب مدظلہ

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

محمد اسماعیل مفتی

۳۰ - ۳ - ۱۴۳۱ھ



دارالافتاء دارالعلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال

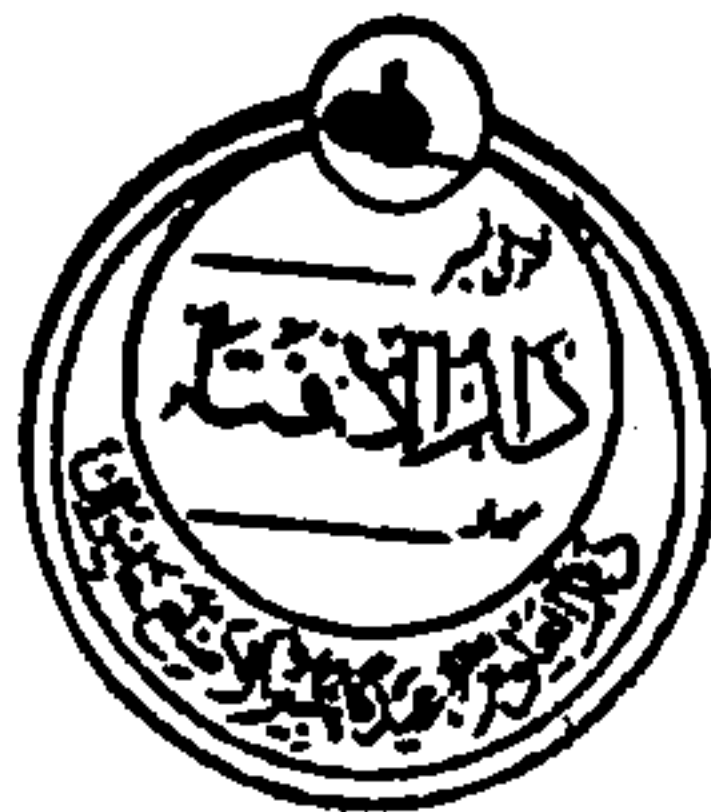
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ کا قادیانیوں سے غلبی میل جول، سلام کلام، لین دین، شادی علمی، معاشرت تجارت اور ہمہ قسمی تعلقات کے بائیکاٹ کا فتویٰ جو آیات قرآنہ، احادیث مبارکہ، تعامل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقہاء امت رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارات سے مبرہن و مدلل ہے۔ بندہ من وطن اسکی تائید کرتا ہے۔

بوقت تحریر جس طرح اس فتویٰ کی اہمیت اور ضرورت تھی آج اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ قادیانیوں کے راجل و فریب کو عام کیا جائے تاکہ کوئی رزائی، قادیانی اور احمدی ملعون کسی سادہ لوح مسلمان کو گمراہ نہ کر سکے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ہر مسلمان اس فتنہ سے خود باخبر رہے اور ملی غیرت کا ثبوت دینے ہوئے دوسرے اہل اسلام کو باخبر رکھنے کی کوشش کرے تاکہ شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مستحق بنی سکے۔

اللہم انا لغزوہ بک من الفتن ما ظہر منها وما بطن۔

حاجی محمد زلال
دارالعلوم کبیر والا
۲۲/۲/۱۴۲۹ھ



حنیظہ اللہ دیر
۲۴-۲-۱۴۲۹ھ

المحمد لله ومده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

۲۔ مابعد ! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

اس لئے آپؐ کے بعد نبوت کا متدعی کافر

اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے

اور اسے مقتدا و پیشوا مانے وہ بھی کافر

اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

لہذا قادیانیت (منکرین ختم نبوت) کے

بارہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن (نور اللہ مرقدہ)

نے جو فتویٰ دیا ہے۔ ہم اس سے من وعن

اتفاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے

کہ اسکو مسلمانوں کیلئے نافع و مفید بنائیں

اور فتنہ مرزا اٹھتے کی سرکوبی کا مؤثر ذریعہ بنائے۔

محمد طاهر

٢٠ ربيع الاول ١٣٢٩

۲۹، مارچ ۲۰۰۸ء

مفتی
عالم سید نصیرت العلوم
گوجرانوالہ - پاکستان

عبد القیوم دارک مدبره صفا
الشیخ المصطفیٰ صاحب المکتبہ



مجلس علماء مصر

ابوالحسن محمد فرزند
نعمانی

طوبیٰ بن علی
مدرسہ اسلامیہ
عبدالحق
عبدالحق

ما آیت الکرسی ہے
ہم نے اسے سنایا ہے
اس کی تائید ہے
اس کی تائید ہے

Nazim
 Modir-e-Nisrat-ul-Uloom (Regd)
 Gujranwala, Pakistan.

[Handwritten signature]

مجلس العلماء
مجلس العلماء
مجلس العلماء

دارالافتاء جامعہ عربیہ انوار العلوم نوشہرہ فیروز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

التاریخ ۱۳ رجب ۱۴۳۳ھ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده وعلى آله وصحبه
ومن نحاخوه۔ اما بعد! قادیانیوں کے مرتد ہونے اور ایسے مکمل بائیکاٹ کرنے کے بارے میں جو تفصیلی فتویٰ عفر
مولانا مفتی اعظم ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے اور قرآن کریم، احادیث شریفہ
اور فقہاء کرام کی عبارات کا انبار لگا کر فتویٰ کو صبرین و مدلل کیا ہے، ہم اس سے سو
فیصد متفق ہیں۔ یہ اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ قادیانی فتنہ ایک ناشور ہے جس کو
جڑ سے کاٹ کر پھینکنا نہایت ضروری ہے۔ ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کیے جائیں
قادیانی وادیا کرتے ہیں کہ جی! دیکھو ان مولویوں کا کام ہی یہ ہے کہ دوسروں
کو کافر قرار دینا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خود قادیانی اپنے سوا سارے لوگوں کو کافر قرار
دیتے ہیں، جس کی تصریح انکی کتب میں موجود ہے، پھر وہ کس منہ سے رونا رورہے
ہیں!!! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ثواب کار کرتے ہیں، لیکن
پھر اپنے جھوٹے کذاب نبی کو خاتم النبیین مانتے ہیں کہ اس کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا
جس سے بڑے فتنہ کی پشت پر برطانیہ، امریکا، اسرائیل ہیں اور اس کو عام
مسلمانوں پر حاوی کرانے کی سازشوں کا جال بھلا رہے ہیں، مسلمانوں کو قادیانیوں
کے اس عظیم فتنہ سے بچنا چاہئے، جو ان مرزائیوں کے بھلے بائیکاٹ ہی کی صورت
میں ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ: جی! قادیانی خود تو مرتد ہیں، جنہوں نے اسلام چھوڑ
کر مرزائی کو نبی مانا، البتہ ان کی اولاد مرتد نہیں۔ مدویہ بھی ایک شیطانی دھوکہ
ان کی اولاد بھی بظاہر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے کا دعویٰ کر کر پھر مرزا قادیانی کو نبی مانتے
ہیں تو وہ بھی مرتد ہی ہوئے اہل مدارس، علماء اعلام، مشائخ عظام اور طلبہ کلام پر
ملک میں پھیلے ہوئے اہل مدارس، علماء اعلام، مشائخ عظام اور طلبہ کلام پر
لازم ہے کہ اس سلسلہ میں بھرپور کوششیں بلکہ جدوجہد کریں اور لوگوں کا ایمان بچائیں۔

محمد رفیع الرحمن

خبردار ہیں سید محمد
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل
رکن عاملہ وفاق المدارس العربیہ
خادم دارالافتاء جامعہ انوار العلوم
نوشہرہ فیروز۔ ضلع نوشہرہ فیروز



محمد رفیع الرحمن
رکن عاملہ وفاق المدارس العربیہ
نوشہرہ فیروز



مفتی امداد اللہ انور صاحب ملتان جامعہ قاسم العلوم ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رجب آیت الیوم اکملت لکم دینکم اثری تھا تو آپ نے اپنی زندگی بھر کی دعوت اسلام سے تیار ہونے والے سوا اسی حضرات صحابہ کرامؓ کے سامنے یہی آیت کو پڑھ کر سنایا اور ساری دنیا میں اس کامل دین کی تبلیغ کیلئے اردائے کر دیا۔ اب کوئی چیز باقی نہ رہ گئی تھی کہ اس کیلئے نئے نبی بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوتی، بلکہ قرآن و سنت میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم ختم نبوت کا تاج پہنا دینا اور احادیث میں جھوٹی نبوت کے دعویداروں اور دجالوں کے ظاہر ہونے کا پیش گوئی کی گئی۔ قرآن اور سنت متواترہ کی مراحت سے تمام مسلمانوں کا اجماعی اور مسلمہ عقیدہ ہے کہ اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب، دجال اور ملعون ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کا دشمن ہے، قرآن و حدیث کا منکر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے اور قرآن و سنت کی صریح عبارات کو غلط معنی پہنا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے زندیق و مرتد ہے، اور اس کی پیروی کرنے والوں کا بھی یہی حکم ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے آپ کو نبی کہنا، مسیح موعود کہنا، مجددی کہنا سب فراڈ ہے جو کچھ اس نے اپنی سیما کی میں دلائل دئے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ فراڈ ہیں دھوکہ ہیں اور وہ اپنے پیش کیے گئے سچائی کے دعووں پر بھگورائیں اور اٹھ اٹھائے اس کو اس کے دعووں میں جھوٹا کر کے بھی رسوا کر دیا ہے تفصیل کیلئے اردو قادیانیت پر مشتمل کتابیں دیکھیں۔ جو مسلمان قرآن و سنت کا مدافع رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اور جو واقف نہیں ان پر فرض ہے کہ وہ قرآن و سنت و اقصیت حاصل کر کے اس فتنہ و جالہ کے کفر و ارتداد اور الحاد و زندقہ کو پہچانیں اور دشمنان فتنہ نبوت اور منکرین قرآن و سنت و جال و قادیانہ اور اس کی مرتد امت سے اس طرح سے تعلق توڑ لیں جس طرح کوئی شخص اپنے ذاتی دشمن سے نفرت و عداوت میں اس سے تعلق کو ختم کر دیتا ہے بلکہ حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے بھی زیادہ حق ہے، اس لئے ہم اپنے ذاتی اغراض و مقاصد و منافع کو بالائے طاق رکھ کر ایمانی غیرت کا ثبوت دیں اور سب مسلمان دوستوں کو اس پر تیار کریں اور مرزائیت، قادیانیت اور لاہوری قادیانیت کو نیست و نابود کر دیں۔

حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹونگیؒ کا فتویٰ حرف بحرف صدق اور قرآن و سنت کی کامل ترجمانی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اور قادیانیت کے متعصب شدہ پوسیدہ عمارت کو مٹانے کی کوشش کرنے والے سب علماء اور سب مسلمانوں کو حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص اور شفاعت خاص عطا فرمائیں۔ فقط راتمہ الحروف خاک کیا ہے خاتم النبیینؐ

امداد اللہ انور
مفتی امداد اللہ انور
مفتی امداد اللہ انور
Ph: 061-4514444
031350

ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی اکوڑہ خشک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتم بڑی کاغذی مذہب اسلام کا اساسی عقیدہ ہے ، نصوص قطعیہ قرآنیہ ، احادیث نبویہ علی صاحبہا الف الف سلام و تحیہ و حق تعالیٰ
نصوص سے ثابت شدہ عقیدہ ہے ، صحابہ کرام ، تابعین ، تبع تابعین سے میلر نام مسرین ، محدثین ، فقہاء و امام ، حنفیان و عظام
اجامی عقیدہ ہے ، امر عقیدہ کاشک کافر ہے ، منکر انعم و کائنات منقہ دل حسن لونی رحمہ اللہ علیہ لا فتویٰ بالکل دست بردار ہے
تا دیا بوسر ، مرزا بوسر کا یہ فتنہ تمام فتنوں میں خطرناک فتنہ ہے ۔ حیثیت دن رات اپنے اس باطل عقیدہ سے شرارتیں
ہر ممکن کائنات کو سنہ کر رہے ہیں ۔ فتنہ ان اسلام کو ان مرتدین سے بکریب اور دجل و بلیس سے خود بھی اور اپنے ملت و اجاب
کو بچانا و فرعون ہے ۔ رب العالمین قبل جلد ہمارے اس مذہب کرام و تیر و نور و برکت سے محروم فرما دے انہوں نے
بروقت اس خطرناک فتنہ کو بچنے کی زماں ۔ اور اب بھی بفضلہ تعالیٰ خدمت حضرت مولانا خواجہ کاظم رحمہ اللہ علیہ زائدہ اللہ تعالیٰ بھادری و سعادت
اور ان کے دیرسایہ ملکوں علماء و شائق اسرخیث فتنہ کی سرکوبی جو کہ اپنا عظیم فریضہ سمجھتے ہیں ۔

واللہ من دروا الصدقہ بفضلہ و کرمہ تتم العالیات

بندہ شیر علی شاہ

قادم اہل العلم ، کما مہ دار العلوم الخاضعہ

اکوڑہ خشک

۱۵۳۰ھ
۱۰ جمادی الثانیہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خشک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحہ و صلّی و سلم علی رسولہ الکریم

مفتی اعظم مفتی ولی حسن ٹوٹکی صاحب قدس سرہ کی یہ کاوش ایک بہت بڑی ہر باری ہے
جو انہوں نے خصوصاً برصغیر کے مسلمانوں پر کی ہے ۔
بہت سے سادہ لوح مسلمان ایسے ہیں جنکو ابھی تک قادیانیوں کی حقیقت کا
علم نہیں ، تو لازم ہے کہ ہر ہر مسلمان کے سامنے قادیانیوں کے کفر و ارتداد
کو واضح کیا جائے ، نیز ان کے ساتھ لین دین ، تعلقات اور نکاح وغیرہ کے عدم
جواز کو بیان کیا جائے اور انکی مصنوعات ، شیزان وغیرہ کا بائیکاٹ کیا اور
کراپا جائے ، جسکے منافع اکثر یہ لوگ اسلام دشمنی میں خرچ کرتے ہیں ۔
مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ بالکل حق ہے اور ہم اسکی

تائید کرتے ہیں۔ نیز تمام علماء و حق سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ اپنی تحریر و تقریر میں اس اہم مسئلہ کی طرف لوگوں کو متوجہ کریں۔
 اللہ تعالیٰ ہم سب کو محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت والے عظیم الشان کام کیلئے قبول کریں اور دین دشمن عناصر کے خلاف ہر سرپیچکار ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ والسلام

شرکار تحفہ فی الفقہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ (صوبہ بہار)
 مافضہ عثمان چارسدہ - قیصر نور کو حاشی عصفیہ - صہلا ۲ الہین علی
 البرہر اسفند پار چارسدہ - ابو حسان نعمان بدڑ مٹ چندہ
 ۹ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۷ مارچ ۲۰۰۸ء



دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اہل بعد

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جو قاریانیوں سے تعلق تجارت، لین، دین، سلام و کلام وغیرہ کے ناجائز اور حرام ہونے کے متعلق ہے درست اور عین صواب ہے۔ اسکی اشاعت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ قاریانی جسطرح پہلے کافر مرتداد و زندیق تھے آج بھی اسطرح کافر مرتداد و زندیق ہیں اور ان سے کسی مسلمان کا تعلق جیسے پہلے حرام تھا اب بھی اسطرح حرام ہے۔ لہذا ایک مسلمان کی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے اور نہ ہی ان کے متعلق کسی قسم کی نام نہاد رطانہ کاری کا شکار ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق عمل نصیب فرمائے۔



لہ صحت
 دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
 ۲۹/۲/۲۰۰۸ء



حررہ
 محمد مسعود الحسنی
 دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
 ۲۹/۲/۲۰۰۸ء

دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور

باسمہ تعالیٰ

اسمیں کوئی شک نہیں کہ فقہ قادیانیت کی بناء پر دینی دشمنی مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ کرنے اور عالم اسلام کے خلاف دشمنان اسلام کے مذہب و مساعی پائیدہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ہے۔ جبکہ وجہ سے روز اول سے یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہیں۔ پاکستان کے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور عالم اسلام کی نظر میں مبعوض و مقہور ٹھہرنے کے بعد ان کی محنتوں اور مساعی میں مزید شدت پیدا ہوئی ہے۔ یہود و ہنود اور دوسرے دشمنان اسلام کے تعاون سے جدید میڈیا پر آکر سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد خدایہ کر رہے ہیں۔ خاص کر نوزائیدہ اسلامی ریاستوں میں سرگرم عمل ہیں اس نازک موقع پر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن نور اللہ مرقدہ کے فتویٰ کی تشریح و ترویج اور عالم اسلام تک اس آواز کو پہنچانے کی مزید ضرورت ہے۔ بلاشبہ حضرت مفتی مرحوم کا جواب اسلام کی مدفع کے عین مطابق اور مسلمانوں کے دلوں کی آواز ہے۔

(۱) مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب
۱۸ / ۳ / ۱۴۲۹ھ
(۲) مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب
۱۸ / ۳ / ۱۴۲۹ھ

مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب
۱۸ / ۳ / ۱۴۲۹ھ

مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب
۱۸ / ۳ / ۱۴۲۹ھ

(۳) مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب
۱۸ / ۳ / ۱۴۲۹ھ

(۴) مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب
۱۸ / ۳ / ۱۴۲۹ھ

(۵) مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب
۱۸ / ۳ / ۱۴۲۹ھ

اساتذہ حدیث و فقہان جامعہ عثمانیہ پشاور
۱۸ / ۳ / ۱۴۲۹ھ

- ۱۔ حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب
- ۲۔ حضرت مولانا مفتی نجم الرحمن صاحب
- ۳۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب
- ۴۔ حضرت مولانا تحفید اللہ صاحب
- ۵۔ حضرت مولانا حمید اللہ صاحب
- ۶۔ حضرت مولانا ریاض محمد صاحب

مفتی غلام الرحمن صاحب دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور

باسمہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق :- اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو کر آپ کے بعد کسی نبی اور رسول کا آنا شرعاً ممکن نہیں۔ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کے بعد جو بھی جس وقت جس درجہ میں نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ وہ باطل ہو کر خود مدعی نبوت ہو اور اس کے اتباع کافر مرتد رہینگے۔

برصغیر میں دشمنان اسلام کے بوٹے ہوئے پورے غلام احمد قادیانی نے نبوت کے دعوے کی جسارت کر کے امت مسلمہ کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کی۔ جس پر پوری امت نے اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کر کے اسلام کے خلاف دشمنان اسلام کے زیر زمین منصوبوں کو ناکام بنادیا۔ کہ قادیانی اور اسکے ہم نوا کافر و مرتد قرار دیئے گئے۔ اسلامی معاشرہ میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمان دھوکہ میں نہ رہیں۔ چنانچہ ختم نبوت کے جاں نثاروں کی شبانہ روز محنت کی وجہ سے قادیانیوں کی تکفیر اور ارتداد امت کا اجتماعی فیصلہ ثابت ہوا اور ملک کے آئین میں غیر مسلم قرار دینے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس پر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کو جو بذریعہ ملی وہ تاریخ کا اہم حصہ ہے۔

روشن خیالی اور نام نہاد ارجاء حقوق کے حوالہ سے آج دشمنان دین ایک نئے روپ میں امت مسلمہ کے اس متفقہ فیصلہ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور قادیانیوں کو اسلامی معاشرہ میں گھسنے اور موقع دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا تقاضا ہے کہ مسلمان بیدار ہو کر قادیانیوں کی اس نئی کوشش کو ناکام بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ معاشرتی حوالے قادیانیوں کو مرتد سمجھ کر ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین، معاملات اور تعلقات نہ رکھیں۔ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی رو سے ترک موالات اور سوشل بائیکاٹ کو برقرار رکھیں۔ تاکہ اسلامی معاشرہ میں کسی کو غلام احمد قادیانی اور اسکے اتباع کیلئے نرم گوشہ رکھنے کا موقع نہ مل سکے۔

واللہ اعلم
مفتی غلام احمد
۱۴۳۰/۱/۶

مفتی غلام احمد
بانی دارالافتاء عثمانیہ پشاور

احمد

۲۷ مئی ۲۰۰۹ء
آصف محمد

فیہد
محمد

نہجی

۲۷-۹۱۵۱۲۷

مفتی غلام احمد
بانی دارالافتاء عثمانیہ پشاور

۲۷ مئی ۲۰۰۹ء

دارالافتاء جامعہ امداد العلوم پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب استفتاء دربارہ قادیانی جماعت از مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی خوب غور سے ملاحظہ کیا گیا۔ قادیانیوں کے بارے میں پاکستان کی قومی اسمبلی کا ۱۹۷۴ء کا فیصلہ تکفیر بر لحاظ سے صحیح اور کافی وثافی تھا کیوں کہ اس اسمبلی میں پاکستان کے چوٹی کے علماء کرام کی ایک جماعت موجود تھی، انہیں کی کوششوں سے قادیانیوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلی اور پھر اسی سلسلے کے ماسعی کے نتیجے میں قادیانیوں کو اسمبلی کی طرف سے غیر مسلم قرار دیا گیا اور اس کے بعد سے آج تک بھی مختلف سطحوں پر ان کی تکفیر کی تجدید ہوتی رہی ہے۔ عالم اسلام کے کسی ایک مفتی کا بھی اس میں اختلاف نہیں ہے۔

حیرت ہوتی ہے کہ اس کے باوجود قادیانی جماعت اپنے آپ کو مسلمان سمجھتی اور سمجھاتی ہے اور اسلامی اصطلاحات کو برابر استعمال کرتی رہی ہے۔ ان کی اصل سزا تو پاکستان سے بیکہ پوری دنیا سے ان کی بیخ کنی ہے لیکن ہمارا حکمران طبقہ اسلامی احساس اور غیرت و حمیت سے بالکل تہی دامن ہے، سردست ملت اسلامیہ پاکستان کی طرف سے کئی مقاطعہ اور بائیکاٹ کا فیصلہ اور تجویز بر لحاظ سے مناسب اور مناسب ہے، اہالیان پاکستان کو اس پر پرے شرح صدر کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔

⑤ شیر حقان

⑥ بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالافتاء جامعہ امداد العلوم پشاور

۹ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ ۱۸ مارچ ۲۰۰۸ء

⑦ الطحاوی الرئیس

اساتذہ حدیث اور مفتیان جامعہ امداد العلوم

⑧ مولانا نقیب اللہ صاحب

⑨ مولانا الطاف الرحمن صاحب

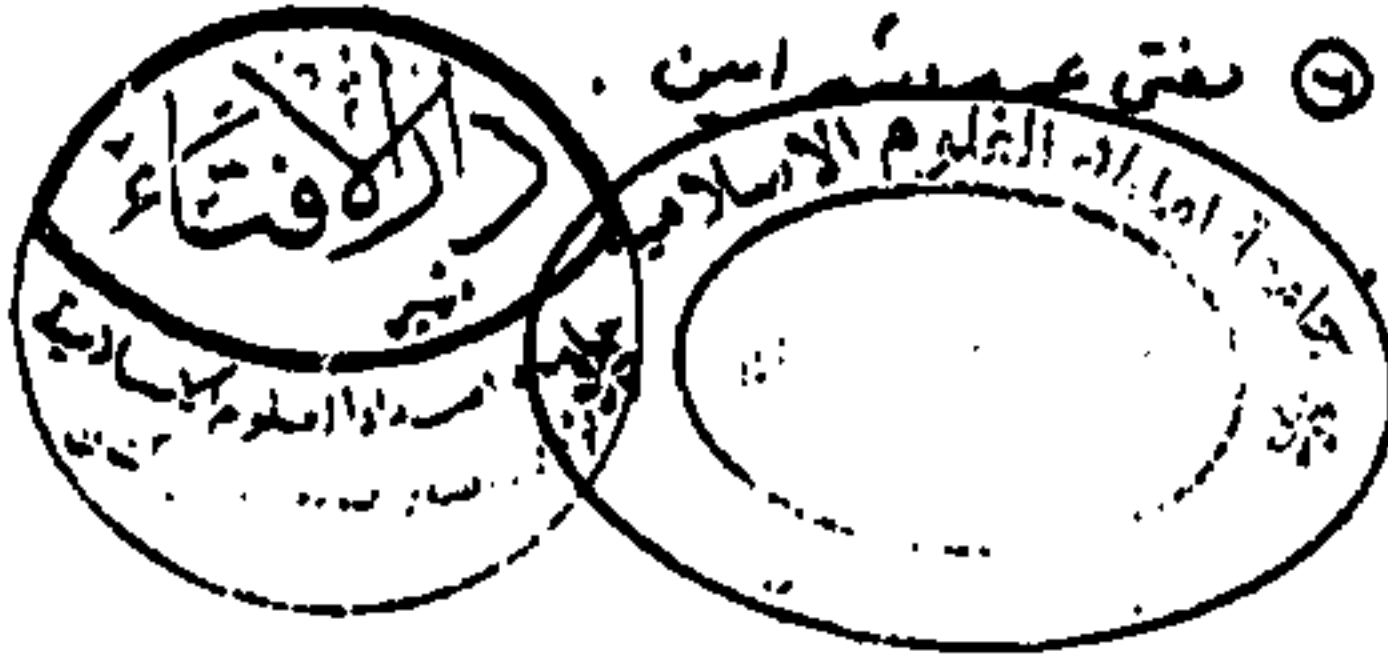
⑩ مفتی شیر محمد حقانی

⑪ مولانا عزیز الحسن بن مولانا محمد حسن شہید

⑫ مفتی حذیفہ

⑬ مفتی عبد السلام امین

⑭ سبحان اشجیان



دارالافتاء جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ڈونگی نور اللہ مرتدہ نے مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں جو فتویٰ جاری کیا اس کی ہم حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔ اور اس کی اشاعت وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہیں۔ علماء اور عوام سے اس کے متفقین پر عمل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔



مرکز تحقیقات اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا مرکزی اور بنیادی عقیدہ ہے جو قرآن کریم کی بے شمار آیات، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے جس پر پکا، سچا اور غیر متزلزل ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور زندقہ ہیں لہذا ان کے ساتھ معاملات، کاروبار، خورشی، غنمی میں شرکت ناجائز اور حرام ہے۔ اس لیے قادیانیت سے سیاسی، سماجی، اقتصادی مقاطعہ کے متعلق حنفی و شافعی مفتی ولی حسن مہذب ٹونگی رحمہ اللہ کے مدلل، محقق اور مفصل فتویٰ سے جس کو اکابر علماء کرام و مشائخ عظام کی تائید و توثیق حاصل ہے بزدہ مکمل اتفاق کرتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کے مطابق عمل کریں اور قادیانیوں سے مکمل مقابلہ اختیار کر کے دینی غیرت و عصیت کا ثبوت دیں۔

عبد المجید
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا

مرکز تحقیقات اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا

۱۵/۷/۲۰۲۳



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تادیانیں باجماع است کافر، مرتد، ملحد اور زندقہ
ہیں، جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے عام مسلمانوں
سے تعلقات قائم کرتے ہیں اور پھر ان تعلقات کی بنیاد
پر تادیانیہ کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں اور سادہ
روح مسلمانوں کو سرد بنا دیتے ہیں، اس لیے مسلمانوں کی
غیر متادیانی اور صحیح دین کا تعلق ہونا ہے کہ وہ تادیانیوں
سے امتدادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی ہر میدان
میں مکمل بائیکاٹ کریں، خاص کر بڑے ناچار اور کاروباری
محظوظ بائیکاٹ کا ایک منظم اور مؤثر ماحول طے کریں
تاکہ عام مسلمانوں کے ایمان اور عقیدے کا تحفظ ہو اور تادیانیوں
اور زندقہ گروہوں کا سد باب ہو سکے۔

اللہم جنبنا الفتن ما ظہر منها وما بطن

سبحانہ

جامعہ امدادیہ فیصل آباد

۲۵ - ۵ - ۱۴۳۰ھ

مفتی محمد طیب صاحب جامعہ امدادیہ فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیانی باتفاق امت صرف کافر ہی نہیں اس قسم امدادیہ اس قسم کے بیخ کن
اور فتنہ پرور بھی ہیں، ان کی سب سے بڑی خصوصیت سنگاری اور دجل و فریب
ہے جس میں یہودیہ کے ملحد دنیا کا کوئی غیر مسلم طبعہ ان کا مانا نہیں ہے،
مسلمانوں کو ان کے دجل و فریب سے آگاہ اور محفوظ کرنا وقت کی ایک بڑی
فرد تنہا ہے، اسی فردیت کی تکمیل کے لئے بعض حضرات حضرت مولانا مفتی ولی حسن
محبہ قدس سرہ کا ایک قدیم فتویٰ سناٹے کر رہے ہیں، یقیناً یہ ایک
ستحسن قدم ہے اللہ تعالیٰ اس نافع اور مبارک بنائے۔ آمین

محرر
خادم المظاہر جامعہ امدادیہ فیصل آباد
۱۳/۵/۱۴۲۹ھ
جامعۃ اسلامیۃ اسلامیۃ
۱۳/۵/۱۴۲۹ھ

خادم جامعہ اسلامیۃ امدادیہ فیصل آباد
۱۳/۵/۱۴۲۹ھ

مفتی حبیب اللہ صاحب فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد

الحمد لله و نفعی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!
دینار نگہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمہ اللہ کے فتوے
سے صدق دل سے تائب کرنا ہوں۔

قادیانی لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اٹھنا بیٹھنا سلام
دوستانہ تعلقات خوشی، غم میں شریک ہونا ہر قسم لین دین
اور معاملات شرعی نقطہ نگاہ سے حرام ہیں۔

بقلم خود حبیب اللہ غنی عنہ
۱۰ ۵ ۳۲

فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد
۱۰ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ

حافظ محبوب الحسن صاحب فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین
— عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے۔

اور یہ متفقہ عقیدہ اور مسلمہ اصول ہے کہ ضروریات دین میں سے
کسی تک کا منکر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
زندیقی۔ ۱ سے کہتے ہیں جو نصوص قطعہ کی غلط تشریح اور تخریج
کر کے اس کو اصل اسلام کے نام پر پیش کرے۔

قادیانی۔ قادیانی گروہ نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار اور اسلامی ^{تعلیمات}
شعائر اسلامی کی توہین اور انکار کے ساتھ ساتھ اسلامی ^{اصول}
کا غلط اور ناجائز استعمال کر کے اپنے زندقہ پر مہر ثبت کی ہے۔
۱۔ بہت سی شاہیں اس پر شاہد ہیں جہند ایک مرض کرتا ہوں کہ
انہوں نے سرزاقادیانی کو آٹھائے دو جہاں کا دوسرا روپ قرار دیا
ہوئے کہا ہے کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مراد فرزا قادیانی ہے۔
سرزاقادیانی اپنی بیویوں کو ازواج مطہرات، اور اپنے باپس بیٹھنے والوں
کو صحابی جبکہ اپنے بعد مسند پر آنے والوں کو خلفاء قرار دیا، یہ سب
کچھ اصلاحات اسلامی میں تحریف ہے اور یہی زندقہ ہے۔

نبیز بہ لعین، اپنی جماعت قادیانیہ کے سوا تمام عالم اسلام کے
مسلمانوں کو کافر اور ذریتہ البغایا کہتا ہے اور انکی (مسلمانوں) بیویوں
کو کتیا کہتا ہے۔ لہذا نصوص قطعہ کی تحریف اسلامی شعائر
کو توہین اور قرآن و سنت کی تحریف کر کے اس نے ہمیں اسلام
کہنا یہ سب کچھ زندقہ ہے اور قادیانی زندیقی ہیں۔

قادیانی گروہ اس صدی کا وہ فلیٹ ٹرین فتنہ ہے جس نے خدا، آقائے دو عالم، تمام انبیاء، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہلبیت اطہار تمام مسلمانوں اور شعائر اسلام کی سب سے زیادہ توہین کی ہے۔

— ان تمام وجوہ کی بنیاد پر تمام امت مسلمہ کے جید علماء کرام اور اکابرین کا اس پر اتفاق کہ جو نئے قادیانی ہوئے وہ سب سنی ہیں اور زندقہ بھی ہے اور باقی تمام قادیانی زندقہ ہیں چاہے سونسلیں بدل جائیں۔

احکام! قادیانی زندقوں پر وہ تمام احکام لاگو ہیں جو زندقہ کی کتب شریعت مطہرہ میں وارد ہیں۔

مثلاً ان کا ذبیحہ حرام، ان سے رشتہ ناظمہ حرام، میل ملہ پ حرام، کاروبار حرام اور نا جائز ہے۔

تعلقات کی حیثیت! جیسا کہ عرض کر چکا کہ یہ کبار زنادقہ ہیں سے ہیں شریعت میں تو ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے مگر یہ حکومت وقت کا کام ہے عوام الناس کا نہیں پھر عوام الناس کہا کرے! تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں نیز ان کو اچھا اور مسلمان سمجھنے والا اور تعلق رکھنے والے کا حکم بھی ان جیسا ہے وہ انہیں میں شمار ہوگا۔

مصنوعات! قادیانیت کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ ایمان سر فہرست رسول ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کا تقاضا ہے۔ — برادران اسلام قادیانیت کی تمام مصنوعات کی کمانی کا ایک مختص حصہ ان کے باطل نظریات کی تشہیر، ختم نبوت کی تردید اور ناموس رسالت کی توہین پر خرچ ہوتا ہے۔ — خدا را... خود سوچئے اگر آپ کا بامبرا روپیہ منافع کی صورت جب اس کا ہر خرچ ہوگا تو کل محبوب خدا ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کو روزِ محشر کیا منہ دکھائیں گے۔ ایسے بھد کریں کہ ہم ان کی مصنوعات کا مکمل

بابیکاٹ کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں گے۔ اور پیار رکھنا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق نہیں تھے۔

اشکال! چند عہدوں کے مسلمان کہتے ہیں کہ مدنی نیشنل کمپنیاں بھی تو یہودیوں کی ہیں ان کے بارے میں شدت کہوں نہیں۔

برادر! یہودی، عیسائی اور ہندو ان میں ہر ایک آپ کی حیثیت بطور مسلم تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کو مسلمان مانتے اور کہتے ہیں، جبکہ یہ عین صرف اپنے آپ کو مسلمان نہ باقی سب کو کافر مانتے ہیں، یہ آپ کی حیثیت بھی تسلیم نہیں کرتے۔ گویا ہماری حیثیت کو چیلنج کرتے ہیں۔

اس بنا پر ان کا اور انکی تمام مصنوعات کا بابیکاٹ ہماری غیرت ایمانی کا تقاضا بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق بھی۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کی اس عظیم فتنہ اور بدبودار عقیدہ سے حفاظت فرمائے۔

میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی تابعدار جانب کرتا ہوں اور اس پر عمل عین ایمان کا تقاضا سمجھتا ہوں۔

اللہ ہم سب کو تحفظ ختم نبوت اور زرقاد بائیت کے کام کی توفیق نصیب فرمائے اور اس کام کیلئے ہم سب کو قبول فرمائے آمین

حافظ محبوب الحسن طاہر

خطیب مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور

فاضل - جامعہ اسلامیہ امراہہ فیصل آباد

عبد النعمان مبلغ عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت لاہور

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ نے مرزا نیوں کے متعلق جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے ہم اس سے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔
سہذاقہ دینیوں سے میل جول، لین دین اور غم اور خوشی میں شریک ہونا اور اس قسم کے عام تعلقات ناجائز اور حرام ہیں۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر کام کر نبوالوں کی محنت کو قبول کرے آمین

- ① حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب ناظم جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
- ② حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدرس جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
- ③ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
- ④ حضرت مولانا مفتی محمد اشفاق صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ
- ⑤ حضرت مولانا مفتی عبدالباقر صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ



دارالافتاء جامعہ قاسم العلوم ملتان

محمد ۲ و فصل علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

ختم نبوت ضروریات دین کا اہم رکن ہے، اسکا اجراء یا اسکی تفسیر، ایمان کی تباہی و بربادی ہے، اس پر فتنہ دور کے فتنوں میں اسلام اور مسلمانوں کے ایمان، مال و جان، دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب سے بڑا فتنہ قادیانیت و مرزائیت ہے، اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے ہر مفسر پاک و عہد کے علماء نے جس قدر کوششیں کیں وہ بحمد اللہ ۱۹۶۳-۶۴ء میں پار آور ہوئیں، اور میرے پیشرو حضرت مولانا مفتی محمد رفیع مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان نے علماء کی غیر دو رکعت سے اس فتنہ کو کبھی نہ در تک پہنچایا،
چنانچہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کا درج بالا فتویٰ

بھی اس شرکت کی ایک کڑی بات ہے، آج بھی اس فتویٰ پر پوری امت
 علیٰ سیرا ہو کر اپنے دین و ایمان کو بچا سکتی ہے، اور یہی ایسا ہی
 ہو رہا ہے کہ تمام مصلحتوں، روشن خیالی، اور این جی ٹوز کے ذریعہ
 جو شمال پاکستان جیسے نغرون کو بالائے طاق رکھ کر قادیانیت و سرزائیت
 اور رنگے ہمنواؤں کی تیار کردہ منصوبہ سے بالکل باثبات کیا جائے،
 اس وقت بندہ راقم کے ساتھ حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی کے فتویٰ پر
 چھتیس اداہوں کے بیسیوں مقتدر علماء کی تائیدات و تصدیقات آچکی
 ہیں، واضح رہے کہ فتویٰ اپنے محل کے لحاظ سے کبھی بھی متروک نہیں
 تابع قریب ایک خاموش جہاد ہے جب تک کہ اس کی آواز پر منبر محمد اب
 سے بلند ہو کر گھر گھر اور گلی گلیوں تک نہیں گونجتی اور ہر
 مؤمن و مسلمان کو یہ یاد رہے کہ سرزائیت نام صرف
 مسلم امہ بلکہ انسانیت کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ تب تک ان فتوؤں
 پر عمل نہ ہوتا دیکھائی نہیں دیتا۔ آج بھی مفتی محمد رفیع صاحب
 اور مفتی ولی حسن ٹونکی جیسے مقنن کی ملت اسلامیہ کو اکثر ضرورت
 ہے تاکہ آقا کا نام و رسول اللہ علیہ وسلم کی فتح نبوت کو وحدہ چھٹی
 تحفظ دیا جاسکے اس سلسلہ میں عالمی ادارہ فتح نبوت کی خدمات
 عیاں ہیں تاہم امت مسلمہ کے تمام مبلغین و واعظین، خطباء و
 امامبریت اس فتویٰ کے نفاذ کے لیے بھرپور کوشش کریں
 خدا ماعندی و الجواب صلیح - فقط بالجواب الجواب



۱۴۲۹/۱۰/۱۰
 ۱۴۲۹/۱۰/۱۰

دارالافتاء دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ غازی خان

حامد اہم صلیا . مفتی اعظم پاکستان کا کے فریر کردہ فتویٰ سے من ومنے اتفاق کرتا ہوں .

حسین زدن

ابن

شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک بن عبد



ڈیرہ غازی خان

قد و صاحب من ارباب

نیفہ صدر مدرس

دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ سیالکوٹ

حامد اہم صلیا و مسلما ابا بعد

قادیانیوں کا کفر اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی کیونکہ علمائے اسلام نے اپنی صد سالہ جہد مسلسل سے اس کفر کو مبرہن کیا ہے جبکہ قادیانی آج بھی اس بات پر مصر ہیں کہ ان کے دجل و فریب اور کفر کو اسلام تسلیم کیا جائے اور انہیں مسلمان مانا جائے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو عام کر کے اگلی نسل تک منتقل کیا جائے تاکہ یہ فتنہ خبیثہ آنے والی نسلوں کو گمراہ نہ کر سکے۔ اس فتنہ کے تدارک کے لیے قادیانیت کا مکمل بائیکاٹ کرنا غیرت ایمانی کا تقاضا ہے۔ قادیانی خود اپنے آپ کو امت مسلمہ سے الگ سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز درست نہیں غیر احمدی کو لڑکی دینا درست نہیں۔

مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ جو شخص موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ کافر، پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے (کلمۃ الفصل)

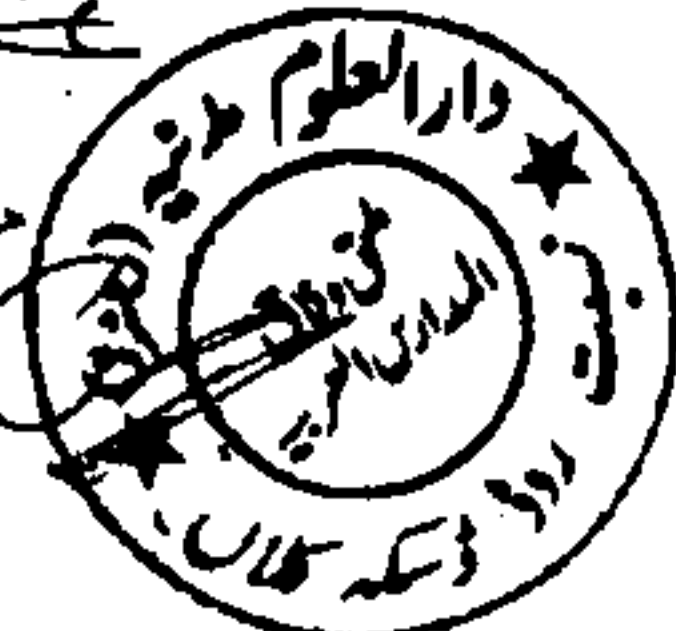
ہر قادیانی بوڑھے سے لیکر بچے تک اور مرد سے لیکر عورت تک مسلمانوں سے نفرت کرتا ہے۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق مسلمانوں کو کجخیوں کی اولاد اور خنزیر سمجھتا ہے۔ قادیانی تمام امت مسلمہ کو کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اور ان کے کفریہ عقائد کو اتنا عام کیا جائے کہ ہر مسلمان ان نفرت کرے اور ان پر لعنت بھیجتا رہے۔ دور حاضر میں امت کو قادیانی فتنہ سے آگاہ رکھنا اور امت کے ایمان کو بچانا سب سے بڑا جہاد ہے۔

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ کے فتویٰ کی تائید میں چند سطور لکھ دیں تاکہ آخرت میں حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔

آمین یا رب العالمین۔

مولانا محمد منیر رحمان

مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ
مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ



مولانا ابوبکر رحمان

مولانا محمد منیر رحمان

دارالافتاء مرکز اہلسنت والجماعت سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله واطهاره اجمعين .

اما بعد :-

دین اسلام خدا تعالیٰ کا آخری اور کامل دین ہے اور سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری اور سچے رسول ہیں۔

جو شخص فتنہ نبوت کا انکار کرے وہ تو ہیں رسالت کا منکب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کی اہم ترین قطعہ صریحہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

اسلام کے جوہر سو سالہ دور میں اس مسئلہ میں کبھی بھی کسی مسلمان نے اختلاف نہیں کیا اس لئے مسلمانوں کا عزرائیاد بانی ملوں اور اس کے پیروکاروں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، میل جول رکھنا، خوشی و غمی میں شریک ہونا اور کسی قسم کا کوئی معاملہ کرنا بالکل ناجائز و حرام ہے اس بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونگیؒ نے جو فتویٰ جاری فرمایا ہے اس سے ہمیں بالکل اتفاق ہے کہ یہ درست اور عین صواب ہے۔

اور مسلمانوں سے گزارش ہے کہ عالمی مجلس تحفظ فتنہ نبوت کی اپیل پر تلامذہ بانیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں اور رعیت اسلام کا ثبوت دیں۔

حافظہ ہرچہ مدیر جامعہ قرآن و سنت
تین حافظہ (بیلاڈا)
محمد محمود عالم سرگودھا
مفتی حسین حق (سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ
۸۷ جولائی ۲۰۱۸ء

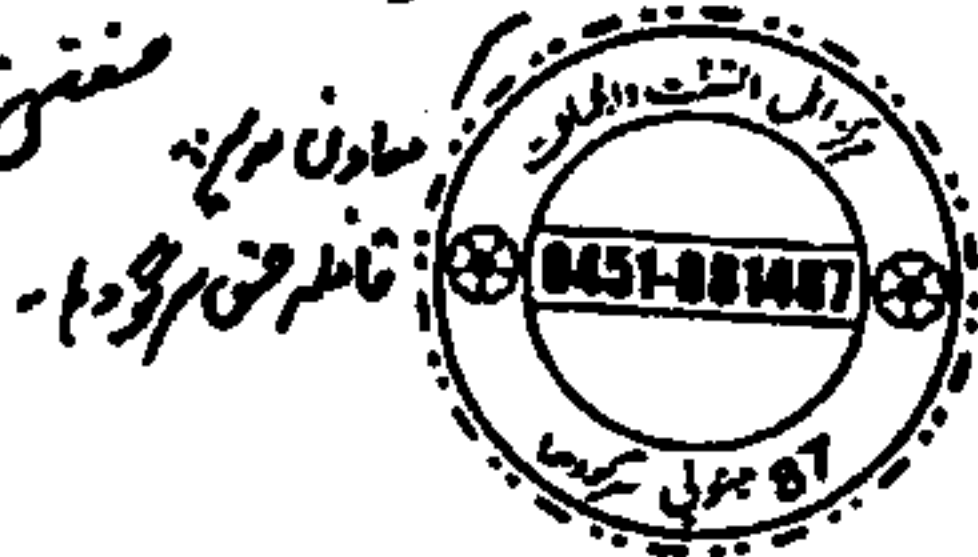
بندہ عبد الغفار نادر خان ذہبی غفرلہ

خدیجہ الگے گل

نمبرہ کرم آباد لہوری
ناخلہ کا مہرہ نیر آباد لہوری

مقصود احمد بک

مفتی مظہر اشبال



دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حامداً ومصلیاً

امام الانبیاء سید الکونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفواہ ابی داتی، کی ختم نبوت پر
غیر مستنزل اور پختہ ایمان کسی آدمی کے مومن ہونے کیلئے لازم شرط ہے جو آدمی محمد مرزا لا الہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ تو عین رسالت کا مرتکب لہذا وہ
اسلام سے خارج ہے یہ عقیدہ قرآن و حدیث کی لخصوص قطعہ صریحہ سے ثابت ہے اور
یہ عقیدہ امت مسلمہ میں تو اتنے سے چلا آ رہا ہے کہ اگر اس عقیدہ سے اجارہ رکھنا مسلم
کے اس لیے دور میں مستند ختم نبوت بھی کسی کو دوسرا ہے اختیار نہیں کیا ہوا
مرزا اسلام الہر قاریاں کتاب دو حال اور اس کے مجموعہ پیرو کاروں کے۔

اس لیے یہ گروہ دائرہ اسلام سے خارج لہذا غلط ترین افراد کا گروہ ہے
اور اپنے عقائد کفریہ کو ملیج ساز کر کے اسلام ظاہر کرنے اور اسلام کے عقائد میں
باطل تاویلات کرنے کی وجہ سے اس گروہ کے لوگ مرتد اور زندقہ ہیں اور ان کے اہلکار
عام کافروں سے زیادہ سخت ہیں اس لیے مسلمانوں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلقی
رکھنا میں حرام کرنا ان کی تعریبات میں شرکت کرنا اور ان کے ساتھ ایسے دینی یا
خرید و فروخت کا کوئی معاملہ کرنا شرعاً ناجائز لہذا حرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم
ہے کہ ان سے مکمل باتیکا کر کے غیرت ایمانہ کا ثبوت دیں

قال اللہ تعالیٰ . ولا تکرہوا الی الذین ظلموا فتمسکم الناس . الآية
اس سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی دی حسن رشتہ کی قدر میں اللہ تعالیٰ
نے جو فترہ جاری کیا ہے عام ہے لہذا اس کی افلاک و اہمیت آج کے دور میں پہلے
بھی زیادہ ہے لہذا ہمیں اس فترہ سے مکمل اتفاق ہے واللہ اعلم الحق حقا وارزقنا ایہ
والسلاطین باطل باطل و اس نزاع اجتنبہ والسلام

نور اللہ مرزا
دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۱۵ / ۲ / ۲۰۲۹ء

شاہد عمران عارفی



شیخ الحدیث علی محمد

فضل اللہ علی

(نقل دیوبند)

مکتبہ دارالافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کفر ہر حال میں کفر ہے۔ اور یہ اسد م کی ضد ہے۔ لیکن دنیا کے دوسرے
کافرا اپنے کفر پر اسد م کا لبیل ہیں جیسا کہ ہے۔ اور لوگوں کے سامنے
اپنے کفر کو اسد م کے نام سے پیش ہیں کرتے۔ مگر نادانی ہے
کفر پر اسد م کا لبیل جیسا کہ ہے۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں
کہ یہ اسد م ہے۔ یوں تو کفر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مگر تین
قسمیں بالکل ظاہر ہیں (۱) کافر! وہ ہے جو ظاہر و باطن سے اللہ اور
اُس کے رسول کا مندر پر (۲) منافق! وہ ہے جو اپنے دل کے اندر کفر رکھے اور
زبان سے اسد م ظاہر کرے مگر ندیق! وہ ہے جو اپنے کفر پر اسد م کا ملیح کرے
اور اپنے کفر کو عین اسد م ثابت کرے۔ منافق مطلقہ کافر سے مسلمانوں کا زبرد
دشمن ہے۔ اور زندیق اس سے بھی زیادہ زبرد و خوفناک دشمن ہے۔ ایسے خباثت بھی دور رہا
جائے۔ کہ اپنے تمام کفریہ عقائد و اعمال کو اسد م ثابت کر کے عامی مسلمان کو
دھوکہ دے کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ اور مرزا ٹی (قادیانی و لاہوری) بابت تناق زندیق
ہیں کہ اپنے جعلی۔ نبادی اخلاق اور فکری۔ جو کڑی کالہ یلم دیکر اور اپنے آپ کو مسلمان ثابت
کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ قرآن مجید کی نص قطع سے ثابت ہے کہ جو
سپاری آیات میں جھگرتے ہیں تو اُس سے اعراض کر۔ لہذا ان زندیقوں سے مکمل بائیکاٹ
کرنا عین اسد م ہے۔ واللہ اعلم

محمد سعید

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا
۲۹ مئی ۱۴۲۹ھ

الکویت فنی عبد المعین
خطیب محکمہ اوقاف پنجاب
مرکزی جامع مسجد ہلالہ سرگودھا



مفتی محمد طاہر مسعود صاحب دارالافتاء مفتاح العلوم سرگودھا

حقوق اقدس، مفتی اعظم پاکستان، صورت خودنا مفتی ولی حسن خان
 فرمائی کہ "ما فتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے" ہندہ فتویٰ کے
 تمام مندرجات سے اتفاق کرتا ہے کہ تا دیا نیوٹا لے ہر دو
 سرورہ، تا دین اور سرورہ کا اتفاق اٹھ مرتبہ و زینتی جیسا
 ان کی قسم کے تعلق لین دین، ان کی مصنوعات کا خریدنا اور ان کی
 کسی بھی قسم کی تزیینات میں شریعت کے خلاف و غیرہ سب نا جائز و الحرام ہے اور
 ان سے مکمل فتا لہم واجب ہے۔



سرالہ دارالعلوم خٹاویہ دارالافتاء و العلوم سرگودھا

پیشکش فرمائی

مفتی محمد طاہر مسعود صاحب دارالافتاء و العلوم سرگودھا

۱۶/۶/۲۰۱۵ء

حضرت العلامة مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعہ

کے مدلل فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے۔

ابو حسان و شیخوں غفرلہ

حضور علامہ عفا عنہ

عصمت اللہ
 جامعہ مفتاح العلوم
 سرگودھا

جامعہ مفتاح العلوم
 سرگودھا

شفیق الرحمن خازن خادم الملک
 جامعہ مفتاح العلوم

دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب ومنه الصدق والصواب

الحمد لله وحده، والصلوة والسلام على من لا نبی بعده

برصغیر پاک و ہند میں برطانوی سامراج کا خود ساختہ فتنہ، دجال ہند مرزا غلام قادیانی ملعون اپنے من گھڑت خیالات فاسدہ اور نظریات خاسرہ مثلاً ظلی و بروزی کی تاویلات کاذبہ کی آڑ میں اجراء و جی، دعویٰ نبوت، توہین انبیاء، انکار معجزات عیسیٰ وغیرہ کی بناء پر اور اس کے پیروکار اس کی تصدیق و اتباع کی وجہ سے باتفاق اُمت شرعاً و عقلاً کافر و مرتد، اور اپنے دجل و فریب، تلبسات و تحریفات کی بناء پر ملحد و زندیق اور اپنی تخریب کاریوں و ریشہ دوانیوں کی وجہ سے محارب، فسادی، غدار اور باغی ہیں۔

اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ایسے دجالی گروہ کی سزا قتل و استیصال ہے جس کا نفاذ اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اگر اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ بالا سزا کا نفاذ ممکن نہ ہو تو تمام اہل اسلام پر شرعاً و عقلاً لازم و واجب ہے کہ انکا مکمل اخلاقی، معاشرتی، معاشی غرضیکہ سوشل بائیکاٹ کر کے انہیں معاشرتی زک اور اقتصادی موت مار کر دنیا میں ان کی زندگی اجیرن بنادیں اور ان پر واضح کر دیں کہ مسلمان آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر کوئی سودے بازی نہیں کر سکتے۔ تاکہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے ہرزبان دراز کیلئے رہتی دنیا تک عبرت ہو جائے اور اس کے صلہ میں روز قیامت مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ”قادیانیوں“ سے مکمل بائیکاٹ کا مبرہن، مدلل و مزین فتویٰ بالکل درست اور بر محل ہے اور دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان اس کی حرف بحرف مکمل تائید و تصدیق کرتا ہے اور اسلامی ممالک کے ارباب اقتدار سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت پر ایسی کڑی سزائیں مقرر کی جائیں کہ وہ نشان عبرت بن جائیں اور تمام دینی و مذہبی حلقوں سے اس کی بھرپور تشہیر کی درخواست کرتا ہے تاکہ تمام اہل اسلام اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں اور کوئی بھی شاطران کا رشتہ ایمانی خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کاٹ کر دجال ہند مرزا غلام قادیانی جیسے ملعون و مردود کے ساتھ نہ جوڑ سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس صحابہ و اہلبیت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین و

رحمۃ العالمین۔

واللہ ہوا لوفیق

حریر: محمد عمر فاروق محمود کوٹی،
دارالافتاء جامعہ قاسمیہ
تاسم ٹاؤن ڈیرہ غازی خان
۱۴/۵/۲۰۱۴

الجواب صحیح

تسألہ اللہ

۱۴/۵/۲۰۱۴



الجواب صحیح

تسألہ اللہ

۱۴/۵/۲۰۱۴

الجواب صحیح

تسألہ اللہ

۱۴/۵/۲۰۱۴



دارالافتاء دار القرآن والحديث للدراسات راولپنڈی

بسمہ تعالیٰ

الحمد للأهلہ والصلوة علی أہلہا أجمعہ

انگریزی نبی سرزا غلام اسلم نے دعویٰ نبوت اور
قادیانی (نام نہاد احمدی) ایک دعویٰ نبوت کی تصدیق اور
لادہوری اسکو فصیح ماننے کی بناء پر دائرۃ اسلم
خارج، سرتہ، واجب القتل ہیں۔ اسلم اور ملاؤں
کے خدیف تو انکی سازشیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ انکی
بنیاد ہی اسی پر قائم ہے۔ لیکن ملک دشمن سرگرمیوں میں
بھی وہ پیش پیش ہیں۔ اسلمی غیرت و حمیت، علم اور
کے سفادات کا تحفظ اور حب وطنی کا اہم ترین تقاضا ہے کہ
ان کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اور انکی سازشوں کو ناکام
کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا جائے۔ سابق غلامی اعلیٰ لیکن
مولانا مفتی ولی حسن قدس سرہ کے فتویٰ کی طرف جوف تصدیق کرتے ہوئے
اسکی زیادہ سے اشد امت کی ضرورت محسوس کرتا ہوں فقط واللہ اعلم

۷۔ جادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ
۱ یونیو ۲۰۰۹ء

قاضی ظہورالحسین مظہر صاحب امیر تحریک خدام اہل سنت والجماعت
دارالافتاء اظہار الاسلام چکوال

الحمد لله والصلوة والسلام على من لا نبي بعده - اللهم آمين الرحمن الرحيم -

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو بھی نبوت نہیں ملے گی۔ اور یہ عقیدہ صرف اُمت محمدیہ کا ہی نہیں بلکہ اُقیم سابقہ کا بھی یہی عقیدہ رہا ہے کہ آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے کیونکہ ہر نبی نے عالم ارواح کے اقرار کے مطابق اپنی اپنی اُمت کو یہ خوشخبری سنائی۔ کہ آخر الزمان پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو صاف الفاظ میں خوشخبری دی کہ میں تمہیں صرف ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو کہ میرے بعد آئیں اور انکا اسم تراوی ہوگا احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۔ حضور کی پیشگوئی کے مطابق تیش بڑے بڑے دجال اور کذابوں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ (۳) قرآن وحدیث کے دلائل قطعیہ صریحہ سے عقیدہ ختم نبوت روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضور آخری نبی ہیں۔ لہذا حضور کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو بنایا اسے حجۃ ماننے والا مرد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (۴) مفتی اعظم حضرت مولانا مصلح حسن فاضل قدس سرہ کے فتویٰ کی اعتراف مکمل تائید کرتے ہوئے مسلمانان عالم اور خصوصاً مسلمان پاکستان سے ہر روز اپیل کرتا ہے کہ وہ منکرین ختم نبوت کا مکمل بائیکاٹ کر کے عزت ایمانی کا ثبوت زندگانی روز قیامت اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت نصیب ہو۔



27-5-2008

امیر تحریک خدام اہل سنت والجماعت پاکستان

بے خوف امیر محمد کی مکمل تائید کرتا ہوں



مفتی عبداللہ

خطیب حقیق جامع مسجد بیکس چکوال
مستاز حسین صوفی خطیب جامع مسجد عمر بیکس چکوال

مفتی ولی حسن لدھیانہ نے

علم اور پادشاهی کا حکم تادباہیت
پر لکھا اور فتویٰ دیا ہے

امینی مکمل تائید کرتا ہوں

جمیل الرحمن

نگری قیاس الرحمن غفرلہ

خادم اہل سنت والجماعت

مدنی جامع مسجد

دارالافتاء جامعہ مدرسہ اسلامیہ چکوال

حکام اہل سنت

چکوال پاکستان

انصار الاسلام چکوال

۲۸ مئی ۲۰۰۸



دارالافتاء والقضاء الشرعی مرکزی مسجد کوئٹہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

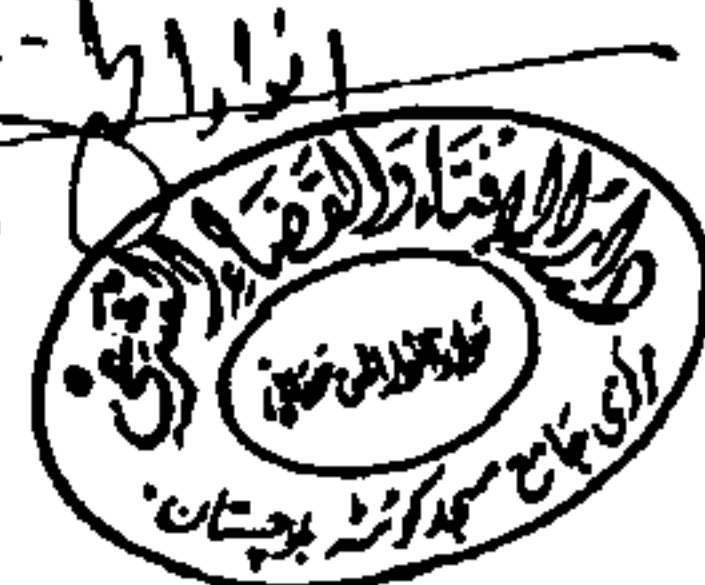
الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبی بعده

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں سلسلہ نبوت آپ پر فتم ہے۔ برصغیر میں فرنگی دور حکومت میں مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نئی امت کی بنیاد رکھی۔ اسی وقت سے علماء امت نے اس فتنہ کا تقاب کیا۔ بالآخر طویل جدوجہد کے بعد ۱۹۷۴ء میں پاکستان کے قومی اسمبلی نے انھیں غیر مسلم، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ قادیانیوں سے بائیکاٹ کے متعلق استاد محترم مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ نے جو مدلل بحقوق فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ حق و جواب ہے۔ اللہ پوری امت کے طرف سے انھیں جزا و غیر عطا فرمائے۔

ایک غیرت مند آدمی اپنے باپ اور خاندان کے دشمن سے قطع تعلق رکھتا ہے۔ بول چال۔ دوستانہ مراسم۔ اور معاملات نفیہ اکتفا۔ اسکو غیرت و حمیت کے قلعہ سمجھتا ہے۔ لہذا ایمانی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے کہ منسوب نبوت برڈالہ ڈالنے والے مرزا قادیانی کی امت سے بائیکاٹ رکھا جائے۔ حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے اس فتویٰ کی عوام راسخا میں خوب تشہیر کی جائے۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

انوار الحق صفائی: خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ۔ و مسجد مرکزی رویت ہلال کیس پاکستان
رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس
تحفظ فتم نبوت

۲۰ رجب ۱۴۲۹ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

انگریز اور دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے جہاں اور بہت سے حربے استعمال کیے وہاں ایک حربہ قادیانی جماعت کی بنیاد رکھنا بھی ہے۔ یہ جماعت جہاد کی بھی منکر ہے۔ اور عقیدہ ختم نبوت کی بھی منکر ہے۔ جبکہ عقیدہ ختم نبوت سے ہی امت کی بقا ہے۔ یہ جماعت کفار کا گروہ ہے۔

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ڈونگی رحمہ اللہ کے فرمانِ فتویٰ کو صرف بحرف ہی سمجھ کر اس پر عمل کرنا فرض سمجھتا ہوں۔ مسزائٹوں سے لین دین اور تعلقات رکھنے کو حرام سمجھتا ہوں۔ اور مسزائٹوں سے مکمل بائیکاٹ کو ایمان سمجھتا ہوں۔

حسین علیہ السلام

مدیر جامعہ فاروقیہ



فہمضان زہیر غفرلہ

مرتبہ

مرتبہ

دارالافتاء مدرسہ عربیہ قاسم العلوم مانسہرہ

الجواب بسمہ تعالیٰ

مفتی رحمہ اللہ کا کتنا ہی مفتی ولی حسن کنونکی نور اللہ فرمودہ کہ فتویٰ سے حرف
بمعرفہ متفق ہوں، اور در مسئلہ مکمل تائید کرتا ہوں، اس فتویٰ کی
ضرورت جس طرح کھل تھی، اسی طرح اس کی ضرورت آج بھی ہے۔
کیونکہ قادیانی کافر، محارب اور زندقہ ہیں، ان سے ہر قسم کا سوشل
بائیکاٹ ضروری ہے۔ ان کی غلطیوں کی شرکت کرنا، اور تجارت،
خرید و فروخت کرنا، یا کسی بھی قسم کا اختلاط رکھنا ناجائز و حرام ہے،
اور دنیا حیات کے سراسر خلاف ہے فقط واللہ اعلم

کتب
مکتبہ دارالافتاء
دارالافتاء مدرسہ عربیہ قاسم العلوم مانسہرہ

مفتی بلال احمد صاحب شاہی مسجد پسرور

بسمہ تعالیٰ الرحمن الرحیم

مخدومہ رضی علیہ وسلم رسولہ الکریم، ما بعد
مرزائی صرف غیر مسلم ہی نہیں بلکہ زندقہ سے ظاہر بات ہے مذہب اسلام میں غیر مسلم کا حکم اور ہے
مرتد کا حکم اور ہے اور زندقہ کا حکم بالکل اور ہے۔
زندقہ سے مکمل مقاطعہ غیرت ایمانی کا عہد ہے۔ دین تو نام ہی غیرت کا ہے بے غیرت کا کوئی دین
نہیں جو مسلمان غیرت ایمانی کی وجہ سے مرزائی فرقہ سے مقاطعہ کرتے ہیں انہیں مبارک ہو
کمال ایمانی اور بروز قیامت حصول شفاعت محمد مصطفیٰ علیہ السلام

علیٰ کامل غیرت مفتی ولی حسن صاحب فد اللہ فرمودہ کہ فتویٰ پر کچھ تحریر اس لئے کر دیا ہے تاکہ اسلاف علماء حق و
جمہور علماء امت کے ساتھ احکام نسبت حاصل ہو جائے درجہ غیرت مفتی صاحب کا فتویٰ اصلاً ترک تائید کا
محتاج نہیں۔

احقر بلال احمد
شاہی مسجد پسرور
بلال احمد
طالب فاضل جامع مسجد پسرور
۰۸ - ۰۵ - ۱۲

دارالافتاء جامعہ حمیرا للبنات رحیم یار خان

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً ومصلحاً . اما بعد .

سیدی و استاذی مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی وحی حسن ٹونکی رحمہ اللہ
کا فتویٰ جو قادیانیوں سے تعلقات، لین دین اور سلام و کلام سے متعلق ہے
وہ بالکل صحیح و صواب ہے اسکی اشاعت انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ مرزائی
کافر، مرتد اور زندیق ہر لہذا قادیانیوں سے تعلقات، لین دین اور ان
کے علم اور خوشی میں شریک نہ بنانا جائز اور حرام ہے اور انکی مصنوعات کا استعمال
دینی عظمت و حرمت کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق عطا فرمائے

آمین

جامعہ حمیرا للبنات
(عربی میڈیم)
چیمبر روڈ علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

اجاب من اصاب
العلماء
عبدالحمید میاں
کتبہ

از دارالافتاء جامعہ ہذا
۲۲، ۸، ۱۲۲۹
۵۸-۵۸-۲۴

مرزئی نائب امیر
اتحاد اہلسنت والجماعت
پاکستان
۵۸-۵۸-۲۴

دارالافتاء جامعہ رحیمہ حسینیہ کلورکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث قطعیہ

اور امت محمدیہ (علیٰ ما جہا الف الف تحیۃ) کے قطعی احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا،

اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین دعویٰ قطعی ہے اور

قطعیات کا انکار کرنے والا کافر، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے

اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر، زندیق اور

دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور

اس کو معتدا اور پیشوا مانے، وہ بھی کافر، زندیق، مرتد اور دائرہ اسلام

سے خارج ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ سلام و کلام

نہشت و برخاست اور لین دین وغیرہ تعلقات ختم کر دیں۔

اس لئے قاریان نبیوں کے بارے میں جو تحقیق مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

نے کی ہے، ایک جامع تحقیق ہے ہم تمام مسلمانوں سے اس کے ساتھ اتفاق کرتے

فقط واللہ اعلم بالصواب

سید

سید الرحمن البلیزی

دارالافتاء جامعہ رحیمہ حسینیہ کلورکوٹ ضلع کبک

الجواب صحیح
الجواب صحیح
محمد الوری
مدیر جامعہ ہذا



دارالافتاء جامعہ عثمانیہ شورکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المتوحد بجلال ذاته وجمال صفاته والصفوة على نبينا
محمد الموثود بسايع حججه ولعبه باوجوديكه ناديا بنون كوكا نر قرار ديا
حاجبا ہے۔ لیکن چونکہ یہ فرزند سادہ لوح عوام کو دعو کا دینے
کیلئے اسلامی اعمال و انحال اختیار کیے ہوئے ہے۔ بنا بریں عام
لوگ انہیں سلمان سمجھتے ہیں۔ اور یہ خفیہ راہوں سے مسلمانوں کے
در پے آزار ہیں۔ اور انہیں اپنی قوم و ممالک کی بچا کر کے اپنی
رباہت کے قیام کیلئے بکھڑے ہیں۔ اسلئے ان سے معاملہ اور نمازلہ
بیت مندی ہے اس بارے میں حضرت مفتی دلی حسن کے دلائل
ساطعہ کافی ہیں۔

مدیر دارالافتاء عثمانیہ شورکوٹ
پاکستان



الحمد لله

دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس اوکاڑہ

خبرہ دہلی علیٰ اصولہ الکریم امانیہ

اس فتویٰ میں حضرت اقدس نورانی مرقہ
نے پانچ گنات مبارکہ اور ۹۲ حدیث مبارکہ تقریباً ۱۰ کتب فقہیہ سے مزاحمت ازہم کل
یہ مفتی بہ قول پیش کیا ہے کہ قادیانی مرزائی کا فریاد زندقہ مرتدیں اور انکار اسلام
معتبر ہے اور نہ کلمہ۔ اور شفی دار گیارہ احکام ذکر فرمائے ہیں جو قرآن و سنت
اور فقہاء اربعہ کی تصریحات کے عین مطابق ہیں ان پر کلام کو عمل ضرور بالعزور
کرنے چاہیے اور اسکی اثبات بھی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے تاکہ سادہ
لوم مسلمان اس نزاع سے بچ جائیں اور خالص اسلامی تعلیمات کے مطابق
اپنی اقتصادی و معاشی و سیاسی زندگی گزاریں اور ان زندقوں کا مکمل
تقصیل بائیکاٹ کریں۔

عام مسلمانوں کے دین ایمان کی حفاظت اس میں ہے کہ حضرت نورانی مرقہ
سے جو شفی دار ۱۱ احکام ذکر فرمائے ہیں ان پر عمل فرمایا تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
اور اسکی آفریں پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سرفروشیوں اور قیامت
کے دن اعلیٰ و الجاہت کے ساتھ اٹھائے جائیں۔

حفظنا اللہ تعالیٰ و جمع المسلمین من سائر الفتن
ما نفعنا منها وما یطعن

آمین

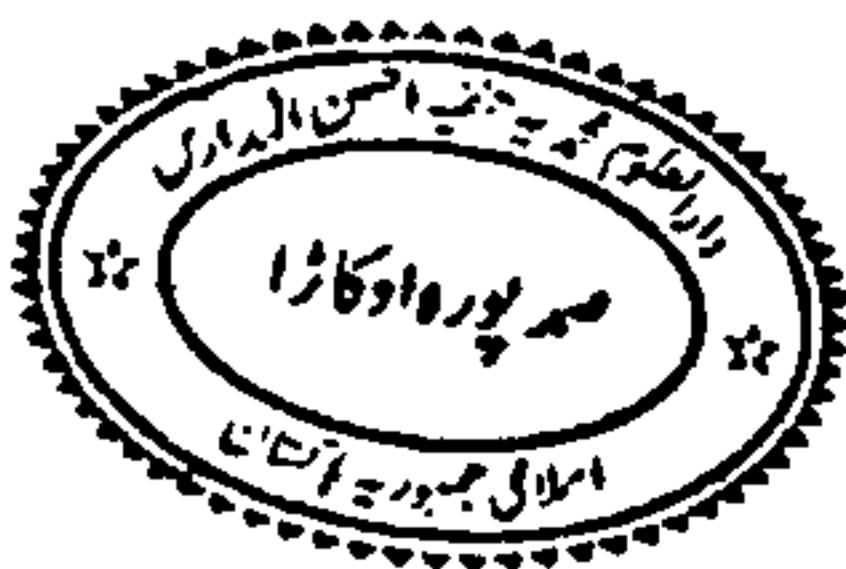
احقر عندم مصلحت اوکاڑوی منزلہ

دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس

غلام مصطفیٰ

صدر پورہ اوکاڑہ

۲۸ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ



دارالافتاء دارالعلوم زکریا اسلام آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

واضح رہے کہ سید الکونین: سرور کائنات فخر دو عالم حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداء نفسی والبی و اُمی) کی ختم نبوت پر ایمان لانا لصوص قطعہ سے ثابت ہے چونکہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار نہ صرف حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں بلکہ توہین انبیاء علیہم السلام کے مرتکب بھی ہیں، لہذا قادیانی فرقہ مذکورہ بالا غلیظ ترین عقائد کی وجہ سے نہ صرف کافر ہیں بلکہ مرتد اور زندق بھی ہیں جن کے احکام عام کفار سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

جہاں تک مسلمانوں کا اس فرقہ خبیثہ سے مکمل سوشل بائیکاٹ کا تعلق ہے کسی مسلمان کی غیرت ایمانی اور حجت دینیہ اس فرقہ کے ساتھ تعلقات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا جبکہ حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن لٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے مدلل فتویٰ تحریر کرنے کے بعد کو کسی بھی مسلمان کیلئے قطعاً اس فرقہ کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات میل جول، خوشی غمی میں شریک ہونا نیز انکی مصنوعات وغیرہ خرید کر انکو فائدہ پہنچانا عقلاً، نقلاً اور شرعاً ناجائز اور حرام ہے

فقط لکھنؤ فیض الدین



دارالعلوم زکریا ترنول اسلام آباد

صدر صبر الاعمال دگرام مقبایں نظام

کی فتاویٰ کا اثر کرنا لہو

در اسلام منبرہ محمد حسنہ الرحمن بنی کریم

دارالقضاء والافتاء جامعہ عربیہ حسن العلوم کوئٹہ

بسمہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختمِ برت اسد شہ بنباری اور مرکزی عقائد میں ہے اور امت مسلمہ کا سلف و خلف
اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے انگریزوں کے آشرباد اور پروگیندہ سے اس متفقہ عقیدہ کو مشکوک
بنانے کیلئے مختلف حربوں سے ہر زمانے میں کوشش کی گئی ہے اور آج بھی ہر سطح پر
دائے درے ہر سطح پر اور میڈیا دار کی ذریعہ یہ پلید اور ناپاک مہم جاری ہے

اس عقیدہ کیلئے اس نیکو دل بزرگ والا بد بخت علفہ قادریانی احمدی اور لاہوری وغیرہ سرگرم
عمل ہیں۔ ساتھ ساتھ دہلوی مخلص مسلمانوں کو مختلف حربوں سے مرتد بنانے کی
کوشش مسلسل جاری رکھا ہوا ہے اس ناپاک مہم کا ایک شعبہ مسلمانوں کو ملوث
کی دلچسپی سے دھوکہ دیکر اپنے شکنجے میں بیٹھانے کی کوشش ہے

یاد رہے یہ فرقہ عام کفار سے بالکل مختلف ہے یہ زنا دار کا ٹولہ ہے جس کے
احکام شریعت اسد میں یکے مختلف ہیں زندیق کے ساتھ ملا کسی بھی قسم
کا تعلق شرعاً حرام ہے ان کی ہر ائیرت معذرت با پرستیوں تعلقات
اور بدعتی قطعاً جائز نہیں بلکہ ان کے سوشل بائیکاٹ اور ہر طرح قطع تعلقی
ہر مسلمان پر فرض ہے ہمیں کوئی بھی کرنے والوں کو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی مبارک شفاعت سے باغہ دھو بیٹھنے کا خطرہ ہے

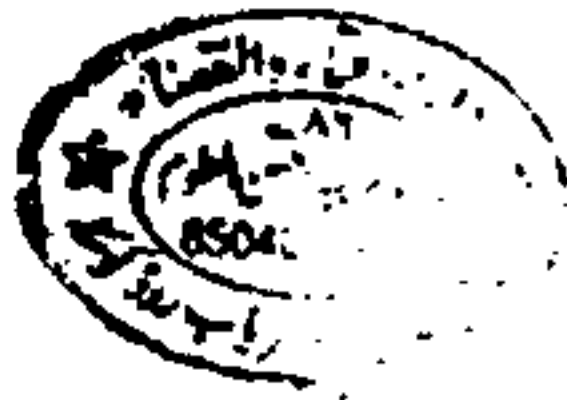
پوری تفصیل مفتی اعظم پاکستان مفتی دلی حسن چوہدری صاحب کے فتویٰ میں
مذکور ہے جس پر مسلمان کیلئے عمل کرنا فرض ہے

نقطہ بندہ علی

دارالقضاء والافتاء جامعہ عربیہ حسن
شرقیہ منیف آباد سرپاب روڈ کوئٹہ

۲۱ رجب ۱۴۲۹ھ

۲۷



دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ثونکی نور اللہ فرقہ کما قادیانوں
سے سلام و کلام ، قلبی میل جول ، معاشرت و تجارت ، لین دین ، مشاوریات
اور ہر قسم کے تعلقات کے بانی کاٹ کا فتویٰ جو آیات قرآنیہ ، احادیث نبویہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) ، تعامل صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور فقہار اہل سنت رحمہم اللہ تعالیٰ
کی عبارات سے مدلل ہے ۔ بندہ من وعن اسکی تائید کرتا ہے ۔
عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار
اور مرتدین کے مسائل و عقائد اور فرقہ قادیانی کے مسائل و عقائد سے منسلک فتوایں کے
موافق و مطابق عمل کریں ، تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اسکی آخری و منعم حضور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دربار میں سرخرو ہو سکیں ۔

اللهم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعاً
وارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتناباً ۔

بندہ رحمت اللہ علیہ
خادم دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہ
ولیسٹر ہج ۳ راولپنڈی ۔
محمد شکیل احمد



محمد المالك
خادم جامعہ اصحاب صفہ
ولیسٹر ہج ۳ راولپنڈی

المالك

مذکورہ فتویٰ باطل صحیح ہے

نور اللہ فرقہ مدرس مدرسہ جامعہ الامام علیہ
ریاستہ جہانگیر پور راولپنڈی

دارالافتاء جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ قرآن و حدیث کی نصوص قطعیہ صریحہ سے ثابت ہے، امت مسلمہ میں یہ عقیدہ تو اتر سے چلا آ رہا ہے اور اس پر ہمیشہ اجماع رہا ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھنا کسی بھی شخص کے مؤمن ہونے کے لیے لازمی شرط ہے، آپ کے بعد جو شخص کسی بھی معنی اور تشریح کے لحاظ سے نبوت کا دعویٰ کرے وہ بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور مرتد ہے، اسی طرح جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو نبی و پیغمبر، مصلح، مجدد، راہبر حقیقی کہے۔ ایمان تسلیم کرے اس کا بھی وہی حکم ہے جو خود مدعی نبوت کا ہے۔

ابتداءً اسلام سے آج تک اسلام کے خلاف بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے لیکن دنیا میں پائے جانے والے تمام فتنوں سے بڑا اور خطرناک فتنہ مرزائیت و قادیانیت کا ہے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس کی ریشہ دو انیاں برابر جاری ہیں، جو اپنی مختلف حرکات شنیعہ خبیثہ سے اسلام اور اہل اسلام کو کھلم کھلا نقصان پہنچانے میں مصروف ہے، قادیانی مختلف طریقوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنے دام تزدیر میں پھنساتے ہیں اور ان کی متاعِ ایمان برباد کر ڈالتے ہیں، اس طرح بہت سے مسلمان ان کے پھیلائے ہوئے منقش جال میں پھنس کر اپنی متاعِ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

اس دجالی فتنہ کی میدائش کے وقت سے ہی علماء کرام اس کی سرکوبی کے لیے میدانِ عمل میں مصروف ہیں، حضرات علماء کرام ہی کی مسلسل محنت اور کادش سے 7 ستمبر 1974ء کو وقت کی حکومت نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن مرزائیوں نے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا، اس فیصلہ کا عملی نفاذ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ حضرات علماء کرام اور وہ تمام حضرات جو اس فتنہ کی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں یہ ان کا فریضہ ہے کہ وہ عام مسلمانوں کو اس فتنہ کے دجل و فریب سے آگاہ کریں تاکہ کوئی ملعون مرزائی ر قادیانی کسی مسلمان کو گمراہ نہ کر سکے۔ تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرزائیوں / قادیانیوں کا مکمل سیاسی، اقتصادی، معاشی، معاشرتی بائیکاٹ کریں۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو کافر و مرتد تسلیم کریں۔

مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی ذوالشہرہ کا تحریر کردہ فتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے اور ہمیں اس سے حرف بہ حرف اتفاق ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس فتویٰ کی تشہیر و اشاعت آج بھی ویسے ہی ضروری ہے جیسا کہ بوقتِ تحریر فتویٰ

ضروری تھی کیونکہ فتنہ و سرزاشت اس وقت بھی سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنا میں ویسے
ہی معروف ہے جس طرح پہلے تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں محنت کرنا والوں کی محنت کو
قبول فرمائیں اور ان کو اجر عظیم سے نوازیں۔ (آمین بھرمتہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) —

المرقوم ۱۸ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ -

کتبہ:-
محمد بن الیقین غفرلہ
دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد



نبدہ بھی مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وحی حسن صاحب
کے فتویٰ سے مکمل اتفاق رکھتا ہے۔ ۱۲
ابو اکریم محمد ادراس دہلوی غفرلہ
۱۸ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

محمد ادراس دہلوی

المفتی راشد ری جماعہ خیر العلوم
خبر بورا سواتی بہاولپور

دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی باجماع امت کافر اور کفر اسلام سے خارج ہیں تمام پانیوں کے
بارے میں حضرت مفتی صاحب کے فتوے سے ہمیں مکمل اتفاق ہے۔

محمد صدیقی

دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد
۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ ۱۹ مئی ۲۰۰۸ء



الجواب صحیح
بسم اللہ تعالیٰ
استاذ دارالعلوم فیصل آباد

الجواب صحیح

الحق مدد رسول علی ملہ

استاذ الحدیث دارالعلوم فیصل آباد

میں تصدیق کرتا ہوں

شیخ الحدیث سید سلیمان علی شاہ

دارالعلوم فیصل آباد

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور

حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹھی رحمۃ اللہ علیہ
کا تحریر کردہ فتویٰ بالکل صحیح اور درست ہے۔ اور آج بھی اسکی اہمیت
وضورت اسی طرح باقی ہے جیسا کہ فتویٰ جاری ہونے کے وقت تھا بلکہ اسکی بھی زیادہ ہے۔
لہذا قادیانیوں سے میل جول، سلام کلام، لین دین غمی خوشی، معاشرت، تجارت
اور ہمہ قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ سہ ماہی کو اس سلسلہ میں عزت ربانی
کا ثبوت دینا چاہیے۔ درود عظیم بالعباد

محمد امجد اللہ فاروق
۱۴۲۹/۲/۹ھ

عبدالحق
(عسکری الرحمن)



الجواب صحیح
عبدالحق
۱۱/۵/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
عبدالحق
۱۱/۵/۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رائیونڈ روڈ لاہور

آج کل فتنہ قادیانی جس تیزی سے پھیل رہا ہے اس کا تقاضہ یہی ہے کہ اس کو
ایسی شہادت سے فہم کیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت اور لینے ایمان کے
کامل ہونے کا ثبوت دیا جائے اسی کو شخص کے سلسلے میں مفتی اعظم حضرت ولی حسن ٹوٹھی
نے قرآن و حدیث سے فتویٰ صادر کیا ہے بندہ من و عنان اس سے اتفاق کرتا ہے۔

مدیر
دارالافتاء عمر بن خطاب لاہور



مفتی رحمان محمود
جامعہ عمر بن خطاب لاہور

[illegible]

۱۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۲۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۳۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۴۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۵۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۶۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۷۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۸۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۹۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔
۱۰۔ اہل اللہ کے لئے جو کہ وہاں سے ہوں۔

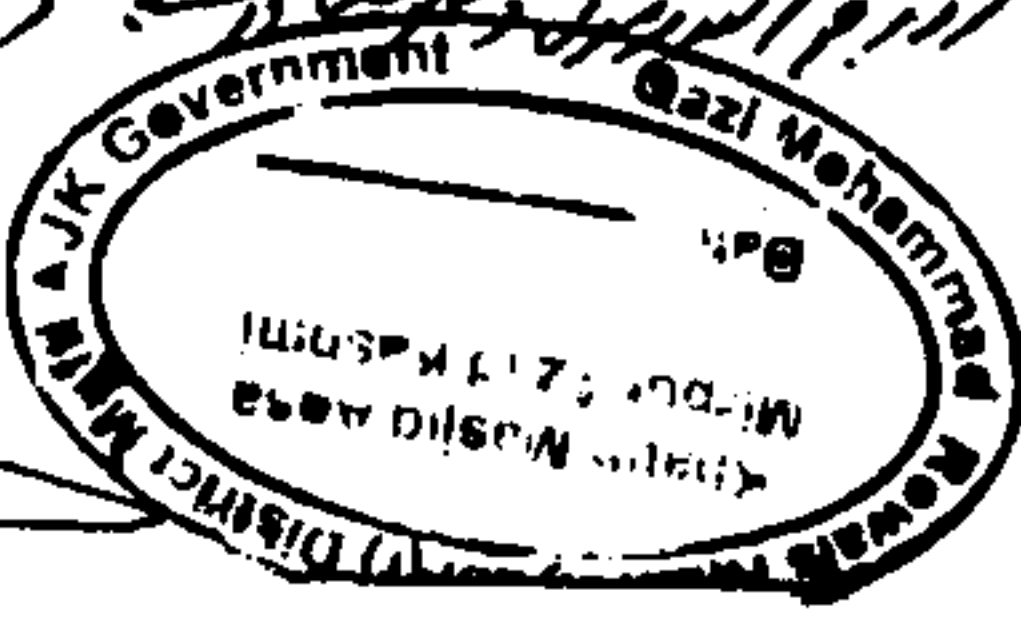
نذیر برائے، یہ کتاب دینیوں کی مسئلہ انبیاء میں تفرقہ فتنہ فرام ہے۔ کیوں کہ کسی مرتد اور ازواج
 کے جہاد و اصل قرار دینا، اور شرک و مرتد پر سیدہ و لفظ استعمال کرنا، مزدیموں کو مہر و ہنہ
 سب بات فرام ہیں۔ اور جہاد و یمن پستان کی یہ سبوں اعلیٰ مقامات و مقامات منہا ہے، یہ فرام فرام
 رحمہ اللہ علیہ لہذا اور دیگر اعلیٰ مقامات بھی نامائز ہیں۔ اب صرف مال و اخراج و حرجی ہے، یہ اب بدشکر و نذیر
 کی ارتقا کی کہوں اور یہی شرک و شرک ہے، چاہے یہ نماز، خادہ، نام دیا گیا ہو۔ اب شکر ہی
 اگر عہد و شرک کرنا ہے تو مرتد ہے، اور اگر ابراہیم و سرک کرنا ہے تو مسند گناہ گار ہے
 مزدیموں کے کتب خانہ یہ قرآن کے نسخہ فروخت کرنا کوئی قرار دیا جائے، اور ان کا منکر مانتا ہے۔
 با سچا لکھ لکھ کیوں کہ ان کا انداز و دوسرے عہد اور شرک و سچا فرام ہے۔

رن کے تمام تجارتی، کاروباری، رہنما ۱۰/۷/۷۷ء قلعہ فروریہ۔ سدرت القلم نہ کرنا

حاجہ مرزا بیگم دیکھ، ارورم اس کے شخصیات دیکھ۔ وہ خدا پرستوں کا دیکھا ہے۔

دارالافتاء

خانہ کتبہ



دارالافتاء الجامعہ الاسلامیہ (ملحقہ جامعہ اشرفیہ لاہور) امبوره مظفر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على رسوله المجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اما بعد یہ امر اہل نظر کے ہاں روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تاریخ اسلامی میں جس قدر بگاڑ اور کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں ان میں اکبر الکبائر فتنہ قادیانیت ہے۔ مرزا غلام احمد ملعون اس فتنہ کا بانی مہمانی ہے جو کفریات کی لائن لگا کر ٹٹی خانے میں جا مرا ہے۔ اس فتنہ نے تقریباً ایک صدی سے مسلمانوں میں نفاق، کفر، دجل اور ارتداد کی تباہ کن اثرات چھوڑے ہیں خصوصاً نوجوان نسل کو جنسی بے راہ روی کا شکار کیا۔ اس فتنہ نے عورت کو ننگا کر کے بازار کی زینت بنا کر اس ٹٹو کی طرح رکھا جسے استعمال میں لانے کے بعد ردی میں پھینک دیا جاتا ہے اس فتنے میں اصل میں یہودیت اور عیسائیت کے اس پلان کو ترقی دی جو انہوں نے اسلام دشمنی میں طے کر رکھا تھا۔ یقیناً یہ فتنہ اکبر الکبائر فتنہ ہے دنیا اسلام کے لئے یہ وہ زہر ہے جس میں مٹھاس کی آمیزش ہو اور کھانے والے کو محسوس نہ ہو۔ یہ فتنہ وہ کینسر ہے جو جسم میں سرایت کر جانے کے بعد انسان کو جہنم کا مستحق بنا دیتا ہے۔ مرزا غلام احمد ملعون کی تضاد بیانی، کفر الحاد، ارتداد کے بیان میں اس کی اپنی کتاب روحانی خزائن، ازالہ، تریاق الغلوب وغیرہ کا مطالعہ کافی ہے۔ چہ جائے کہ اس کے کسی نقاد کو پڑھا سنا جائے۔

الغرض مسلمانان ملت کا ان مرزائیوں سے اخوت و مروت قائم کرنا، دلی دوستی رکھنا، رشتہ دینا یا لینا، محبت رکھنا لین دین کرنا سبھی حرام ہیں۔ کوئی مرزائی کسی مسلمان کا اصلاً کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہو سکتا الا یہ کہ مسلمان کو مرتد کرنے کی غرض سے کسی ہمدردی کا اظہار کر دے۔ ختم نبوت کا وہ معنی جو نصوص قرآنی سے ظاہر ہے اور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے عیاں ہے کہ اس کی معنوی تحریف

کرنا کفر فوق کفر ہے اور وہ ظلم عظیم ہے جس کی معافی نہیں۔ ختم نبوت کا انکار کسی معنی میں ہو کفر اور ارتداد ہے اور منکرین ختم نبوت واجب القتل ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔

القادیانی کذاب دجال، ضل بنفسه و اضل الناس و تحرف فی القرآن ای فی معانی الآیات القرآن. و کذب متعمداً علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ادعی انه نبی فی عون الیہودیہ و النصرانیہ واعان للکفر بخلاف المسلمین. و فی دعوات القادیانیہ انه (لعنه الله) مہدی. مسیح. و بعد ذالک نبی والحق. ان یقاطعه المسلمون کلاً لارتدادهم و کفرهم و بہتانهم علی الاسلام.

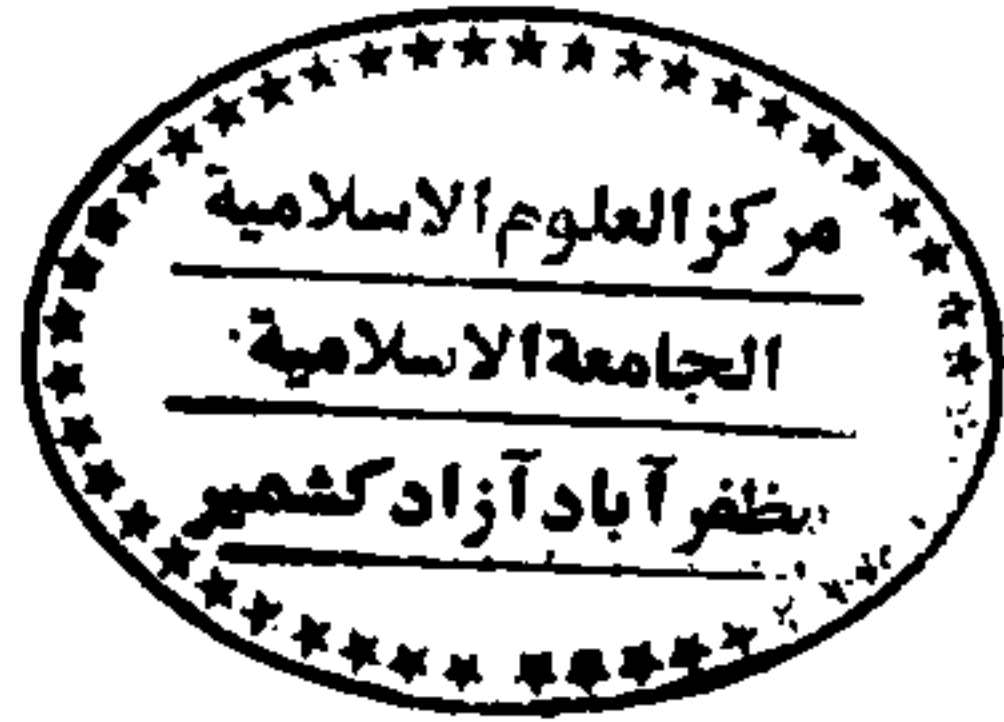
الطاف حسین

الطاف حسین، خادم الحدیث

فی المرکز لائل السنہ والجماعۃ، الجامعۃ الاسلامیہ امہور

مظفر آباد کشمیر الحرۃ.

مدرسۃ عربیہ اسلامیہ
دارالافتاء
امہور مظفر آباد آزاد کشمیر



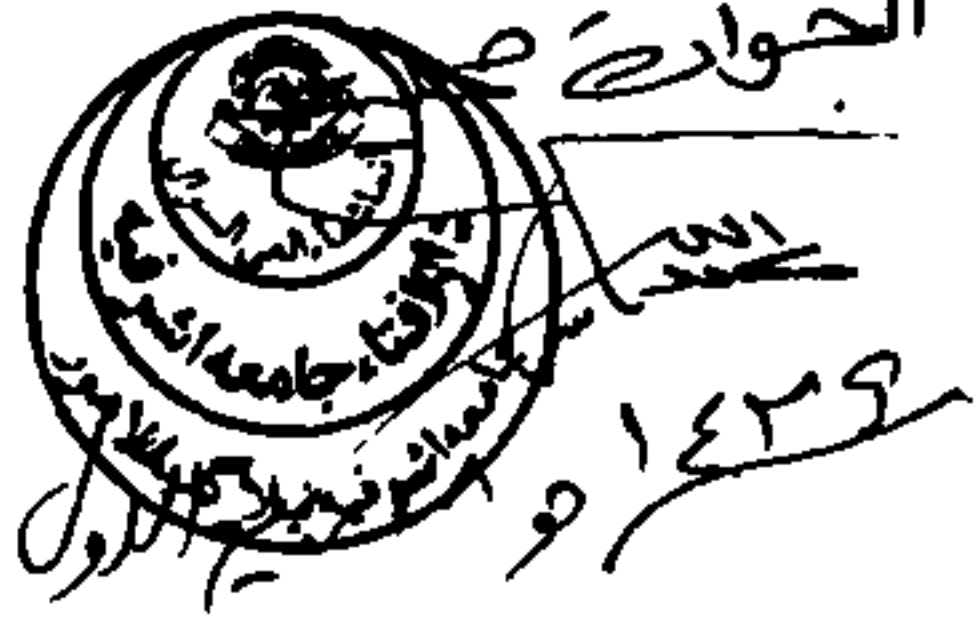
دارالافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

نحمدہ و نصلی و سلم علی رسولہ الکریم ،
اما بعد : اس وقت اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ
قادیانیت کا فتنہ ہے، جو عام سادہ لوح مسلمانوں کو ہر طرح سے فریب
اور دھوکہ دے کر گمراہ کر رہے ہیں ان ہزاروں کے ارتداد اور خارج از اسلام
ہونے پر امت اسلامیہ کے تمام حکام مذکور اور شرعاً غائباً سجالاً و جنوباً
تمام درباب فتاویٰ داعیہ کرام کا باہمی اتفاق ہے، مفتی اعظم پاکستان
مولانا مفتی رحلی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ نے اس استفادے کے جواب میں

عزری لہور پر جو کچھ ارشاد فرمایا ہے بندہ اس سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہے۔
 دے لے کہ اللہ جل جلالہ تمام مسلمانوں کو اس ستم قاتل فتنہ سے محفوظ

فرمائے۔ آمین

احقر خدامحمد مفاہد الغفر
 (مدرس) جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور



مولانا محمد ادریس صاحب دارالافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

مُحَمَّدٌ وَنُفْلِي وَنُسْلُمِ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
 اما بعد:

حضور اہرم رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت
 میں سے جو چیز اسکی بنیاد کا درجہ رکھتی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بارے میں خاتم النبیین کا عقیدہ ہے کیونکہ حضور علیہ السلام
 کی ختم نبوت کا منکر صرف کافر ہی نہیں بلکہ مرتد
 ہے لہذا بنی علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت و عقیدت کا تقاضا
 یہ ہے ہم بطور امتی ہونے کے صدقِ دل سے خاتم النبیین ماہیں
 نیز جو گروپ (قادیانی) ہے تمام علماء حق کے قول کے مطابق
 وہ مرتد ہیں بندہ عاجز اس بات کی تائید کرتا ہے کہ جو حضرت
 مولانا ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے وہ تمام علماء
 حق کی ترجمانی کے مترادف ہے اللہ تعالیٰ ہم کو آپ علیہ السلام کا
 سچا امتی اور محب بنائے اور عقیدۂ ختم نبوت دلوں

میں راسخ فرمائے اور مرتدین اور منکرین ختم نبوت کا
قلع قمع فرمائے آمین

محمد علی

دارالافتاء
جامعہ اہل سنت والجماعہ

لاہور ۲۸ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ سیدنا سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم نبوت کا عقیدہ کائنات میں مسلم عقیدہ ہے جس کا عہد و پیام عالم لوح میں رب ذو الجلال نے
حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب انبیاء سے لیا اس عہد و پیام میں اس
بات کا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین کے ہونے کو ہر نبی کو پابند کیا گیا کہ ہر ایک اپنے اپنے
دور میں اپنی امتوں کو اس عقیدہ سے آگاہ کر دیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الزماں نبی ہیں
جو کہ خاتم النبیین ہو گئے اس لیے اس عقیدہ کا منکر جاں و دہ قرآن مجید کا منکر ہے اس کے ساتھ آسمانی کتاب
بالخصوص نورات الجبل و بعد کے بھی سچی تعلیمات کا منکر ہے

اسی طرح ختم نبوت کا منکر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء و رسل کا منکر ہے
اسی لیے کہ ان انبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کا انکار بدترین کفر ہے اس زمانہ کا
جو شخص منکر ہو دین بق بلکہ بدترین کافر ہے وہ اہل کتاب میں بھی قطعاً شامل نہیں اسی لیے مادیانی اس
عقیدہ کے انکار کی بناء پر کتاب اللہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امد آب سے پہلے تمام سابقہ انبیاء
کے عہد و پیام کو جو انہوں نے ہر دور میں اپنی اپنی امت کو اس عقیدہ کا اظہار کیا بالخصوص نورات
الجبل میں تو اب صلی اللہ علیہ وسلم کا صراحتہ نام لیکر خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہو گئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام محمد لیا تھا احمد بھی بتلایا سنا کفر یہ بھی بتلایا ابھریں
ان کو زندہ آسمان پر اٹھا کر لے جا رہے تھے کہ قرب نبیانت میں برابر مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اتنی بنا کر زمین پر اتار دیں گے جس کا میں پوری رہے زمین پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خاتم النبیین کا اقرار لوں گا

جو اقرار نہیں کریگا وہ مجھ سے بغاوت کریگا وہ لوگوں میں میں فساد پھیلا رہے ہو گئے ہیں ان سے
جنگ کا اعلان کروں حق کر میرا رب ان سب پر غلبہ دے گا اس لیے ان تاریخی حقائق اور قتالی لکھنے
درات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعلیمات کی بغیر پر حضرت استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث مفتی اعظم
دہلی حسن ٹوٹکی لود اللہ مرتدہ کے قادیانیوں مرزہوں کے خلاف لکھا جانے والا فتویٰ ایک ایسا ہی تصدیق
کہ جاتی ہے اس فتویٰ کو ہر مکتب فکر کی تصدیق حاصل ہے جو شخص بھی اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہے
وہ درحقیقت اپنے ایمان کا اظہار کرنا ہے ختم نبوت کے منکر قادیانی مرزائی یا کوئی بھی اور شخص یعنی
منکر حدیث وغیرہ کے ناک پرہوں وہ درحقیقت پاکستان کے متفقہ آئین کے بھی باغی ہیں
وہ کبھی پاکستان کی سرزمین کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے بالخصوص جہاں تمام علماء دین نے دشمنوں
مہاں وہ آئین سے بغاوت کرنے ہوئے جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے بھی اور ان کی پارٹی کے
بھی بدترین دشمن جس اور ہر دور میں منافقت کیساتھ دشمن رہیں گے چونکہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم
نے اپنے دور حکومت میں علما و حضرات کی خدمت و مائش نے نتیجہ میں ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں کو جب
کافر قرار دیا تو اس وقت تمام سیاسی پارٹیوں نے قائدین نے بلا تفریق اس کو منظور قبول کیا
لہذا پاکستان کی ہر سیاسی پارٹی کے کارکن کا ایمانی فرض ہے کہ اس عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے
در نہ جہاں پاکستان کے آئین سے بغاوت ہوگی وہاں اپنی پارٹی کے قائدین مرحومین سے بھی
بغاوت ہوگی اللہ رب العزت ہر مسلمان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اس عقیدہ
ختم نبوت کی حقیقت تو اس فتویٰ کے مطابق سمجھئے اور اس پر ایمان کیساتھ قائم رہنے
کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الیدر ذہیر علیہ السلام

رئیس دارالافتاء (مدنی دارالافتاء)

مدیر جامعہ سیدنا اسعد بن زرارة بیہاولپور



محمد رفیع

سازن رئیس دارالافتاء جامعہ حقانہ

۳۔ دسمبر ۱۴۲۹ھ بمطابق

۸ / ۱۰ / ۲۰۰۸

دارالافتاء مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا

قاریانیوں سے شدید نفرت کا اظہار اور مکمل بائیکاٹ ضروری ہے اور ہم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودھا کے اساتذہ کرام مولانا مفتی ولی حسن ٹوانکی کے تحریر کردہ فتویٰ سے بالکل اتفاق کرتے ہوئے قاریانیوں سے مکمل نفرت اور بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہوئے دیگر تمام مسئلہ سے بھی اس کی اپیل کرتے ہیں۔

ما ارید الا اصلاح و ما توفیقہ اللہ علیہ توکلت والیہ انیب حسبنا اللہ و نعم الوکیل

فقط عادلہ اعلم بالصواب

عفو لہ ولوالدیہ

۵/۶/۲۹ م

محمد ابراہیم عفی عنہ
مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا
۵/۶/۲۹ م

بندہ محمد رفیع
مدرسہ مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودھا
۵/۶/۲۹ م
جلدی الدفتری ہرمزہ مشعل
مطبعہ ۱۰ جون ۲۰۰۸ء

قواعد مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا



دارالافتاء مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین اسلام عقائد و عبادات کے مجموعہ کا نام ہے۔ اعمال کی صحت اور عدم صحت کا نڈا مدار عقائد پر ہے۔ عقائد کی درستگی کے ساتھ اعمال میں کمی بھی ہو تو انشاء اللہ ایک دن نجات کا دار بنے گی۔ اور اگر خدا نخواستہ عقائد غلط ہو جائیں، بالخصوص ضروریات دین سے متعلق عقائد میں تبدیلی سے سارے اعمال صحیح اکارت چلے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اور آپ کے ختم الرسل ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے۔

دین میں سے ہے۔ اس کا انکار کرنا یا اس میں تاویل کرنا موجب کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف ختم الملک کا انکار کیا بلکہ وہ خود کو نبی ثابت کرتا ہے۔ اور نہ ماننے والوں کو کافر کہتا ہے۔ اس کے علاوہ تو ہمیں انبیاء کرام تو ہیں رسالت احمد تو ہیں باری تعالیٰ کا معاذ اللہ ارتکاب کیا ہے۔ یوں اس میں صرف ایک وجہ کفر نہیں، بلکہ وجوہات کفر اس میں پائی جاتی ہیں۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ ان کفریات کو اسلام کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ اور کہنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے جو کہ کفر کی بدترین شکل ہے۔ ایسے اس کا معاملہ عام کفار سے مختلف ہے۔ ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان کا ایمانی تقاضہ ہے تاکہ سادہ دل مسلمان ان کی شرارتوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اور اس نظریہ کے حامل افراد کی مکمل پہنچ گئی ہو۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی مدنی حسن ٹونگی کا فتویٰ مدلل و معقل اور کافی شافی ہے اور ہم اس فتویٰ کی من و عن مانید کرتے ہیں۔ اس کی اشاعت مسلمانوں کیلئے باعث اجر و ثواب ہے۔ اللہ اعلم ان الحق حقاً و رزقنا انباء اللہ علیہما نعوذ بہ من الفتن ما طعم منها ما لطن

واللہ هو العاصم من الضر و رد الفتن

بندہ اُسامہ بن عبد المجید مفتی مدنی

دارالافتاء مدینہ اشرف العلوم گوجرانوالہ
جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

محمد طہار علی بک



الجواب صواب
مفتی مدنی
افتاء مدنی

دارالافتاء جامعہ سراج العلوم مانسہرہ

۲۳ ربیع الثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
امامہ حضرت مفتی اعظم نور الدین عارف قادری مدظلہ العالی کے فتویٰ مدنی سراج العلوم گوجرانوالہ و فتاویٰ مدنی مرزا غلام احمد قادیانی
اور ان کے خدو خداز از العلوم و اسلام کا جو بنیادیں عہدہ نے تو حید و غم نبوت و ہر مسلمان کی
ایمان کا بھروسہ ہے جس طرح تو حید کے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا اس طرح عہدہ غم نبوت کے بغیر

آدمی حسیں نہیں ہو سکتا مگر ایمانی مصلحوں کی ذریعہ کاغذات قبہ کیں پڑا کر رہے ہیں اور ان سے
اللہ تعالیٰ کر کے رکھیں گا۔

حق منور اور گھبرائیں گے باطل کا منہ ٹوڑیں گے

عزم بیمار اپنے سید ب فہم بنوے زندہ باد

تمام حسیں کے مناد باز گزشتہ کہ اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کی وسیع
رکھیں جو نور فہم مرزا نے سے مسوئل با شہادت کریں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ جلت قدرت
و عز سلطنت ہم سب کو ربیب علیہ السلام کی شفاعت اور ان کے دست مبارک سے حوائج
کوڑ کا یاں اور ان کے قبضہ سے کفر و کینہ سے جگہ جگہ مٹا دیں و انہیں ہم آہن تم آہن

الر ارحم
سید غنی علیہ السلام
دارالافتاء جامعہ محمدیہ تونسہ شریف
دارالافتاء جامعہ محمدیہ تونسہ شریف
دارالافتاء جامعہ محمدیہ تونسہ شریف

دارالافتاء جامعہ محمدیہ تونسہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از حبیب الرحمن
جامعہ محمدیہ تونسہ شریف

محمد و نصلی علی رسولہ الکریم

لما بعد۔ میرے فخرم مسلمان جاؤ۔
حبوب کائنات۔ خاتم النبیین۔ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سچی محبت۔ اور ختم نبوت پر ایمان رکھنا مسلمان اور
مومن ہونے کیلئے ضروری ہے۔ جس طرح محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
بغیر ایمان ناقص ہے۔ اسی طرح ختم نبوت ماننے کے بغیر بھی ایمان
ناقص ہے۔ جو بد بخت محبوب کائنات محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم

کا دشمن ہے۔ وہ پوری امت کا دشمن ہے۔

آج کے پُرفتن دور کا خدایاں/مرزائی منکر ختم نبوت ہے

اسلئے مرزائی کے کافر ہونے مُرتد اور زندیق ہونے پر پوری
امت کے مشائخ، محدثین، علماء، مفتیان کرام، فقہائے عظام کا متفقہ
فتویٰ ہے۔ اور حکومت پاکستان کی چھوٹی بڑی تمام عدالتوں کا اور وکلاء
بج صاحبان اور تمام سیاسی زعماء قائد بن کا جی مرزائیوں کے کافر مرتد ہونے
پر اتفاق ہے۔ تمام اُمتِ مسلمہ کے مسلمان جانہوں سے گزارش ہے کہ
ان قادیانیوں کے ساتھ میل جول۔ کاروبار میں شراکت۔ شادی غمی میں شرکت
کرنا غیرتِ ایمانی اور عشقِ مصطفیٰ اور محبتِ رسول کے منافی ہے

اسلئے ان مرزائیوں سے مکمل بالکٹ کریں۔ اس سلسلہ میں
ہمارے بزرگ عالم دین مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمہ اللہ کا فتویٰ صحیح ہے
ہم اسکی تائید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور پر نور مل اللہ علیہ وسلم کی
سچی محبت اور عظمت اور بروز محشر شفاعت نصیب فرمائیں آمین ثم آمین
والسلام۔ محتاجِ دعا۔ **حیدر علی صاحب** مہتمم و بانی جامعہ محمدیہ گلشن قمر
لم ۲ جلوی الثانیہ ۱۴۳۰ھ



صدر مدرس اہل سنت و جماعت دارالافتاء دارالافتاء
مفتی محمد رفیع صاحب جامعہ مفتیان کرام کے مخطوطہ
مفتی محمد رفیع صاحب
عبدالمجید صاحب

لکھنؤ

دارالافتاء مدرسہ امدادیہ ماہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

الْبَابُ دَلَالَةُ التَّوْفِيقِ :

حضرت مفتی اعظم مبنی دلی حسن ٹونکی صاحب نور اللہ مرتدہ نے قادیانیت کے بارے
میں فتویٰ دیا ہے۔ وہ عین ستر لیت کے معنی ہے۔ یہ تو نیک قادیانیت فرقہ کا لفظ
اسلام ہے۔ کچھ لوگوں سے بالکل غلط ہے۔ یہ کہہ انگریز نے اپنے مفادات

کیجئے اسلام کو بدنام کرنے اور اجماعی مسائل سے امت کا اعتقاد اٹھانے
کیجئے ایک فرقہ تیار کیا۔ بعد میں کلو اسلام فرقہ میں شمار کیا۔
اور اپنی مالی آمد اور دوسروں سے اسے پوری دنیا میں مستعار کر دیا۔
بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے امت کا تعلق ختم کرنے کی ایک ناپاک
سازش تھی۔

لہذا یہ کسی پر فرض میں کبہ ان سے قطعاً تعلق نہ رہا ہے معاملہ
میں یہ سب سے اعتبار سے ہو۔ کیونکہ سرزبان صرف حاضر
میں ہے۔ کبہ اسلام کے خلاف ایک بغاوت بعد سازش کا نام ہے
مسعود الرحمن۔ مفتی مسعود الرحمن

مفتی مسعود الرحمن دارالافتاء دارالعلوم چنیوٹ
مفتی مسعود احمد ایہ جامع مسجد عبدالغنی بنیامین و نجیب علیہ السلام

مدارستہ اسلامیہ (چنیوٹ)
ڈیپارٹمنٹ 2 نمبر 2

مفتی ادیب خاں ادیب خاں

شرفیہ

محمدنا وقار

محمدنا عابد

محمدنا عابد

محمدنا عابد

دارالافتاء دارالعلوم چنیوٹ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نور اللہ مرقدہ کا قادیانوں سے
تمام قسم کے قطع تعلقات کے بارے میں تحریر کردہ فتویٰ سے ہم تمام مسدین مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ
من و من اتفاق کرتے ہیں۔



- ① محمد الرشیدی لکھنؤ کے استاد الحدیث
- ② محمد یعقوب خان پوری لکھنؤ کے استاد الحدیث مفتی
- ③ محمد اکرم خان لکھنؤ کے مفتی مدرس مدرسہ
- ④ مولانا مفتی محمد حسن فتح العلوم چنیوٹ

سرور
بندہ محمد مدظلہ العالی
مدرسہ فتح العلوم از دارالافتاء
مدینہ فتح العلوم چنیوٹ
12/6/1429ھ

محمد رشیدی
ناظم اعلیٰ مدرسہ فتح العلوم
22/6/2008

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ چنیوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم العین ہونا اور آپکا آنحضرت
پیغمبر ہونا آپکے بعد کسی نبی کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا اور یہ مدعی نبوت
کا کاذب و کافر ہونا ایسا مسئلہ ہے جس پر علماء کرام سے لے کر
آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع و اتفاق رہا ہے
قادیالی فرقے کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا
مفتی ولی حسن صاحب ڈونلڈ رچ جو کچھ تحریر کیا ہے تبہ اس
سے اتفاق کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ کچھ تو کر کر لیا ہے تبہ اس
سے امت مسلمہ کو محفوظ فرمائیں ۔

بندہ سید علیہ عفی عنہ

دارالافتاء

جامعہ دارالعلوم حقانیہ چنیوٹ

۱۳۶۹ / ۶ / ۱۲
حج



مفتی محمد ساجد لاہوری صاحب جامعہ حنفیہ سراج العلوم لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه مباركاً عليه كما يحب ربنا ويرضى
والصلوة والسلام على من لا نبي بعده ولا رسول بعده ولا أمة بعده
خاتم النبيين، خاتم الرسل، سيد الرسل صلى الله عليه وسلم فراه نفعي
وآلہ و آلہ کی ختم نبوت پر بہارا مال، جان اور اولاد قربان ہو
جائے، غلامی رسول، محبت رسول صلى الله عليه وسلم کا پورا حق ادا ہو
جائے تریہ خوش قسمتی اور سعادت دنیوی و اخروی ہوگی۔
ایمان کے دو پیر پڑتے ہیں (۱) ایمان ^{ایسے} محبت اور کافروں، دشمنان
اسلام سے نفرت رکھنا جیسا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ اذلت علی
المؤمنین اعداء علی الکافرين، دوسری جگہ ارشاد ہے کہ اشد اعداء علی
الکفار ما صعد بنہم، تناد یا فی دشمنان اسلام، دشمنان رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم مرتد، زندق ہیں لہذا ان سے نفرت کرنا اور ان کا
مکمل بائیکاٹ کرنا بے حد لازمی ضروری ہے اور مسلمانوں کا اس گروہ
سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، میل جول رکھنا، غوثی غمی میں شریک ہونا
کسی قسم کا کوئی معاملہ شرعاً و نقلاً ~~کھڑا~~ ناجائز و حرام ہے۔
بند ناچیز مفتی ولی حسن لدنکی رحمہ اللہ کے فتوے شعی من وعن
حرف بحرف تصدیق کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ سے التجار ہے کہ
سب مسلمانوں کو ختم نبوت کی جو کیداری کے لئے قبول فرمائے
نیز دنیا و آخرت کے تمام معاملات و مراحل میں آسانی و کامیابی
عقیدہ ختم نبوت کے صدقے عطا فرمائے۔

لا شئی محمد ساجد لاہوری

خادم جامعہ حنفیہ سراج العلوم

نور فتح محمد لاہور ہیرٹل -

مرورستہ فالحمۃ الزمرۃ للبنات

نزد جامعہ محمد ثریا کمایاں کینٹ فلاہور

۳ صاحب الکرم من ۲۸۱۴۲ جون ۱۴۳۸ھ

یوم الاحد



دارالافتاء دارالعلوم مری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت اس امت کی اسکل ہے۔ اور قادیانی ختم نبوت کے منکر ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور مشب وروز مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے ہیں۔ یہ بات بھی تحقیق سے ثابت ہے کہ قادیانی اصل شروت دینے والے نہیں بلکہ ایک متعصب حصہ قادیانیت کی ترویج و اشاعت اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف سازشوں میں و اسکا کمال کرنے کیلئے قادیانی جماعت کے سپرد کرتے ہیں۔ اس لئے قادیانیوں کے ساتھ ہر قسم کے مراسم رکھنا، ان کے ساتھ عین دین و غیرہ غیرت دینہ اور حیت اسلام کے خلاف ہے۔ خصوصاً ان ۲ مباحث بائیکاٹ کر کے دن کی تمام مصنوعات کیلئے مسلمانوں کی مارکیٹوں میں کھوکھو کا دروازہ بند کرنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ واللہ الموفق و موہیدی السبیل بحرمۃ خاتم النبیین ﷺ

بندہ و ملا داتہ عبا
دارالافتاء دارالعلوم مری
مرکزی جامع مسجد حنفیہ مری
۱۷ / ۶ / ۱۴۳۳ھ
۱۷ / ۶ / ۱۴۳۳ھ



مفتی عبدالقیوم صاحب جامعہ قاسمیہ اوکاڑہ

خیرۃ دہلی علی رکۃ اللہ

قادیانیوں کے لئے اذ میں کئی شہر شہر کی گئی تھی۔ ان سے بائیکاٹ دفت اہم ترین چیز ہے۔ کیونکہ یہ فتنہ مال کی بنیاد پر رہتا ہے۔ اس کی بنیاد ہی غریبی ہے۔ اس میں صحاح طرز اس کا بائیکاٹ سب سے پہلی چیز کا ثبوت ہے۔ یہی سب سے پہلی چیز ہے۔ ان کے مکمل بائیکاٹ طرز کا ہے۔ ان کا ہر عمل کے کرام کی ناپید تدریس۔

فقط طرز کی تعلیم والدین

مفتی عبدالقیوم
جامعہ قاسمیہ اوکاڑہ
0321-6955993

مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم:

اما بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں میں سے سب سے زیادہ اعلیٰ و ارفع مقام حضرات انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا دنیا میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا اور آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا جو تمام انبیاء کے امام اور سردار اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبت اور پیار آمنہ کے لال عبد اللہ کے دُرّ یتیم سے ہے کسی نبی کو یہ فضیلت عرش پر ملاقات والی نہیں ملی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بخشی، وجہ تخلیق کائنات رحمت للعالمین و سید المرسلین (فداء نفس الی و اقی) کو اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج عطا کیا اب اُن کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول سب سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے صحابہ کرامؓ ایک لمحہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا پسند نہیں کرتے تھے اور یہ بھی حضرات صحابہ کرامؓ کی شان تھی کہ ایک لمحہ بھی وہ اس روئے زمین پر گستاخ رسول کو نہیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈرت سے سب سے زیادہ و خاک کرنے والے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جان قربان کرنے والے یہ حضرات صحابہ کرامؓ کی جماعت تھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ جماعت اسی وجہ سے مقبول تھی کہ وہ آپس میں رحم دل تھے اور کفار پر گستاخان رسول پر نہایت بھاری تھے چاہیے ان دشمنان اسلام اور گستاخ رسول میں ان کا عزیز و اقارب ہی کیوں نہ ہو صحابہ کرامؓ کے دلوں میں عشق رسول بھرا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے عزت صحابہ کرامؓ کی تعریف اپنے پاک کلام میں بیان فرمائی ہے صحابہ کرامؓ نے سب کچھ برداشت کر لیا گدوں سے بے گھر ہوئے بچے یتیم کرا لے بیویاں بیوہ ہوئی تھیں حال موالادہ جین لیا گیا تھا لیکن اس پاک دھرتی پر گستاخ رسول کو برداشت نہیں کیا، دور نبوت میں سب سے بڑے گستاخ رسول یہودی اور مشرکین تھے آج کے دور میں سب سے بڑے گستاخان رسول یہودی اور قادیانی خنزیر ہیں ۱۹۴۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز نے ختم نبوت کے تاج میں لقب زنی کرنے کے لیے ایسے انسان نما خنزیر سے دعویٰ نبوت کروایا مقصد یہ تھا کہ ہمارا کو منسوخ قرار دیا جائے اور انگریز نہ کہ خدا شنودی حامل ہو جو ہم تو یہ بھی بہت بڑا تھا کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا

لیکن اس سے بڑا جرم اس خنزیر کا یہ تھا کہ اس نے حضرات (نبیاء علیہم السلام کو
 صحابہ کرامؓ کو اہل بیت عظامؑ کو شنگی گالیاں دیں ہیں دشمنوں کے مال سے پٹھاپٹنے والا یہ
 کتاب مرزا قادیانیؒ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انتہائی غلیظ گالیاں دی ہیں ملت اسلامیہ سے سوال
 یہ ہے کہ اتنے بڑے گستاخ رسول کو بھی ہم اپنے بیانیوں توہیدوں میں یا کتابوں میں (مرزا صاحبؒ)
 کہہ سکتے ہیں؟ نہیں بلکہ اس خبیث لہجے کو خنزیر اور کتا کہنا بھی خنزیر اور کتے کی توہین
 ہے جو آدمی میرے مبارک آقا علیہ السلام اور حضرات صحابہ کرامؓ و اہل بیتؑ کی حیثیتوں
 کو تادم میرے دامن میں بھی اس کے لیے کوئی حیثیت نہیں ہے حضرت نور دین زنگیؒ کا زمانہ بہت ہی
 بابرکت زمانہ تھا کوئی گستاخ رسول کے بارے میں علم ہوتا فوراً و اہل جہنم کر دیا جاتا ان کے
 زمانے کا ایسا مشہور واقعہ کتابوں میں بڑی تفصیل سے کتابوں لکھا ہوا ہے یہ واقعہ عشق رسول
 سے بھرا ہوا ہے اور ہم مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے حضرتؒ کے زمانے میں دو مجوسیوں نے حضرت
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر میں لقب لگانے کی کوشش کی حضرت نور دین زنگیؒ
 کو خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اپنے ان دونوں دشمنوں کی
 نشاندہی کی اور فرمایا نور دین مجھے یہ دو نئے ایزارے دیے ہیں آپ ان کی خنجر لے

چنانچہ حضرت نور دین زنگیؒ اپنے علم سے بے خبر دو گھوڑوں پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ پہنچے اور سارا
 مدینہ والوں کی دعوت کھام کی جب سارے آدمی دسترخوان پر نشستے آئے تو حضرت
 نور دین زنگیؒ نے ان دونوں چھروں کو تالاش کرنا شروع کر دیا لیکن وہ دونوں چھرے دسترخوان
 پر نظر نہ آئے مدینہ والوں سے پوچھا نور دین زنگیؒ نے نہ کیا کوئی آدمی باقی تو نہیں بچا لوگوں نے بتایا کہ
 دو آدمی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں یہ وقت عبادت میں معروف ہوتے ہیں

ذکر وغیرہ کی کثرت کرتے ہیں حضرتؒ کو فرمایا یہ دونوں اس وقت عبادت میں معروف ہوں گے
 حضرت نور دین زنگیؒ دیاں ان آئے کمرے میں آئے جب ان دونوں کو دیکھا تو حضرت نور دین
 زنگیؒ فرمایا یہ ہی مجھے دو غیب آتے ہیں جو مجھے خواب کے اندر دکھائے گئے تھے چنانچہ ان دونوں کو تمام لوگوں

کے سامنے کھڑے کر دیے اور دونوں آگ میں ڈال کر جلادیا اور بعد والوں مسلمانوں کو یہ
 سبق چھوڑ گئے کہ جو بھی گستاخ رسول ہو گا اس کا بھی علاج ہے ختم نبوت کے انکار کی وجہ
 یہ قادیانی مرتد زندقہ ہے اور انہی کی سزا واجب القتل ہے اور حکومت وقت کافر من ہے کہ وہ
 زندقہ کو و اہل جہنم کرے۔ مرزا قادیانیؒ کے عقائد و نظریات ہم سب کے علم میں ہیں

قرآن میں قادیان کا ناکا بتاتا ہے اپنے اوپر وحی کا نزول بتاتا ہے اور اپنے پیروں کو
 آممات المومنین اور اپنے ماننے والوں کو عز و کرامت کا لقب دیا ہے اور تمام مسلمانوں کو کفریوں
 کی اولاد قرار دیا ہے حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں جو آدمی قیامت کا منکر ہو منکر و نیکر کا منکر
 ہو یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہو وہ زندقہ ہے آگے حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے

Marfat.com

انبیا و علیہم السلام کی توہین نہ کرے ان کا بائیکاٹ کرنا بے یا نہیں : قادیانیوں کی اصل طاقت ان کے کارخانے، میٹریاں، تعلیمی ادارے، ریستوران وغیرہ ہیں آج ہم سب مسلمان ان مصنوعات کا بائیکاٹ کریں تو مزاحمت کی عمارت دعوام سے گر جائے گی اور پوری دنیا میں مزاحمت اپنی قوت آپ میں مگر جائے گی اور اگر ان کے یہ کارخانے ہماری وجہ سے مضبوط ہو گئے اور ان کے مالی وسائل ہماری وجہ سے یعنی بائیکاٹ نہ کرنے کی وجہ سے بڑھ جیتے رہے تو نہ جانے کتنے مسلمان نوجوانوں کو یہ انسان نما خنزیر گمراہی کی دلدل میں دھکیل دیں گے اس سلسلہ میں آپ کے ہاتھوں میں مفتی ولی حسن ٹونگی کا یہ فتویٰ اور سینکڑوں مدارس کے علماء کرام مفتیان عظام اور شاخ حضرات کی گریہ رات ہیں سب حضرات کا متعلقہ فیصلہ جس پر کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے : تاکہ ان زہر یقوں کا راستہ روکا جائے قادیانیت امت مسلمہ کے لیے ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں دورانِ مہربانہ گھٹڑ میں اپنے استاد محترم عزالی دورانِ رازی وقت (ماک اہلسنت حضرت مولانا سر فراز خان مہمند صاحب) کی خدمت میں حاضر ہوا گفتگو کے دوران حضرت صاحب سے قادیانیوں کے بائیکاٹ کے بارے میں بات ہوئی جنہ نے حضرت (ماک اہلسنت صاحب) سے فرمایا کہ کچھ علماء کرام قادیانیوں کے بائیکاٹ کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں بلکہ ایک بڑے دینی ادارے کے معروف مفتی صاحب نے تو اس فتویٰ کو دیکھ کر فرمایا میں اپنے تاجروں کا خیال رکھوں یا اس فتویٰ کو دیکھوں تو حضرت (ماک اہلسنت صاحب) نے فرمایا حضرت مفتی ولی حسن نے جو لکھا ہے وہیں حق ہو یہی حق ہے حضرت صاحب نے میں دفعہ یہ الفاظ دہرائے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قادیانیوں سے یہ قسم کا بائیکاٹ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین اور قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے اگر ہم اپنے بڑے حوالوں کے پرہیز کرنے کے بعد بھی ان دشمنانِ رسول قادیانیوں سے بائیکاٹ نہ کریں تو ہم سے اچھا تو خدا کی قسم ملی کا کتا ہے جو مالک کا وندار تو ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں سے بخیرہ ختم نبوت کا کام لے لے آمین

خادم ختم نبوت و تلمیذ رشید عزالی دورانِ رازی وقت
(ماک اہلسنت حضرت مولانا سر فراز خان مہمند صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

مفتی لیاقت علی نقشبندی
مفتی لیاقت علی نقشبندی
فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
خلیب جامع مسجد انبیاء چڑھ منڈی لاہور

مفتی ولی حسن ٹونگی رحمہ اللہ کا فتویٰ
بالکل حق اور سچ ہے

احقر محمد جہانگیر

شیخ التفسیر مولانا محمد اجمل قادری صاحب دارالافتاء قاسم العلوم لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

برادران اسلام۔

یہ ایک بلاشبہ واضح اور مسلم امر ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرنے تو وہ لاریب کافر اور مرتد ہے۔ اور یہی علم اس نے پیروکاروں کا بھی ہے۔ فتنہ قادیانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک بھی ہے اور سخت بھی جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو تفصیلی فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے اور آج بھی اس کی اہمیت و افادیت اسی طرح قائم و دائم ہے جس طرح بوقت اجراء تھی۔ عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ تمام کفار و مرتدین کے ساتھ عمومی اور فرقہ قادیانیت کے ساتھ خصوصاً منسلک فتویٰ کے موافق عمل کریں۔ اختصار کو اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے ساتھ اتفاق ہے اور دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو دنیا اور آخرت میں اہل حق کا ساتھ نصیب فرمائے آمین

البراب الصبح

ابو عثمان

مفتی

منہ مدبر صادقہ عکسہ
منہن آباد

سید احمد
۹ شوال المذہب ۱۴۲۹ھ

یوم النضی
محمد علی

مفتی شہید الخلیل

مفتی شہید الخلیل

مرکز خدمات الدینیہ
شیخ التفسیر حضرت
محمد علی

مفتی عبدالرزاق صاحب خطیب تبلیغی مرکز پاکپتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله واصحابه اجمعين

اما بعد - یہ واضح اور مسلم امر ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں

آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا

لہذا اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ بلاشبہ

دائرہ اسلام سے خارج ہے کافر اور مرتد اور زندیق ہے اور یہی حکم اس کے متبعین

کا ہے لہذا قادیانی مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق میں ان کا حکم عام

کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے اس وجہ سے ان کے ساتھ میل جول

رکھنا بین دین کرنا غرضی غمی میں شرکت کرنا، معاشرت مسلام دکھانا ناجائز

اور حرام ہے اس لئے کہ ان کا گھر زیادہ خطرناک اور سخت اور نقصان دہ ہے

تمام امت مسلمہ کا فرض ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور

غیرت ایمانیہ کا حقیقی ثبوت دیں

لہذا حضرت مولانا مفتی دل حسن مہذب رحمۃ اللہ علیہ ٹونکی نے جو تفصیلی فتویٰ جاری

کیا ہے یہ فتویٰ عام ہے اور آج بھی اس کی اہمیت اور افادیت اسی طرح قائم اور

مسلم ہے جس طرح برقت اجراء تھی

اس لئے بندہ عبدالرزاق احمد اس فتویٰ کے تمام دہلوؤں کے

اللہ تعالیٰ اس فتوے کی تائید کو میرے لئے اور میری اولاد اور والدین

سائتہ اتفاق کرتا ہے آمین اور استاذ کرام کے لئے آخرت میں شفاعت محمد ﷺ کا درجہ بلند

امین



مفتی عبدالرزاق مجاہد

فاضل مدرسم عربیہ اسلامیہ لاہور

خطیب تبلیغی مرکز پاکستان شریف

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

دارالافتاء جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

قادیانیوں اور مرزائیوں کے حکم اور ان کے ساتھ معاملات سے متعلق حضرت قدس
استاذ المشائخ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی علی حسن لڑکی نور اللہ مرقدہ
کا فتویٰ بدریب صحیح ہے۔ اس فتویٰ کی عمری اشاعت وقت کی زنجانی الہم
ضرورت ہے، اس سے ان شاء اللہ عامہ المسلمین کی دینی حفاظت ہوگی اور قادیانی

ارتدادی فتنے کیلئے یہ فتویٰ انشاء اللہ سداۓ ثابت ہوگا۔ اللھم رنا نعوذ بک من الفتن

ناہیہ ہمارا بطن۔ واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح
بندہ عبد القیوم غفر
مولانا مفتی اعظم
دارالافتاء جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ
۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ
۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ



مفتی حافظ غلام یاسین صاحب جامع مسجد مدنیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتم قادیانیت اللہ لاہور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغیوں
کا ٹولہ ہے۔ اس لیے اس فتنہ قادیانیت کا مکمل،
عاشی، عاشق اور سماجی مکمل طور پر بائیکاٹ کرنا شریعت
اسلام کے عین مطابق ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان قادیانی
فتنہ کا مکمل طور پر بھرپور بائیکاٹ کرتے مذہب اسلام سے
اپنی سچے وابستگی کا ثبوت دیں۔ احقر

مفتی حافظ غلام یاسین
امام و خطیب جامعہ مسجد مدنیہ
بیرون شیرانولہ کینٹ لاہور

قادیانی / مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں۔
ان کا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے۔
قادیانیوں / مرزائیوں سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں۔
ان سے سلام و کلام میل جول نشست و برخاست شادی غمی میں
شرکت نہ کی جائے۔ ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا اور کرایا جائے نہ ان
کو ملازمت میں لگایا جائے اور نہ ان کے ساتھ ملازمت کی جائے۔ یہ سب
شرعاً و عقلاً ناجائز و حرام ہیں۔ ان سے اقتصادی منافعت کرنا ظلم نہیں
بلکہ شریعت اسلام کا اہم ترین حکم اور رسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے
مرزائیوں / قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان
حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ عام ہے اور اسکی افادیت
اور اہمیت آج کے دور میں پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ اور ہمیں اس
سے حرف بہ حرف مکمل اتفاق ہے۔ تمام مسلمانوں اس کے احکامات
پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ پاک اسے نافع بنائے اور فتنہ قادیانیت
کی سرکوبی کا موثر ذریعہ بنائے (آمین)

[illegible]

Marfat.com

مولانا محمود میاں صاحب جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہ حامدیہ لاہور

بسم سبحان
 ہر سہی حکومت پر لازم ہے کہ فتنہ نادیا نیت کی مکمل
 سمجھ کر کرے اگر یہ وقت اپنے الحادی عقائد سے مکمل ہرأت
 کا اعلان نہ کرے تو حکومت وقت انکو قتل کر دے حکاموں
 کو چاہیے کہ ان زہرہ یقوی سے کسی قسم کا تعلق واسطہ نہ رکھیں
 انسانی بچہ رڈی بیا پر اس الحادی حمایت کا کوئی فرد کسی قسم
 کی مددگار کا اہل نہیں ہے تا وقتیکہ اپنے باطل کو یہ عقائد
 سے اعلان نہ ہرأت نہ کرے



۱۲۹ھ
 چاندانی نوپا

حامد جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہ حامدیہ
 رائے ونڈ روڈ لاہور

مدرسہ عربیہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

مرزا یوں کا کفر قطعی اور یقینی ہے محض و صندریا کشتن کا اس پر عرصہ دراز اتفاق
 سے اس میں شبہ کرنا بھی ایمان کے خلاف ہے ان سے ہر قسم کا حفاظہ رہا بیجا ہے جن کو ایمان ہے
 ان کا رہ عبد الکریم غفرلہ و لوالدیہ از نجم المدارس لاہور
 ۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ

دفتر مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلکتہ
 فون ۷۸۰۸۲۲-۰۸۸۸

مولانا امیر حسین شاہ گیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کو سب سے زیادہ نقصان فتنہ قادیانیت کی وجہ سے
ہو رہا ہے یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنا رہیں
لہذا مسلمانوں کے ان سے دور رہنا چاہیے اور ان سے
ہر قسم کا لین دین غمی خوشی مجلس و برخاست ہر طرح
کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان ہر فرقہ میں
میں حوزت مفتی ولی حسن ٹوٹنکی کے فتویٰ کی
مکمل نائید کرنا عموں اور اسیر عمل کرنا اپنا
آیمان کا جز سمجھتا ہوں

امیر حسین شاہ گیلانی

نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

تحریر

صالحہ

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

مید امیر حسین شاہ گیلانی
مید امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ
فاضل دارالعلوم دیوبند

حامداً و مصلیاً و مسلماً

قادیانیوں و مرزاہیوں کے مقلوب
جو علمائے کرام نے تحریر کیا ہے خبرہ اس کے

ساتھ متفق ہے -

اپنے منفع و بیماری کی وجہ سے زیادہ تحریر

کرنے سے قاصر و معذور ہے -

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ
نہری شریف - منبع جھنگ
الجمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ / محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مولانا امجد خان صاحب مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقیدہ ختم نبوت کیلئے کام کرنا حاراً و ایناً فریضہ ہے - اللہ تبارک و تعالیٰ
ہمیں عقیدہ ختم نبوت کیلئے و شب و روز کمکت کرنے والا بنادے - آمین

احقر حضرت مولانا مفتی دلچ حسن رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے حرف بحرف تاثیر

کرتا ہوں۔ علمائے کرام کو اس فتوے پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ آخرت میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن سکیں

۲۹۱.۵۱.۹
اقصد (۲۱) جنور
حامد جامعہ جامعہ
عبد الکریم روڈ
لاہور

مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر، مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹوکنی قدس اللہ سرہ العزیز کے اس
مفصل اور مدلل فتوے کی احقر ناگوارہ حرف بکبرف تصدیق کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہم سب
مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے اور اس بارے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ ۱۹۷۷ء میں تحریک ختم نبوت ۵ نیچے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے دستور
میں ترمیم کر ۵ سربراہیوں ۵ دونوں گروپ قادیانی اور لاہوری کو غیر مسلم قرار
دیا تھا، اس فیصلے سے پوری دنیا میں سربراہیوں کی گمراہی کی گئی تھی، جس کا
ختم نبوت کے اُس وقت کے ایرکٹ صدر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ
نے کسی بیان میں فرمایا تھا کہ رب سربراہیوں میں تبلیغ کی زیادہ ضرورت ہے۔ افسوس کہ جس حضرت
یہ ارشاد یہ توجہ نہ دی گئی اور ممبران محراب سے سربراہیوں ۵ حذف شروع سے جو آواز اٹھ
رہی تھی وہ بھی تقریباً چھوڑا خوش ہو گئی، اور یہ سب کچھ ختم نبوت ۵ مبلغین مامی
ولہ بن کر رہا، احقر نامورہ حضرات علیہ السلام کی خدمت میں ٹور جانے درخواست کرتا کہ حضرت
مولانا مفتی ولی حسن صاحب ۵ اس فتوے کو عام مسلمانوں تک پہنچانے ۵ انتہائی زبانی اور مدلل فتوے
اور سربراہیوں کی حقیقت سمجھانے پر توجہ فرمائی جائے مدارس ۵ ساتھ ساتھ، اس جرمِ فلیک و اور
حضرت علماء مبلغین اپنے اپنے دائرے میں یہ فریضہ ادا کرنے کی سعی فرمائی۔ ارشاد تعالیٰ ہم سب کو توفیق
میں فرمائے، احقر نامورہ

محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ دارالحدیث

و جامعہ قادریہ بکھر

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۲۵ اکتوبر ۱۴۲۹ھ

مولانا سیف الدین صاحب لاہور (خطیب و مہتمم مدرسہ مخزن العلوم گلبرگ)

قادیانی، مرزائی جو خود کو احمدی کہتے ہیں، گستاخوں، زندیقوں اور منافقوں کا گروہ ہے۔ یہ جماعت ایک شخص جس کا نام "مرزا غلام احمد قادیانی" ہے کو نبی اللہ بنی اور رسول مانتی ہے۔ قادیانی کائنات کے بدترین اور غلیظ ترین کافر ہیں۔ قادیانی نہ صرف کافر و مرتد بلکہ محدود ذہنی ہیں اور یہ تمام گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور تمام انبیاء علیہم السلام کے گستاخ ہیں۔ صحابہ اور تمام اہلبیت رضی اللہ عنہم کے گستاخ ہیں۔ اور تمام امت مسلمہ کے گستاخ ہیں۔ اسلامی عدل و انصاف کے مطابق قادیانیوں سے معاشرتی، معاشی، سیاسی اور اقتصادی یعنی مکمل بائیکاٹ فرض ہے۔ اور کسی بھی قسم کا معاملہ کرنا حرام ہے۔ جس کی غیرت ظہیم اور غیرت ایمانی باقی ہو وہ قادیانیوں سے کسی قسم کا سلام، کلام، لین دین، خرید و فروخت کا سوج بھی نہیں سکتا ہاں اگر غیرت ایمانی مر جائے تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جو خالصتاً مقاطعہ پر ہے نہایت جامع ہے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس فتنہ خبیثہ کو مٹا دے، آمین۔ اکابر علماء کی بھی یہ رائے ہے اور اسی پر علماء اجماع ہے۔

سید محمد رفیع

مولانا عبدالمالک شاہ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

سید المرسلین الرحیم

الحمد لله ربی ورسولہ علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ دنا لبہ
نبدہ ان اکابر علماء و مفتدئ سمجھنے سہنے دن پر اعتماد کرتے ہوئے
نصرت کرتا ہے۔ اور جہانوں نے کلمہ ہے، لیتا صحیح و صواب ہے

والسلام

شاہ

مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

۲۹-۲-۲۷

بسم الرحمن الرحیم
 تاربانہ نشتہ در حصار کا بیت پر افستہ ہے جاوگانی سیاسی - اقتصادی
 اور سیاسی - سرسید ان میں اسدوم اور ایل اسدوم کو شکست
 دے گا کہ کوشش کر رہا ہے - انگریز کا یہ خود کا شہر ہو گا
 بی طرح وہ اسدوم اور ایل اسدوم کے ساتھ ہی مل جائے گا تو وہی معاملہ کرنا
 ضروری ہے - حال امدت تعالیٰ خدا عزوجل سے ہمیں نصیب ہو -
 ہر شے میں علی و ابراہیم موقوف ہیں فرقت ہرگز ایسے کہ خدایت صحیح
 اور برحق ہے -

جامعہ فتاح العلوم
نائب مانی کوجوالوالہ

مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب گوجرانوالہ

اسلام میں داخلے ہونے کے لئے دو گیت، سب کے جہاد
دوم عقیدہ ختم نبوت کا قادیانی دونوں گیت بند کرنا
چاہتے ہیں یہ لوگ جہاد کے بھی منکر ہیں اور عقیدہ ختم نبوت
کے بھی منکر ہیں لہذا یہ لوگ کافر ہیں ان سے لین دین
بھی حرام اور ان سے تعلقات رکھنے بھی حرام ہیں اور صحت مسئلہ
ان سے دور رہیں واللہ

جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ - عقیدہ ختم نبوت بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسانا خالق و جان سے اس بات کا یقین رکھو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جو شخص اس عقیدے کو ماننا ہے وہ مسلمان ہے اور جو اس کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عقیدہ سے بغاوت کر کے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لیے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت کیا ہے بلکہ اس نے اللہ تعالیٰ پر بدیگرا بنیا کرنا بھی بالخصوص حضرت عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ اس پر سب سے پہلے اس نے آقا و نامہ تاجدار ختم نبوت امام احمد بن حنبلہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے جیسا کہ اس پر مرزا کی کتابیں شاہد ہیں۔ ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی کسی نامہ دین سے بھی مسلمان نہیں رہتا بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر بلکہ اکثر عوام پر باغی ہے۔ اور شریعت کا منہ بول ہے کہ جو کافر کے کفر پر راہی ہو اور اس سے لاف زنی کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ اس منہ بول کے آدے سے مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی یا مسیح یا مہدی یا مجدد ماننے والے بلکہ اسے مسلمان ماننے والے بھی مسلمان نہیں رہتے اور دائرہ اسلام سے لکھ جاتے ہیں۔ پھر جبکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مخالف پر کمر بستہ اور اسلام داہنے اسلام کوڑکے پہونچانے میں ہر وقت مستعد و کوشاں ہیں تو ایسی صورت میں ایلی اسلام پر واجب و لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد و تاجدار قوی و متون بالکتاب و الیوم اللآخر یواذن من حاد اللہ و رسولہ و لولکوا با نعمہ و انما نعم کسی قسم کا میل جول نہ کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں فتنہ قادیانی سے اپنی پناہ دے اور امت مسلمہ کو ان کا شرور و فتن سے بچائے و ما علینا الا البیض الخ

محمد تاسم
محمد رمضان

محمد سعید

محمد علی قزاق

محمد زبیر افضل
راہیل



محمد سعید

جلدی الاول

۱۴۲۹ھ

محمد سعید

ام اقم

نعم الدین

خادم الحدیث جامعہ مدنیہ

کریم پارک راوی روڈ لاہور

محمد سعید

مولانا علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ
اور دشمنانِ ختم نبوت کے محفوظ قادیانیت
کی اکوڑی کے لئے اور اس میں کوئی
عمر مسلم کا فرض ہے اور اس میں کوئی
عمر (پیر) کا بار علامت جو حق فہم
شہداء فرمایا بندہ اس کی دعا ہے
لفظ لوح ایسا ایمانی قضا ہے
خدا کا راہ

مولانا قاری خبیب عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین

ابتدائے اسلام سے اسلام دشمن طاقتوں نے دین اسلام کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی، اسلام کا چراغ گل کرنے یا دم کرنے کا کوئی موقع اسلام دشمنوں نے ہاتھ سے جانے نہ دیا، خصوصاً مسلمانوں کے اندر فتنہ ڈالنے کیلئے بعض لوگوں کو فتنہ بازی کی خصوصی تربیت دیکر مختلف قسم کے فتنوں کو اسلام کے رنگ میں اسلام میں گھسیڑنے کی مذموم کوشش کی گئی۔ معززہ، خوارج، روافض، قدریہ وغیرہ اسی سازش کی پیداوار تھے اور جدید فتنوں میں انکار حدیث، انکار ختم نبوت وغیرہ فتنے بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مگر ان سب فتنوں سے مرزائیت کا فتنہ تمام فتنوں سے زیادہ خطرناک اور اسلام کیلئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوا، ابلیس عین نے مرزا غلام احمد قادیانی کی خصوصی تربیت کر کے اپنا متیل اور خصوصی شریک کار بنالیا تھا، بلکہ یہ قادیانی ملعون اپنے استاد ابلیس سے بھی سبقت لے گیا۔ غور کیا جائے تو اس فتنے کے پروان چڑھنے اور ترقی کے بنیادی طور پر تین سبب ہیں۔

(1) ابتداء میں انگریز حکومت کی سرپرستی اور اسکے بعد اسلامی حکومتوں کا ان کو بے جا رعایت دینا اور ان کو کلیدی اسامیاں مہیا کرنا۔
(2) تمام مسلمانوں کا اس فتنے سے غفلت برتنا یعنی اہمیت نہ دینا جس کی وجہ سے ان کو مسلمانوں کے ساتھ تعلقات استوار رکھنے کا موقع ملا جسکی آڑ میں یہ لوگ اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کرتے رہے۔

(3) انکی اقتصادی قوت: ان لوگوں نے بڑی بڑی فیکٹریاں، کارخانے، کاروبار چلائے ہوئے ہیں مثلاً شیراز کمپنی، شاہ تاج شوگر مل وغیرہ جو کروڑوں روپے مرزائیت کی تبلیغ کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے بلکہ انکا فرض ہے کہ وہ مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں اور انکی کمپنیوں، کارخانوں، دوکانوں سے کوئی چیز نہ خریدیں۔

غیرت کا مقام ہے کہ یہ ملحد اور زندیق ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے تاج کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھین کر مرزا قادیانی کے سر پر رکھیں اور ہم انکے ساتھ دوستی لگائیں، انکی خوشی غمی میں شریک ہوں، انکی فیکٹریوں، دوکانوں سے مال خرید کر انکو مالی طور پر مضبوط کریں، جبکہ وہ اس سرمایہ سے اپنے غلط عقائد کی تبلیغ اور ترویج کرتے ہیں، ایک مسلمان کی غیرت اس بات کو کیسے گوارہ کر سکتی ہے لہذا ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹوکی کے فتویٰ بائیکاٹ کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں، دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مذہب غیرت و حمیت نصیب فرمائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

(مولانا) قاری خبیب احمد عمر

مہتمم جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام

مدنی محلہ جہلم



مولانا عالم طارق صاحب

باسمہ ثانی

بندہ کے دامن میں سوائے نسبت کے اور کچھ بھی نہیں ہے حضرت مفتی ولی حسن مد
رحمہ اللہ مدظلہ العالی عظیم طائر ثقیل امتا ذخیرہ بخاری شریف ہیں ان کا فتنہ ہر من و عن
واجب الاطاعت ہے مدظلہ شہید سے عقیقت کو کھنکھانے والے دل و جان سے اس پر
عمل کریت اور اس کی اشاعت کر میں اور قادیانیوں سے ہر قسم کا مکمل باغیانہ رویہ

عالم طارق ۱۳ ربیع الثانی
۱۴۲۹ھ

ڈاکٹر سعید عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ المکرمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ و زہلی علیؑ رسولہ الکریم - اما بعد
دنیا میں بیت فتنے پیدا ہوئے مگر مطالعہ اور جاننے کیلئے جب
گہرائی میں گئے تو معلوم ہوا کہ فتنہ قادیانیت سب سے بڑا فتنہ ہے
یہ ناسور پوری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ قادیانی چونکہ کافر اور
زندیق ہیں اور یہ وقت مسلمانوں کے درپے آزار ہیں
مختلف ہتکندوں سے سارہ سو ۲ عداوت کو گھرا کر کرتے ہیں
انہی آئینہ صریح سے مسلمانوں کو بچا دیکھائے ہیں اور مالی
عداوت سے مسلمانوں کو پریشان کر رکھا ہے۔
کافر اور زندیق ہونے کی وجہ سے ان سے کسی قسم کا
لین دین رشتہ ناگوار۔ معاشی معاشرتی علمی فحش میں
ہر قسم کا بائیکاٹ فرہنی اور جائزہ اور ضروری ہے

لکھنؤ

۲۷/۵

مضیۃ الصبح الاستاذ
ڈاکٹر سعید عنایت اللہ - مدرس مدرسہ
صولتیہ - مکہ المکرمہ۔

مولانا سید محبوب شاہ ہاشمی صاحب

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب مولانا محمد ذکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بلاشبہ قرآن کریم (جو دعویٰ غلطی ہے) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث منواترہ قطعہ اور امت محمدیہ کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر اور مرتد اور درُثرہ اسلام سے خارج ہے اور یہی حکم اس کے ماننے والوں کا ہے۔

اور ہر فتنہ قاریانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہیں جن کے ساتھ باطنی تعلقات اور دیگر معاملات میں مکر کے نامہ مفسدان اور علماء کرام کے فتاویٰ جات ہیں وہ امت مسلمہ کے لئے متبطل اور نہیں قاریانی امت کے لئے اور اس مکر کے لئے ناسور فی حیثیت کرتے ہیں اس لئے ان کا مملہ سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔



سید محبوب شاہ ہاشمی مدظلہ
دارالعلوم جامعہ غنیانہ
نادر بازار لاہور

مولانا عبد الحفیظ کی صاحب

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله هذه - والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله

مرآة صاحب أجمعين
أما بعد کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مولانا ولی حسن
تو انکی نور اللہ و قدہ کے مفصل و مدلل فتویٰ سے یہ سیما کار
سوفید متفق ہے اسے ہر شخص کو بغور پڑھنا
چاہیئے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

خیر اسکے علاوہ اصول اور عقل طور پر ہر دیکھیں اگر کوئی
شخص ہمارا ذاتی یا خاندانی دشمن ہو تو ہم میں سے ہر
ایک اس شخص کا کاروبار سبھا جی اور ہر نوع کا بائیکاٹ
کرتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی راحی کی
محبت تو اپنے نفس اور ماں باپ آل و اولاد اور سارے خاندان
سے زیادہ ہونا چاہیئے یہی مقتضائے ایمان ہے
اسلئے ان کے دشمنوں اور ختم نبوت کے داکو کے
ساتھ بائیکاٹ تو غیرت و صحبت کا بدیہی تقاضا
ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قادیانیوں کی درستی ان سے تعلقات
قائم کرنے لین دین کرنے اور ہر طرح مودت کے انداز سے
دور رکھ کر ہر طرح کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی توفیق عطا
فرما کر اپنی اور اپنے پیچھے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت سے ہمارے دلوں کو منور و مسطر فرمائے آمین

بروز اتوار ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ
مطابق ۱۴ مئی ۲۰۰۸ء

کتبہ الفقیر الی رحمۃ ربہ الکریم

(خادم و خلیفہ قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کویت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام برہمہ کرام اور معنایان مطلقہ سے اس استفتائے جواب
میں دس نقطہ نظر اور فتویٰ دیا ہے جس
زیر تشریح ختم نبوت موومنٹ کے ورلڈ سکریٹری جنرل
کے حجت ہے تشویش کرتے ہوئے قارئینوں سے
سوال پائیگاٹ اور قسم کے تعلقات خوشی دہلی میراث
اور امتحان ماس پائیگاٹ کے ساتھ ان سے نفرت
کے بجائے کیریئر قارئین نہ صرف ان میں ہم فرزند دہلی میں

ڈاکٹر احمد علی سراج

ورلڈ سکریٹری جنرل

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

جیرمین سراج اسلام آباد ایڈیٹر ہفت روزہ خطیب جامع مسجد اعظم کویت

مرشد فیہ بلج مکہ مکرم

27/5/2008

مولانا ثناء اللہ صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ کھٹمنڈو، نیپال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا السلام على من لا ينال بغيره ولا يظلم له واحداً

اما بعد : جلب بر الوصل الى الله عليه وسلم اخيراً في هذه الرحلة المباركة التي هي رحلتنا الى دار الآخرة والدار الدائمة .

اور اگر اسلام سے کاربہاری ہو جائے تو اس کے لئے
علاء حسن نے اول روز سے ہی اپنی رستطاعت سے پُر عمل رہ کر شجر خیرت کا بیج نہی سوائے کام لا، لہذا قادیانیت
کے بارے میں حضرت معنی المظہر ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ فرمادے گا جو فتویٰ دیا ہے ہم اس سے منی عن
انسان کرتے ہیں کہ ایسے غنیمت کی باتوں کے ذکر کے ساتھ مکمل بائیکاٹ اور غیرت و حبیبت کا یہ ہے
تقاضا ہے اللہ یا انسان سے دعا ہے کہ اس برامت مسلمہ کے لیے نافع بنائیں آمین

٢٢ ربيع الثاني ١٤٠٠ هـ
 منسوخ من المجلد الثاني
 منسوخ من المجلد الثاني

قاری شبیر احمد عثمانی صاحب جامعہ عثمانیہ چناب نگر

رسالة الصالحين

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 حضرت دس سیدنا مفتی ولی عہد مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی سے تمام قسم کے تعلقات کے بارے
 میں تحریر کردہ فتویٰ ہے جسے سب متفق ہیں چونکہ مولانا صاحب دہلوی کا ترجمہ ہندو ہیں
 ان سے پرسوں کے لئے تعلق کرنے جو یہ ادارہ ان سے سوشل بائیکاٹ کرنا چاہیے
 مولانا صاحب دہلوی کا ترجمہ ہندو ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اگلا برہمن کو اپنی زبان میں
 اچھے اچھے علماء کے جنہوں نے زندگی بھر تہذیب مولانا صاحب دہلوی کا ترجمہ ہندو کا ترجمہ
 مولانا صاحب دہلوی

مدیر جامعہ عثمانیہ ختم نبوہ

مدیر جامعہ عثمانیہ ختم نبوت
 ۹/۷/۸۵
 ۵۲۹
 ۵۲۹

سید عطاء المہین شاہ بخاری صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ جو مفتوی صدر فرمایا تھا۔
اس سیرامۃ کا اجماع ہے۔ ارشاد اب بھی پوری امانہ کو اس سیرامۃ
اجماع کہ صیب عریضی اسبیت نقد خادم احرار فقیر عطاء المہین شاہ بخاری
مکتبہ برزخ ہفتہ مسید عطاء المہین بخاری
جناب نگر مدد نہ ختم نبوت، مسعد اعجاز

سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

حضرت مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ امت کے اجماعی عقیدے کا اظہار ہے حق تو یہ ہے کہ ہم
اس پر عمل کر کے فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کر سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ، مجھے اور تمام مسلمانوں کو عمل کی توفیق
عطا فرمائے (آمین)
سید محمد کفیل شاہ

قدیر ماہنامہ نقیب ختم نبوت (قادیان)

عبداللطیف خالد چیمہ صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں حضرت مفتی صاحب کے اس فتویٰ سے حرف بمرغبت متفق ہوں اور اس پر عمل کو اپنا دینی
فریضہ سمجھتا ہوں مسلمانوں کے تمام طبقات کو اس پر پوری طرح عمل کرنا چاہیے کہ یہ
بیاری غیرت حدیث کا سہا بی ہے

۱۸۔ شمارہ ۲۹، ۲۰۰۹ء
۱۸۔ اکتوبر ۲۰۰۹ء
ہر روز ہفتہ دفاتر احرار اسلام

عبداللطیف خاکی
عبداللطیف خالد چیمہ
مرکزی خانہ مجلس احرار اسلام پاکستان
0300-6938453

سید احمد رضا

سرزا غلام احمد قادیانی کے اور ان کے متبعین کے عقائد و نظریات
اتنے واضح ہیں کہ کوئی بات اب پوشیدہ نہیں رہی
خصوصاً دعوی نبوت و مسیحیت نسبتاً عیسائی عیسائیت
کی حیات کا انکار نسبتاً عیسائی عیسائیت کے کردار کی
اور ان کے معجزات کا انکار کئی انبیاء کی توحید
فقط حضرت عیسیٰ آخوندی صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص
کے علم سے اس کی اہمیت عقائد و نظریات کے
ضد فتنہ پیش کرنا اور اس کو اس میں ہی کے ناک سے
نہرانے کی کوشش ایسے؟ کہ میں کہ جن سے کسی اعتبار
سے بن کر کرنا غیرت اس کی کے ضد ہے
اس بار حضرت مفتی ولی حسن صاحب روم قادیانی کے بار
جو فتویٰ جاری ہو اس کے ایک ایک لفظ کی تائید کرنے میں
اشرک لکالی مفتی صاحب اس کے اجرائی نے ان کے مطابق
مکرر غیر خطیب جامع مسجد احرار چاندپور

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واللہ شہد کہ میں نے مسیح علی عبادہ الذین اصطنع و بعد ان الدین عند اللہ کسبم۔۔۔ دین شیخ غیر کسبم
خلف لقیل عند عرفی الا خرتن انی مسین۔

دین مسیح کے علاوہ کوئی دین اس دنیا کے بیان نہ کبھی قبول ہوا ہے اور نہ ہی کبھی قبول ہوگا۔

مرزا غلام احمد غامدی نے جس دین کی بنیاد رکھی ہے اہل توحہ دین ہے ہی نہیں ایک عوامی انتہائی
وہابی اور مذہبی لیس انڈی کے شکار پانچل کے پیچیدہ اور الجھے ہوئے خیالات کا جوں جوں کا وہاب

ہے جو مسیح متنازعہ نظریات اور خیالات سے ظاہر ہے۔

یجریہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مرزا غلام نے اس تحریک کا آغاز انگریز حکم کے کیڑے جس کا اثر
غور مرزا اپنی کتاب میں زور دے کر بتا رہا ہے اور آج بھی کس مسنون تحریک کا ملجا و دعاوی اور

معاذ حق انگریز بنا ہوا ہے۔ گماہ بخنی۔

کوئی جہانگیر اگر عقل و خرد سے محروم نہیں ہو گیا ہے تو وہ انگریز کی تحریک شروع ہونے والے اس
فتح کو دین کے طور پر قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتا۔

تو دینی اگر اس کو دین کہنے پر اصرار کرتا ہے تو اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ دین اس دنیا کے بیان قبول
و منظر نہیں ہے بلکہ مکرر و مردود دین ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام میں قطعی یقین اور لازمال عقیدہ ہے۔ قرآن کریم میں بیسیوں

آیات اور ختم انبیاء و سید الرسل اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہزاروں احادیث اور
اجماع امت سے یہ عقیدہ قطعی طور پر ثابت ہے۔ جبکہ مسنون غلام مرزا اور اسکی

خبریں ناپاک امت نے اسلام کے ظاہر و باطن اور نورانی جسم میں نبوت کا دعویٰ کر کے لقب
لٹانے کی ناپاک و نابارک اور ناکام کوشش کی ہے۔ معذرت علی الکاذبین۔

فرشتہ قہر میں وہ حضرات جنہوں نے قادیانیت کی تردید اور بیخ کنی کے لیے اپنی توانیاں
اور صدقتیں وقف کی ہیں اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اللہ شہد کہ میں نے ان مقدس ہستیوں کی پابندی چکنی دکنی اپنے مبارک آثار اور

نتائج کے ہی فائدے بخود و مطلوبہ شکل میں درج ہے جس کی پوری دنیا میں ہر ہر موقع پر تادیب
کا تقاب کر کے دیکھو ذیل، یسوا اور نام لکھا اور خاتم النبیا سید المرسل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خاتمیت کی حفاظت کا فریضہ انجام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی مبارک کوششوں کو
فرد قبول فرمائیں گے اور اجر عظیم و ثواب جزیل سے ان کو سرفراز فرمائیں گے۔
چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر شیعہ کی تقدیر ہر ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کے لئے
کمر بستہ رہے اور تادیب یا نیت سے نفرت شدہ وہ اس کے ایمان کا جزو لا ینفک ہو اور اس کا ساتھ دے
تاہ یا نبیوں کے مکمل بائیکاٹ پر عمل پیرا ہے۔
احقر کو حضرت مولانا مفتی وحید الدین صاحب دینی احقر کو محکمہ تعلیمات اسلامیہ جامعہ فاروقیہ کراچی
کے فتوے سے مکمل اتفاق ہے۔ جزاء اللہ حسن الخیر ۲۵ ص ۱۵۰ منظر مشرق ۱۱ فروری ۱۴۰۲
آمین تم آمین۔

یتوزد العباد لہم لیسند
کان اللہ لہ عوناً عن کل شیء

حافظ محمد انوار الحق حقانی صاحب
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والحمد للہ رب العالمین والصلوة علی اشراف الانبیاء وخاتم الانبیاء
قرآن و سنت کے مخصوص منطبعہ اور امت کے اجماعی موقف سے بہت ثابت ہے کہ جناب بنی برکم
اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول آنے والا نہیں۔ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے
ما کان محمد اباً احد من رجائکم و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین و ما کان اللہ بکل شیء علیما۔
تفسیر خازن میں خاتم النبیین کی تفسیر یہ کی گئی ہے۔ خاتم النبیین ختم اللہ بہ النبوة فلا نبوة بعدہ ولا لاہ
تفسیر خازن صفحہ ۳۷۰

میز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ انا آخر الانبیاء و انتم آخر اللہم

ابن ماجہ صفحہ ۳۷۰ باب فتنۃ الدجال

وقال علیہ السلام = انا عند اللہ مکتوب خاتم النبیین و انا خاتم المرسلین فی طینتہ
وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ انا قائد المرسلین ولا فخر و انا خاتم النبیین ولا فخر و انا اول
شافع و شفیع و لا فخر۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۰
و کوثر علیہ السلام خاتم النبیین۔ ما فیہ نقی بہ اللقب و مدحت بہ و اعطت علیہ اللامۃ
فی کفر مقلدی خلفہ و یقتل ان اشر۔ روح المعانی صفحہ ۶۵

مداہلی قاری تحریر فرماتے ہیں - ودعوق النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كقوله بالاجماع

سنة ٢٠٢٢ فقه الاكبر ص ٢٠٢

اس لئے جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور جو لوگ اس کو نبی مانے پر دو دائرہ اسلام سے خارج اور بدترین کافر اور کافر بلکہ زندیق ہے۔ اس قسم کے جھوٹے نبوت کے دعویداروں کا پیش گوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے ارشادات میں واضح کر چکے ہیں چنانچہ حضور ﷺ ارشاد ہے

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون كلهم يزرعون آية نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي

مترجم (اللہ قادیانی کا دعویٰ نبوت جی ان رجاء چلے کی ایک کڑی ہے اور جھوٹے نبوت کا فتنہ رچا ہوا ہے جو دھوکے میں لالچ فتنے ہے۔ جیسے انگریز نے اپنے مذہب اور مشنوں اطراف سے دھوکے لگائے

جنگ لیا ہے اور ہر دھوکے جھوٹے نبوت بنا کر رہے مگر علماء حق نے اس فتنے کا ہر قسم کا مقابلہ کیا

اور جب سب کے پیچھے علماء اور علماء نے اس فتنے کی تکفیر کی مگر جب غلام القادیانی کے مرنے کے بعد اس

فتنہ نے جماعتی شکل و صورت اختیار کر لی تو محدث العصر حضرت مولانا سید قمر الزمان صاحب اس فتنے

کا نہ صرف علمی محاسبہ فرمایا بلکہ جماعتی سطح پر مجلس اعرار کے سرخیل خلیفہ العصر حضرت مولانا سید قمر الزمان

کے ساتھ مریضیت کرنے انھیں امر سرایت معز کیا اور ایک بوری جماعت ان کے مقابلے کیلئے لاہور آئی

حضرت شاہ صاحب اور جماعت مجلس اعرار نے اس فتنے کی سرکوبی کی بے پناہ کوشش کی

مگر بعد اس پر دو دفعہ کا مقابلہ مجلس تحفظ فتنہ نبوت اور علماء حق کے کئی فورمز پر جاری ہیں

اور انشاء اللہ اس مقدس اندام بیک ایمان کا جزو عیون والے طبقہ کے لئے مقدمات جاری

رہیں جو نہ کہ جماعت دوسرے ٹھکانے مقابلے میں بدترین لوگ ہیں جو سب کان رجیم قادیانی کے

مقصدہ ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں

اس لئے اسلام کی دینی، ایمانی ذمہ داری ہے اور ان کی فطرت و حقیقت کا تقاضا ہے

کہ وہ ان مفسدین کے ساتھ ہر قسم کا تعلق قطع کریں، نہ ان کے کام کریں، نہ ان کو کام پر رکھیں

نہ ان کے مصنوعات خریدیں، نہ ان کے مصنوعات ان پر فروخت کریں۔

مختصر یہ کہ اس جماعت کے ساتھ امتداد دی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی

تعلقات قائم رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان مفسدین کے ساتھ

مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں۔

قمر الزمان صاحب
خادم جامعہ دارالعلوم حقانہ کراچی

۱۱/۵/۹

جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پندرہ آخر الزماں کے بعد قیامت کی صبح تک کیلئے نبوت کے مبارک سلسلہ بند کر دیا گیا اور اللہ عز و جل نے محمد عربیؐ کو خاتم النبیین کا لقب دیکر انسانیت پر یہ بات واضح کر دی کہ حضورؐ کے بعد جو آدمی نبوت کا مدعی ہوگا وہ کذاب اور دجال ہوگا اس بات کو تسلیم کر لینے کا نام عقیدہ ختم نبوت ہے جس پر سینکڑوں آیات و احادیث دلائل کرتی ہیں اسی وجہ سے امت کا سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا ہذا مسلمانوں کیلئے یہ عقیدہ اس کا اور بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اس لیے ختم نبوت کے بارے میں کسی آدمی کا منکر اور منکر ایمان غیر معتبر اور باعث نجات نہ ہوگا

آج کے بر فتن دور میں انگریز کے تیار کردہ ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیروکار سادہ لوح مسلمانوں کے ساتھ تعلقات قائم کر کے ان کو غیبت سے مرتد اور زندیق بنانے کی نکتہ و دوہ میں ہیں اس تک ہزاروں مسلمان ان کی ناپاک سازش میں جہنم کے ستون بن چکے ہیں یہ غمناک ان سے بدلہ تول اور تعلقات رکھنے کا نتیجہ ہے

ہذا علماء کی ذمہ داری ہے کہ اس فتنے کی سرکوبی کریں اور عوام کو مطلع کریں کہ قرآن و سنت کی روشنی میں ان سے تعلقات رکھنا، خوشی و غمی میں شریک ہونا، ان کے ساتھ مجلس لگانا، سلام و کلام کرنا، نجارتی لین دین کرنا، ان کے جنازہ میں شریک ہونا، ان کی دعوت قبول کرنا، یاد دعوت دینا، ہر قسم کا تعلق ناجائز اور حرام ہے، جیسا کہ مفتی ولی حسن صاحب نے اپنے مفصل و مدلل فتویٰ میں ثابت کیا ہے یہ فتویٰ شریعت کے ختم اصولوں کے مطابق ہے ہذا اس فتویٰ کی اشاعت وقت کا اہم تقاضا اور عوام الناس کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے

محفوظ

جامعہ قادریہ حنفیہ

مولانا قاضی عبدالرشید صاحب ڈپٹی سیکٹری جنرل وفاق المدارس العربیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ و نعلی علیہ السلام

عقیدہ ختم نبوتؐ اس دم کا ایسا ہی اور بنیادی عقیدہ ہے نبوتؐ کا جو سلسلہ حضرت آدمؑ علیہ السلام سے شروع ہوا۔ حضرت آدمؑ سے پہلے نبوتؐ پر دینے والی نبوتؐ ایسی استیلا اور

ایسے عروج و پرورش ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کوئی اور نبی نہیں اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بعد نبوت کا کوئی اور درجہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کی وہ انہری اسٹوپ
 جس سے قصر نبوت کی تکمیل ہوئی۔ اسلئے قیامت تک کسی کوئی باسورزی نبی کی کوئی
 کجائش نہیں۔ اور نبوت کا دعویٰ کرنے والا شخص کافر۔ مرید اور ولی کو دوسرے دین اسلام سے
 خارج کر دے۔

اندر نئے دین اسلام کی عمارت میں ختم ڈالنے کیلئے مرزا احمد محمد قادیانی کو
 بکرا دیا۔ یہ اندر نر کا خرد کاشنہ پر داکھا۔ جسے قرآن سے ناپاکی غذا سے پروان دھوا
 الحمد للہ ہمارے اہل کفر نے اس پر کو حیلوں سے لگا دیا اور حضرت علامہ الرشید کا شیری لکھ
 حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانہ صاحب مدظلہ العالی نے تمام افاضات کو ناپاکی خراج کر کے
 اُس ملک کو اس نئے سے ڈکام دیا۔

آج بھی اٹانہ میں مجلس تہذیب و تمدن قائم ہے روز بروز
 دساکبر میں اس نئے مالک کا تہذیب ہے۔ اُس ملک پر فروغی زندہ دار ہے
 کہ عادیات کی سرکوبی کیلئے اپنی خاصہ کی رمی اور اپنے خون کا انہری چہرہ خراج کرنا
 اپنی سعادت سمجھے اور عادیات کی سرکوبی کیلئے اپنی خاصہ کی رمی اور اپنے خون کا انہری چہرہ خراج کرنا
 وفعما للہ وایضا للہ

قاضی عبدالرشید
 دینی سیکریٹری جنرل
 وفاق المدارس

قاضی عبدالرشید
 ڈپٹی سیکریٹری جنرل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
 رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
 مسئول وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان صاحب ٹونکی کا فتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے آج بھی اس فتویٰ کی اہمیت و ضرورت اسی طرح باقی ہے جیسا کہ جاری ہونے کے وقت تھی۔ پھر فتنہ قادیانیت دوسرے کفار و مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک اور سخت ہے اس لیے قادیانیوں سے کسی قسم کا لین دین میل جول اور تعلقات رکھنا ناجائز و حرام ہے بلاشبہ مسلمانوں سے برسرِ پیکار کفار و مرتدین و زندقہ فروشوں کے علاوہ ایسے کفار جو شعائرِ اسلام کا کھلم کھلا مزاح اڑاتے ہیں یا انبیاءِ کرام کی توہین و تنقیص کرتے ہیں ان سے تو کسی قسم کا تعلق رکھنا یا ان کی مصنوعات خریدنا ان کو نفع پہنانا ہے اور یہ ملی غیرت کے خلاف ہے تمام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ ہم اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے ان سے قطع تعلق رکھیں۔

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

معالجہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
۱۹ جمادی الاول ۱۴۳۳ھ
۵ مئی ۱۹۱۱ء

قاری عبدالرحمن صاحب رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ولفصلی علی رسولہ الکریم - (تمنا بعد -

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا ایک بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے لیکن اسی عقیدے پر باطل کی طرف سے حملے بھی بے شمار اور خطرناک ہوئے ہیں لیکن اللہ رب العزت بھی مسلمانوں کو کذابانہ کذابانہ کے تمام

خود روکریٹروں کو اہل حق کے ذریعہ ایسی مار و شکست کھلاتی رہے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ طویل و طویل
تک عقیدہ ختم نبوت سے علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ڈاکہ ڈالنے والے ڈاکو جھوٹے دعویٰ کی جڑاڑ
بہت کم کریں گے۔
مرزا قادیانی کا عقیدہ انگریز کی آغوشِ باریہ قادیان میں جنم لیا الاصول میں پلا بڑھا لیکن اہل حق
طویل جدوجہد میں اور عظیم قربانیوں کے بعد اس کی شاخیں کاٹ دیئے مگر اس وقت اس خود رو درخت اور
شجرہٴ خبیثہ کی یہود و نصاریٰ اتبائی کر رہے ہیں اس لئے اہل حق کا کام اب تک ختم نہیں ہوا بلکہ موجودہ دور
جب پورا کفر اسلام اور اہل حق کی خلاف یکجا ہو چکا ہے اور قادیانوں جیسے کفار استین کا سانپ بن کر مسلمانوں کو ڈر
کی ناپاک جھانپ کر کے دشمن کا کام آسان کر رہے ہیں چنانچہ اب تو مزید ہمت و حراں گستاخوں دشمن کا قلع قمع کرنے کی کو
کرنیکی ضرورت ہے اس لئے پوری امت مسلمہ کا دینی فریضہ بنتا ہے کہ قادیانوں سے مکمل قطع تعلق (بائیکاٹ)
ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی تجارت۔ لین دین۔ اور نشست و برخاست نہ کریں اور ان کا مکمل طور پر بائیکاٹ
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت اور عشق کا ثبوت دیں
قاری عبد الرحمن
مکمل عالم و فاضل مدرسہ عربیہ اسلامیہ

مولانا نعیم احمد عباسی صاحب جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن رحیم یار خان

رحیم اللہ الرحمن الرحیم

سرور کائنات سرکارِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فدا فی نفسی و آلہ
کی ختم نبوت پر ایمان کسی شخص کے لیے شرط لازم ہے جو شخص ختم نبوت
پر ایمان نہیں رکھتا وہ تو بین رسالت کا مستوجب اور دائرہ اسلام سے خارج
اس لئے کہ ختم نبوت کا عقیدہ قطعی یعنی اور لازوال عقیدہ ہے قرآن کریم
سینکڑوں آیات ہزاروں احادیث اور اجماع امت سے یہ عقیدہ قطعی طور پر ثابت
اور تواتر سے چلا آ رہا ہے

جو شخص عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے اور نبوت کا دعویٰ کرے تو بدشعبہ و بد
سے خارج کافر مرتد اور زندقہ ہے اور جو شخص اسکی اتباع کرے اس کا بھی

بلاشبہ اس وقت دنیا میں تمام فتنوں سے بڑا فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے
قادیانی نہ صرف کافر بلکہ ملعون اور زندیق ہیں دین اسلام کو سب سے بڑا نقصان
قادیانیوں نے ہی پہنچایا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سارے لوح مسلمانوں کو مختلف حربوں
سے ارتداد کے جال میں پھنسا یا

اس لئے ہر مسلمان کافرین اور حضور ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ وہ فتنہ قادیانیت
سے آگاہ ہو اور انکے بارے میں شرعی احکام معلوم ہوں قادیانیوں سے بیل جول، معاشی
معاشرتی، اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی تعلقات کو حرام سمجھے اور انکو کسی بھی طرح
کا معاشی فائدہ نہ ہونے دے

اس سلسلے میں حضرت اقدس حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحبؒ کا فتویٰ جو کہنہ
حروف سے لکھنے کے قابل ہے انکی اہمیت اور افادیت جو اس وقت بھی آج بھی اس بڑھکے
بھیس چاہیے کہ ہم اس کی تمام جزئیات کو بار بار دیکھیں اور اس پر
عمل کریں تاکہ قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے شرمندگی نہ ہو
اور یقیناً وہ حضرات جنہوں نے اپنی زندگیاں اور اپنی صلاحیتیں ختم نبوت
کے لئے وقف کر رکھی ہیں اپنی صلاحیتوں کو اسی مشن کے لئے استعمال کرتے رہے،
کر رہے ہیں کرتے رہیں گے ان کے نام تاریخ میں ہمیشہ روشن رہیں گے
اور قیامت کے دن حوض کوثر پر نبی ﷺ کے ہاتھوں سے انہیں
یانی نصیب ہوگا اور حضور ﷺ کی شفاعت کے حق دار ہونگے

اللہ تعالیٰ ہم سے بھی اپنے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ
کی ختم نبوت کا کام لے (آمین یا رب العالمین) نسیم احمد عباسی ناظم علی

حاجہ نسیم قرین القرآن
نسیم احمد عباسی
حسین پارخان

قاری مشتاق احمد رحیمی صاحب مسئول وفاق المدارس العربیہ قصور

باسمہ سبحانہ

خدمت اقدس حضرت خواجہ خواجگان خواجہ خان فہر خان مدظلہ اعلیٰ

السلام علیکم !

بندہ حضرت مفتی ولی حسن صاحب کے قادیانیت

اور قادیانیوں کے ہر لحاظ سے یکمں بائیکاٹ کے فتویٰ جس

کی تائید و تائید و تائید حضرت خواجہ خان فہر خان مدظلہ،

حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس

سید نفیس شاہ صاحب الحنفی رحمۃ اللہ علیہ سمیت امت کے فاضل علماء و

نے فرمائی ہے بندہ اس فتویٰ کے ساتھ دل و جان سے متفق ہے۔

فقط والسلام علیکم !

نہایت
30/4/99

قاری مشتاق احمد رحیمی

مسئول وفاق المدارس العربیہ قصور م

قاضی محمود الحسن اشرف صاحب جامعہ دارالعلوم اسلامیہ مظفر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم کی نبوت، ختم نبوت کے مقابلہ میں مرزا غلام قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے باایمان امت دایو اسلام سے غارتگاہ میں، اور قادیانیوں کا کفر

وارتداد یقینی ہے، کافر اور مرتد سچے باوجود قادیانی اپنے کو مسلمان اور جہل اسلام کو کافر کہتے ہیں، نیز کافر اور مرتد سچے قادیانی مسلمان اسلام کو استعمال کرتے ہیں ان معایر اسلام کی توہین کے بھی مرتکب ہیں جس کی وجہ سے حضرت مفتی اعظم پاکستان، ائمہ العلماء والمحدثین حضرت مفتی ولی حسن نور اللہ مرقدہ رئیس دارالافتاء جامعہ العلوم اسلامیہ

مقام نبوی، ماون کراچی اور پاکستان، شینگھ دیش اور خدوستان سیٹ بلاڈ اسلام کے متیان کرام
اکابر علماء مشائخ کے متفقہ فتویٰ کی روشنی میں پوری امت کے زمرے یہ فرض ہے کہ وہ
قادیانیوں، مرزاہوں اور لاهوریوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا سدباب کرنے کیلئے ان کا عائشہ،
سیاسی اور معاشرتی بائیسکاٹ لیکھا جا۔ حضرت مفتی اعظم کے فتویٰ اور شیخ المشائخ
حضرت خواجہ خراجگان، دامت برکاتہم، ایرمالی مجلس تحفظ فتم نبوت، کی زیر امارت علماء کرام کے
متفقہ فتویٰ کی روشنی میں بائیسکاٹ کی صہم کا حقدہ بنا پوری امت کے زمرے فرض ہے۔
اللہ تعالیٰ قادیانی و جل و بلیس سے امت کے تمام طبقات کی حفاظت فرما آمین

فاضل محمد حسن انور
خادم العلماء والعلماہ جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ فیروزکھ
۲۰۱۱ء ۱۰/۱۱/۱۴۳۲ھ

مولانا عبدالرحمن صاحب جامعہ فقیہہ اچھرہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی ولی حسن مہار ٹونکی نے مرزائیوں کے بارے میں جو فتویٰ جاری کیا ہے ہم انکے حرف بحرف
تائید کرتے ہیں اور مرزائیوں کے ساتھ کس قسم کی شراکت جائز نہیں ہے یہ زمانہ ہے اور
زندقی کا وجود قابل برداشت نہیں۔ ۱۹۷۳ کے آئین میں اتفاقاً ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے
ابھی مرزائی کوئی ہو مصلحتاً قادیانی ہو یا لاہوری ہو۔ ابھی مرزائیوں نے یہ جال
بچھا یا ہوا ہے کہ غریب آدمی کو اپنے فارم پر دستخط کرائے ہیں اگر وہ دستخط سے انکار کرے
تو ان کو اپنی ملازمت سے فارغ کر دیتا ہے تو غریب آدمی یہ سوچتا ہے کہ میرا مستقبل مخدوش
ہو جاتا ہے تو مجبوراً بدل نا خواستہ مرزائی کے فارم پر دستخط کر دیتا ہے تمام مسلمانوں سے
مؤدبانہ گزارش یہ ہے کہ کوئی بھی مرزائی کے پاس ملازمت نہ کرے نہ کسی کیلئے مرزائیوں
کے پاس ملازمت جائز ہے بلکہ مرزائیوں کے کارخانوں میں ملازمت قطعیت کے ساتھ حرام ہے
کوئی بھی ملازمت نہیں کر سکتا ہے۔ والسلام

(مولانا عبدالرحمن مہار مدرس جامعہ فقیہہ اچھرہ لاہور)

عہدہ امین
۲۷/۱۱/۱۴۳۲ھ

مولانا ظہور احمد علوی صاحب جامعہ محمدیہ اسلام آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبی بعده

پوری امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دوزخی ہے۔ ہندوستان میں جب ظالم برطانیہ نے اپنا ناپاک قدم رکھا اور اپنا ظالمانہ تسلط جمانے کی کوشش کی تو ہندوستان کے مسلمانوں اور اہل حق حضرات علماء کرام نے اس کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور عملاً جہاد میں شریک ہوئے، ظالم برطانوی سامراج نے جہاد کے اس جذبے کو دیکھ کر جب اپنے قدم اکھڑتے محسوس کئے تو اس نے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کیلئے کئی حربے اختیار کئے جن میں سے ایک خطرناک حربہ یہ تھا کہ مسلمانان ہند کی قوت کو ختم کرنے اور ان کی اجتماعیت و وحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے ایک مکار و کذاب کو نبوت کے جھوٹے دعویٰ پر آمادہ کیا جائے، چنانچہ ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا گیا جو کہ اپنی ذاتی زندگی کے لحاظ سے نبی ہونا تو دور کی بات ہے ایک شریف انسان بھی متصور نہیں ہو سکتا، جس کا پورا خاندان انگریز کا وفادار تھا انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز کی تعریف میں کتابوں کی کتابیں لکھ ڈالیں بقول اس کے ان کتابوں سے کئی الماریاں بھر سکتی ہیں، اور نبوت کا دعویٰ کر کے مسیح موعود ہونے کا باطل دعویٰ کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے سچے اور معصوم پیغمبروں (علیٰ جمیعہم الصلوات والتسلیمات) اور اہل بیت کی توہین اپنا شیوہ بنا لیا اور انسانیت کے درجہ سے گر کر بد خلقی اور بد زبانی کا دافر ثبوت فراہم کیا اور بقول اس کے:

کرم خاکی ہوں میں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

الغرض انگریز خبیث نے اس کو کھڑا ہی اس لئے کیا تھا کہ جس دین قیم پر مسلمان عمل پیرا ہیں اور جس جہاد کے

جذبے سے ان کے دل معمور ہیں وہ ان میں نہ رہے، بقول مولانا ظفر علی خان:

کاٹنا مقصود ہے جس سے شجر اسلام کا

قادیاں کے لندنی ہاتھوں میں آری بھی دیکھ

اور یہ متنبی و کذاب قادیان (پنجاب) کا مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس

دنیا سے کوچ کر گیا، تقریباً ۶۷ سالہ زندگی میں اس نے اتنے متضاد اور متناقض دعوے کئے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے کہ ایک

شخص ہوش و حواس کے قائم ہوتے ہوئے اتنی متناقض باتیں کیسے کہہ سکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ان متناقض دعوؤں کے ذریعے

بے شمار لوگوں کو راہ راست سے برگشتہ کیا بالآخر خود تو اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کیلئے دارالجزاء میں پہنچ گیا لیکن اس کے ماننے والے اس کی پیروی میں اب تک اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون۔

سب جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو انگریز کا خود کاشٹہ پودا بتایا ہے ان کو خوش کرنے کیلئے جہاد کے منسوخ کرنے کا اعلان کیا، ہندوستانی حکومت نے ان کو دہلی میں کافی زمین دے رکھی ہے برطانیہ میں ایک مکمل شہر اسلام آباد کے نام سے بسا رکھا ہے۔ اسرائیل و امریکہ میں ان کے دفاتر ہیں، کفر کے بڑے بڑے علمبرداروں سے ان کے قریبی تعلقات ہیں، قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر امریکہ و برطانیہ اکثر حکومت پاکستان سے احتجاج کرتے رہتے ہیں ایمنسٹی انٹرنیشنل ان کی سرپرست ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اغیار (دشمنان اسلام، منکرین اسلام اور مکذبین قرآن) ہی سے قادیانیوں کا جوڑ ہے اور دنیا بھر کا کفر ان کی پشت پناہی کر رہا ہے؟؟؟

ہر قادیانی کو دعوت فکر ہے!!!

☆..... ہر قادیانی کو غور و فکر کرنی چاہیے کہ وہ مسلمانوں ہی میں اپنی دعوت کا کام کیوں کرتے ہیں۔ یہود و ہنود،

بدھست اور نصاریٰ میں اپنا کام کیوں نہیں کرتے؟؟؟

☆..... کیا یہ بات نہیں کہ انہوں نے اہل ایمان کے دلوں سے ایمان کھرچنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے؟؟؟

علماء اسلام متفقہ طور پر اس فرقہ خبیثہ کو مرتد، زندیق مانتے ہیں۔ البتہ کفار کی طرح اسلام کی وسیع اور عالمگیر رحمت کے دروازے ان کیلئے بھی کھل سکتے ہیں اگر وہ اپنے کفر و ارتداد سے سچی توبہ کر لیں،

اہل ایمان کی دینی، ملی، اخلاقی غیرت، اور حضور خاتم النبیین ﷺ سے محبت اور عقیدہ ختم نبوت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ اس دجال و کذاب متنبی کے قبیحین سے معاشرتی تعلقات، لین دین، میل جول، غمی خوشی میں شرکت، سلام و کلام، اقتصادی و سیاسی ہر اعتبار سے مکمل بائیکاٹ، مقاطعہ کریں۔

اور روز محشر حضور خاتم المرسلین ﷺ کی شفاعت پانے کیلئے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے دامن نبوت سے وابستہ اور حضور پاک ﷺ کے غلاموں، عقیدہ ختم نبوت کے علمبرداروں اور متوالوں میں شامل رکھیں۔

آمین

ظہور احمد علوی

رئیس: جامعہ محمدیہ اسلام آباد

سیکرٹری جنرل جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

مولانا عبدالکریم ندیم صاحب صدر مجلس علماء اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم انت کے اجماعی عقیدہ کے مطابق سرور الہی کا
کافر نہ نہ نظر میں ہے انت پر قسم کا سیاہی سیاحی
دعا ہے سوشل بائیکاٹ فطرت اور یہی علی و انت
کا عقیدہ اور رسم (الکریم) صدر اعلیٰ مجلس علماء اہلسنت
۱۳ - جامعہ اسلامیہ کراچی -

مولانا محمد انعام الحق صاحب سرپرست ورلڈ پاسبان ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلکہ مشہور غلام احمد قادیانی کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور
اسکو ماننے والا بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان کو کہیں نہ کہہ
کر یہ سوائے جمعی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ واضح رہے کہ قادیانی صرف
کافر و بجاوت کر رہا ہے اور مرتد نہیں بلکہ اسلام کے گروہ ہے اللہ تعالیٰ
اور اسکے آخر میں نبی ص ۶ محمد ص ۱۱۱ علیہ وسلم سے بجاوت کر سوائے
دین و ملت کے غدار ہیں ان کا ہر طرح کا مقابلہ کرنا اور ان کا ہر طرح
کا سوشل بائیکاٹ کرنا عین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی ہو



(مصدقہ تالیف و تصدیق الحق)
سرپرست
ورلڈ پاسبان ختم نبوت

نام ہو (آمین)

صاحبزادہ مولانا محمد عمار طارق صاحب ورلڈ پاسبان ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی ہے قرآن مجید کی ایک سو آیات
اور آنحضرتؐ کی دو سو آحادیث مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے بارے
موجود ہیں امت مسلمہ کا سب سے پہلے اجماع اسی مسلم پر ہوا کہ
خاتم النبیین خفۃ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص دعویٰ
نبوت کرے وہ کافر اور مرتد ہے اور اسکو ماننے والے بھی
کافر و مرتد ہیں۔ خفۃ امام اعظمؒ نے تو جمعہ مدعی نبوت
سے دلیل طلب کرنے کو بھی کفر قرار دیا ہے۔ یہودیہ کے
چیزبے اور انگریز کے خود کائنات پروردے فتنہ قادیاںیت
اسلام دشمن مومنٹ ہے ان کے ساتھ ہر قسم کا ملکہ باکشیانہ
اسلام سے وفاداری کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو
قادیاںی فتنہ سے خلافت جدو جہد کر نیکی تو فیق عطا فرما
(آمین)

اعتراف: صاحبزادہ محمد عمار طارق

مرکزی ناٹک صدر

ورلڈ پاسبان ختم نبوت

(پاکستان)

صاحبزادہ (مولانا محمد عمار طارق)

مرکزی ناٹک صدر

ورلڈ پاسبان ختم نبوت

علامہ ممتاز اعوان صاحب ورلڈ پاسبان ختم نبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیانی کا بیانات کا بدترین کافر ہے
 قادیانی دنیا کا وہ واحد بدترین کافر ہے جو خود کو
 مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے قادیانی کافر
 اسلام کو اسلام کے نام پر (نہدو بالہ) مٹانا چاہتا ہے
 قادیانی اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے
 قادیانی فتنہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو ملایا میٹے کرنا
 تمام مسلمانوں پر انتہائی ظروری ہے اور اگر مسلمانوں نے
 قادیانی فتنہ سے سوشل بائیکاٹ نہ کیا اور قادیانی فتنہ
 کے خلاف جدوجہد نہ کی تو کل قیامت کو حشر کے
 میدان میں مشایخ حشر حفرة محمد کریم (علیہ السلام) کی
 شہادت پر گزری ہوگی۔
 اللہ تعالیٰ ہمیں ختم نبوت کا مکیبان بنائے (آمین)
 (عکد) شجرہ ممتاز اعوان
 ناظم اعلیٰ ورلڈ پاسبان ختم نبوت

استاذ الحدیث مولانا عبدالرحمن صاحب
خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محی ۵ الفضل علیٰ رسولہ الکریم -
آمالی - برے سامنے حضرت مفتی دل عی صاحب کافستوں
لایا گیا ان کو تائید میں جہت سے حضرات سے
فتویٰ تحریر کر دے چکے -

مرزا شیخوں سے بائیکاٹ کر بارے میں جو فتویٰ دیا گیا ہے
یہ بالکل صحیح ہے - مرزا الیٰ فرتر اسلام سے خارج ہے -

انگریزوں کی بنائی جعل نبوت ہے -
اور ہر وقت اسلام کے فلاح اور مسلموں کے فلاح ساز کرتے رہے ہیں
لیذا ان سے پرستی کی بائیکاٹ اور قطع رشتہ کیا جائے
جیسے حضرت مفتی دل عی صاحب نے دیا ہے -

ان سے ایمان بچانے کی یہی صورت ہے -

دین ترہنی غنڈا لیمود دہم انصائی فتی تتبع مدعیم

یہ انگریزوں کا نذر گشتہ یودا ہے -

میرزا پرستی کی بائیکاٹ کی حکمت نایا ہے -

۱۲۲۹ھ

۱۸ ربیع الثانی

عبد الرحمن بن محمد

خلیفہ مجاز حضرت نفیس الحسینی
شاہ صاحب

استاذ الحدیث ۲۵ اپریل ۲۰۰۸

حاجہ درالعلوم

کامران بلوچ علاقہ اقبال ٹاؤن، لاہور

مولانا نذیر احمد صاحب دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ،

مرزا بیوں کے منسلق برعزت مفتی اعظم پاکستان نے فتویٰ دیا ہے :
بندہ اس سے اتفاق کرتا ہے ۔

قلبی عقیدے کہ خداوند مہربان اس پر رحمت رزق دالوں کہ جنت کو
موصول فرمے کہ میں بھی بندہ ۔ قدرِ کمال

درمناذ الدیث صاحب دارالعلوم لاہور

ماہر ان سب سے عدم اقبال ٹائمز ممبر

قاری علیم الدین شاہ صاحب

خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسنی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندہ ناچیز مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹوٹلی

فتویٰ سے مکمل اتفاق رکھتا ہے ۔ اور مرزا بیوں کے ساتھ

میں دین، مذہبی، معاشرتی اور سیاسی تعلقات قائم رکھنا سب

حرام ہے اور مرزا نیوں کے خلاف جو بھی علماء اہل کرامتوں آئندہ
 بھی ہوگا۔ اُس کی بھی بندہ انتہا اللہ تعالیٰ تائید کرتا رہے گا۔

والسلام

قاری عظیم الدین شاہ
 خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحنبلی شاہ صاحب
 خطیب جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری
 نور محلہ اچھرہ لاہور

۰۴۶-۶-۹-۹

قاری فضیل الرحمن عثمانی صاحب مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی و مکرمی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب ٹونکی نور اللہ مرقدہ
 مفتی اعظم پاکستان کا مرزا نیوں سے بائیکاٹ کا فتویٰ صرف بہ صرف
 درست، صحیح، اور صواب ہے۔ ہر مسلمان جس میں ایمان کی
 دولت بغضِ تعالیٰ موجود ہو وہ ضرور بالضرور اس اتفاق کرے گا۔
 اللہ پاک اس فتوے کو عام فرمائے اور اس کو پھیلانے والوں کو
 اجر جزیل عطا فرمائے اور اس فتوے کے ذریعے اس باطل گروہ
 اور خارج از اسلام جماعت کا قلع قمع فرمائے آمین

احقر اس فتوے کی حرف بہ حرف تصدیق و توثیق کرتا ہے۔ (بجاہ نبی المکریم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام)

قاری فضیل الرحمن عثمانی

خطیب جامع مسجد ڈی بلاک
 وحدت کالونی لاہور
 موبائل نمبر 0333-4409217

ناکارہ احقر قاری فضیل الرحمن عثمانی
 خادم مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی لاہور

دارالعلوم انوریہ ڈھینڈہ ہری پور ہزارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخبرہ و مضامین مافیہ رسولہ الکرمیم - اما بعد

حضور حاضر کے گمراہ ترین فتنوں میں سر فہرست فتنہ قادیانیت ہے
اس فتنہ مخدوف جو جامعیت امت مسلمہ کی مرہبان کمر رہیں ہیں
ان میں سر فہرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔
قادیانیوں کے بانیکاٹ کے عالم میں شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب
مذہب اہل حق کی واضح قرینہ اور امت مسلمہ کے جلیل مفتیان کرام اور
علماء عظام کے فتاویٰ جات کی موجودگی میں کسی اور قسم کی قطعاً حاجت نہیں ہے۔
قادیانیوں کے اظہاروں اور ان کی مصنوعات کا بانیکاٹ ہم مسلمان کیلئے فرض ہے
احقر اکابر کے فتاویٰ کی تاثیر لینے کے لئے فرض میں سمجھا ہے۔ اور ان فتاویٰ جات
کا اتہاس لینے اور تمام امت مسلمہ کیلئے از حد ضروری خیال کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اس سبب کی جہنم و جہنمی اور خاتم المرسلین
کی کامل اتباع اور محبت نصیب فرمائیں آمین

احقر فاضل مسجد اہل حق

دارالعلوم ہزارہ

مولانا شمس الرحمن عباسی صاحب

مولانا شمس الرحمن عباسی صاحب

نبیہ اپنے استاد شیخ حدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ڈیڑھ لکھ
نام باتوں میں تعدیل کرتا ہے

مولانا شمس الرحمن عباسی صاحب
خطیب مسجد غفوری
سویہ بازار کراچی

شمس الرحمن عباسی
خطیب مسجد غفوری
سویہ بازار کراچی

مولانا حفیظ الرحمن صاحب امیر شبان ضلع ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علماء کرام و مفتیان عظام کے فتاویٰ پر مکمل اعتماد ہے
مرزا بیٹوں کے عقائد اور نظریات کے بارے میں عمومی طور
پر مسلمانوں کو علم میں ہے۔ مرزائی اپنے آپ کو
مسلمان اور امت مسلمہ کو کافر مانتے ہیں۔

چونکہ دوسرے کافر کھلے ہوئے کافر ہیں۔ ہندو اپنے آپ
کو ہندو مانتے ہیں سکھ اپنے آپ کو سکھ اور عیسائی اپنے آپ
کو عیسائی کہتے ہیں جبکہ مرزائی اپنے آپ کو کافر نہیں
بلکہ مسلمان کہتے ہیں اس لیے تمام امت مسلمہ پر عرض
بتا دیا کہ وہ مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کرے ان سے
کچھ لین دین دیا سلام نہ کرے انکی تمام مصنوعات سے

مکمل بائیکاٹ کرے اور مرزا بیٹوں کے خلاف کلمہ حق
کہنا جہاد ہے۔ تمام مسلمان مل کر ختم نبوت کی تحریک
میں حصہ لیں۔ اس کے لیے جان مال کی قربانی دیں
اسد تعالیٰ سے دعا ہے کہ تعالیٰ ختم نبوت کے عظیم
کام کئے ہمیں قبول فرمائے آمین۔ سلام

خادم ختم نبوت

حفیظ الرحمن
امیر شبان تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور

حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب مدظلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله وكفى دأباً وادلاً والهدى على سبيل رسل وخاتم الانبياء
وعلى آله واصحابه لاتقيا حضرت مولانا مفتي ولي حسن صاحب
قادياني جماعت کے متعلق جو فتویٰ دیا ہے۔ اس کی پوری تائید
کرتے ہیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا ضروری مسئلہ ہے۔ ضروریات
دین کا انکار کرنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا قادیانی جماعت
دائرہ اسلام سے خارج ہے تمام اہل اسلام ان سے ہر قسم کی بائیسٹا کرے
محمد چوہدری رحمتی صاحب مدظلہ
محمد شکیل الرحمن

مولانا حافظ عبدالاول بنوری صاحب مسئول وفاق المدارس صوابی

قادیانیوں کے دہنہا مرزا بشیر اپنی کتاب کلمۃ الفصل صفحہ ۱۶۹ پر مسلمانوں سے
بائیسٹاٹ کا اعلان کر کے لکھتا ہے۔^۱ میں کوڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے سے روکا
۔ غیر اہل دینوں سے ہماری غمیں اٹک کی گئیں۔ میں کوڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے سے روکا
گیا۔ غرض یہ کہ دینی اور دنیوی تعلقات دونوں حرام قرار دیے گئے۔
درج بالا اقتباس کے حوالے سے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے فقط اتنا احساس
کروں گا کہ اگر ایک غیر مسلم اور اقلیت میں رہنے والی جماعت ہم سے بائیسٹاٹ کا اعلان کر سکتی ہے۔ تو
مسلمان جن کی دینی غیرت و قیمت سب سے بڑھ کر ہے۔ اور جن کے ایمانی رشتے کی وجہ سے ان کے جذبات
کی قوت اور طاقت لامتناہی ہے۔ وہ کیوں یک زبان ہو کر علی الاعلان اہل دینوں سے بائیسٹاٹ کا عندیہ
نہیں دے سکتے۔
میں تمام مسلمانوں سے یہی کرنا ہوں۔ کہ قادیانیوں کے ساتھ دینی و دنیوی تعلقات ختم کرنا ہمارے
یہ جزمایاں ہے۔ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹکی مدظلہ کی طرف سے
قادیانیوں سے متعلق جاری کردہ فتوے کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور اپنے جامعہ کے تمام علماء کرام
کی طرف سے ان کی پرزور تائید کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کرنا رہوں گا۔

فقط
آپ کا بھائی
عبدالاول بنوری

۱۔ بحوالہ - تاریخی قوی و شہادہ ۱۹۹۹
قوی بھٹی میں قادیانی مفکر کی مکمل کارروائی -
صفحہ ۳۷

مدرسہ فرقانیہ نیواڈہ لورالائی بلوچستان

بسم الله الرحمن الرحيم

امت مسلمہ پر واضح ہے کہ قادیانیوں کا زہریلی طریقہ کار عیسائیوں
ہندوؤں، یسودہوں وغیرہ سے خطرناک اور نقصان دہ ہے۔
لہذا قادیانیوں کو باقی غیر مسلموں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

قادیانی زندقہ مرتد ہیں۔ ہر قسم کے لین دین خرید و فروخت
پرائیویٹ اداروں میں ملازمت سب حرام ہیں
یہ حقیقت ہیں ایمان کو سلب کرنے کی کوشش
کرتے ہیں یہ ایک خطرناک تحریک ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات نصیب فرمائیں
واللہ اعلم بالصواب

(تصدیق مولانا حبیب اللہ صاحب)

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ
۲۱ ستمبر ۲۰۰۸ء
مدرسہ فرقانیہ نیواڈہ لورالائی بلوچستان

مدرسہ مخزن العلوم لورالائی بلوچستان

مولانا عبدالرحمن شاہ صاحب مدرسہ فیض العلوم لورالائی

بسم الله الرحمن الرحيم

ہم علماء کرام کے فتوؤں کی تائید کرتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(۲۷ رمضان ۱۴۲۹ھ)

① ذاکر ذاکر
و نحن علی ذاکر

② ذاکر ذاکر و نحن علی ذاکر
مدرسہ فیض العلوم لورالائی
بلوچستان

نبیہ فیض محمد مدرسہ
مدرسہ فیض العلوم
شاہ کلا لورالائی

③ علیہ السلام علیہ السلام لورالائی بلوچستان
④ بنوہاء الرحمن ۵۵
فیض العلوم لورالائی
بلوچستان

۲۷ رمضان المبارک
۱۴۲۹ھ

مولانا محمد حسین صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیب

مولانا عبدالستار مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

قال اللہ تعالیٰ اخذنا اللہ من السیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم و فضائل ذکر کریں

قال انبی علی اللہ علیہ السلام یا ایہا الناس انکم یکم واحد و ابائکم واحد و دینکم واحد و قبلتکم واحد

و ان یتیکم واحد لا انبی بعدی و کما قال

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۲۰

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ تجارت کیلئے شام تشریف لے گئے ایک خواب دیکھا

ابو رباب سے اس کی تعبیر پوچھی رباب سے کہا میں اُمت فرمایا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ای بلید

فرمایا مکہ شریف کہا تسفل کیا ہے فرمایا تجارت رباب سے کہا کہ میں خواب کی تعبیر نہ جانتا

کہ تماری تعبیر مکہ میں اللہ تعالیٰ ایک نبی مبعوث فرمائیں گے اسکا نام مبارک محمد علی اللہ ہوگا

و امت تكون و زمرہ فی حیاتہ و خلیفۃ بعد و ناتہ

اس قورچہ اور تعبیر کی عزت صدیق اکبرؓ کی اُمتیں کی عمر کر رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت

کا اعلان فرمایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ عرض کیا مالا لیل علی ما تلمن

تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا و یا ابی قریبہ انتی و رقیعہا با اقسام

اللہ تعالیٰ نے تیرے بعد جبرائیل علیہ السلام اس کی خبر دے دی و امت میں سے

تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ عنہ کا حلقہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دروں

آنکھوں نے درمیان پیشانی مبارک کو برس رہا فضائقت و قبل میں عینہ

خانی صاحب کرام کے سب سے پہلے اجتماع لوگوں نبوت سلسلہ قراب کے قتل پر ہوا

تو خلیفہ اولی نے عزت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر روانہ فرمایا

تو سلسلہ قراب کی لشکر بھی تدارک ۵۵۰۰۰ ہزار رجمن میں سے ۲۸۵۰۰ فی النہار ہوا

خود سلسلہ قراب بھی جہنم رسید ہوا

صحابہ و تابعین کرام جو سید ہوتے ان کی تعداد ۲۰۰۰ ہے

تو سلسلہ قراب کا فرود تیریں ان کے گروں میں جو شہد اکبر و بھی کافر و مرتد

جو تحقیق حوت خنی و حسن رحمۃ اللہ علیہ کے غزوہ یافیز کے مکمل آنتانی ہے

محمد حسین رام و طبیب جامع سید موتی لیب

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیب

عبدالستار حیدر

مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لیبہ تہ بکھر

مولانا سیف الرحمن صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد ! ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ
کا متفقہ مسئلہ ہے۔ مرزائی اپنی ترکیب کا طریقہ کار ہر زمانے میں آدل بدل
اپناتے ہیں ہر دور کے علماء کرام اور تحفظ ختم نبوت کے کارکنان اس
کے روک تھام میں کمر توڑ محنت کر کے میدان آجاتے ہیں اور حجت
جاتے ہیں لہذا اس دور کے مرزائیوں کی کارروائی اور طریقہ کار انتہائی
ظنناک اور نقصان دہ ہے غیر افتویٰ بھی ہیں یہ کہ قادیانیوں کے
ساتھ خرید و فروخت لین دین اور پرائیویٹ اداروں میں ملازمت
سب حرام ہیں۔ مرزائیوں کا قیاس دوسرے کافروں پر قیاس مع الغاویہ
(دستخط مولانا سیف الرحمن صاحب زیروہ)

واللہ اعلم بالصواب

مہتمم جامعہ تعلیم القرآن و سرست ضلعی
جمعیت اسلام ژوب بلوچستان

مفتی الرحمن مفتی مدنی

مولانا نبیب الرحمن صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

بسم الله الرحمن الرحيم

مفتی اکرام کے فتوؤں بالخصوص مفتی ولی حسن ٹونگی رحمہ اللہ
کے فتوے کی مکمل تائید کرنا ہوں۔ مزید یہ کہ قادیانیوں کے پرائیویٹ
اداروں میں ملازمت کو پسند کرنا کفر کو پسند کرنے کے مترادف
ہے۔ لہذا مرزائیوں کے پرائیویٹ اداروں میں ملازمت ناجائز اور حرام
ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس فتنہ سے نجات نصیب فرمائیں آمین امین

نبیب الرحمن صاحب

16 شوال 1429ھ

نائب مہتمم جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

مولانا عبداللہ شاہ صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

علماء کرام کی رائے پر اعتماد کیا جاتا ہے۔
عبد اللہ بن عبد الحمیز
(۱۶ ستمبر ۱۹۶۹ء)
(دستخط مولانا عبداللہ شاہ صاحب)

ناظم تعلیمات جامعہ تعلیم القرآن جبل روڈ ژوب
خطیب جامع مسجد نزد سی ایم ایم ٹیرو ب (بلوچستان)

قاری کمال الدین صاحب مرکزی مسجد لورالائی بلوچستان

الحمد للہ علماء الکرام نے قادیانیوں کے خلاف جو فتویٰ
دیا ہے وہ حق و صداقت پر مبنی ہے اور میں بھی یہی
کہنا چاہوں کہ قادیانیوں کی ساق پر قسم کے تعلقات ختم کیا
جائے بالخصوص انہی اداروں میں ملازمت وغیرہ کرنا حرام ہے
ہر مسلمان کا یہ فرض بنتا ہے کہ دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم
سے مکمل طور پر تعلقی ختم کریں اور دوسروں کو بھی بچائیں

قاری کمال الدین 
ناظم تعلیمات جامعہ عبیدہ فیصل آباد
خطیب مرکزی جامع مسجد لورالائی
بلوچستان پاکستان

مولانا فخر الدین صاحب مدرسہ ناصر العلوم لورالائی

بندہ علماء اکرام کی اس فتویٰ کا مکمل حمایت کرتے ہیں

فخر الدین صاحب
مدرسہ ناصر العلوم
لورالائی پنجستان

شیخ الحدیث مولانا فضل الدین کبزی صاحب مدرسہ ناصر العلوم لورالائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد قادیانیوں کا دجل و فریب دنیا پر واضح ہے۔ قادیانیوں کے اندر اسلام کی بوتک نہیں بلکہ باقی غیر مسلم سے کتنے گنا بڑھکر کے مثال کے طور دوسرے غیر مسلم کے ساتھ تعلق اور خرید و فروخت حرام نہیں اور قادیانیوں کے ساتھ حرام میں اسکی وجہ یہ کہ قادیانی ہر لین دین، تعلقات، خرید و فروخت، علاج معالجہ میں کہیں نہ کہیں اپنے مذہب کا پرچار مد نظر رکھتے ہیں مسلمانوں سمورہ راست سے بھٹکنا مطلوب ہے لہذا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
وَلَا تَقْرُبُوا الزِّنَا اِلٰیْ اٰخِرِهٖ کہ زنا کے قریب مت جاؤ اس طرح شرعی طور فتویٰ صادر کرتا ہوں کہ قادیانیوں کے ساتھ کوئی قرینہ تعلق لین دین، ان کے پرائیویٹ اداروں میں ملازمت سب حرام ہے بلکہ ان کے ہسپتالوں میں علاج معالجہ سے اجتناب کیا جائے۔

بندہ فضل الدین کبزی

(شیخ الحدیث مدرسہ ناصر العلوم و ممبر صوبائی
مجلس عمومی جمعیت علماء اسلام لورالائی پنجستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق اب - رشتہ تھانے ارشاد فرمایا: السلام اکملت لکم دینکم... آج میرے غمگینا را دین مکمل کر دیا
 دینہ نسبت تم پر تمام کر دی اور تمہارے دین کی حقیقت سے رسول کو سنا دیا۔ (سورۃ مائدہ) یہ
 اور ذرا کچھ شیعہ کو مارا لی ہوئی اس شریعت میں بہ ارشاد تھا کہ دین کی عمارت میں کسی نہ کسی رشتہ کی
 ضرورت تھی جو حضور کے وجود سے مکمل ہو گئے۔ ایسی کہ اب اس میں کوئی جگہ باقی نہ رہی۔
 قرآن پاک نے ارشاد فرمایا: - ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (از خراب) حضور علیہ السلام کو مکمل کر دیا
 اور تمام نبیوں کے خاتم بنی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم کے معنی خود متعدد احادیث میں بیان
 فرما دیئے: انا خاتم النبیین لانی بعدی، میں انبیاء کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا دین
 اور ختم نبوت کو بطور تشبیل بیان ارشاد فرمایا: میں اور دیگر انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے
 کتب کو کئی پتھر پر لکھا جاتا ہے، پہلے کتب لکھی جاتی ہیں اور پھر ان کے خاتم لکھے جاتے ہیں اور
 لیکن اس محل کے ایک گوشہ میں ایک انش کی جگہ خالی رہی ہے دیکھو اگر لوگ یہ کہیں اگر
 اس جگہ کو بھی پورا کر دیا جاتا تو خوب بیوقوفانہ اس کے بعد حضور نے فرمایا: انا تلک القبۃ و انا خاتم
 النبیین ختمت الانبیاء، تو میں وہی آخری انبیاء ہوں میں پیغمبروں کا خاتم ہوں تو پیغمبروں

کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

حضور نے دیگر انبیاء کے مقابلہ میں اپنے خصوصیتوں کو ختم نبوت کا ذکر نمایاں طور پر فرمایا
 ہے: نبوت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (مسلم) میں پیغمبروں کا اس وقت بھی خاتم تھا جبکہ آدم وانی
 اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد بھی نبی آئے تھے۔ (کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۱) لفظ خاتم کے معنی آپ نے خود فرمادے
 آفری نبی اور حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہی ہے اس امکان کو خود حضور نے ختم فرمایا ہے۔
 فرمایا: رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے بلکہ نہ کوئی رسول برکات نہ کوئی نبی ہوگا
 اس لئے جو شخص بھی حضور کے بعد کسی طرح آئے گا وہی سے نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر
 و مرتد و دائرۃ اسلام سے خارج ہے جسے مرزا قادیانی اور اس کو نبی ماننے والے جسے
 احمدی اور اس کو مسلمان، بزرگ، مجدد ماننے والے جسے لاہوری مرزائی یہ سب کافر
 و مرتد و دائرۃ اسلام سے خارج ہیں ان سے میل جول، صلہ و کلام، محبت، نکاح و عرق
 حرام سخت حرام ہے ان کا ذبح کن ہو، عیان طور پر ظاہر ہے معاذ اللہ کہ مسلمان لڑکے کا
 مرزا سے نکاح خالق زنا ہے اسی طرح مرزائی لڑکے سے مسلمان کا نکاح بھی غامض و حلال
 ہے مرزائی احمدی ہوں یا لاہوری ان کے پیروکاروں میں تیار گوشت حرام دیگر ریشہ دانا، ک
 و مکر وہ ہیں لہذا یہی مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کا معاشری، معاشرتی، سماجی اور
 اخلاقی بائیکاٹ کرنا مسلمانوں کے لئے واجب ہے، یہی امت مسلمہ سے یہاں پر انہی
 ہے کہ مرزائیوں کے ساتھ صلہ و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و عہدہ

شرکت، اور مردانہ تعلقات کو قطعاً و ارجحاً سمجھتے ہوئے ان سے الگ تعلق رہی ہیں
میں تجارت نہ کر جائے ان کے گاہخانوں، دکانوں، بیڑوں، رہائشوں، اور
تعلیم گاہوں سے استفادہ قطعاً و ارجحاً نہ کرے تاکہ نہ جائے بلکہ ان کے کارخانوں
اور گاہخانوں کی مصنوعات سے بکھرنا اور ان کے پیداوار سے ان سے ذرا
مستحق نہ ہو بلکہ ان کے رواداری اور درپیش آنے والی سبب سے کوئی
تمام مسلمانوں کو ان رزائشوں سے انہیں گاہخانوں اور رزائشوں سے الگ
کرنے کی اپیل ہے اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔ حفظہ اللہ تعالیٰ اعلم

محترم شریک، بھائی، مہتمم بنی خفیہ دارالعلوم دہلی
یہ خطو - تیار کر دینا
وزیر اہم جامعہ اہل سنت جموں و کشمیر



علماء کرام کے تائیدی دستخط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فوجوں کے تعلق میں ہادیوں کا تعلق
سب سے سہمی سقوتی ثابت کرنا
نزعہ فرمادی
۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بھائی، حضرت خفیہ دارالعلوم دہلی
نہ قرار کردہ فتویٰ کی دیگر حضرات
اکابر علماء کرام سے طرز عمل تا کی
تصدیق فرمادے۔

۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

مولانا محمد حق نواز صاحب جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کا اساسی عقیدہ ہے اور قادیانیت اس عقیدہ پر وار کرنے والے کلیڈاٹے کاہانگریزی نام ہے قادیانیت سے نفرت الہامی کا حصہ ہے اس طرح قادیانی مصنوعات کا بائبلیکات بھی ایمانی فریضہ ہے اس میں کئی کئی نواسی ایمان کمزوری اور بے خبری کا ثبوت ہے اس سلسلے میں حضرت مفتی صاحب کا فتویٰ وقت کی ہمارے درمیان رہنما کی جگہ پر ہے یہاں تک کہ اس کی تکمیل اور بھرپور تہذیب دہی ہو

محمد حق نواز مدرس جامعہ عربیہ سراج المدارس
وخلیبہ و امام مسجد سیدنا ابراہیم ٹیکسلا

مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ مع اکابرکم وادکاتاہ۔

عقیدہ ختم نبوت کی توضیح و تشریح جس طرح علماء اسلام فرماتے ہیں اور واجب الاتباع ہے۔ اکابر علماء اسلام کے ساتھ ہونا باعث نجات آخرت ہے اس کیلئے عقیدہ ختم نبوت پر یقین کامل رکھنا اس کے اعتقاد پختہ بنانا بھی ضروری ہے۔ قادیانی مصنوعات کو مکمل بائبلیکات اور مقابلہ میں اکابر علماء کے فتویٰ کے روشنی میں تحفظ ایمان اور حصول شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک اکابر کے ساتھ رہنے کا سبب معاذن کو توین علماء فرماتے ہیں۔ احقر محمد حبیب الرحمن خادم الطیب جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

۳۰ جادی الثانیہ ۱۴۲۹ھ
۸ جون ۲۰۰۸ء بروز اتوار

مولانا محمد عزت نور صدیقی صاحب
خلیفہ حکیم محمد اختر شاہ صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عزیز منہ حبیب عالم غوثی کی مکمل تائید کرتا ہے۔

خلیفہ حکیم محمد اختر شاہ صاحب مدظلہ
محمد عزت نور صدیقی

مولانا محمد عبد الجبار صاحب دارالعلوم النبویہ جامعہ قاسمیہ مظفر گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین در کلمۃ دہک سلام علی اشرف الانبیاء محمد خاتم النبیین وعلی آلہ و صحبہ و من تبعہم بحسن الایمان
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے آخری نبی ہیں آپ کی ذات اقدس سے قصر نبوت مکمل ہو گیا
آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوا نہ نبوت قائم اہل اسلام پر یہ اجماعی عقیدہ ہے اور یہ شعائر دین
سے ہے جسکا شکر کا فر ہے۔ آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والے دجال و نذاب ہیں گئے مافی الدنیا و الدیم
قرآن مجید کی حق سے زیادہ آیات کریمہ دین اسلام کے مکمل ہونے اور اس کے بعد کوئی نیا دین نہ ہونے
پر دال ہیں۔ احکام سینکڑوں احادیث جاریہ ہیں اسی بات پر خدا ہر عدل میں۔
انگریز کم نکت جب برصغیر پاک و ہند پر قابض ہوئے تو ان کے خلاف جہاد اعلان کیا اور غارتگری
خصوصاً مسلمانوں کو اس کے خلاف جہاد کی ترغیب دی تو انگریز غلامانوں سے جذبہ جہاد چھیننے کیلئے
کئی جتن کئے مرزا غلام احمد قادیانی ملعون جو اس وقت مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں آریوں
وغیرہ کے خلاف خانہ و گزہ کرنا تھا کہ اپنی آغوش شفقت میں بیکراؤں پر اپنی نوازشوں کی بارش
کرو دی اس سے اپنے راکھ میدی ہونے کی دعویٰ کرایا پھر مسیح جو خود پھر ظلی بروری نبی اور آخر میں
خود محمد رسول ہونے کی دعویٰ کرایا بیکراؤں سے بھی نشان میں بڑا میرے کی دعویٰ کیا پھر مرزا قادیانی ملک سے
میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ یہ قسمت ہے
جو مجھے چھوڑنا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے روحانی خزانے صلیب مرزا البشیر ابن خلیفہ لکھنؤ ہے
پس مسیح خود محمد رسول اللہ ہے جو شاعت اسلام کیلئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اسلئے ہم کو
کسی نئے فکر کی ضرورت نہیں ہے اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آنی کلمۃ الفصل ۱۵۸
مرزا قادیانی کا مرید مرزا نے سامنے لکھا ہے۔ محمد اور داد و قول کرتا ہے۔
محمد پھر اترتے ہیں ہمہ میں۔ اور آگے سے ہیں پھر انہی نشان میں۔ محمد دیکھنے میں جس کا کل غلام احمد کو دیکھنے قادیانی
انگریز کے اس خود کا شہ پور نے انگریز کو دوام بخشنے کیلئے احکام شریعت میں تغیر کیا۔ خدا کو مسخ کیا (العیاذ باللہ)
خدا پھر مرزا لکھنؤ ہے آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم سے بند کیا گیا اب اسے بعد جہاد

کافر پر غور اور غلط اور دنیا نام غازی ارتقا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کر رہا ہے اور اللہ کے
 دیگر احکام شریعت میں بغیر کی۔ دینی ہے کہ جو لوگوں پر حق تعالیٰ نے شجرہ اسلام کی بیج نہی کی
 رہنے نہ ماننے والوں کو غلط گامیاں دی اور تباہی نہ ملنے والے جنگلوں کے خنجر پر اور ان کی حق تعالیٰ میں ہم
 علیہ السلام نے اس حق تعالیٰ کی بیج نہی کی تھی اور ان کے کوششیں جاری رکھیں اور شریعت سے غلط اور
 شہادہ بخاری اور ان کے رزق اور کام نہ رہی نہ تھا ان کے تباہی میں وقف تھے۔ ۱۹۲۹ء میں تحریر ختم ہوئی
 میں دس نیر جو جوں نے جام شہادت نوش کیا فاشک اللہ سعید اللہ استاذ اکبر محدث اعظم علامہ مولانا
 محمد یوسف بنوری خط مبرورہ کی قیادت میں ۱۹۲۹ء میں ایک پیر اور دیگر علی اسماعیلی نے اندر شجر اسلام نفی خود گئے ختم ہوئے
 کی جگہ لڑی ان علی ارضی کی سامعی کو اللہ کریم نے شرف قبولیت سے نوازا اور اللہ تعالیٰ کی آغوش میں نوازا اسماعیلی نے مرزا غلام
 کے جملہ فرق کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لیکن مرزا لٹی رہے وہاں نہایت انگیزش اور فتنہ کو سبوتاژ کرنے کے
 ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں ان کے والدہ نام کام بیوگی حضرت الشیخ ولی کامل جناب مفتی ولی حسن صاحب کوئی
 نے حضرت الاستاذ اکبر بنوری کے ایمان پر جو فتویٰ تحریر فرمایا وہ انتہائی محققانہ اور مستدل ہے
 کا صحیح ترجمان ہے فقہاء علم اور حسن الخبراء اسکی اشاعت اہل ایمان کے ایمان کی حفاظت باہر فرمادے
 ہم اسے مکمل اتفاق کرتے ہیں

مولانا عبدالمعین

خادم العلوم النبویہ جامعہ تاسیہ جو کہ شہید فلاح خلیفہ تھے

۲۲ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ ۹ اربیع ۲۰۱۱ء

مولانا ڈاکٹر سیف الدین صاحب فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسمہ سبحانہ و تعالیٰ

بلد شبہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ناپاک نظریاتی
 اولاد قادیانی جماعت قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور
 اجماع امت کی روشنی میں کافر و زندق اور دائرہ اسلام
 سے خارج ہونے کے علاوہ ایک ایسا سیاسی ٹولہ ہے
 جو آج تک عالمی سامراجی و استعماری طاقتوں کی رجنٹی کلا
 کر ڈار کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے خلاف سازشوں میں
 مصروف رہا ہے بالخصوص وطن عزیز پاکستان کی وحدت و سالمیت
 کو اب تک پہنچنے والے نقصات کے نیچے قادیانی ریشہ دوانیوں
 کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا وزیر اعظم لیاقت علی خان کے قتل کی
 سازش ہو یا سقوط ڈھاکہ کا سانحہ ان جیسے واقعات کو
 قادیانی اسریشی گہرے تعلقات کے تناظر میں دیکھا جائے تو

قادیانی گروہ کے سیاسی ناباک عزائم کو سمجھنا مشکل مابت نہیں
 رہی وجوہ کی بناء پر الحمد للہ اکابر علماء حق نے ابتداء ہی سے
 امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا اور اس فتنہ کی
 تردید و بیخ کنی کے لئے ہمہ جہتی کوششیں کیں جس کے نتیجہ میں
 ملکی پارلیمنٹ نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا
 لیکن اس کے باوجود اب بھی عوامی مسلمہ ہر مسلمانوں میں قادیانیوں
 کے خلاف نفرت شدیدہ کا جو ماحول پیدا ہونا چاہیئے وہ نہیں ہے
 اس کے لئے فوری ہے کہ قادیانیوں سے اقتصادی، معاشرتی
 اور سیاسی بائیکاٹ کے شرعی حکم کی خوب تشہید کی جائے
 لہذا حضرت مفتی ولی حسن مدظلہ العالی نور اللہ رقدہ اور دیگر اکابر عثمان
 کریم کے فتاویٰ اور تائیدات کی اشاعت و تشہید سے عوام الناس
 کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی بھی ملے گی اور قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ
 کا جذبہ بڑھے گا جس سے قادیانیوں میں رہی زلت و رسوائی کا
 احساس پیدا ہوگا اور یقیناً وہ اپنے آپ کو غیر مسلموں کی
 صف سے بگڑا پائیں گے لہذا ہم قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ
 کے فتاویٰ کی من و عن تائید کرتے ہوئے ان کی تشہید و اشاعت کو
 ایمان کے تقاضے تکمیل میں مطالبہ سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزت احقاق حق
 اور الظالم باطل کے لئے علماء حق کی کاوشوں کو قبول
 فرمائے اور مسئلہ ختم نبوت کے تمام تقاضوں کو پورا کرے
 توفیق عطا فرمائے

احقر
 سید انور غفرلہ ولوالدہ
 جامعہ عربیہ اسلامیہ العلوم حیدرآباد

مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ کی مروت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ و نستلم علیہ

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس کے جانشین (خلفاء) کی ہرزہ سرائی کا سلسلہ مخلوقات سے تجاوز کر کے رب کائنات کے وجود و صفات تک پہنچا ہوا ہے۔ مرزا ملعون نے رب العالمین جل جلالہ خاتم الانبیاء بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، دیگر انبیاء بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تفتیش و توجہ میں جس جسارت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ شاید ابلیس بھی نہ کر سکا۔ اُس کی ہدیان سے انبیاء کرام محفوظ ہیں نہ صحابہ کرام۔ اسلام محفوظ ہے نہ قرآن و سنت۔ علماء اہل بیت علیہم السلام، اولیاء اللہ عام اہل اسلام اور حرمین شریفین کے متعلق اس کی مجرمانہ دشنام طرازی نے ایسے دیگر متنبیوں سے ممتاز کر دیا ہے۔ اس کے اور اس کے خلفاء کے اخلاقی اور مذہبی اقدار کبھی طور سے بھی

سمادیں نہیں سمجھ جاسکتے۔ البتہ

و کذا لک جعلنا لکل نبی عداۃ و اشیاء لہن الا اناس و الجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا

کا مصداق ہو سکتے ہیں۔ اس گروہ کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ ان کا دین الگ، ملت الگ اور پیغام و اہداف الگ ہیں۔

مرزا ملعون کی تکذیب کیلئے خود اس کی پیش گوئیاں اور دعویٰ ہی کافی ہیں۔ اس کی درجنوں پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئی۔ لاریہ و قبال نامیہ اپنے تحریری اعترافات کے مطابق لعنت، مردودیت اور ذلت ابدی کا مستحق ٹھہر چکا ہے۔ مگر زیادہ تعجب ان "مقلدوں" پر ہے۔ جو ہسٹریا اور مراق کے مریض کو پیغمبر یا ولی سمجھ کر اس کی تقلید کا درپے ہیں۔ عالمی تحفظ ختم نبوت کے اکابر بالخصوص حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ اور بقیۃ السلف حضرت خواجہ خٹکھڑ صاحب مدظلہم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ ان زنادقہ کا تعاقب کر کے امت مسلمہ کیلئے منہاج حق واضح کر دیا ہے۔ اور انگریزی استعمار کے پروردہ و قبال کی بھونڈی کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ بندہ ان تمام اکابر کے

تحریری و تقریری فتاویٰ سے حرف بحرف متفق ہے۔ ان سے برادرانہ مراسم و اعتقاد ہے کہ امت محمدیہ پر قادیانیوں کا مکمل معاشرتی بائیکاٹ فرض ہے۔ ان سے برادرانہ مراسم ان کی مصنوعات کی خرید و فروخت اور استعمال حرام ہے۔ نیز ان کی سرمرستی میں تعلیمی اداروں کا شمولہ فرض ہے۔ لہذا ان زنادقہ کیلئے کوئی بھی تعزیر کم تر اور سخت ترین سزا کا تقاضا از بس ضروری ہے۔

رہیں شفاعت خاتم النبیین

اصلاح الدین حقانی

خادم الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ کی مروت صوبہ سرحد
۲۸ جنوری ۱۴۳۰ھ ۲۴/۵/۰۹

مولانا مولابخش صاحب مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ بلوچستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہل ایمان سے گزارش

پاکستان کے علماء کرام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کہ انہوں نے قادیانی فرقہ کو قوی اسبلی کے ذریعہ بین الاقوامی کافر کے طور پر متعارف کرایا۔
دوسرے مرحلے پر میرے شیخ و مربی حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی رحمۃ اللہ علیہ کے محققانہ فتویٰ سے مکمل اتفاق کر کے حجت پوری کر دی کہ قادیانیوں کا مقابلہ اور ان سے مکمل سوشل بائیکاٹ حکم شرعی ہے اور دین و ایمان کا عین تقاضا ہے۔ تاہم چونکہ یہ فرقہ زندیقہ اب بھی نہ صرف یہ کہ اپنے کفر و زندقہ پر قائم ہے بلکہ پوری دنیا میں اسلام و اہل اسلام کے خلاف برسر پیکار ہے۔ تو یہ لوگ گویا نہ صرف کافر و زندیق و مرتد ہیں بلکہ یہ کافر محارب بھی ہیں۔

اس لیے پوری دنیا کے اہل ایمان سے گزارش ہے کہ ان سے نہ صرف سوشل بائیکاٹ کیا جائے بلکہ جس جس انداز سے وہ محاربہ کر رہے ہیں اس سے بڑھ کر ہر محاذ میں ان کا مقابلہ کریں۔ یہ عین ایمان و عین دین و عین شریعت ہے۔

اور ان شاء اللہ تعالیٰ روز قیامت استحقاق شفاعت بھی ہے۔

مولابخش غفرلہ

مدرسہ عربیہ صدیقیہ، مستونگ، بلوچستان

۱۳۳۰ھ

تاریخ: ۲۱ جمادی الاولیٰ

مطابق ۱۷ مئی ۱۹۱۱ء



مولانا مجاہدین صاحب مسئول وفاق المدارس کوہاٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور مرکزی عقائد میں سے ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نفس قرآنی ہے۔ (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ) لہذا جو شخص اسے نفی قرآنی کے بعد نبوت کا دعوہ دے۔ یا کسی کو نبی مانتا ہے۔ اسے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس عقیدہ کیلئے استعمال ہونے والی بدعت گروہ قادیانی احمدی اور اہل سہری وغیرہ سرگرم عمل ہیں۔ اور سادہ لوح خالص مسلمانوں کو

مختلف حربوں سے درتھر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔
 بادریچے پہ گروہ (فرقہ) امام کفار سے بالکل مختلف ہے۔ یہ مذاہب کا
 قول ہے۔ جس کے احکام شریعت اسلام میں مختلف ہیں۔ عین۔ زہدیت
 کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق شرعاً حرام ہے۔ بلکہ ان سے ہر طرح کا تعلق
 قطع تعلق ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس میں کوتاہی کرنے والوں کو نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک شفاعت سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا
 حکم ہے۔ فقط دعائے طالب دولوں مجاہد
 مسئلہ وفاق امداد رس ضلع کوہاٹ وکری مسجد یوسف نیا تبلیغی سرکنز کوہاٹ

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن پٹوکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا
 فتویٰ جو مہربان بنصوص شریعت اور مدلل عبارات فقہیہ ہے حرف درست
 اور عصر حاضر میں رہنمائی کے قابل ہے اور مسلمانوں کے لئے واجب التحیل،
 لہذا مرزا اشیوں کے ساتھ سخت و برخواست کھانا پینا آمد و رفت میل جول
 ناجائز اور حرام ہے
 اہل۔ مرزا اشیوں کی تقریبات میں شمولیت اور ان کا
 ہم پیالہ و ہم نوالہ بن کر رہنا جائز نہیں، کیونکہ اس کا انجام خود مرزائی
 بن جانا ہوتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ اس لئے احتراز لازم ہے

حرمہ نخت شریعتیہ

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن
 دین اڑوہ بگرام (مزارہ)

المرقوم ۲۸ جلد اولی ۲۰۳۰ھ

الموافق ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ



دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن
 بگرام (مزارہ)

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن
 بگرام (مزارہ)

جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنا کامل اور مکمل دین حضور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نہ صرف نازل کر دیا۔ بلکہ اس کے تحفظ کی یقین دہانی بھی کرادی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ نہ رسول اور نہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرنے کا جاز ہے کہ اس پر وحی کا نزول ہوا ہے کیونکہ ایسا دعویٰ عقیدہ ختم نبوت اور دین اسلام پر ایک کاری ضرب ہوگا۔

بقول علامہ اقبالؒ: لاشبہ عقیدہ ختم نبوت ہی اسلام کی بنیاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے لیکر آج تک متعدد گمراہ اور بد بخت افراد نے دعویٰ نبوت کیا۔ مگر امت مسلمہ نے انہیں تسلیم کیا۔ قادیانیت عصر حاضر کا انتہائی خطرناک فتنہ ہے۔ یہ لوگ صرف کافر نہیں بلکہ ملحد اور زندقہ ہیں ان کا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے جیسا کہ حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹوکی مدظلہ العالی نے انکی دجل و تبلیس کو فاش کر دیا ہے واقعی ان لوگوں سے کسی قسم کے تعلقات، میل جول رکھنا ناجائز اور حرام ہیں۔

مسلمان کا من حیث مسلم فریضہ بنتا ہے۔ کہ ان کیساتھ مکمل بائیکاٹ کرے اور ان کی تیار کردہ منصوبات سے عام سادہ لوح مسلمانوں کو بچانے کی فکر کریں۔

قادیانیت امت مسلمہ کے لیے جتنا خطرناک اور زہریلا فتنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے کے لیے اس امت کے ایسے ہی اہل علم پیدا فرمائے۔ جنہوں نے علم و تنقید سے لیکر مجاہدہ و مناظرہ اور فتویٰ تک ہر سطح پر اس فتنے کا تعاقب کیا۔ چنانچہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی مدظلہ العالی نے اس فتنہ کی تمام تر مکاریوں کا تعاقب کیا۔ ہمیں انکے فتویٰ سے مکمل حرف بکرف اتفاق ہے اور اس فتویٰ کی اشاعت میں ہمارے عزیز مرزا رشید احمد صاحب نے انتہائی دلچسپی کا اظہار کیا۔ یہ اشاعت امت مسلمہ کے لیے کس قدر نافع مندرجہ ثابت ہوگا۔ اس کا بہتر علم اللہ ہی کے پاس ہے مگر یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ نسخہ (کتا بیج) اپنے پاس رکھنا ہی باعث نجات ہوگا۔ اللہ جل جلالہ اسے نافع بنائے اور اس فتنہ کی سرکوبی کا ذریعہ بنائے۔ اور حضرت مفتی مدظلہ العالی کے لیے درجات عالیہ کا سبب بنائے۔

دارالافتاء
عظمت اللہ بنوی

جامعہ المرکز الاسلامی بنوں
مدرسہ اہل حقین الحقین جامعہ حفا
ومدرسہ مسئلے سید مائیں البیاض الاسلامیہ
جامعہ حفا اجادی الثانی ۱۴۲۰ھ

(مولانا) عبداللطیف صاحب
ناظم جامعہ المرکز الاسلامی بنوں
مسئلہ الامتثال والوفاء سورہ وشمس ودرستان
ومسئلہ بولہ رجسٹریشن دینی ۱۰۰۰ - ص ۱۰۰



باسمہ تعالیٰ

مفت اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمہ اللہ
کا فتویٰ جو قادیانیوں اور غیر مسلم کی مصنوعات کے
بائیکاٹ کے متعلق پہلے جاری ہوا تھا اس کی اہمیت
آج بھی اتنی ہی ہے کہ جتنی پہلے تھی۔

بلکہ آج اس کی اہمیت اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

اس لیے کہ آج قادیان اور غیر مسلم جس
انداز سے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈے میں

مشغول ہیں پہلے انہی اتنے شیعہ تھے

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس انداز
سے اب گستاخی کر رہے ہیں اور آپ کی توہین
کے مرتکب ہو رہے ہیں اس کا اندازہ موجودہ دور
میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین کیساتھ کیا ہے۔
اسیذا مسلمانوں کے لیے فروری ہے کہ ان کی ہر قسم کی بلا
مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سائق محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں

عارف حنیف
استاذ دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ



۶ جمادی اولیٰ

۱۲ مئی ۲۰۰۸ء



عارف حنیف

استاذ دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ

قاضی محمد الیاس صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مرزا عہد احمد دہلوی اور دہلوی جماعت اپنے گمراہ کن عقائد
بالخصوص عفو ربی اکرم علی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے انکار
اور مرزا عہد احمد دہلوی کو نبی تسلیم کرنا کی وجہ سے تمام امت مسلمہ
کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہذا غیبت ایمانی کا تقاضا
ہر یہ انہی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے انہی غشی فوسھی میں
شرکت نہ لی جائے۔ اور نہ ہی انہی سے اتھو میل جول رکھا جائے۔ اور انہی سے اتھو
عزتسم کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔

قاضی محمد الیاس

خطیب مرکزی جامع مسجد

نئی امینہ دہلی کالونی حقیرا پور

27-4-2008

مہر الیاس



حافظ محمد ایوب صدیقی صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى والقوة والسد على خاتم النبیین محمد بن المصطفیٰ وعلیٰ ابیہ
وامحباہم الذقیاء -

آقا علیہ السلام . اللہ تعالیٰ نے بعثت انبیاءؑ ما جو مسلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے
شروع کیا تھا اسکو مقصود جاننا تھا امام الذقیاءؑ خاتم النبیین حضرت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ختم فرما کر ختم الرسل اور خاتم النبیینؑ تاج آیت کے برابر
سجاکر قرآن مجید اور اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیاری زبان سے اسکا و افہم
اعلان کر دیا لہذا عقیدہ ختم نبوت اہل مسلمہ کے بنیادی عقائد میں سے ہے
قادیانی اور مرزائی ٹولہ عقیدہ ختم نبوت کے منکر اور اسد کے باغی و مرتد جو
نبوت کے مدعی گستاخ و نبیوں گستاخ امام الذقیاءؑ گستاخ عابدہ و اہل بیت علیہم
السلام باغی و منکرین و فساد اور انگریزی چالوں اور خلاف اسد سازشوں
کے مہر اور مرزائی کڑا رملعون مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں اور جو اسد
مروجہ طرح کی سازشوں میں معروف رہتے ہیں جنکی آمدنی کا مخصوص حقہ خلاف
اسد سازشوں کیلئے وقف ہے بالخصوص ان حالات میں محبت رسول اور
عقیدہ ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ مرزائیوں کیساتھ شوشل بائیکاٹ کیا جائے اور اہل
مسلمہ پر انکی مہرعات کا بائیکاٹ فرض ہے لہذا ہم علماء و مفتیان اسد کے
درجہ شدہ فتاویٰ کیساتھ حرف خلاف اتفاق کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ ایمانی غیرت کیساتھ اس پر
عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے

حافظ محمد ایوب صدیقی صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ
و صدر تنظیم دفاع حقوق اساتذہ ہزارہ ڈوئین صوبہ سرحد

مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

کے فتویٰ کی بندہ کھن تائید کرتا ہے۔ اور شرع صدر

کے ساتھ یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ تا دینوں کے ساتھ

کسی بھی قسم کا تعلق مطلقاً حرام ہے

محتاج دعا

محمد الیاس گھمن

تاریخ ۹۔ ۱۰۔ ۱۳۲۹ھ
۱۰ ستمبر ۲۰۰۸ء

مولانا ابوالاحمد نور محمد قادری تونسوی جامعہ عثمانیہ رحیم یار خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - بندہ عاجز و کمابہر علم اہلسنت و پوہنبرے

فتاویٰ سے حرف بحرف اتفاق ہے

فقط - الجراحہ نور محمد رحیم یار خان تونسوی جامعہ

عثمانیہ تریک محمدیہ فلاح سہیلہ رمان

مولانا عبدالغفور صاحب مرکزی جامع مسجد باغ والی وہاڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ تعالیٰ :- حضرت مفتی محمد نور اللہ مرقہ

کی مایہ ناز کاوش کا یہ امت مسلمہ کو قادیانیت
سے نکل آگامی ہر سیرید آگے گمراہی کے جال میں
متبدل ہونے سے تحفظ دینے کیلئے ۔

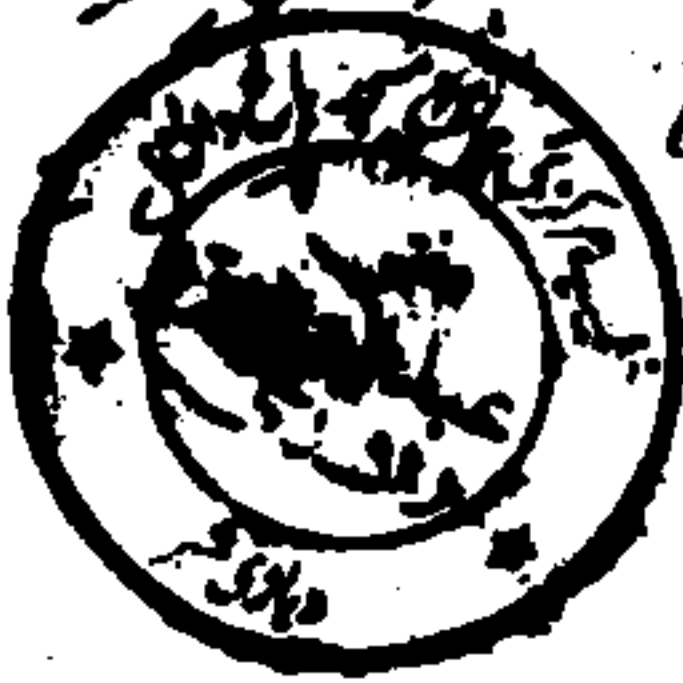
اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد کروش کروش رحمت

عطا فرمائے۔ اور امت مسلمہ کے ہر فرد کو

ہر طرح کی گمراہی سے لطف و خاص قادیانیت

کی بلغارسے حفاظت عطا فرمائے، واضح رہے
کہ قادیانی سے معاشی و معاشرتی بائیکاٹ ہمارا ایمانی
اصول ہے۔ آمین ۔

محمد مختار احمد صاحب وہاڑی۔ نذر علیہ الرحمہ و عافیٰ علیہ



مولانا رفیع فاروقی صاحب مدنیہ

مولانا میر طارف صاحب مدنیہ

مولانا شکیل احمد صاحب مدنیہ

درالافتاء دارالعلوم ربانیہ پھلور ٹوبہ ٹیک سنگھ

من بزمہ شیر عذرت مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسن کے مذکور فتویٰ سے
من یمن معقوں ہوں اور انکی پوری پوری توثیق و تائید کرتا ہوں۔

آخر التمام و شرف

۱۴۲۹ھ



مولانا شمس تبریز ثاقب صاحب مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم النبیین
ذعلی آلہ واصحابہ الذین قاموا بنصرة الدین وادوا حقہ
امالبہ - وقد اتفقت المسلمون شرّاً وغرّاً ستماراً وجنوباً
ملی کفر حد قادیانی الملعون - المیسوم بسلام احمد قادیانی
ذبحی کفر من تبعہ وکفر من تبعہ الظہر من الشمس
فمن شدک فیہ فلا خطا لہ فی الاسلام
لان عقیدۃ فتم النبوة من عقائد الفرصۃ الثابتة
بالنص القرآنی ای الذصوص القطعیۃ من القرآن
والسنة ففرض علی المسلمین ان یطاعوہم ویتبرکوا
فی العامۃ علیہا

بزمہ شمس تبریز ثاقب صاحب مدنی

مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ

دارالعلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد۔ قادیانی ایسا مکروہ ترین و غلیظ ترین غیر مسلم گروہ ہے جس کا معاملہ دیگر غیر مسلموں سے مختلف ہے، دیگر غیر مسلمین اگر کسی وقت کسی معاملہ میں رواداری و حسن سلوک کے مستحق ہیں تو واسطہ قادیانیوں کو قطعی طور پر حاصل نہیں ہے۔

قادیانیت دراصل یہود و عنود کے ایجنٹ اور فہرانیہ کا تخم پلید ہے۔

جس طرح علمی و تحقیقی طور پر ان کا تعاقب ضروری اور اہم ہے اسی طرح ان سے

حاشی و معاشرتی مقاطعہ کیلئے بھی امت مسلمہ میں ان بخلاف شعور بیدار کرنا ضروری ہے۔

دینی حقیقت، ایمانی غیرت اور عشق رسولؐ کا تقاضا ہے کہ اس خبیث و بد باطن گروہ کے متعلق دل میں کسی طرح بھی نرم گوشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ شفاعت رسولؐ سے محرومی بلکہ سلب ایمان کا اندیشہ ہے (اعاذنا اللہ منہ)۔

ان کی مصنوعات کا خرید و فروخت کرنا بالواسطہ ان کے گزیرہ عقائد کی اشاعت و ترویج میں معاون بنتا ہے۔

احقر: مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث حفزۃ مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹھی نور اللہ مرقدہ

کے اس فتویٰ سے کئی طور پر متفق ہے اور قادیانیوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات و معاملات کو ایمان کی بربادی اور اخروی خسارہ کا باعث سمجھتا ہے۔

خفظہ: محمد اسحاق خلیفہ مفتی مدنیہ

استاذ الحدیث و ناظم منشیات



اساتذہ کرام دارالعلوم مدنیہ دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء

قاری محمد غازی صاحب مدظلہ

جامع مسجد خلیفہ نجف کالونی لاہور

التحریر: محمد غازی صاحب مدظلہ

مدنیہ احسان الہی مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ

مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ

مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ

مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ مولوی محمد کاشف نزیر مدنیہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ چنیوٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ اتنا اہم اور
 ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ کہ امتِ محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع
 اسی مسئلہ ختم نبوت پر ہوا اب جو شخص بھی کسی کیفیت و صورت میں
 نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔
 چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے ”دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا
 مَعْشِيَةٌ كُفْرٌ“
 ہندوستان کے شہر قادیان میں سرزنگلام احمد قادیانی نے
 حکومتِ برطانیہ کے اشارے پر جہاد کی منسوخی کیلئے دعویٰ نبوت کیا۔
 علماء حق نے ہر طرح سے اس عظیم فتنہ کا تعاقب کیا حتیٰ کہ پاکستان
 کی نیشنل اسمبلی میں ایک قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کے کافر اور
 غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو ہر لحاظ سے کافی اور شافی ہے۔
 اسی سلسلہ میں استاذ العلماء، محدث کبیر، فقیہ امت حضرت مفتی دلی حسنؒ
 کا یہ فتویٰ ”کہ قادیانی چونکہ غیر مسلم اور کافر ہیں ان سے کسی طرح سے بھی
 لین دین مسلمان کیلئے درست نہیں۔“ قرآن و سنت کے عین مطابق ہے۔ ہم
 اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

اساتذہ و مفتیان جامعہ ملیہ اسلامیہ چنیوٹ جنگ

- ۱ مولانا خلیل احمد مدیر جامعہ ملیہ اسلامیہ
- ۲ مولانا فیض اللہ
- ۳ مولانا مفتی لعل جوہر
- ۴ مولانا محمد شاہد سرفراز
- ۵ مولانا سیف اللہ
- ۶ مولانا عبدالرازق
- ۷ مولانا محمد احمد
- ۸ محمد عرفان صدیقی



مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوگیرہ سرگودھا

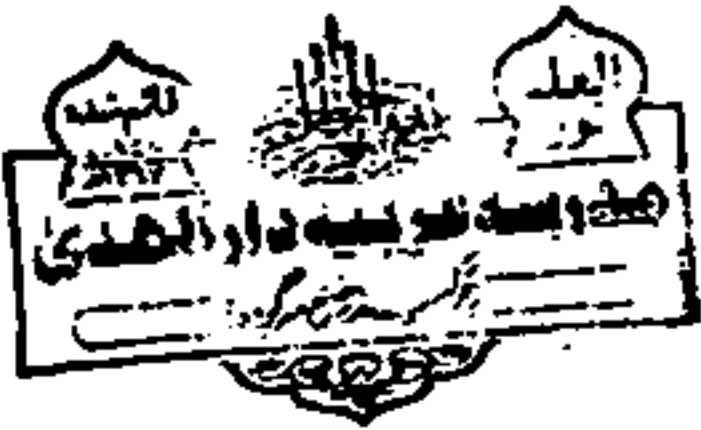
بج اسدای حق وحی

مرزا غلام احمد قادیانی اور کسی کے ماننے والے حدیٰ کریم سے خارج ہیں اور دن سے علیحدگی ضروری ہے۔ تمام اکابرین کا اس پر اتفاق ہے۔

عبد کبیر غفاریہ غفار

عمر فاروق
مدرس مدرسہ دارالہدیٰ چوگیرہ
صفاحی

ابو نعیم چوگیرہ
مدرس مدرسہ دارالہدیٰ چوگیرہ



مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد کرک

تمام اہل اسلام حضرت مفتی ولی حسن ڈوٹھیؒ کا فتویٰ کی پاسداری کرتے ہوئے اپنے اخراج سے سنبھالنے کیلئے فتویٰ عذا پر مکمل عملدرآمد کو اپنا فرض سمجھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے قبول فرمائیں۔ آمین
اپنے اکابر علماء کرام کی اتباع کرتے ہوئے ان لوگوں سے جو قسم کے لین دین تعلق عامہ حرام سمجھتے ہیں۔

طالب دعا -

بج ابو نعیم غفار

۱۹۰۸ء - ۱۰ - ۱۹

شاہ عبدالعزیز مجاہد بن ایم - این - اے کرک

مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ نعمانیہ کوئٹہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی فتنہ کے مکر و فریب مسلم دنیا پر واضح ہے۔ ہر دور میں اپنا رخ بدلتے رہتے ہیں اس وقت جو طرز عمل ہے (کہ اپنے پیرائیٹوٹ اداروں میں مسلمانوں کو ملازم رکھتے ہیں پھر سات باچھو مہینوں کے بعد کہتے ہیں کہ ہم احمدی یعنی مرزائی آپ کے مددگار معارف ہو گئے بشرطیکہ آپ نے مرزائیت کے فارم برد ستخط کرنا ہے لہذا بے چارہ ضعیف الایمان مسلمان ان ظالموں کے پنجوں میں پھنس کر اسلام اور ایمان سے لقمہ دھو بیٹھتا ہے العیاذ باللہ) وہ شرع متین کے روئے حرام اور ناجائز ہے۔ اپنے آپ کو بچانا ہے اور دوسروں کے ایمانوں کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

قادیانیوں کے اداروں میں ملازمت کرنا زہر قاتل ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو چاہئے کہ مرزائیوں کے ہسپتالوں اور مرزائی ڈاکٹروں سے علاج معالجہ کر چھنے سے اجتناب کریں۔ (اور عوام کو سلو) ہونا چاہئے کہ شرع شریف کی روئے قادیانی اور دوسرے کافروں کے درمیان واضح فرق یہ ہے کہ قادیانی کو زندقہ کہتے ہیں اور زندقہ کا حکم تمام کافروں سے مختلف ہے ایک کا دوسرے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ تفصیل بہت لمبی ہے

مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ نعمانیہ کوئٹہ
مرجنل سکریٹری حقیقہ علماء اسلام خلیفہ کوئٹہ لبریشن

سید عطاء المہین شاہ صاحب بخاری مدظلہ

(ابن ابی شریعت، فوت بہرحم) عطا المہین بخاری
زمیر مجلس احرار اسلام پاکستان

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین
فتنہ قادیانیت، اسلام کے خلاف یہودیوں و نصاریٰ کی سب سے

بڑی اور منظم سازش ہے۔

قرآن و حدیث کے مطابق پوری امت کا عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجراء نبوت کا عقیدہ "ارتداد" ہے۔ اور اسلامی حکومت میں ارتداد سزا قتل ہے۔

حوت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور اطاعت ایمان کی بنیاد ہے۔ اگر طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے نفرت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کے منکر، اسلام کے دشمن، ملحدانوں کے ملحد اور ملک و ملت سے دغا کرنے والے ہیں۔ اس گروہ جہنم کا مکمل سماجی بائیکاٹ ایمان و تقاضا ہے، وقت کی ضرورت ہے اور فضول شفاعت بھی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتداد ہے۔

غدا میں اقتدار کی خدمت اہل
فقیر علیہ السلام

جامعہ محی الاسلام عثمانی اوکاڑہ

نسبہ الرحمٰن الرحیم،

محسنات امام الدین خاتم النبیین والمرسلین کی نبوت و رسالت

لہذا آپ کی ختم نبوت پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد کسی کو نبی مانے وہ مرتد ہے۔ حضرت مولانا ولی حسن ٹوٹکی

کا قادیانیوں کے بارے میں جو فتویٰ جاری ہوا ہے۔ وہ وقت

کے ائمہ اہل علم و کرام کی طرف سے اس سے سن دین

الذائق کرنا یوں ضروری ہے اس بات کی کہ ہر مسلمان قادیانیوں

کے عقائد سازشوں سے باخبر رہے۔ تبلیغ غیرت کا نبوت و ختم نبوت

شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ختم نبوت کیلئے ہر وقت کو

کے بارے۔۔۔ عذم بکرمہ و انوارہ

مولانا بشیر احمد حصاروی صاحب جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کی نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے جو گیارہ نتائج اخذ کئے ہیں وہ صحیح اور درست ہیں خصوصاً منکرین ختم نبوت دجالی فتنوں کے اس دور میں جس میں اسلام کو خود مسلمان ملکوں میں قوتِ نامذہ کی حیثیت حاصل نہیں ہے یہ اپنے آپ کو بر ملا مسلمان کہتے ہیں حالانکہ یہ لوگ یہودیوں سے بھی بدتر کافر ہیں لیکن وہ مسلمان ہونے کا دعوے کر کے ناواقف مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ ان کا یہ دعوے کرنا آئین پاکستان کی زور سنگین ترین جرم ہے اس کے باوجود وہ پوری ڈھٹائی سے مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور ناواقف مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ ہم میں اور تم میں اتنا فرق ہے کہ تم حنفی مسلمان ہو اور ہم احمدی مسلمان ہیں ویسے دونوں ہی مسلمان ہیں ہم بھی تم بھی لہذا اس دھوکے سے مسلمانوں کے بچنے کی واحد صورت یہ ہے کہ منکرین ختم نبوت کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے بین دین بول چال ہر قسم کے روابط ختم کر دیئے جائیں اگر اسلامی حکومت ہوتی تو یہ لوگ واجب القتل تھے لیکن یہ کام حکومت کا ہے پسندِ سطح پر یہ اقدام ممکن نہیں لہذا اس کے بدلے طور پر یہ ہر مسلمان پر

فرض ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کرے ہمیں اپنے وطن میں منکرین
ختم نبوت کے دو گروہوں سے واسطہ ہے بھائی گروہ جس گروہیاں
نسبتاً محدود ہیں دوسرا سرائی گروہ جو قادیانی اور لاہوری گروہ میں
تقسیم ہے سرائی صرف اسلام اور مسلمانوں ہی کے دشمن نہیں ہیں بلکہ یہ

پاکستان کے بھی دشمن ہیں اور پاکستان کی ترقی کی راہ میں سب
بڑی رکاوٹ ہیں اور پاکستان کے دشمن وہ اس لئے ہیں کہ
پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے اس سے ان کی مسلم دشمنی
کا اندازہ کیا جاسکتا ہے اندر میں حالی کسی مسلمان کے لئے
یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ایسے دشمنوں سے
رابطے قائم رکھے جو دنیا کے تمام کافروں سے بڑھ کر دشمن ہوں
خصوصاً جب کہ مسلمانوں کا ان کافروں سے بائیکاٹ کرنا ہی
ان کے کافر ہونے کی شناخت ہے ورنہ وہ تو اپنے مسلمان
ہونے کا دعوے کرتے ہیں جو آئین پاکستان سے گویا بغاوت ہے
لیکن یہود و نصاریٰ کی سرپرستی جس سرپرستی کی یہ دولت پروردگار
ہیں وہ ان کی اس باغیانہ روش پر گرفت نہیں ہونے دیتی لہذا
یہ لوگ اتنا بڑا جرم کرے بھی پاکستان میں سرفروہ ہیں —
لہذا میں حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں

بشیر احمد حصاری خادم الودع والتغیر
جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان
و جامعہ عثمان بن عفان رحیم یار خان

۱۱۰۵۰۰۴
۲۲۹۱۴۰
۲۲۹۱۴۰

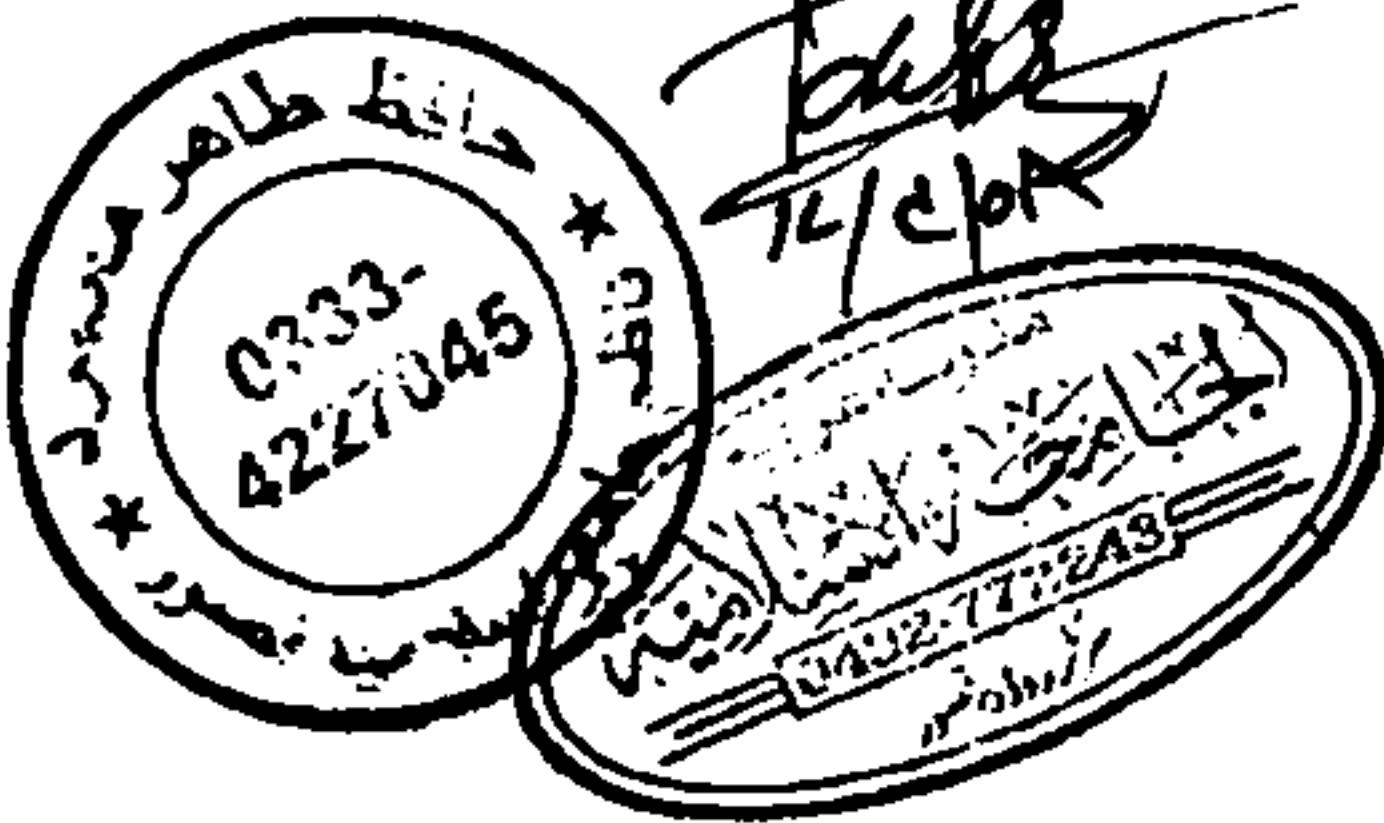
(مولا) بشیر احمد حصاروی
72/NP رحیم یار خان فون 73423

مولانا حافظ طاہر محمود صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دور حاضر کا عظیم فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے یہ فتنہ سادہ لوح مسلمانوں کو ان کے ایمان سے محروم کر رہا ہے اور عمارت مسلمانوں کی ان کے ساتھ تجارت میں دین کی وجہ سے وہ معاشی طور پر وہ طاقت ور ہو رہے ہیں لہذا فتنی والی سُنّ و فکلی سمجھ کر "ترک کر دے" فتویٰ کی روشنی میں ان سے ہر طرح کا بائیکاٹ ہر مسلمان پر فرض ہے ہزرت اس امر کی ہے کہ اس فتویٰ کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے اور عوام الناک کو اس فتنہ کی ریشہ دہنیوں سے آگاہ کیا جائے ہنزہ بھی اس فتویٰ کی من و من جائیداد سے اور اسی میں اپنی دارین کی خلاصہ جانتا ہے

ہنزہ حافظ طاہر محمود



جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبوت و رسالت کا بابرکت سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفیٰ پر ختم ہوا، حضرت آدمؑ سے پہلے کوئی نبی نہیں تھا، اور حضورؐ کے بعد بھی کوئی نبی نہیں، شریعت کی اصطلاح میں اس کو عقیدہ ختم نبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے قرآن پاک کی ایک سو آیات اور آپ کے دو سو دس فرامین اس عقیدے کی حقانیت پر شاہد و ناظر ہیں،

آپ کے بعد صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع بھی اسی عقیدے پر منعقد ہوا کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ درندہ ادرواہب القتل ہے۔ اسی بنیاد پر ہمارا یہ عقیدہ کہ آپ کے بعد نبوت کا

دعویٰ در خواہ ظلی طور پر دعویٰ کرے یا بروزی طور پر، مستقل یا غیر مستقل، شرعی یا غیر شرعی، خواہ مسلمہ بحمدہ ہو یا مسلمہ پنجاب فریہ اعلیٰ احمد قادیانی یا انا کے پیرو کار ہوں، سب کافر، درندہ اور زندیق ہیں، اس لیے حقیقت اور حقیقت رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم الکا اور انکی تمام تر مصنوعات بشمول شیزان کا بائیکاٹ کریں اور تاج و تخت ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنی تمام تر صلہ جیتوں کو بروئے کار لیں اس پاک سرزمین سے قادیانیوں کی بیخ کنی کریں،

تاکہ یہ ناسور پھر شہ نہ اٹھا سکے
تاکہ ہمیں اپنے محبوب آقا کے لمحوں جام کوثر نصیب ہو

لکھتا ہوں خونِ جل سے یہ الفاظ احمق ہیں
بعد از رسول ہاشمیؐ نبی کوئی نہیں

حافظ رحمت اللہ مدرس مدرس
عبداللہ بن مسعود - جامعہ عبداللہ بن مسعود
کے بیچ Rahma

1905008

بسم اللہ الرحمن الرحیم
۱۲۰۵۲۹

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کے بغیر کوئی محمد
شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ لہذا قادیانی چاہے جس فرقے سے بھی تعلق رکھتا
ہو دائر اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔
مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر ہمارا مکمل اعتماد ہے اور اس کے ہر ہر جزیے
کیا تو مکمل اتفاق ہے۔

غیر مسلمانوں کو حجابیہ کے بائیکاٹ کے سلسلے میں مفتی صاحب کے تدبیر
کو اپنایا جائے اور اس کو کونزید ہر وہاں چھوڑنے نہ دیں۔

مولوی محمد قاسم عادل عرف مفتی

سنہ

4/4/2009

شیوکر۔ اسلام خوری

محمد

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد

Ph: 0992-390053

جامعہ اسلامیہ مری روڈ ایبٹ آباد
بسم اللہ الرحمن الرحیم
آج کل کے
محمد طہم حقانی
14/4/2009

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد
Ph: 0992-390058

ختم نبوت عقیدہ کا منہ بولتا ہو گا۔ کوئی دوسرا رسول نہیں آئے گا۔
مکمل عقیدہ کرتا ہوں ہر مسلمان کو۔
قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ رکھنا چاہئے
صحت ایمان کا حصہ ہے اور ایمان کا
فرق ہے کہ وہ ختم نبوت کے عقیدہ سے
اخلاص سے کوشش جاری رکھے

14/4/2009

محمد انور نقوی (بیاری اندری)
مدرسہ اسلامیہ مری روڈ ایبٹ آباد

مولانا تاج محمود صاحب جامعہ انوار القرآن مانسہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

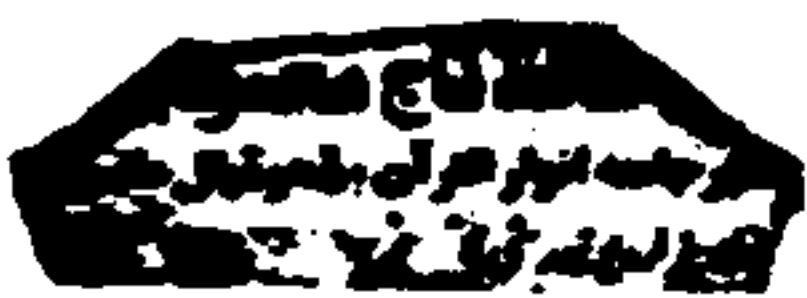
اما بعد۔ لمحہ بہ لمحہ رُتبہ بہ رُتبہ دالہ۔ بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والا
انگریز کا خود کاشتہ ملعون پودا غلام احمد قادیانی اور اسکی امت
شرعیتِ مطہرہ کی روشنی میں قطعی کافر۔ مرتد۔ منافق۔ ملعون و زندیق ہے۔
امامِ انبیاء کی ختمِ نبوت کا عقیدہ اسلام کی رجم اور جان ہے۔
جوشخص سیدِ دو عالم امامِ الدین والدِ خیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
خاتم النبیین نہ مانے اور آپ کی ختمِ نبوت پر یار چون و چرا ایمان نہ لائے وہ خواہ
اپنے آپ کو کچھ بھی کہے قطعاً مسلمان نہیں۔ حضرت فقیہ حبیب نور اللہ مدظلہ
اور دیگر اکابر اس فرقہ کا ذب کے بارے میں جو کچھ لکھا بالکل حق لکھا۔
آج کے دو عالم سرکارِ مدینہ کی ردِ ختمِ نبوت پر ہاتھ ڈالنے والے ملعون کذاب دجال
مسلمہ نیاب۔ غلام احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے (خواہ انکو نبی مانیں۔
معلو مانیں یا مسلمان بھی مانیں) سبھی امتِ مسلمہ کے خارجِ علیحدہ ایک گروہ ہے
جسکو انگریز نے اپنے جنتِ باطن کی بنیاد پر امتِ مسلمہ میں انتشار پیدا کرنے کے لیے
کھڑا کیا اور مافیہ کیسٹم آج بھی اس فتنہ کو سنبھالا دیتے ہوئے۔
لہذا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اس فرقہ کا ذب کا رد کرنا بھی
ایمانین ایمان سبھیں اور سوشل بائیکاٹ اور قاطعاً رحم ان کی کمر توڑ دیں۔
اپنے پیارے آقا و سے وفا کا تقاضا یہی ہے۔ کی فکر و فاقہ تو ہم آ رہے ہیں

نست
کتبہ نذہ ابو عمر ج ۹ محمد مدیر جامعہ انوار القرآن

ہزارہ پورہ پورہ ڈھول

مانسہرہ

۱۴۳۵/۳/۲۳ھ



مولانا فضل الرحمن صاحب مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ بے دحدہ والصلوۃ والسلام علی بن لا نبی بعدہ

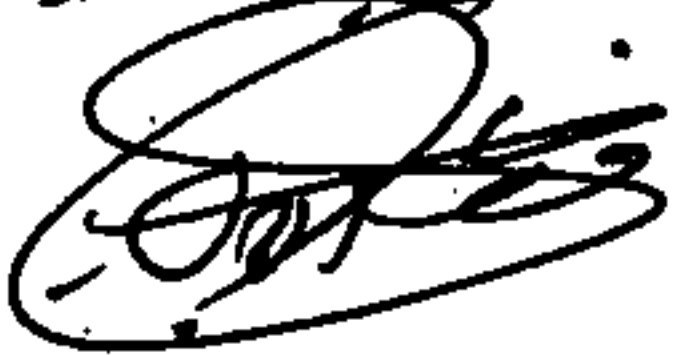
اسلام کی پوری عبارت کے اصل ستون توحید و رسالت اور عقیدہ ختم نبوت
ہیں توحید خداوندی کا درست ادراک اور فہم بھی رسالت کے ذریعے
میں ممکن ہے اسی طرح توحید اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی آخر
حیثیت سے غیر متزلزل ایمان لازماً و ملزوم ہے اللہ تعالیٰ یا آفریں پیغام قرآن کریم
کی صہدت میں انبیا بیت تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہی پہنچا اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قدس زبان سے اس کی صحیح تشریح و توضیح سے صحابہ کرام کو
رہنما فرمایا اور اپنے رسول و صہدہ کے ذریعے علی زندگی میں اسے ریتا کر قیامت تک پہنچے
رَبِّ مَآلِ قَائِمِ فَرَادِیْ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
تا بعین تابع تابعین بعد میں آئمہ کرام بزرگان دین علمائے کرام
اور پورے امت قیامت تک پہنچے اس پیغام کو رسالت تک پہنچانے اور
اپنے اپنے دور میں اسے علی طور پر غالب کرنے کی جدوجہد جاری رکھنے
کے تکلف میں۔ اسلام کا خلف باز سٹوں کا سلسلہ ہم دور میں جاری رہا
یعنی گذشتہ صدی سے گزیر گوتیں عقیدہ ختم نبوت کو کمزور کرنے کیلئے
متفقہ کوشاں ہیں اس کیلئے اپنے کماشتہ پورے مرزا غلام احمد قادیانی
کا پہرہ پوشی کی اور بے پناہ وسائل استعمال کر کے اسے مسلمانوں کے درمیان
نفاق پیدا کرنے کیلئے کوشاں کیا اس کے ذریعے مادی مفادات جاں بچیلے یا
اس ملعون زندیق نے کبھی اپنے آپ کو رسول کبھی نبی کبھی مجدد اور راسخ کے
طور پر متعارف کرایا آج بھی گزشتہ تمام ملتیں اس ابرتدادی قتلے کی پشت
پناہ کرتی ہیں اگر کوئی اسلام حق سے روگردان کر کے لغو باشد مرزا بیت
رضیا کرتا ہے ان کی حکومتیں اسے اثرے کہ تمہوں جتنی ہیں اور ہوشیار
تحفظ و راسخ کرتی ہیں۔ مرزاہوں کا ابرتدادی ٹولہ کبھی مسلمانوں اور
ملت اسلام سے غلط نہیں خیر صفا ملک پاکستان کے یہ دہی
کھن ہیں علمائے حق نے ان کے خلف سوشل بائیکاٹ

کے جو فترے صادر فرمائے قرآنِ مہمت کے عین ملاحظہ ہو
 مگر مدتِ حدودِ پاکستان میں ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے
 اگرچہ اس ملک میں اور بھی غیر مسلم رہتے ہیں مگر وہ اپنے کو
 کو چھپاتے نہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو مسلمان قرار دیتے ہیں
 مرزاہیں کافر ہونے کا باوجود اپنے آپ کو کافر نہیں سمجھتے
 یعنی آمدن کا کہہ دے ضرور مرزائیت کو پسیدہ نے جسے وقف
 کرتے ہیں اس طرح ان سے ہیں دین اور میل جول
 رکھنا اور ندادی قوت کو رکھنے میں مدد دینا ہے جو کسی بھی
 ہمدست میں کسی بھی مسلمان کہتے جائز نہیں لہذا ہر مسلمان
 کو لازم ہے ان کے اداروں اور کاروباری مراکز سے رفاہی
 ہوتا نام ان سے کاروباری مقاطعہ کیا جائے نیز
 ملکِ پاکستان کے ترسیں کے مطابق کسی بھی حلیہ کی آسامی
 میں کسی قادیانی لادہوری کو قرار نہ کیا جائے الحمد للہ علمائے امت
 یہ نرم داری کسی درجہ میں نبھا رہے ہیں اب عوام الناس کو چاہیے
 کہ حقیقتِ فطریہ کو لبیں اور باطل کے فتنوں سے آگاہ ہوں
 خصوصاً مرزائیت کے فتنوں سے رفاہی ضروری ہے۔

نام دین و دنیا میں کامیابی سے ہمکنار ہوں، مولانا فضل الرحمن مفتی مدد

نورۃ الحق جعفریہ

نسبت روزِ لاہور



صاحبزادہ محمد شہاب الدین صاحب

مدرسہ انوار السراج خانقاہ موسیٰ زئی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

عقیدہ ختم نبوت عقیدہ اسلام کی روح ہے۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید
احادیث متواترہ اور اجماع است سے ثابت ہے۔ اس لیے عقیدہ ختم نبوت
کا انکار کرنے والا ملحد و ندیق اور کائنات کا ضلیل ترین اور بدترین
کافر ہے۔ جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی اہمیت نہیں اسی طرح عقیدہ
ختم نبوت کے بغیر کسی محل کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس لیے قادیانی
عام کافروں سے بدتر و ندیق اور واجب القتل ہیں۔ ان سے
سلام و طمأ کرنا اور کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ بلکہ جو
ان کے ساتھ قلبی والات رکھتا ہے یا قادیانیوں کو دل سے انجھا
سمجھتا ہے وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ کفار کے مقابلے میں ان کا کفر اس لیے
سخت ہے کہ یہ مسلمانوں میں رہ کر مسلمانوں کا روپ دھار کر
مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کفار کے مقابلے میں اسلام اور
مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ حضرت حوٰیٰؑ یا یوسفؑ لہجائی
شہیدؒ خراسانیؒ ہیں قادیانیوں کی سونسیں بھی بدل جاتی تو ان
کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔
اس لیے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر
کہنا ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس لیے آج
دنیا کے ہر مسلمان پر فرض عین ہے کہ اگر وہ

شفیع لایم سرور عالم رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اگر محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اسکے ثبوت کا اقل درجہ یہ ہے کہ وہ اتحاد یا نفوس کا ہر قسم معاشی، معاشرتی، سماجی، اور اخلاقی بائیکاٹ کرے۔

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ نے منکر بن غلم نبوت کے بارے میں جو فتویٰ دیا ہے ہم اسے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔

ماہد کنندہ فقیر محمد سعید الدین
فقیر محمد شہاب الدین
فقیر محمد عبد اللہ عفی عنہ
فقیر محمد سعید الدین
فقیر محمد شہاب الدین
فقیر محمد عبد اللہ عفی عنہ

مولانا فداء الرحمن کشمیری صاحب چکار آزاد کشمیر

تقادیانیت اسلام سے خارج اور اسلام کے خلاف خطرناک سرطانوی سازش ہے پیدا ہونے والا ایک عالمی فتنہ اور غیر مسلم فتنہ ہے جس نے اسلام کا چولہا بن کر اسلام کے قلعہ میں نقب لگانے کی زبردست کوشش کی، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آج واقف حال، اور بڑھاپا لکھا ہی نہیں عامی مسلمان بھی جانتا ہے لیکن ان سے تعلقات کی شرعی حیثیت خواہ وہ سماجی ہوں یا کاروباری مسلمانوں کی اکثریت ایسے نابلدہ اور دوسرے غیر مسلم لوگوں کی طرح ان مردوں سے بھی کاروباری اور سماجی تعلقات کو اپنائے ہوئے ہیں اور عادیانی طورہ مسلمانوں سے کیا ہوا منافع اپنی ارتدادی سرگرمیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اس لیے اس قدر ضرورت اس چیز کی ہے کہ مفتی ولی حسن نور اللہ مرقدہ کے اس فتویٰ کو زیادہ سے زیادہ پھیلا دیا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ تحفظ ختم نبوت کیلئے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا حافظ فداء الرحمن کشمیری
چکار آزاد کشمیر۔

الجواب حامداً ومصلحاً

سید الاولین والاخرین حفرة محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان و محبت اور شریعت اسلام کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر مسلمان مسکین فتنہ نبوت کے دجل و فریب اور ان کے بارے میں شرعی احکام سے مکمل طور پر آگاہ رہے! ہر دور میں علماء و حق نے دین اسلام کے خلاف اٹھنے والے تمام فتنوں کا خوب رد کیا ہے، انکی شیعہ حیثیت کو امت پر واضح کیا ہے۔

اسی سلسلہ میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونگیؒ کا مکمل و مدلل فتویٰ موجود ہے۔ جس میں قرآن و سنت اور فقہاء کرام کی ہر یک عبارات کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ معاصرت و تعلقات و عہدہ ج معاملہ کروانے کو شیعہ عاً ناجائز قرار دیا ہے۔

فتنہ قادیانیت دوسرے کفار کی بنسبت زیادہ خطرناک ہے۔ اس لیے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ امت کو اس رجالی فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے حضرت مفتی اعظم کے فتویٰ کو زیادہ سے عام کیا جائے، اور اس بات پر تیار کیا جائے کہ عوام و خواص خود بھی اس رجالی فتنہ کا عملد بائیکاٹ کریں،

اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو بھی اس رجالی فتنہ کے شیعہ سے محفوظ رکھنے کیلئے ہر طرح سے مکمل طور پر انکا بائیکاٹ کریں!

تاکہ کل بروز قیامت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیفارش نصیب

ہو سکے۔ الجواب حق نا الحق احق ان تبع فقط والٹ اعلم بالهواب

زہیر لغز غزلہ

خادم دارالافتاء جامعہ مدنیہ چنی گوٹھ

۸ جمادی اول ۱۴۲۹ھ



قاضی گل رحمن صاحب جامع مسجد مدنی ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد رسولی علی خاتم النبیین محمد و علی آلہ و اصحابہ الطیبین الطاہرین

امّا بعد :۔۔۔ قادیانی ٹولہ روز اول ہی سے خلف اسلام سازشوں

میں شیطانی چال ڈھال کیساتھ ظاہراً و باطناً مصروف رہا ہے

لیکن امام الانبیاء خاتم النبیین سے پیروی میں حق کی حفاظت کا فریضہ انجام

دینے ہوتے ان ختم نبوت کے منکروں کی چالوں کو ناکام کرنے کیلئے یوری طرح

کوشاں ہیں ملعون ترین منکر ختم نبوت قادیانی گروہ بالاتفاق امت مسلمہ

متردد دائرہ اسلام سے خارج ہیں اپنی آبدی کا خاص حصہ اپنی غلیظ چالوں میں

خرچ کرتے ہیں ہم حضرت بردنا مفتی ولی حسن ٹولہ اور دوسرے مفتیان کراچی

کے انتہائی مشہور ہیں اور ان کے فتویٰ کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور مسلمان

بھائیوں سے اسلئے کہ ایمان کا تقاضہ ہے کہ قادیانیوں کیساتھ ہر قسم کا میل

بالکارت کیا جائے اور انکی مصنوعات شیزان وغیرہ کو نہ خریداجائے اور نہ

فروخت کیا جائے اور اس

بالکاتی فتوے تو عام کیا

جائے

ماضی میں رحمان علی صاحب مدنی کا کلام
جو باجی سکریٹری ایم ایم اسحاق ہری پور

قادیانی

17/5/08

مولانا احمد سعید صاحب دارالعلوم مجددیہ ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت تمام امت مسلمہ کی بنیادی متفقہ عقیدہ ہے۔
 اور بالجماع امت مسلمہ مرزائی عقیدہ ختم نبوت منکر ہے اور مخالفین
 حوینیہ امدنیہ مابین حق و خلاف میں گریزوں میں حرج کرتے ہیں
 لہذا ہم تمام مفتیان اسد مائے فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتے
 ہوئے مرزائیوں (فاریہوں) کیساتھ برہنہ مائے شرعیہ بالکلیات
 غیرت ایمانی مافقہ عقیدے میں اور سلمان دینی مضموعہ (شکریہ)
 وغیرہ مابالکلیات کرتے غیرت ایمانی مابنوت پرستوں
 یہ اعلیٰ غیرت ایمانی مابنوت پرستوں

مولانا احمد سعید صاحب دارالعلوم مجددیہ ہری پور

خطیب جامع مسجد کبیرہ والی
 ہری پور

مجمع دارالعلوم مجددیہ دارالعلوم مجددیہ ہری پور

18/5/09

مولانا محمد رمضان صاحب مسجد غلہ منڈی سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین۔ انا نبی
قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔ ما کان فیما احسن رجالکم وکون رسول اللہ و خاتم النبیین (والله اعلم)
و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (الحدیث)
آنحضرت خاتم النبیین و المرسلین منابہ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت قرآن کریم کی نفوس قطعہ
احادیث متواترہ اور پوری امت مسلمہ کے اجماع سے ثابت ہے۔ جیسا کہ علامہ آرمسٹرونگ نے
آیت خاتم النبیین کے تحت لکھا ہے۔

و کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق به الكتاب و صدقت به السنة و
اجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ و یقتل ان اصرہ۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۳۹)
اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف جو دعویٰ کرے وہ کافر ہو جائے گا اور اگر امر ارباب
تحفظ ختم نبوت کی تحریک سب سے پہلے خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہی اور جو بڑے مدعیان نبوت
جناحہ السود عسلی (ملعون) کے استیصال کیلئے حضرت فیروز دہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طلحہ اسوی
ملعون کے مقابلہ میں جہاد کی غرض سے حضرت ضراب بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔

سید یحیٰی بن ولید رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں وہ اسوہ صحابہ کی شہادت کی برکت اور
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فخر کا ذریعہ اس کا بد بائیا اور اس ملعون فی النار را سقر ایا
بہر حال۔ کیا جب بھی کسی کذاب یا دعویٰ نبوت کا۔ تو جہت میدان میں ختم نبوت کا عزم آتا اور
ان جو بڑے مدعیان نبوت اور انکی پوری ذریت کو نیست نابود کر دیا۔
لیکن افسوس۔

کہ اس دور میں امت مسلمہ کی وجہ سے ملعون مرزا غلام غلام احمد نادانی پیر کمار الہ آباد
کرام کر رہے ہیں۔ اگر آج ۲۰۱۰ء عام مسلمان فتنی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد رفیع تونسلی رحمہ اللہ
کے فتویٰ کا سہارا بننے والے قادیانیوں مرزا یونس علی مکمل بائیکاٹ کر دیں تو یہ
فتنہ بھی پہلے فتنوں کی طرح ہمیشہ عیدت سے پہلے نیست و نابود ہو سکتا ہے۔
نیزہ فتنی صاحب کے فتوے کی پوری تائید کرتے ہوئے امت مسلمہ سے درخواست کرتا ہے
کہ ان قادیانیوں مرزا یونس سے غصہ و طور پر حاشیہ اور باقی ہر قسم کا لکھنا
کریں۔ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کو ہمیشہ محفوظ رکھے و نابور فرمائے آمین
احقر الحق محمد رمضان صاحب مسجد غلہ منڈی سرگودھا

مولانا سعید الرحمن قریشی صاحب
پیر ابوذر غفاری خطیب جامع مسجد صدیق اکبر اسلام آباد

بسم اللہ رب العالمین

سنتی اعظم پاکستان منتی ولی حسنی نوکلی لہو اللہ مددہ کا فتویٰ چھ دامن سونے کے ساتھ قرآن و سنت کی شمع پر مشعل
ہے اور غار بانو احد دیگر کٹار کے ساتھ حیل جبل شادی غنی اور دیگر سہولیات کی ترغیب و تلویح میں اجازت میں
اسی طرح انکی تمام مصنوعات کا قطعی بائیکاٹ مسلمانوں کا اخلاق شرعی فریضہ اور خیریت ایمانی ہے
اللہ تعالیٰ جو سب تمام مسلمانوں کو پیچھے کی توفیق عینت فرمائے
فتح سعید الرحمن قریشی بن عبد الرحمن قریشی

حمد ابوذر غفاری
خطیب مرکزی جامع مسجد صدیق اکبر
عثمان ٹاؤن چھٹکی سیداں اسلام آباد
حضرت علماء کرام کی اس فتویٰ پر تائید کو
محسین القلم ہے
۲۹۔۴۔۰۸

جامعہ عائشہ صدیقہ (للبنات) راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ
کرنا عین ایمان ہے اور ان سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے اور ایمان تقاضا ہے۔ جزا اللہ
محمد سدا حیدر

ذہیب جامع مسجد عائشہ صدیقہ مولودے بس سٹاپ چھٹکی سیداں
(میںم مولودے علی الرضی)
رسمہ آرٹسٹ (خادم سیاہ محابہ یا نشان)
باسمہ مہمانہ و تعالیٰ

قادیان مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق کافر اور مرتد ہیں۔ ان کے ساتھ
ہر طرح متعلقہ مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ جس اکابر علماء و مشائخ نے ان
کے متعلق فیصلہ صادر فرمایا۔ وہ بالکل درست ہے۔ انقریب

اس پر تائید کر رہے ہیں۔
جامعہ عائشہ صدیقہ (للبنات)
۱۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ
BS/13 باغ سرداراں راولپنڈی
۲۰۰۸

دارالافتاء جامعہ الاسلامیہ آلائی، صوبہ سرحد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی من بعثہ بالہدی و دین الحق لیرضیہ علی الدین کلہ
والحمد لله الذی رضی لنا الاسلام دینا و اسئل الیہنا نبیا
محمدا لخاتم النبیین و الصلوٰۃ علیہ و علی آلہ احمین
اما بعد

عقیدہ ختم نبوت کہ محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد دوائۂ نبوت بند ہے
تمام امت کے علماء و سلفاء و خلفاء اس پر متفق ہیں کہ محمد بن
عربی رسول کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والادجال کذاب کافر
ملحد زندیق ہی ہے

لہذا سرزا غلام احمد قادیانی اور اس پر ایمان لانے والا کوئی بھی
جو مگر وہ سرزائی قادیانی، احمدی، لاہوری و ہندو جملہ لوگ
کافر مجارب و ملحد زندیق ہیں
مقاطعہ بایکاک (سرزائیوں سے قدرہ زنادقہ کس طرح
لازم اور ضروری ہے)

ابو حنیفہ عن الحمیم عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یحیی قوم یقولون لا قدس ثم یخرجون منہ ال النزدقۃ فاذا القیمت ولہم
فلا تسلوا علیہم وان مرضو فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تسیعوہم
(وفی روایتہ فلا تشہدوا جنازہم) فانعم شیعة الدجال الخ منہ الاما
بناہرین سرزائیوں سے منہ ہی سیاسی معاشرتی ثقافتی

تجارتی تمام امور میں مقاطعہ بائیکاٹ احیاء دین اسلام
نہ جبر سرمدیں توبہ ملحدین و زنا قہ کے پیش نظر لازم ہے۔

نہز استاد الشان حضرت مفتی اعظم ولی حس ٹونک؟

اور اس طرح علماء دین کو بند کے تحریک سے حرمان

اتفاق اپنے سعادت اور ناصیر تائید کرتے ہیں
فقط

بنجانب: الجامعة الاسلامیہ الالبانہ
بش اسم اللہ صوبہ سرحد



حررت
بندہ غلام اللہ
۰۵/۰۳/۰۹

حضرت مولانا سراج الحق
۰۵/۰۳/۰۹

حضرت مولانا محمد شفیع الرحمن صاحب
ہذا تحقیق انبی
وحقیق یا زیتج

فقط مولانا محمد شفیع الرحمن

۰۵/۰۳/۰۹

تصدیق
حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
دالعلوم سرحد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
۰۵/۰۳/۰۹

جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم لور الائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحواب حامداً و مدعیاً

مرزا قادیانی نے اپنی تالیفات میں نبوت، مجددیت، مسیحیت، مہدویت کا اتنی فراغت
اور اتنی کثرت سے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا انکار یا اس کی تاویل ناممکن ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی توہین، معجزات قرآنیہ کا انکار اور ناقابل اعتبار تاویلات سے ان کو رد کرنا یا
استیذان کرنا سب امور مرزا صاحب کی تالیفات میں "افتاب نصف النہار" کی طرح روشن ہیں
اس لیے جمہور علماء اسلام کے فتوے کے بموجب خود مرزا صاحب اور جو شخص ان

عقائد کفریہ کے مصدق اور معتقد ہو سب کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج
ہے۔ ان کے ساتھ اسلامی تعلقات مناکحت وغیرہ میل جول رکھنا اور ان کے ہاتھ کا زلیخہ
سب حرام ہے۔

لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے مکمل بائیکاٹ کر کے عزت و کرامت اور حریت
دینیہ کا ثبوت دیں۔ اس بارے میں حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ سے ہمیں مکمل اتفاق ہے۔

تقبل اللہ منا وفاقہ و توفیقہ الا باللہ۔
”رسانہ حدیث اور مفتیان جامعہ مخزن العلوم لورالائی کی تائیدات“ اسٹریٹ علی عفی اللہ عنہ۔
خادم جامعہ مخزن العلوم لورالائی۔



① لکھنؤ عبد اللہ جان ناظم وفاق بلوچستان خادم مخزن العلوم لورالائی

② سید الطیف حسین مدرسہ مخزن العلوم لورالائی

③ سید الطیف حسین مدرسہ مخزن العلوم لورالائی

④ منیر حسین مدرسہ مخزن العلوم لورالائی

⑤ عبداللہ مدرسہ مخزن العلوم لورالائی

⑥ الجواب صحیح فقہ حنفی مدرسہ مخزن العلوم لورالائی

⑦ سید الطیف حسین مدرسہ مخزن العلوم لورالائی

⑧ سید الطیف حسین مدرسہ مخزن العلوم لورالائی

⑨ سید الطیف حسین مدرسہ مخزن العلوم لورالائی



مولانا اشفاق احمد ربانی صاحب دارالعلوم تعلیم الاسلام عباسپور آزاد کشمیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حامد و مدح و تعظیم و تسمیہ

عقیدہ ختم نبوت اُمت مسلمہ کا بنیادی امر حقیقہ مندر ہے۔
ہمے بارے کے شروع میں اللہ پاک نے جو متقین اور مومنین کی صفات
بیان فرمائی ہیں اُن میں ایک اہم صفت یہ بیان فرمائی والذین یؤمنون
بما أنزل الیہ وما أنزل من قبلہ۔ اگر یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
کسی ظالمی بیرونی نبی کی آمد ہو کسی پروجی کے نزول کا امکان ہو تو اللہ پاک فرما
من قبلہ من بعدک۔ ایمان والے متقی وہ ہے آپ کے بعد نازل
ہونے والے کلام کے بعد نازل ہونے والے کلام پر ایمان

رکھتے ہیں۔ لیکن قمران میں ہر طرف من قبلا ہے۔ جس میں معلوم ہوا کہ آپ کا
نبوت اور رسالت ختم ہے۔ موسیٰ تمام مرارت ہے ولکن رسول اللہ و
خاتم النبیین۔ تم سے صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گہری انا خاتم النبیین کا یہ ہے
یہ جیسے اور بے شمار ایمان اور احادیث کی موجودگی کے علی الرغم جو
بھی شخص ایمان و تائید کرتا ہے ہر مہینہ میں ایک بار کسی اور کو نبی و رسول میں
وہ کافر اور مرتد ہے البتہ دعویٰ کرنے والے بھی اور اس کو ماننے والے
سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہر مہینہ میں ایک بار اس کو ماننے والے
سے نبوت کا دعویٰ کر دیا وہ ملام احمد کا دیا گیا ہے۔

غلام احمد دہلوی کی حق بات کو اس بات اور خوب بات بیان کرنے قابل
بھی نہیں اسے بد صورت بد باطن چھٹی قسم کی انسان کو نبی ماننے والوں کی
مقتل بر قاتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ان سے الگ تھکے جھٹا اور
ترک تعلق رکھنا چاہیے یہ ان کے لیے بھی بہتر ہے تاکہ ان کی نفی
نسل جو باب داد اسے دین مرے ان کو غور و فکر کا موقع ملے کہ
ہمارے باب داد اسے دین مرے ان کو غور و فکر کا موقع ملے کہ
و جہرے کہ امت مسلمہ ہم سے نفرت رکھتی ہے۔ بیکہ ان کی نسل نور
اسلام کی طرف بدلنے اور دین اسلام میں لانے کی کوششیں کرنا
چاہیے اور ان کے بابا کی جیسے گفتگو اور بے ہودہ محرموں
سے ان کا ہرگز اس غلط فہمی اور غلط فہمی کا ایک نظر نہ کرے
اسلام کے دامن غفلت سے جہرے کی بھی کوششیں کرنا چاہیے۔
راہم کو دین غفلت و غفلت کو نئی سے فتویٰ کے حکم اتفاق ہے۔

امام شافعی احمد دہلوی ایم اے ایم اے
خطیب کربلا جامع مسجد نبوی اور
مجتہد علماء

امام شافعی احمد دہلوی
خطیب کربلا جامع مسجد نبوی اور
مجتہد علماء

ڈاکٹر حکیم عبدالباسط صاحب جامعہ عثمانیہ ہری پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمودہ و تصدی علی سید ابوالکلام و خاتم النبیین

امثالہ درہ نقدہ قادیانیت اسد م خلوں انگریزی تیری سہار شریح
قادیانی از ابتداء تا حال انگریز کی پشت پناہی میں دین حقہ کچھ
ستاروں میں برسر پیکار ہیں

مرزا یوں کہ کنواں تیرا دین امت مسلمہ کا اتفاق ہے

مرزائی اپنی ادنیٰ جہتوں حقہ خلوں اسد م سہار شریں میں
خرچ کرتے ہیں مرزا یوں (قادیانیوں) کی سہار شریں کو سمجھنا اور
ان کا سر دیار کرنا علماء اسد م کی سربراہی میں اہل اسد م پر
فروغ ہے

اسیہ ہم علماء اہل بالخصوص دینی اعظم پاک میں دینی ولی حسن ثوئی
کے تفصیلی فتویٰ سے پورا پورا اتفاق کرتے ہوئے تمام دلمان بھائیوں سے
اپیل کرتے ہیں کہ قادیانیوں کیسے تو مکمل طور پر شوش بالکاش کیا جائے
اور انکی مصنوعات شیزان وغیرہ کا بائیکاٹ کیا جائے خرید جائے اور فروخت
کیا جائے

ڈاکٹر حکیم عبدالباسط ندیم
ناظم جامعہ عثمانیہ للبنین والبنات
کاٹھڑہ کالونی ضلع ہری پور ۱۸۵۵۰۸

مولانا امان اللہ خان صاحب اتحاد اہل سنت والجماعت ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 قال اللہ تعالیٰ: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنَ الرِّجَالِ لِمِمْ وَكَانَ الرَّسُولُ اللہ
 وَفَاتَمُ الْبَنِينَ۔ (سورۃ الاحزاب ۷۳)
 اس آیت میں نہ نور ختم نبوت محمد رسول اللہ علیہ السلام کے سر پر اللہ
 نے سجا دیا ہے نہ تمام امت کا عقیدہ ہے۔

اسلام کو دنیا میں چھوٹے مدھی سنو توں نقصان نہ پہنچانے کی
 ناکام کوشش کی ہے کثرت ان سب کو جمع نہوا عدم احمد مادی
 کے ناکام و خاسر کر دیا ہے۔

اس مسئلہ میں جمیع نقشبانیان کرام کا جو فتاویٰ جات
 جاری فرمائے ہیں ان سے اتفاق ہے اور ان کے فتاویٰ تمام
 عقیدہ کلامائے کبار کا جز لازم ہے لہذا بالخصوص مفتی المظہر
 مفتی ولی حسن ٹولگی نے جو فتویٰ جاری فرمائے ہیں اس سے
 ہمیں اتفاق کرتے ہیں

مفتی عبدالصمد خان۔ مراد آباد دہلی

فرغت۔ جہانگیر علیہ السلام

امان اللہ خان

امیر اتحاد اہل سنت والجماعت ضلع ہری پور
 ضلع جہانگیر جامع مسجد بلال گھما والا

دارالافتاء جامعہ حنفیہ بورے والا

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً ومصلياً مستمراً — وبعد .

قال الله تبارك وتعالى ما كان محمد اباً أحد من رجاكم
ولكن رسول الله وخاتم النبيين .

— وقال عليه الصلوة والسلام . انا خاتم النبيين لا نبي بعدي .

— بندہ ضعیف عبد الرحمن بن فتح محمد التونسوی علما و مذکورین کی آراء
سے من وعن متفق ہے بلکہ یہ تمام حضرات سے بندہ کے مقتدی ہیں
ان حضرات کی آراء کے بعد ہم جیسوں کی کیا حیثیت سیتے
اپنا نام اسی حزب اللہ و حزب الرحمن میں شامل کرنے کیلئے
یہ چند طور نکھرے ہیں — شاید یہی باعث نجات بن جائے

فقط
الضعیف
خادم الافتاء جامع حنفیہ بورے والا
۹ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

خادم جامع حنفیہ بورے والا

دارالافتاء جامعہ خالد بن ولید و ہاڑی

بسم الله

بندہ میں مذکورہ فتویٰ کی حرف بحرف تائید و تصدیق کرتا ہے اور
اسکے اشاعت اور تشہیر کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتا ہے
لہذا تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے
خادبانوں کا مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ شفاعت نبوی کو کوئی حقدار بن سکیں

اعتراف و التواضع
بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ
خادم الافتاء جامعہ خالد بن ولید شینگ کالونی و ہاڑی
۹ شوال المبارک ۱۴۲۹ھ

حَايِدًا وَمُضِلًّا وَمُعَلِّيًا .

سلسلہ نبوت و رسالت کو ختم فرمایا ہے۔ جس پہ خود عدم اللہ تعالیٰ
سہار دنا طوق ہے۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت ^{پہلے} داکہ زنی کرتے والے سیکم تہذیب

طرف سے باقاعدہ مسلح قتال اور اسوقت سے بے تاحال

اہل حق کی طرف سے آپ کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے بے مثال قربانیاں

نافع بل تردید برهان ہے، آج علیہ الصلوٰۃ اعدائے نبوت کے بعد

ملعون قادیانی ہو یا کسی بھی زمانے کا مدعی نبوت۔ سب کے سب

کذاب و دجال ہیں۔ اُنہ سرکوبی ہم اہل حق کا شیوہ ہے۔

لہذا اُنہی کذب و دجل سے علم اہل ایمان کو بچانا ہماری

ایمانی زندگی کے لئے ہمارے ہمارے ہمارے ایک تصور غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ اس خدمتِ شریفہ کی قبول فرمائیں۔ آمین آمین آمین :

قصر
اور
خج

۱۱
 شیل
 عبد الحکیم
 مدرس جامعہ
 مدرسہ جامعہ
 جامعہ سید باغوالی
 مدرسہ جامعہ
 مدرسہ جامعہ
 مدرسہ جامعہ


 نیشنل کونسل اسلامیہ
 اسلامیہ کونسل
 اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم -

الجواب حامداً ومصلحاً

قادیانی عام تقار سے بدتر زندگی میں جنکا حکم عام مرتد سے بھی زیادہ سخت ہے لہذا اہل شادی و فی میں شرکت کرنا یا زکوٰۃ شریک کرنا ان سے سلام و کلام کرنا الغرض ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں ہے جتنی کہ جو انکے ساتھ قلبی موالات رکھتا ہے یا زکوٰۃ سے اچھا سمجھتا ہے تو وہ بھی مرتد ہو جاتا ہے۔ علماء کرام متفقہ اصول ہے کہ جلب منفعت سے دفع مضرت لدنی ہے لہذا اس اصول کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے سے منع ہو سکتے ہیں مثلاً غلبہ ان تعلقات میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے مثلاً ان تعلقات کو جو ہے جو اس قادیانیوں کو مسلمانوں میں ایک فرقہ سمجھنے لگیں مثلاً اس طرح قادیانیوں کو اپنے مجال تکلیف کے مواقع ملیں خصوصاً عوام کی غربت و پیر و کار و غرضہ کی عبوریوں سے فائدہ اٹھائیں گے وغیرہ اسلئے بین دین و تجارت وغیرہ کے معاملہ ہر قسم کے معاملات میں قادیانیوں سے قطع تعلق لازم ہے۔ ان سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگرچہ ظہور مسیحیت سے بچتا ہو پھر بھی قابل ملامت ہے البتہ شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے فقط عالماً نقلاً اعلم

احقر محمد رفیع خان غفر
خادم جامعہ اسلامیہ محمودیہ سرگودھا

۲ مئی ۲۰۰۸ء

العبید الضعیف حمید اللہ شاہ علی علیہ

پیشہ فاضل معنی غفر
۱۳/۵/۱۴۲۹ھ

جامعہ اسلامیہ
فہمی نواز گلشن رحمت سرگودھا

مولانا وقار الحق عثمان صاحب دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ مائتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد، و نعلی علی رسولہ الکریم

اما بعد مرزا غلام قادیانی ملعون انگریز کا خود کا شتہ پودا ہے جس کے ذریعے یہود و نصاریٰ اپنی سازشوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوششیں کرتے ہیں ان اہل علاج تو صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کو اجماع سے فرمایا ہے اور اسی پر نام امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ اسی قسم کے زندیقوں کا علاج قتل ہے اب چونکہ پاکستان میں اس پر عمل موجودہ حالات میں نہیں ہو سکتا اس لیے کم از کم درجے میں ہر مسلمان پر فرض حصیدان کا مکمل بائیکاٹ ~~کرایا~~ کریں تاکہ امت مسلمہ ان کے فتنوں سے محفوظ ہو سکے **ہذا عندی واللہ اعلم بالامور**

دعوتِ حق

مستقیم دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ
خلیب، مرزا کی ہاٹ سمجھا سمر (ہزارہ)

2009 - 4 - 29

شہ
وقار الحق عثمان

محمد رفیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ بات۔ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ احام الرسل والا نبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلۃ الرسل والا نبیاء کی بالکل آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد روزِ محشر تک کوئی رسول آمد نبی نہیں آئیگا۔ اگر کوئی ملعون اس بات کو ٹھکرا کر منصبِ نبوت کا مؤعی ہو تو وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہوگا۔ بلکہ جو اصطلاحات والفاظ شرعیہ کو تو نہ بدلے لکن متفق علیہ مفہوم کو بدل کر کفر کو اسلام ظاہر کرنے وہ مرتد۔ زندقہ۔ ملحد ہے۔ اور یہی حکم اس کے متبعین کا بھی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے عقیدۂ حق نبوت کو ٹھکرا کر اصطلاحات والفاظ شرعیہ کی ڈر میں کفر کو اسلام ظاہر کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

لہذا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین (قادیانی۔ مرزائی)

یہ سب مرتد۔ زندقہ اور ملحد ہیں۔ ان کے ساتھ باہمی تعلقات و دیگر معاملات کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان و استاذِ مکرم حنفیہ مفتی ولی حسن ٹونگی نور اللہ مدظلہ نے اپنے دستِ مبارک سے جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے میں ان کے تمام پہلوؤں سے متفق ہوں۔

تمام مسلمانوں کو فلاح و بہبود اس میں ہے کہ اس منسلک فتویٰ پر عمل پیرا ہوں۔

حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب
بانی دارالعلوم عثمانیہ
مدنی مسجد تبلیغی مرکز ماہرہ

۲۷ صفر ۱۴۳۰ھ ۲۰ فوراً ۲۰۰۹ء

مولانا سید اورنگزیب شاہ صاحب جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد حسن ابدال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزت قدس خدام دکر مفتح دلی حسن و کرمی رحمۃ اللہ علیہ
کا فتویٰ جو یہ اس پر سے مکمل اتحاد رہا ہوں
اسد نادینیت کے تمام صفات کا مکمل بیانات کو
دینی غور سے سمجھتا ہوں

سید اورنگزیب کا جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد
عز ابہ ال ضلع احمد

مولانا عبدالاحد صاحب مدرسہ عربیہ جامعہ اشرفیہ اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نادیانوں کے متعلق جو یہاں سے تائید فرمادیا ہے
ان سے مکمل اتفاق ہے خصوصاً حضرت مولانا مفتی دلی حسن و کرمی رحمۃ اللہ علیہ
کا فتویٰ جو ہرگز انہوں سے باریب میں ہے یقیناً قرآن و حدیث
کا روشنی میں مانر اور شدت میں دائرہ اسلام سے خارج نہیں
ان سے یا سفاک اثر غریب
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مولانا عبدالاحد صاحب مدرسہ عربیہ جامعہ اشرفیہ اوکاڑہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے کہ جو شخص بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ قطعاً کافر، بے ایمان اور مرتد ہے۔
مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے متبعین (خواہ وہ کسی گروہ سے تعلق رکھے) کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انکے ساتھ کسی قسم کا لین دین تعلقاً اور دیگر معاملات کے متعلق مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ قادری کا فتویٰ صحیح اور مبنی برحق ہے اور اس فتویٰ میں قرآن و سنت کی روشنی میں اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی جوتہ میریں اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے جن تجاویز کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔
اس پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔

دارالعلوم جامعہ حسینیہ شکیاری
اس فتویٰ کے تمام جزئیات سے متفق ہے۔

نواب حسین علی خان

بانی و مہتمم جامعہ حسینیہ شکیاری

مکمل ثور

۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ
۱۹ مارچ ۲۰۰۹ء

ناظم تعلیمات جامعہ حسینیہ شکیاری



Handwritten signature or mark.

جامعہ اشاعت القرآن ماہنامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرقہ قادیانیہ (لاہوریہ و قادیانیہ) سے متعلق

مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسن ٹوٹکی قدس سرہ کا فتویٰ

مبنی برحق ہے۔

حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ختم نبوت کا نائب لیکر شریف لائے ہیں۔

اے آپ علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے میں ذی شعور انسان شک

نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ایک مسلمان سے اس کا توقع ہو سکے۔

چنانچہ خدمت امہ قادیانی اور اسکی تمام ذریعہ دائرہ اسلام سے

خارج ہے۔

ان سے پرہیز کا بائیکاٹ امت مسلمہ کی مذہبی ذمہ داری ہے۔

جامعہ اشاعت اسلام ماہنامہ حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کے فتویٰ کے تمام اجزائے

متفق ہے۔ - واللہ اعلم۔

کتبہ العبد فضل الہی ری آلانی
خادم المدارس جامعہ اشاعت اسلام ماہنامہ
۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

تصدیق حضرت ناظم تعلیمات زیریں

حضرت سید وحید رحمہ اللہ کی تفصیل تصدیق حضرت ناظم تعلیمات زیریں

اور مندرجہ بالا مکتوب کے حروف

۱۴۲۰/۳/۲۶



عفا اللہ عنہ

مولانا سمیع الحق صاحب جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

باسمہ تعالیٰ

قادیانیت ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کو حکومتی سطح پر غیر مسلم قرار دینے کے لئے اکابر علماء کرام اور علمائے الناس نے بہت دلی ہیں اور ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت پاکستان کی سعی اور کوشش کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے ان کو غیر مسلم قرار دیا۔ اس تحریک کے دوران اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت نے اتمام حجت کے لئے مسلمانوں کا موقف قومی اسمبلی میں پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز اور رفق محترم علامہ محمد تقی عثمانی کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ اپنے اکابرین حضرت مولانا یوسف بنوری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت اور قائد حزب اختلاف حضرت مولانا مفتی محمود کے حکم پر ”قادیانی فتنہ اور اس کے بارہ اسلامیہ کا موقف“ تیار کیا۔ ہر شام تمام اکابرین لکھے گئے مسودہ کو حرف بہ حرف دیکھتے اور اس کی تصویب فرماتے۔ جس کے قومی اسمبلی میں مرزائیوں کے بارے میں امت مسلمہ کے بیان کے طور پر پیش کیا گیا۔ جس کے بعد قومی اسمبلی نے ان پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ امت مسلمہ کا متفقہ موقف ہے کہ مرزائیوں کے دونوں گروہ چاہے قادیانی گروہ ہو یا لاہوری گروہ اسلام سے خارج ہیں ان کے ساتھ لین دین کرنے، تعلقات قائم کرنے اور دیگر معاملات کے بارے میں مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی کا مدلل اور مفصل فتویٰ درست سمجھ اور جہتی برحق ہے۔ ہم اس فتویٰ کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ اسی فتویٰ کی وہی اہمیت و افادیت قائم اور مسلم ہے جس طرح اس کی اہمیت اور افادیت فتویٰ کے اجراء کے وقت تھی۔ قادیانیوں کی ریشہ وادیاں ہر سطح پر جاری ساری ہیں بالخصوص بیرونی ممالک میں یہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھمکانا پھنسا رہے ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ حضرت مفتی صاحب کے اس فتویٰ کی ہر لحاظ سے تشہیر کی جائے اور مسلمانوں تک آواز پہنچائی جائے تاکہ سادہ لوح مسلمان ان کے قلعہ عقائد اور نظریات سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ جہد طریقت سالار مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت علامہ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے سایہ رحمتی سروں پر قائم و دائم رکھے اور آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے جن کی کوششوں سے اس وقت اس عظیم فتنے کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

والسلام
سمیع الحق
(مولانا)

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا حسین احمد صاحب
سربراہ جمعیت علماء اہلسنت پاکستان لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی فتنہ کا کفر پوری دنیا پر عیاں ہو چکا ہے کیونکہ یہ فتنہ
جموٹے مدعی نبوت کا زبِ اکبر مرزا غلام احمد قادیانی کو
(نعوذ باللہ) نبی مانتے ہیں انکے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے
اور یہ قادیانی فتنہ اسلام کا جعلی لیبل لگا کر (معاذ اللہ) مزہب
اسلام کو اسلام کے نام پر مٹانے کی سرتوڑ سازشیں کر رہا ہے
انکے کفر دجل، فریب اور دین دشمن ناپاک کارروائیوں
کو ناکام و نامراد بنانے کیلئے انکا ہر طرح کا سوشل بائیکاٹ
عظیم مزہب اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے عین مطابق ہے
اور اس فتنہ میں صفتِ اعظم پاکستان مفتی محمد ولی حسن
کا فتویٰ تمام مسلمانوں کیلئے انتہائی مشعلِ راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(مولانا) حسین احمد

سربراہ
جمعیت علماء اہلسنت پاکستان

لاہور

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

ذی نمبر رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفی	مضمون سوال و جواب الجواب جامعہ دارالعلوم کراچی	تویب	عنوان

قادیانی عاکفہ سے مقابلہ میں مسلمانوں کے بے زیادہ خطرناک ہیں۔ ایک تو اس لئے کہ یہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اسلام کا ناکایتے ہیں اور اپنے گمراہی و غلط فہمی کو چھپاتے ہیں، جس کی وجہ سے سادہ لوح مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ زیادہ ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ لوگ جمہوری طور پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اور موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کب موقع ملے کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ لہذا عاکفہ کے مقابلہ میں ان سے دور رہنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

عاکفہ کے ساتھ خرید و فروخت، شرکت اور دیگر معاملات کے بارے میں اسلام کا اصول یہ ہے کہ بوقت حاجت ان سے تجارتی معاملہ کر سکتے ہیں، لیکن جب کوئی دوسری صورت ملے ہو مثلاً مسلمان تاجر سے معاملہ ہو سکتا ہو تو پھر عاکفہ سے معاملہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ تو عاکفہ کا حکم ہے۔ اور قادیانی چونکہ ان کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں کے بے زیادہ خطرناک ہیں اس لئے ان کے ساتھ معاملہ یا شرکت کرنے سے دور زیادہ بچنا چاہیے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو کوئی دینی نقصان بھی پہنچا دیں۔ اس لئے مسلمانوں کی تجارتی فرامیں ان کو شامل کرنے سے بچنا چاہیے۔ نیز ان کے ساتھ شرکت کرنا خطرے کے ساتھ غیرت اسلام کے بھی خلاف ہے۔ لہذا ان مفاسد کی بنیاد پر مذکورہ فرم میں ان کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔

جہاں تک قادیانی بھائی کے مسلمان بھائی کے ساتھ شرکت کا تعلق ہے، تو اگر وہ مسلمان بھائی اپنے قادیانی بھائی سے معاملات الگ کر دے تو اس کو شریک کرنا جائز ہے۔ اور اگر وہ اپنے معاملات الگ نہیں کرنا اور مذکورہ قادیانی فرم کے شریک ہی کی حیثیت سے کاروبار میں شریک ہوتا ہے تو پھر اس کو شامل کرنے سے احتیاط ہی کی جائے۔ کیوں کہ اس میں بھی قادیانیوں کی تقویت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

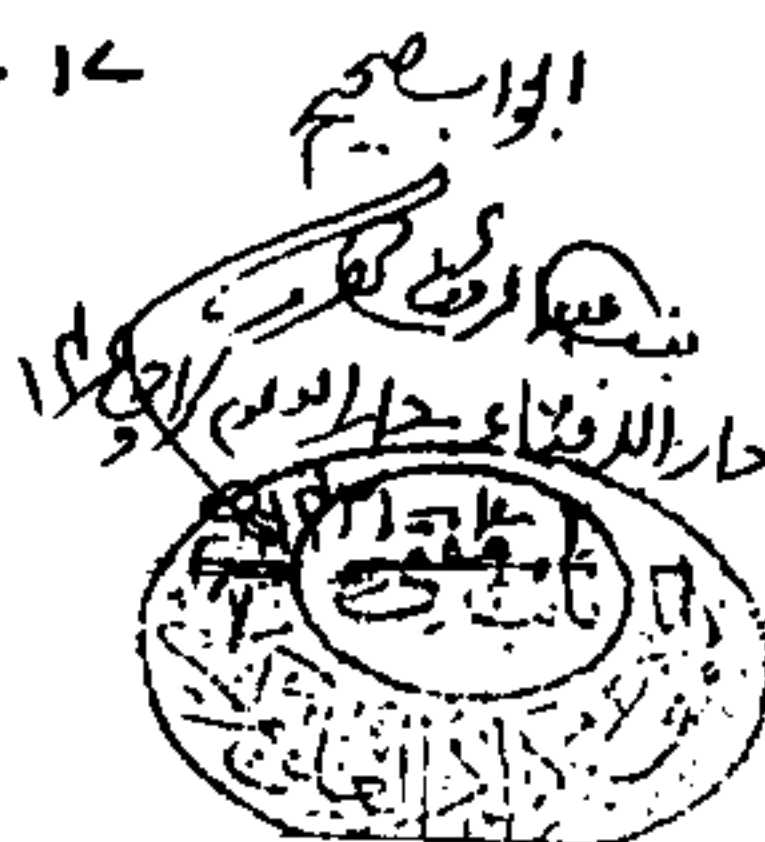
سید حسین احمد رضا اللہ عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴ - ۱ - ۱۴۲۱ھ

الجواب ص ۱۴

الاجازۃ
احقر محمد رفیع عثمانی علیہ الرحمۃ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی افراد باجماع امت کافر ہیں مگر اپنے عقائد کفریہ میں غلط تاویلات کر کے انہیں عقائد اسلام قرار دیتے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں، لہذا وہ زندیق ہیں۔ اور زندیق چونکہ اپنے اسلام میں تلبیس کرتا ہے اس لئے وہ عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اور زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے جن سے انکے دعوائے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو، یا انکے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو، یا انکی خلاف اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو، نیز غیرت ایمانی کا یہ تقاضا ہے کہ انکے ساتھ حتی الامکان خرید و فروخت اور تجارتی معاملات سے بھی مکمل پرہیز کیا جائے۔

نصف

الجواب صحیح

مکتبہ عثمانی عقیقہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۳۰ سوال الکریم ۲۹/۱۰/۲۰۲۹



دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۳۰/۱۰/۲۰۲۹



الجواب حامداً ومصلیاً

عام کافروں کا حکم یہ ہے کہ ان کے ساتھ دنیوی معاملات تجارت وغیرہ کرنا جائز ہے، تاہم اگر مسلمانوں سے تجارت ممکن ہو تو کفار کے ساتھ تجارت کرنا پسندیدہ نہیں۔ اور زندیق کا حکم وہی ہے جو ہمارے سابقہ فتویٰ میں ذکر کیا گیا ہے، کہ ”زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے جن سے ان کے دعوائے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو یا ان کے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو یا ان کی خلاف اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو“

اس فتویٰ میں ناجائز سے مراد حرام ہے۔ کیونکہ ہر ایسا تعلق جس سے درج بالا مفسد لازم آتے ہوں وہ حرام

ہے۔۔۔

الجواب صحیح

حسب

(سید حسین احمد)

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۳

۹-۳-۱۴۳۰ھ



مکتبہ عثمانی عقیقہ
۳۰-۳-۱۳۳۰ھ



امجد محمود صاحب چشتی نقشبندی خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم -

حکمہ دلفی علی درہم اکرم

مکتبہ فتح نورت بر ایمان دکنہ قرآن مجید اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہشت پاک پر ایمان دکنہ ہے۔
اسی بنا پر یہ عقیدہ تمام سلاطین کا ازلہ سے ہی معتقد عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کے حفاظت
کیلئے خلیفہ اول قرابہ البرصہ رحمہ اللہ نے جہاد بالہیفہ کر کے اس عقیدہ کا اہمیت
اور حفاظت کیلئے تمام سلاطین کیلئے ایک دستہ جمع فرمایا۔

ایمان کے حفاظت اور تبا کیلئے خارجیوں سے ہر طرح کا اقتصادی اور معاشی بائیکاٹ کرنا
فراموش ہے کہ اس مکتبہ کیلئے دین کا چھ دکنہ والے سلاطین کے لئے فراموش ہے کہ وہ
تمام سلاطین کا دینی ذہن بنانے کے لئے افرادی طور پر بھی محنت کریں اور اقبالیہ کوششیں
کرتے والی کسی نہ کسی جماعت یا فریق میں حصہ دار ہیں۔ اور الہی غام جماعتیں اور فریقیں
جو یہ کام کر رہی ہیں ان کے ساتھ ملی محبت رکھیں اور اپنی نیابت کے مطابق ان کا مالی تعاون
نہاں کریں۔

ہر سلطان کے دین اور ایمان کے حفاظت اور تبا کا وزیر ایک ہی راستہ ہے کہ اہل بیت
کے ساتھ ہر حال میں جڑا رہے یعنی ان کے اگر کوئی بات عقل میں نہ آئے ہر جہل سے تن
ہان کر تسلیم کرے اور اس پر عمل کرنے کے حق المقتدہ کوشش کرے یہ بھلا دین ایمان
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت کے فرت کا تقاضا ہے۔
اللہ تعالیٰ ان دستوں کو جہان و دلازمہ فہم کے اہل محبت کے کامیاب
کے تباؤ کو یکجا کر کے کتبہ شکل دی ہر سلطان کا ان تباؤی اور آوارہ ہے
سو فیہ متفق ہونا عین ایمان ہے۔

امجد محمود حسنہ قادری نقشبندی خلیفہ مجاز

- ① فوت غلام دستگیر رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز ② فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز ③ فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز ④ فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز ⑤ فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز ⑥ فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز ⑦ فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز ⑧ فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز ⑨ فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز ⑩ فوت ملا محمد موسیٰ نقشبندی خلیفہ مجاز

مولانا محمد ناصر الدین صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ نَبْدُهُ هُوَ
محمد ناصر الدین اپنے نہایت ہی محترم علماء کے حکیم بر درج ذیل
جنہ سلور عرض کرنے کی جبارت کرتا ہے کہ قرقر ضالہ بلکہ
طائفہ کفر و ارتداد ملت قادیانیت نہ صرف یہ کہ کافر عربی ہے
بلکہ اس دور میں ہر اعتبار سے عوں کفر و ارتداد ہے اور بالکل
ملتوں کے استیصال و استیصال میں کفر کے اعوان
والفشار کے ساتھ شریک ہے۔ لہذا ان کے خلاف ملت
اسلامیہ کے علماء و دانشاں جو بھی اقدام اللہ و لیس
لہ کے ماتحت وہ برحق، مبنی برالصفا اور نقاصات
فصرت دین ہے۔ ان کا معاشرتی، تمدنی، بائیکاٹ
ہی ان کی اینداز سانیوں کا جواب ہے۔ "فمن اعترى عليكم
عليه بمثل ما اعترى عليكم... الآية نص صریح ہے۔ فقل لا اله الا الله
فما عند ربك خزائن جنتك
محمد ناصر الدین غفر عنہ نقشبند مجددی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

"لا شبه عقیدہ ختم نبوت ہی اسلام کی بنیاد ہے"

ہ کی محمد سے و خالق نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

دین و ایمان کی حفاظت فتویٰ پر عمل کرنے میں ہے۔ فتویٰ کی تائید کو راقم داریں میں کامیابی کا وسیلہ
مانتا ہے۔

داسلام
عاجز سید محمد عسکر خان فی حق
خادم خانقاہ دارالسلام
شیخ پورہ

خلیفہ عبدالقیوم صاحب مدظلہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حقوق مولانا مفتی ولی محمد لونڈی کے فرمان فتویٰ کو حرف بحرف پیچ

حق سمجھ کر اس پر عمل کرنا غرض سمجھنا ہوں اور مرزاٹوں

سے مکمل بادشاہت کو رہبان سمجھنا ہوں اور پوری امتی کو اس

پر عمل کرنا لازمی کرنا چاہئے۔ ہر قسم کے بین دین کا

مکمل بادشاہت کیا جائے۔ اپنے اکابرین دیوبند کے

تمام منسلکوں کو حق پیچ اور دین سمجھ کر عمل

کرنا غرض سمجھنا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اہل حق سے

منسلک اور دین حق پر عمل پیرا رکھے آمین

وسعد
خلیفہ عبدالقیوم

عبدالڈیرہ اسماعیل خان

ممبر صوبہ سرحد اسمبلی

سلسلہ عالیہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ

شب 20.4.2008

مرزائی اور قادیانی زندقہ اور راجب التقل ہیں شرعیہ امام
اسلامی حکومت کا یہ کہ مرزہ کو شرعی لکڑا دے
عاقبت المسیون کیلئے ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا
درست نہیں مرنے اور ماز میں بھی تعلقات کی
امینیت ہے کہ کسی حد تک رکھنا چاہئے ہیں
نثر زندقہ کے ساتھ تعلقات میں حد تک بھی
جائز نہیں جنکی اجازت کا خور سے ناگوار ہے لہذا
علمائے دین اور ائمہ کرام کی سیرا کے کہ تمام
مسلمانوں سے یہ قسم کا معاملہ کریں اور

بیر محمد اکرم اعوان شیخ المسلمہ نقیہ اولیہ
دارالعرفان غلہ جیلان (پاکستان)

مفتی سعید حسن صاحب مدظلہ (خانقاہ جمیلیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اقدس مفتی ولی حسن زرشاد شریف سے اس جامع فتویٰ کی تائید کو

راقم اپنے اور اپنی نسوں کیلئے دارین میں کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے

سید علی (سعید حسن)

خانقاہ جمیلیہ، سلامت پورہ

راستے دند، ضلع لاہور

۹ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸-۲۰۰۹ء

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کی فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتا
ہوں اور ~~محمد سرور~~ سرسبز کو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ
رکنا چاہیے۔ یہ عمارت ایمان کا حصہ ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے
کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اخص سے کوشش جاری رکھے۔

از محمد سرور عفی عنہ

مدرس جامعہ اشرفیہ - لاہور

مولانا عبدالوہاب شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
خليفة مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الله تعالى كما شكر به كل مسلمانوں کے دل
حضرت محمد علی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت سے بھرے

ہوئے ہیں اور آپ علی اللہ علیہ والہ وسلم کے سب سے عاشق
ہیں غازی کلمہ اولیٰ ^{شہید} اور عامر چیمہ شہید اس کی دلیل ہیں
بنیہ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹوٹا کے فتویٰ سے
مکمل اتفاق رکھتا ہے اور قادیانیوں سے مقاطعہ کر
قرآن و سنت کے مطابق سمجھتا ہے اور اس کو عشق
مصطفیٰ علی اللہ علیہ والہ وسلم کی علامت سمجھتا ہے

خادم خانقاہ نقشبندیہ فقیر عبد الوہاب بخاری
ودار العلوم تعلیم و تربیت
بانی سکول ادنیٰ حاصل پور پیرانا
ضلع بہاولپور

حضرت مولانا جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

حمد و ثناء علی رسولہ الکریم اتابعہ! سید اکبرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت ایک اجماعی عقیدہ ہے۔

مرزا غلام احمد قاریانی انگریزوں کا خود کاشہ بودا تھا۔ بذات خود وہ ذہنی اعتبار سے مغلوب، نفسیاتی سرریض، مہزبات و بھراس کا عادی متفرد خیالات کا حامل ایک پیہودہ شخص تھا۔ اُس نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم المرسلین^{سلیبی} پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک اور ناکام کوشش کی۔ طالعہ ..

عقیدہ ختم نبوت ضروریاتِ دین اسلام میں سے ہے اور ضروریاتِ دین کا منکر مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ فقہاء نے اسکی مراقبہ کی ہے۔

مواہم الناس و جاہلے کہ وہ اس مرزائی ٹولہ سے عقل بائیکاٹ کریں ان سے

بہتر ہرگز معاشرتی، نجاتی اور خاندانی تعلقات قائم نہ کریں۔ یاد رہے کہ انکے ساتھ مسلم، کلام، نشت و برخواست، لین دین بالکل حرام، ناجائز اور بڑے اصولی ملے کے خلاف ہے اسلئے حضرت مولانا مفتی ولی حسن (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فتویٰ کی بندہ مکمل تائید

و توثیق کرتا ہے اور اپنے تمام احباب سے بھرپور امید رکھتا ہے کہ اس پر سو فیصد عمل کریں گے اللہ جل شانہ اس زندیق و مرتد ٹولے کی سازشوں اور دجل و فریب سے

امت مسلمہ کی حفاظت فرمائیں اور پوری امت کو انکے مقابلہ میں اشد اعلیٰ اللہ اور بحفظ فی اللہ کا غورہ کامل بننے کی توفیق عطا فرمادیں اور ہم سب کو ختم نبوت

میں شامل فرما کر روزِ محشر شفاعت نبوی (علیہا الصلوٰۃ والسلام) کی

سعادت سے سرفراز فرمائیں مفتی جاوید حسین شاہ مدظلہ خادم جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

۹ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ


 خادم فہم نبوت
 رعازظہور نبی
 سہمسہم جامعہ اسلام
 حیدرآباد

تاریخ صدر لکھنؤ حسین
خادم خانقاہ عظمیٰ، مدینہ منورہ -

۱۴۲۹

مبندہ اکابر کا فیض کا سرو

صبر و تحمل

حافظی محمد اسعد

١٤٢٩ / ١٩ - ١٠

خام نہ پس. فاحص حدیث

پیر محمد عزیز الرحمن ہزاروی صاحب راولپنڈی

سبح الله الرحمن الرحيم

حضرت احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے روایات کی سند میں حضرت ابو ذر غفاریؓ کی مکمل اور
بہرہ وراثت کی سادہ و حاصل کر موصی۔ اللہ تعالیٰ اس پر بکثرت عطا فرمائے۔
اکین جولا النبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و اہل بیتہ وسلم

توفیق محمد علی علیہ السلام

مخادم دارالعلوم زاہرہ اسلامیہ آباد

مسجد صدریہ الکریمہ - اردو سہ ماہی

۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰

مولانا عبد الجلیل رائے پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ گلشن قادریہ ڈھڈیاں شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ ختم نبوت کا منکر کافر مرتد زندقہ ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ہندوستان سے نکلا ہوا ایک فتنہ جسکے بانی مرزا غلام احمد قادیانی تھے اس فتنہ خبیثہ نے امت مسلمہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی سے جدا کرنے کی کوشش کی ہے امت مسلمہ کو اس فتنہ سے بچانے کے لیے علماء کرام کا فرض ہے وہ ان قادیانیوں کے غلط اور کفریہ بحثوں سے آگاہ کریں حضرت مفتی ولی حسن صاحب دہلوی نے جو فتویٰ قادیانیوں کا بایں کارٹ ایک عظیم مذہبی فریضہ ہے جسکو حضرت صاحب نے تحریر کرنے امت مسلمہ کی ایک بہت بڑی دینی و مذہبی خدمت سمجھا تھا دینی ہے اس لیے ان قادیانیوں سے حوصلہ کا لین دین طریقہ و فروخت حرام ہے کیونکہ یہ قادیانیوں کی آمدنی کا ایک حقہ مسلمانوں کو مرتد بنانے پر خرچ ہوتا ہے لہذا مسلمانوں کو ان سے معاملے کا مکمل مقابلہ کرنا چاہیے امت مسلمہ کا متعلق عید عیدہ ہے نہ یہ مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کی اولاد کا بھی یہی حکم وہ بھی مرتد زندقہ کے حکم میں ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دشمنی رسول سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت لعبیب فرمائے آمین

حضرت اہلس مدین شاہ عبدالجلیل صاحب زین الدین مدظلہ
عبداللہ یحییٰ صاحب
صاحب تبارکی
یہ عربیہ قادیانیہ جملہ
لاطائف شریفہ دستخط
خالق گلشن شریف

۲۴ شعبان ۱۴۲۰ھ

حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری مدظلہ درگاہ عالیہ دین پور شریف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فحمدہ وفضلتی علی رسولہ الکریم :

امّا بعد ! وجہ تخلیق کائنات، رحمت للعالمین، سید الکوثرین صلی اللہ علیہ وسلم (نہا نفسی، ابی واتی) کا آخری نبی ہونا، کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، یہ عقیدہ قرآن مجید کی سینکڑوں آیات بقیات، صدہا احادیث طیبہ، اجماع صحابہ، تصدیقات فقہاء ائمہ اور پوری امت مسلمہ کے تواتر سے قطعی طور پر ثابت و مبہر ہن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یصدق یقین غیر مترنزل طور پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کے ایمان میں شرط لازم ہے۔ اس مسئلہ میں کسی قسم کی تاویل کرنے والا گستاخ رسول اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔

نہر صغیر پاک و ہند میں ایک گستاخ اور از حد خطرناک فتنہ مرزائیت نے انگریز کی گود سے شجرہ جہنہ کی مثل جنم لیا۔ اس کے بانی مرزا قادیانی جہنم مکانی نے نہ صرف نبوت بلکہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انفضال ہونے کا دعویٰ کیا۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ من شرورہ۔

مرزا قادیانی اور اس کی ابلیس صفت ذریت نے اپنی زہری زبان و قلم سے دیگر حرکات شنیعہ سمیت، اللہ رب العزت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، انبیاء کرام، قرآن مجید، اہل بیت رضوان، صحابہ کرامؓ، اولیائے کرامؓ اور تمام اہل اسلام کو ڈسما اور ان کی توہین کی۔

اس غلیظ ترین کافرو زندقہ کو بیخ و بن سے اکھڑنے اور ان کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے اسامہین علماء دیوبند سمیت تمام مکاتب فکر کے علماء، صوفیاء و مشائخ نے حجم احلہ ہر ممکن کوشش کی ہے۔ ان کاوشوں میں مقدمہ بہاول پور خاص فیصلہ کن کڑی ثابت ہوئی جس میں دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ خاص طور پر خانقاہ دین پور شریف کے بانی قدوة السالکین آفتاب معرفت بحر شریعت و طریق حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری نور اللہ قدس نے بھی اپنا دینی منصب سمجھتے ہوئے اس مقدمہ میں حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و حرمت کیلئے شرکت فرمائی، نیز تمام علماء و ائمہ مسلمہ کو بھی اس مفسدہ سے خبردار کیا، خدام و متوسلین کو بھی ہر طرح تعاون کا حکم فرمایا۔ اور نادام نعیہ "نبوت کفر مرزائیت" بہاول پور میں مسیّر سراج الدین مرحوم کی کوٹھی پر قیام فرما کر ہر پیشی پر صبح سے عدالت کے برخاست ہونے تک (باوجود میرانہ سالی و عوارض جسمانی کے) کمرہ عدالت میں تشریف رکھتے اور اپنی تمام تر توجہاں مسلمان شاہدین کی طرف رکھتے۔

ان کے بعد حضرت ثانی سٹیں میاں عبداللہ رحمۃ اللہ نے بھی اپنے والد گرامی قدس سترہ کے نقش قدم پر

چلتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے پوری دلچسپی اور محنت کا ثبوت دیتے ہوئے جملہ ایمان دین پور شریف سمیت ہر تحریک ختم نبوت میں شرکت فرمائی اور اس فریضہ دینی کو بخوبی سرانجام دیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں شیخ عطاء اللہ مرحوم (چھوٹے داماد حضرت ثانی سنیین رحمۃ اللہ) سمیت مختلف حضرات نے گرفتاریاں بھی پیش کیں۔

چونکہ مرزا ٹی ہمارے سادہ لوح مسلمانوں کو دام فریب (پیسہ، عہدہ، عورت) میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں ان

کا رشتہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑ کر انگریز کے درباری اور خود کاشتہ بنی سے جوڑ رہے ہیں۔
لہذا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو غیبت اسلامی و حدیث دینی کا ثبوت دیتے ہوئے مرزا ٹیوں سے ہمہ قسم تعلقات دینی و دنیاوی، معاشی، معاشرتی، انتہادی، سلام کلام، میل جول، شادی غمی وغیرہ کا شرعاً و عقلاً بائیکاٹ کرنا ضروری ہے، یہ گروہ کسی قسم کے اخلاق کے لائق نہیں ہے۔

مرزا ٹیوں کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوٹکی رحمۃ اللہ نے جو تفصیلی فتویٰ ترتیب دیا ہے وہ عین حق ہے۔ اس کی تشہیر اور اس کے مطابق عمل امت مسلمہ کے ایمان کے تحفظ، حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور نجات اخروی و فلاح دنیوی کیلئے ضروری ہے۔ فقط

واللہ عوالمہادی لجميع الفرق الضال والمضل

اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

خاکپائے غلام، غلامان محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مرزا ٹیوں کے خلاف
دستخط
سید محمد حارث شاہ



دستخط
سراج الدین مہر
عارف باللہ حضرت مولانا
میان سراج احمد صاحب دین پوری
دامت بركاتہم العالیہ
مجاہد نشین، درگاہ عالیہ دین پور شریف
۲۸/۱/۲۰۱۰ء بیوم الخیس

نشر اسلام
مبندہ نا حیر
نہ سیر احمد دین پوری

دستخط
سیدی نرشدی جامع کمالات ظاہری و باطنی رہنمائے عارفین
شیخ کامل و مکمل حضرت مولانا
صاحبزادہ میان مسعود احمد دین پوری
ادام اللہ فیوضہم
امین جماعت: مسجد و مدرسہ دین پور شریف
۲۸/۱/۲۰۱۰ء بیوم الخیس

مولانا عبدالرحمن صاحب شاہ عالمی مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ کریم

بعد حمد و صلوٰۃ اور بسم اللہ کے گزارش ہے کہ بہت سے احباب نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ مرزائیوں/قادیانیوں کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، انکی خوشی غم میں شریک ہونا، انکے ساتھ دوستی پیار کرنا، انکی دکانوں/بیکریوں سے سودا خریدنا، انکے ہسپتالوں میں علاج معالجے کے لئے اپنے مریضوں کو داخل کرانا، انکی ویکنوں/بسوں میں سفر کرنا اور کسی قسم کا تعلق رکھنا جوڑنا چاہئے یا نہیں؟ جواباً عرض ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا آج تمام کافر اور جنہیں معاف کرنا چائیں معاف کر دیں مگر ایک کافر وہ ہے جسے آپ نے معاف نہیں کرنا بیشک وہ خانہ کعبہ کے اندر کیوں نہ داخل ہو جائے وہاں بھی اسے قتل کر دیا جائے اس واسطے کہ میرے حبیب وہ آپکی جو کیا کرتا تھا آپکی توہین میں اشعار اور نظمیں کہا کرتا تھا اس واسطے اسے قتل کر دیا جائے۔ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ پاک کا یہی فیصلہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسے ماننے والے تمام مرزائی/قادیانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے گستاخ ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے اسے مرزائی/قادیانی اس طرح ہی مانتے ہیں جس طرح ہم لوگ قرآن و حدیث شریفین کو مانتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں لکھتا ہے..... "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا اور پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا، گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیونکر ناحق توڑا گیا اور تعداد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار (ترکھان) کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار (ترکھان) کے نکاح میں آوے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریات ہیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض" (کشی نوح صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

پھر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے..... "حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف (ترکھان) کے ساتھ قبل نکاح پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے" (ایام صلح صفحہ 66 روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے..... "جب چھ سات مہینہ کا حمل ظاہر ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار (ترکھان) سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ اور یسوع کے نام سے مشہور ہوا" (نعود باللہ من ذالک) (چشمہ مسیح صفحہ 26 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355-356)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے.....

"ایک اور اعتراض ہے جو ہم نے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ موروثی اور کسی

گناہ سے پاک تھا حالانکہ یہ صریح غلط ہے..... یسوع نے اپنا گوشت و پوست تمام تر اپنی والدہ سے پایا تھا اور وہ گناہ سے پاک نہ

تھی" (نعود باللہ من ذالک) (کتاب البدیہ 59 روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 77)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے..... "آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں

زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" (نعود باللہ من ذالک) (ضمیمہ انجام آتھم

صفحہ 7 روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

سوال کرنے والے سے میں پوچھتا ہوں کہ مذکورہ بالا عبارتیں بار بار پڑھیں کیا ان سے نعود باللہ ثم نعود باللہ من

ذالک نقل کفر کفر نہ باشد یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حلال زادے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور مریم علیہا

السلام اور یوسف نجار نکاح سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زنا کرتے کرتے رہے (نعود باللہ من ذالک)

فرمائیے اگر کوئی ہمیں کہے کہ تمہاری تین نانیاں دادیاں زنا کار کسی عورتیں تھیں تمہاری ماں فلاں آدمی کے ساتھ نکاح سے پہلے

پھرا کرتی تھی جب چھ سات ماہ کا حمل ظاہر ہو گیا تو اسی کے ساتھ حمل کی حالت میں نکاح کر لیا۔ اسکے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے

بعد تم پیدا ہو گئے۔ کون ایسا بے غیرت ہے جو ایسے شخص کے ساتھ کسی قسم کا تعلق جوڑیگا۔ سچ تو یہ ہے کہ بے غیرت انسان سے بھی

اتنی بے غیرتی کی امید نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ اللہ کے نبی کی ماں کو جنکی تعریف میں قرآن شریف کے ورقے بھرے پڑے ہیں اور

اللہ کے نبی کو ایسے ناپاک کلموں سے یاد کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا جائے کہ ایسوں کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا انکی

خوشی غم میں شریک ہونا وغیرہ وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا جوڑنا چاہیے یا نہ۔ میری طرف سے ہی نہیں ہر غیرت مند اپنی غیرت سے یہ

سوال کرے تو غیرت یہی کہے گی کہ ایسوں کے منہ پر پیشاب کرنا اپنے پیشاب کی توہین کرنا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کسی

کے منہ سے ایسے کلمات اپنے ماں باپ کیلئے تو شاید برداشت کر لے حضرت مریم صدیقہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق

برداشت کرے این خیال است بحال است و جنوں۔

عبدالرحمن

حافظ عبدالرحمن خان شاہ عالمی مظفر گڑھی

مدرسہ مخزن العلوم و مسجد توحید (قبرستان والی)

بی ون، 9 بلاک، ٹاؤن شپ لاہور

حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب
نائب ناظم کل ہند تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیوبند انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کے سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام مخالف جن خیالات و نظریات کو جنم دیا اسے مذہبی لبادہ میں تبدیل کر کے ”احمدیت“ کے نام سے تعبیر کیا اور دنیا والوں سے انگریزوں کی اس کالی سیاست کو دیگر آسمانی مذاہب کی طرح اُسے ایک ”مذہب“ منوانا چاہا۔ چونکہ مرزا کے اختراعی خیالات و نظریات، اسلام کے ٹھوس عقائد میں تخریب کاری اور مسلمانوں سے محاربت اور ایذا رسانی پر مشتمل تھے اس لئے اُن کو عام زبان میں قادیانی فتنہ اور مذہب اسلام کی زبان میں کفر و زندقہ کہا جاتا ہے اور ایسے خیالات و نظریات کے پیروکار، جو خود کو احمدی کہلوانا چاہتے ہیں اُن کو اسلامی دائرہ کار میں رہنے والا دنیا کا ہر فرد بشر اپنی عام زبان میں مرزائی، قادیانی اور مذہبی زبان میں کافر و زندقہ کے نام سے یاد کرتا ہے۔

تاریخی شہادتوں سے ثابت یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ قادیانیت اپنے اصل مادہ و خمیر کے اعتبار سے انگریزوں کی ایک سیاسی تحریک ہے۔ اس حقیقت سے انگریز بھی خوب خوب واقف تھے کہ اس قسم کی تحریک کی زندگی مختصر ہوتی ہے، اس لئے اُسے لمبی زندگی دینے کی غرض سے بنام احمدیت مرزا قادیانی کے ذریعہ اُس تحریک میں مذہبی بکھیڑوں کے جراثیم پیدا کئے گئے انہی بکھیڑوں میں سے ایک پہلو یہ نکالا گیا کہ اپنے جدید خیالات کے ساتھ نوزائیدہ احمدیت وہی چیز ہے جو اسلام ہے یا اسلام کے علاوہ کسی جدید دائرے کا نام احمدیت ہے۔ یہ اور اس جیسے دیگر شاخسانوں میں مسلمانوں کو غافل کر کے شاطر دماغوں نے جلد ایک قدم اور آگے بڑھا کر ”احمدی اسلام“ کا پر فریب عنوان تجویز کر لیا اور اس مرحلہ میں خواہی نہ خواہی اسلام کو ”احمدیت“ کا جزو اصلی بنا کر اُس کے تحت مذہبی عنوانات و مباحث کا ایک وسیع و عریض میدان مسلمانوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ دجل و تلہیس کی اس وادی میں انھیں اپنی سیاسی تحریک کے لئے مذہبی اصطلاحات و مذہبی زبان، مذہبی طرز و انداز بھی ہاتھ لگے اور خواہی نہ خواہی قرآن و حدیث کو تختہ مشق بنانے کا موقع بھی ملا۔ اور پھر کیا تھا! بتدریج مذہبی دنیا میں مسلمانوں کو الجھائے رکھنے کا ایک ایسا منصوبہ بند ماحول تیار کیا گیا کہ ”احمدیت“ سے پہلے کی اُس کی اصل حقیقت و حیثیت ہی عموماً لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو چکی ہے۔ لوگ یہ بات بھولتے جا رہے ہیں کہ آج حقوق انسانیت کے سہارے زندگی کی بھیک مانگنے والا، کہیں رفاہی خدمات کی خوشنمایوں میں ملبوس، کہیں جمہوریت کی آر میں مذہبی پاؤں پسارنے والا، انگریزوں کا یہ وہی سیاسی عفریت ہے جو کبھی غیر منقسم ہندوستان کو نگلنے کے

درپے تھا۔

جہاں تک قادیانیت کے کفر و زندقہ ہونے کا سوال ہے تو یہ تو خود اُسی کے رگ و ریشے سے ٹپکتی ایک روشن حقیقت ہے۔ اور یہ بھی اُسی سے واضح ہے کہ قادیانیت جس جدید دائرے کا نام ہے اس میں نجات و فلاح دین و دنیا کی سیاست و ریاست وغیرہ سب کچھ مرزا قادیانی کی ذات سے شروع ہو کر اُسی پر ختم بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جن اختراعی خیالات و نظریات کا نام قادیانیت ہے وہ اسلام کے دائرے میں کبھی داخل ہی نہیں رہے کہ اُن کے نکالنے اور نکلنے کی بات کی جائے۔ اسی لئے مرزا قادیانی نے اپنی تحریک کے پہلے ہی دن سے اپنی مزعومہ تحریک احمدیت کو مسلمانوں کے اسلام سے الگ اور ہمہ جہت الگ کرنے اور قادیانی معاشرے کو روزی روٹی سے لیکر مٹی، قبرستان تک زندگی کے ہر لمحے میں کلی طور پر الگ تھلگ رکھنے کا فیصلہ واضح سے واضح تر الفاظ، موٹے سے موٹا عنوان میں لکھا اور سنایا ہے۔ اور اپنے جنم داتا، انگریز بہادر کی دور حکومت و حکومتی قوانین کی موجودگی میں ہی اپنے اُن فیصلوں پر خود بھی عمل کیا اور فریقین سے بھی اُس پر عمل کرایا ہے۔ چنانچہ قادیانیت کے اسلام و کفر کا مسئلہ ہو یا قادیانیوں سے ہمہ جہت بائیکاٹ و مقاطعہ کا معاملہ ہو دونوں میں مسلمانوں کا یہ ہمیشہ موقف رہا ہے کہ قادیانیت اور اسلام دونوں نہ کبھی ایک رہے اور نہ ایک ہو سکتے ہیں۔ علماء امت نے قادیانیوں کو اسلام سے کبھی خارج کیا نہیں؛ بلکہ اسلام سے خارج مانا ہے، یعنی اسلامی دائرے میں کبھی اُن کے داخل نہ رہنے کی تائید کی ہے۔ قادیانیوں کو کافر قرار دیا نہیں؛ بلکہ اُن کو اسلامی دائرے سے الگ نوزائیدہ قادیانی دائرے میں اُن کے دعوے کے مطابق مان کر اسلام سے اُن کے انکار و فرار کی توثیق کی ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں مقاطعہ اور بائیکاٹ کا اپنی جانب سے کوئی نیا حکم تجویز کر کے قادیانیوں کو مسلمانوں کے معاشرے سے الگ کیا نہیں، بلکہ خود اُنہی کے فیصلوں کو تسلیم کرتے ہوئے الگ مانا ہے۔ سو سال سے زائد پرانے ان مسئلہ مسائل کے تعلق سے آج بھی اگر کوئی شخص مفتیان کرام سے پوچھے اور وہ دور حاضر کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے انداز میں جواب دیں تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ مسئلہ کوئی نیا ہے یا پرانے مسئلے پر وہ کوئی نیا حکم صادر کر رہے ہیں بلکہ یہی کہا جائے گا کہ انھوں نے قادیانیوں کے کفر و زندقہ کی تائید اور مقاطعہ کی توثیق کی ہے۔

چونکہ ان حقائق کو قادیانی تعلیمات و ہدایات ہی کی روشنی میں جاننا مبنی بر انصاف ہوگا، اس لئے تفصیل کے لئے کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے تو کھلے لفظوں میں مذکورہ حقائق واضح ہو جاتے ہیں کہ:

۱..... اسلام اور قادیانیت آپس میں دو متضاد دائرے ہیں جن کے درمیان ماضی میں کبھی ایک رہنے کا مستقبل میں کبھی ایک ہونے کا تصور بھی گناہ ہے۔ اگر احمدیت اور اسلام دونوں ایک ہی چیز مانی جائیں تو کسی جھوٹے مدعی نبوت کی مستقل بیعت پر قادیانیوں کی تحریک و دعوت کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے اور پھر کس مقصد کے لئے یہ تحریک منظم طور پر کی جاتی ہے؟ کیا حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان کافی نہیں کہ مرزا قادیانی کی بیعت بھی کرائی جائے؟۔

واضح رہے کہ عام بزرگوں کی بیعت پر مرزا قادیانی کی بیعت کو قیاس کر کے مرزائی کسی سادہ لوح کو دھوکہ نہ دیں، اس لئے کہ مرزا قادیانی، بیعت میں اپنی ذات کو مدار نجات منواتا اور بیعت نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے۔ جبکہ دنیا کوئی بڑے سے بڑا ولی نہ اپنی ذات کو نجات کا محور بناتا ہے اور نہ بیعت نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے۔

۲..... اسلامی دائرے سے خروج اور قادیانی دائرے میں دخول کا پہلا اور بنیادی اثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے نہیں بلکہ مسلمانوں سے الگ ”احمدیت“ نامی نوزائیدہ دائرے میں شمار کرنے کرانے لگتے ہیں۔ مرزا کی ذات سے منسلک ہونے پر ابتدائی دور میں ہی جو معاشرہ نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان خود کو اب مسلمان نہیں بلکہ احمدی کہے تاکہ پہلے اور بعد کے معاشرے میں واضح فرق نظر آئے۔ کیا دو معاشروں میں بعد و تفریق کا ماحول و مزاج؛ قادیانیت بنام احمدیت کے رگ و ریشہ کی وضاحت کے لئے کافی نہیں جو خود اسی کی پیداوار ہے؟

۳..... مرزا قادیانی کی بیعت اور اس کی ذات سے انحراف ایک ایسا ناقابل معافی جرم ہے کہ باضابطہ مقاطعہ اور بائیکاٹ کا سخت سے سخت سزا کا یکطرفہ اقدامی فیصلہ انحراف کرنے والوں پر نافذ کیا جاتا ہے اپنے مخالف کے ساتھ حقوق انسانی کے تحت ایک عمومی رواداری کی بھی یہاں گنجائش نظر نہیں آتی بلکہ مرتد یعنی غیر مسلموں سے بھی بدتر قرار دیا جاتا ہے۔ کیا قادیانی یہ بتانے کی جرأت کریں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم اور منشی عبدالحق اکاؤنٹس دونوں مرزا کی ذات سے منحرف ہو کر بجائے اسلام کی طرف واپس ہونے کے نعوذ باللہ، عیسائی یا یہودی ہو گئے تھے کہ مرزا قادیانی نے اپنی ذات سے انحراف کو اسلام سے انحراف قرار دیا اور بائیکاٹ کا حکم صادر کر دیا!! دیدہ باید!! ان شخصیتوں کا اسلام سے قادیانیت میں دخول، اس کے بعد پھر اُس سے انحراف، یہ دونوں جس طرح دو مرحلے ہیں اور آپس میں ایک نہیں ہو سکتے ورنہ مرزا کا جھوٹی نبوت کے زعم میں پیغمبرانہ فیصلہ ہی بے سود و باطل قرار پائے گا۔ اسی طرح قادیانیت اور اسلام بھی ایک نہیں ہو سکتے ورنہ اس صورت میں مرزا کا فیصلہ خود اسی کے لئے رسوائی کا باعث ہوگا کہ حیثیت کچھ نہیں اور زبان پیغمبرانہ!!!

ساتھ ہی ساتھ اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی تحریک کے بالکل ابتدائی مرحلے میں ہی خود کو مسلمانوں سے دور رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ نیز اس کی اپنی مزعومہ احمدیت سے منحرف ہونے والوں کے ساتھ بائیکاٹ و مقاطعہ کا جو ماحول و معاشرہ اُس نے تجویز کیا ہے وہی معاشرہ، اسلام سے منحرف ہو کر قادیانی ہونے والوں کے ساتھ تجویز کرنا حق و انصاف کا تقاضا ہے۔ کسی ملک میں اگر حکومتی قوانین ”مقاطعہ و بائیکاٹ“ کے خلاف ہیں تو پہلے اس کی زد میں مرزا کی مزعومہ احمدیت آئے گی نہ کہ اسلام۔ اور ایسی حکومت سے چارہ جوئی کا حق مسلمانوں کو حاصل ہے نہ کہ قادیانیوں کو جو کہ بائیکاٹ میں پہل کرنے والے اور من گھڑت احمدی معاشرے کو مسلم معاشرے سے الگ رکھنے کے دعویدار ہیں۔

قادیانیوں کی تاریخ میں یہ ایک نہیں بلکہ اس طرح کے اور اس سے بھی زیادہ واضح بے شمار فیصلے ملیں گے۔ ایک دفعہ مرزا قادیانی نے اپنی تمام مسلم قریبی رشتہ داروں کے متعلق یہ فیصلہ صادر کیا کہ چونکہ محمدی بیگم (مرزا کی مطلوبہ ایک لڑکی) سے نکاح کے مسئلے میں اُن رشتہ داروں نہ بلکہ پہلی بیوی اور دونو جوان بیٹوں نے بھی مخالفت کی لہذا ”ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں“ (سیرت المہدی ج ۱ صفحہ ۲۹ مطبوعہ ربوہ) مرزا قادیانی کی پہلی بیوی اور اس کے دونوں بیٹے بھی چونکہ مسلمان تھے یعنی مرزا کو باپ تو مانتے تھے اور مطیع و فرمانبردار بھی تھے لیکن اس کی ذات کو اخروی نجات کے لئے مبرا نہیں مانتے تھے بلکہ سابقہ زندگی کے گہرے راز دار ہونے کی بنیاد پر، ابا حضور کو جھوٹا اور فریبی سمجھتے تھے چنانچہ جدی جائداد سے محروم کرنے کے لئے بیوی کو طلاق دیدی اور پوری زندگی تباہ کر کے آخر عمر میں طلاق دی، بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد کو بھی جائداد سے محروم کر دیا اور صرف مسلمان ہی ہونے کے تصور میں اپنے نہایت مطیع و فرمانبردار چھوٹے بیٹے فضل احمد کی نماز جنازہ تک نہیں پڑھی۔ (اخبار الفضل قادیان ۷ جولائی ۱۹۴۲ء) اور یہی فیصلہ مسٹر جناح کے نماز جنازہ کا بائیکاٹ کرتے ہوئے پورے ملک کے سامنے ظفر اللہ خاں قادیانی نے سنایا کہ ”مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر (احمدی) وزیر“ (اخبار، زمیندار لاہور ۱۹۵۰ء)

خلاصہ کلام یہ کہ قادیانیت کے کفر و زندقہ ہونے کے مسئلے میں دریں صورت نہ ہمیں اپنی جانب سے کوئی فتویٰ صادر کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس کے درمیان قرآن و حدیث کو لانے کی یا مسئلے کے حل کے لئے اسلامی دلائل کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے بلکہ خود مرزا قادیانی اور دیگر قادیانی پنڈتوں نے اسلام سے ایک الگ تھلگ ہونے کی اپنی پوزیشن مقرر و متعین پہلے سے کر رکھی ہے بس تسلیم کرنے، کرانے کی ضرورت ہے۔ اگر تقاضا اور ضرورت ہے تو ناواقف اور مداہن مسلمانوں کے دل و دماغ میں اس مبنی بر حقیقت فیصلے کو اتارنے کی تو ضرور کوشش کی جائے لیکن یہ خیال رکھ کر کہ مسئلہ کی قدامت متاثر نہ ہو۔

بائیکاٹ اور مقاطعہ کے مسئلہ میں ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے حق میں جو معاشرہ تجویز کیا ہے اسی کو مانا اور منوایا جائے کوئی بھی ایسا پہلو اختیار کرنا ہمارے لئے مفید نہیں جس میں بائیکاٹ کی نسبت مسلم علماء حق کی جانب مفہوم ہو۔ مرزا قادیانی کے فیصلے کے مقابلہ میں دور حاضر کے قادیانی پوپوں نے اپنی پوزیشن اگر تبدیل کی ہو یا کوئی جدید فیصلہ کیا ہو تو ظاہری بات ہے کہ وہ دفع الوقتی ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

قادیانیت بنام احمدیت کوئی مذہب نہیں بلکہ انگریزوں اور یہودیوں کی اس کالی سیاست کو لفظ مذہب سے تعبیر کرنا نہ صرف یہ لفظ ”مذہب“ کی توہین ہے بلکہ اس لفظ کے تحت جمہوری ممالک میں جو قوانین اور عزت و احترام کے جو حقوق محفوظ ہیں اُن کا حقدار ماننے کی فحش غلطی بھی کرنا ہے۔ یہ بحث الگ ہے کہ کوئی مذہب حق ہے یا باطل، لیکن مطلق لفظ مذہب کے ساتھ ایک طرح کی پاکیزگی اور تقدس ضرور وابستہ ہے اور اس لفظ کے تحت آنے والے ہر گروہ و فرد کو جمہوری و

غیر جمہوری ممالک نے کچھ نہ کچھ حقوق بھی دیئے ہیں۔ ان حقائق کے پیش نظر تقاضا اس کا ہے کہ چونکہ قادیانیت کا فتنہ ہونا ہی اس کا اصل دائرہ و حقیقت ہے اس لئے قادیانی فتنہ سے خود اسی کے دائرے میں بنام ”قادیانی فتنہ“ ہی نمٹا جائے نہ کہ بنام ”قادیانی مذہب“۔ کیوں کہ فتنہ اور فتنہ انگیزوں کا نہ حقوق انسانی کے تحت کوئی حق ہوتا ہے نہ ملکی قوانین کے تحت کوئی حق دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی حکومت فتنہ کے تئیں عزت و احترام کا کوئی حق محفوظ کرے تو دنیا میں کسی پر اس کی پابندی لازم نہیں۔ بلکہ خلاف ورزی لازم ہے۔

قادیانیت کے فتنہ ہونے اور اس کے کفر و زندقہ کے فیصلے پر سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے ماضی میں پارلیمنٹری اور عدالتی سطحوں پر بھی بارہا اس کے اعلانات ہو چکے ہیں۔ اب قادیانی فتنہ کے خلاف، تعلیمی، رفاہی، سماجی، سیاسی، اقتصادی اور ترقیاتی تقاضوں کے دیگر میدانوں میں اپنے اندر عزم و حوصلہ پیدا کرنا چاہئے، مسلمانوں کو اپنے اصل پلیٹ فارم پر رہتے ہوئے اپنے حقوق محفوظ کرنے کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ قادیانی اگر حیلہ سازی کے طور پر (جیسا کہ کوئی پتا پڑنے پر وہ کرتے ہیں) اپنی پوزیشن بدل کر مسلم معاشرے میں شامل ہونے یا کرنے، یا خود کو مسلمان کہنے، روزی روٹی سے لیکر مٹی قبرستان تک کسی بھی معاملے میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہونے یا رہنے کی بات کرتے ہیں تو ظاہری بات ہے کہ اپنے سابقہ فیصلوں کے مطابق مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ حملہ کرنے کے مرتکب ہیں۔ اس صورت میں مظلوم مسلمانوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کا اخلاقی اور ملکی دونوں سطح پر حق حاصل ہے۔ حکومت وقت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ قادیانیوں کو خود اپنے فیصلے اور دائرے میں رہنے کا پابند بنائے۔

یہاں ایک بات ذہن نشین رکھنا ہوگا کہ صدیوں پرانا اور فیصل شدہ تکفیری مسئلہ اور مواد آج جدید نسل اور ناواقفوں کو واقف کرانے کے لئے اگر منظر عام پر لایا جاتا ہے تو قادیانی، عوام میں یہ مغالطہ پیدا کرتے ہیں کہ علماء نے پہلے فلاں کو کافر کہا، پھر فلاں کو کافر کہا اور اب قادیانیوں کو کافر قرار دینے میں لگے ہیں۔ کبھی آپس میں اور کبھی اپنے مخالف کو کافر قرار دینا ان علماء کا مشغلہ بن چکا ہے لہذا قادیانیوں کو کافر کہا تو کوئی نئی بات نہیں ہے۔

اس مغالطے کا جواب دینے کے لئے اس تاریخی حقیقت پر نظر ڈالئے کہ مرزا قادیانی کے اسباب کفر اختیار کرنے سے پہلے، علماء دین نے خود پہل کر کے اس کو کافر قرار دیا ہو یا اپنی ذات کی بیعت لینے اور مسلمانوں سے علیحدہ جماعت بنانے سے پہلے، کسی عالم دین نے مسلم معاشرے سے اس کو علیحدہ قرار دینے میں پہل کی ہو، کوئی قادیانی اس کی مستند تاریخ پیش نہیں کر سکتا۔

اپنے جنم داتا انگریز بہادروں کی ”کالی سیاست“ کو الہامی زبان دینے کا آغاز مرزا نے ۱۸۸۰ء سے پہلے ہی کر رکھا تھا، اس پر احمدیت کا مکھوٹا اس نے تقریباً ایک دہائی بعد ۱۸۸۹ء میں تجویز کیا، اس کے بعد تیسرے مرحلے میں جا کر اُس مکھوٹے کے تحت اس نے مذہبی جراثیم بتدریج پیدا کرنے شروع کئے۔ اس درمیان غور فرمائیے کہ مرزا قادیانی، الہام

سازی اور الہام بازی کا کھیل پوری خرمستی کے ساتھ تقریر و تحریر کے میدان میں فرنگی حکومت کے زیر سایہ تنہا بغیر کسی نام کے کھیلتا رہا۔ ایک دہائی سے زائد عرصہ تک عام لوگ تو کیا، اس کے قریبی دوست بھی اُس کی حقیقت اور اُس کے رخ و مزاج کو سمجھ ہی نہ پائے تھے۔ حالات سے گہرے واقف کار مقامی علماء نے بے لگام دیکھ کر اُس کی ناک میں شریعت کی نکیل ڈالنے ضرور چاہے لیکن بیشتر اکابر نے توقف کا ہی دامن تھامے رکھا تھا۔ بالآخر اپنی تقریر و تحریر میں اسباب کفر کھل کر اختیار کر کے جب مرزا نے اسلام سے نکل جانے کی پہل کی تو علماء اسلام نے بھی اسلام سے اُس کے نکل جانے کی تائید کی اور اُس کو اسلام کا منکر و کافر مان لیا۔ پھر جب مسلمانوں سے الگ جماعت بنا کر بیعت کرنے والوں کو مسلمانوں سے الگ رہنے اور کرنے کا اعلان مرزا نے کیا تو علماء اسلام نے اس کو بھی مان لیا گویا مرزا نے جب کسی کام میں پہل کی تو علماء اسلام نے اس کی تائید و توثیق کر دی۔ علماء اسلام نے کسی بھی کام میں پہل کب کی جو قادیانی گماشتے علماء اسلام کے سر، کافر قرار دینے اور بائیکاٹ کرنے کا ٹھیکرا پھوڑتے پھرتے ہیں۔ احمدیت کے مکھوٹے پر اسلام کا لیبل لگا کر وہ تو خود اصل اسلام سے نکلے ہوئے ہیں پھر اس کو علماء کی جانب ”نکالنے“ کی نسبت کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول کب تک جھونکتے پھریں گے!

علاوہ ازیں اس پر بھی غور کیا جائے کہ اسلام میں داخل مکاتب فکر، دیوبندی بریلوی غیر مقلد وغیرہ اگر آپس میں تکفیر بازی کرتے ہیں اور غلط فہمی یا دلائل کی بنیاد پر کسی کو اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں تو ان کی یہ بنیاد تو مسلم ہے کہ وہ اسلام میں داخل ہیں کسی کے نکالنے سے کوئی نکلا یا نہیں یہ تو بعد کا مسئلہ ہے۔ جو دلائل کے قبول و عدم قبول، قوت و ضعف وغیرہ پر موقوف ہے۔ لیکن قادیانیوں کا مسئلہ تو بالکل اس سے جدا گانہ ہے وہ اسلام میں داخل کب رہے جو عوام کو بیوقوف بنانے کے لئے اسلامی فرقوں پر خود کو قیاس کرتے پھرتے ہیں۔

یہ تو ایسا ہے کہ ایک مکان کے چار واجبی حقدار ہوں، جو آپس میں حصہ داری پر جھگڑ رہے ہوں، اُن میں کوئی ایک، دوسرے کو حقدار و حصہ دار نہ مانے اور یہ کہے کہ فلاں دلیل کی بنیاد پر اب تم اس مکان سے خارج ہو جاؤ، کیوں کہ اب تمہارا اس میں حصہ نہیں رہا۔ اسی درمیان کوئی راہزن اور ڈاکو، مکان میں جبراً داخل ہو کر اُن کے جھگڑے میں خود کو شریک کر لے اور اپنی حصہ داری کا بھی دعویٰ شروع کر دے کہ صاحب آپس میں تم سب لڑ رہے ہو لہذا اب مکان کا مالک میں ہوں، اور دلیل یہ دینی شروع کر دے کہ فلاں نے فلاں کو کہا کہ مکان کی حصہ داری سے خارج ہے۔ ہر ایک، ایک دوسرے کو اسی طرح کہتا ہے لہذا ہمارے متعلق بھی مکان کی حصہ داری سے خارج ہونے کا اُن سب کا فیصلہ غلط ٹھہرا اور اس طور پر میں مالک مکان ٹھہرا۔ تو کیا اس راہزن کی دلیل مان لی جائے گی؟ یا سب سے پہلا سوال یہ ہوگا تمہاری پوزیشن تو چور ڈاکو کی ہے، حصہ داری اور ملکیت کی بات تو بہت دور کی ہے، حقدار ہونے کی تو تمہارے اندر اہلیت بھی نہیں، تمہارا تو اس مکان میں داخلہ بھی جرم ہے۔ تم کدھر سے آئے ہو اور کیسی بات کرتے ہو۔۔۔

بالکل یہی معاملہ ایمان اور اسلام کے ڈاکو قادیانیوں کا ہے کہ اسلام کا ٹھیکہ دار یا حصہ دار ہونے کی بات تو بہت دور کی ہے وہ تو واجبی حقدار ہونے کی اپنے اندر اہلیت بھی نہیں رکھتے، تقسیم ہند سے قبل تک خود ہی مسلمانوں سے الگ پارسیوں، یہودیوں کی طرح مستقل اقلیت ہونے کا اپنے جنم داتاؤں (انگریزی حکومت) سے مطالبہ کرتے رہے ہیں بلکہ مردم شماری میں بھی اپنا اندراج الگ کراتے رہے ہیں۔ آج انگریزوں کی کالی سیاست پر احمدیت کا مکھوٹا چڑھا لینے اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا فائدہ اٹھا کر اس مکھوٹے کو مذہب میں شمار کرانے اور ”احمدی اسلام“ کا تلپسی بینر لگانے سے سیاست کا بدبودار اور نجس مادہ پاک کب ہو جائے گا کہ وہ خود کو اسلام کے دائرے میں شامل جماعتوں پر قیاس کرتے ہیں۔ بلکہ حق و انصاف کی رو سے تو اُن کا یہ قیاس کرنا بھی جرم اور دجل و تلپیس ہے!

آج جب مرزائیوں پر خدا کی وسیع و عریض زمین تنگ ہوتی جا رہی ہے تو دفع الوقتی کے طور پر کہیں یہود و نصاریٰ کی طاقت کے سہارے کہیں جمہوریت کی آڑ لے کر اور کہیں انسانی حقوق کی دہائی دے کر تو کہیں عوام و خواص کو مغالطہ دے کر قوم یہود کی طرح ذلت و نکبت کی ہر ماسہنہ کے لئے تو آمادہ ہیں لیکن ان حقائق پر غور کرنے اور ان کو تسلیم کر کے اپنی اصلاح کرنے اور آخرت کی فکر کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں کفر کی ضلالت میں قلب و دماغ کا مسخ ہو جانا اور یہی ہے مرزائیت، قادیانیت۔

ان حقائق کی روشنی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی کے استفسار پر حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جو اسلامی دلائل کا پہلو لئے ہوئے قرآن و احادیث اور شرعی دلائل و براہین پر مشتمل ہے، حرف بحرف درست اور دور حاضر میں رہنمائی کے قابل ہے اور مسلمانوں کے لئے واجب التعمیل بھی۔ امید کی جاتی ہے کہ حسب سابق انشاء اللہ دور حاضر کے لئے بھی اس کی اشاعت عوام و خواص کے لئے مفید ہوگی۔

مدد
سید محمد رفیع
۱۲۲۹ھ
۸ رکنبر



حضرت مولانا محبت اللہ صاحب مدظلہ
خليفة مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
منزاعلام احمد قادياني جھوٹا نبی نے اللہ تعالیٰ سے لیکر سب شعائر اسلام کا توہین کیا
ان کے کتابوں میں موجود بیگانہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں تعین
کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ میں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں بنی ہوں دوبارہ دنیا
میں آیا ہوں میں فخر ابراہیم علیہ السلام فخر آدم علیہ السلام فخر نوح علیہ السلام فخر عیسیٰ علیہ السلام ہوں
قرآن پاک دنیا سے اٹھ گیا ہے دوبارہ مجھے پر نازل ہوا ایسی گھڑ والے امر المؤمنین، قادیان میں
خاں خاں خاں صلی صلی سے بہتر ہے یہاں تک کہ جو لوگ میرے خیر پر ایمان نہیں لاتے میں
وہ کافر زندہ رکھے گا بچے ہیں وغیرہ وغیرہ

بہاء فریضہ : ماں باپ کے توہین برداشت کرنا مشکل ہی اللہ تعالیٰ سے

لیکر سب شعائر اسلام کا توہین برداشت کرنا کسی طرح ممکن ہو

علاج : قادیانی کافر اور مرتد کے علاوہ زندیق بھی ہیں اپنی کفریہ باتوں

پر اسلام کا نام رکھتے ہیں اسی کو اسلام کہتے ہیں ان کے حکم عام کافر اور مرتد سے سخت ہے

شرعی حکم حکومت پر یہ ہے کہ واجب القتل ہے عوام پر یہ ہے کہ وہ واجب

القطع ہے۔ ان سے تعلق لینا ذی اسلام کلام ان کو ملازمت میں لگانا یا ان کے ساتھ

ملازمت کرنا ان سے نشست برخواست ان سے خرید و فروخت سب حرام ہے۔

حکومت پر یہ ہے کہ اسکو گرفتار کرے سزا دی کر فتاری کے بعد اگر توبہ کیا پھر بھی

سزائی موت جیسا شادی شدہ زانی توبہ سے سزا موت فتح نہیں ہوتا۔ اور اگر فتاری سے

پہلے توبہ کیا تو قبل ہوگا۔ اما اگر حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔

عام مسلمان پر آسان علاج ان کے مکرم کو قہورنے والا علاج انکو نیست نابود کرانے والا علاج

قادیانوں سے مکمل بائیکاٹ ہے ان کے نشست برخواست سے ان کے خرید و فروخت ان کے دکانوں

کارخانوں، پیتاؤں ان کے ملنے جلنے ان کے کلام سلام ملازمت سے اور ان کے مصروفیات سے۔

یہ انکو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج ہے۔ قادیانوں کے عداوت کا بہت بڑا واسطہ

کیونکہ جب ان کے دو کانیں کارخانے کا روبرو بند ہو گیا تو ضرور توبہ کر گئے

انشاء اللہ تعالیٰ۔ قادیانوں سے مکمل بائیکاٹ ایمان لگوا دی ہے نصرت دینا ہے

اللہ تعالیٰ کے رضا مندر کا زریعہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ ہے اور

سرمایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت دین میں قبول کرے

بندہ نایض و واجب عنک فامددر سربراہ سعیدہ لوالہابی بلوچستان مدد رسانا مبارک

حضرت مولانا گل حبیب صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بمجدہ و نصہ علی رسولہ الکریم

حمد اور صلوٰۃ کی بعد عقیدہ ختم نبوت

قرآن اور احادیث نبویہ اور اجماع سے ثابت ہے اس کا ارتکاب کرنا کفر بواح

ہے تو قادیان اور انکی عقیدہ رکھنے والا بالکل کافر ہے واجب القتل

ہے اس سے جہاد فرض ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)

مباشرتہ مالا لسانا ان سے تعلق رکھنا میل جول

قطع صراحت تو غلام یہ ہے کہ بندہ فقیر حضرت مفتی و یحسین ٹوٹکی

کی فتویٰ صرف اصرافاً تاکیدی کرتا ہوں فقط

والسلام فقیر گل حبیب عن عنہ

خادم احادیث نبویہ ریاض العلوم

پشین بلوچستان

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى خصوصاً على كبر الرسل وخاتم الانبياء
وعلى آله واصحابه اجمعين

مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی ولی حسن صاحب فاضل ذریعہ مرقۃ

کتابہ فتویٰ نبیائت جامعہ اور مسئلہ کے پریمیوں پر حاوی ہے۔ حضرت مرحوم نے یہ فتویٰ

جاری فرمایا کہ مسئلہ کے ایمان کے تحفظ کا بہترین سامان فرائع فرما دیا ہے۔

فجرا سم اللہ احسن الجزار۔ اب پر خاص و عام مسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ پر

سن و سن۔ پوری طرح عمل کرے اپنی آخرت پر فکر اور اس کو حق تعالیٰ کی رضا اور حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ جو قادیانیوں کیساتھ

بیمہ قسم کے بائیکاٹ میں مصروف ہے۔ ورنہ عدم مطالعہ اپنی عدم بائیکاٹ پر بعض

فی الملک پر کی اور فتنہ حبشہ کی تقویت اور پھر اس میں معاشرت کا ذریعہ بننا

جس کا وبال غلط ہے نہ ناپاستی و رشتہ انسان پر ٹھنی نہیں۔ ایمانی غیرت کا تقاضا اور

ایمان کی نشانی کفر اور کفار کے بیمہ قسم کی تہمید۔ نفرت اور بائیکاٹ میں ہے

قادیانیوں۔ مرزا یحیٰی کا کفر ایک نوعیت کا کفر اور یہ فتنہ ایک غلط تر فتنہ ہے

اللہ تعالیٰ پر مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اس کے بچنے کی ہمت اور توفیق

عطا فرمادے۔ تاہم ایمان بھاری دنیا کے رخصت ہیں۔ اور اس فرقہ ضالہ کو جس

مولاے پاک نائب یہ نہیں توفیق عطا فرمادیں۔ آپ تمام آمین۔

کتبہ عبد الغفور صاحب مدظلہ
۲۲ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ

عبد الغفور صاحب مدظلہ
کتبہ عبد الغفور صاحب مدظلہ

حاجی محمد عبدالرشید صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علمائے حق کا مندرجہ بالا فتویٰ بالکل صحیح اور باصواب ہے۔ قادیانی / مرزائی فتنہ جو حضور سرور کونین

شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی صریح بغاوت

ہے۔ اس فتنہ اور شر کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے ان قادیانیوں / مرزائیوں سے بائیکاٹ کرنا

انتہائی ضروری ہے۔ اور جملہ علمائے حق اور صالحین نے اس بارے میں جو فتویٰ دیا ہے میں اس

کی پوری تائید کرتا ہوں اور جملہ اہل اسلام سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس فتویٰ کے مطابق بے دین

قادیانیوں / مرزائیوں کا مکمل اقتصادی و سماجی بائیکاٹ کریں۔

(حاجی) محمد عبدالرشید (نقشبندی مجددی)

خلیفہ مجاز خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

مکان بر 228/B سٹیلٹ ٹاؤن رحیم یار خان

حضرت مولانا نذر الرحمن صاحب مدظلہ (تبلیغی جماعت)
خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہوا کہ یہ ایک بلاشبہ واضح اور مسلم امر ہے کہ حضرت محمد معلم آخری نبی ہیں
آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا آپ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت
کا دعویٰ کرے تو وہ بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے اور یہی حکم ان کے
متبعین کا ہے اور پھر فتنہ قادیاںیت دومرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ زیادہ
خطرناک اور سخت ہے جن کے ساتھ باہمی تعلق اور دیگر معاملات
کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ ٹونگی
نے جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے یہ عام ہے اور آج بھی اسکی اہمیت و افادیت
اسی طرح قائم اور مسلم ہے جس طرح بوقت اجراء مفتی اور یہ برہنہ بنھوں
شرعیہ اور مدلل عبارات فقہیہ ہے علم مسلمانوں کے دین و ایمان کی
حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار و مرتدین کیساتھ عموماً اور فرقہ قادیاںی کے
ساتھ خصوصاً منسلک فتویٰ کے موافق عمل کریں۔ بندہ کو اس فتویٰ کے غام
پہلووں کیساتھ اتفاق ہے۔ اللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل
باطلاً وارزقنا اجتنابہ

العبد نذر الرحمن

مدد علم عربیہ

تبلیغی مرکز رائے ونڈ

تبلیغی جماعت کا متفقہ موقف

حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ کی اجازت اور مشورہ سے مولانا نذر الرحمن صاحب مدظلہ نے یہ تحریر
لکھی اور حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ نے اسے اپنا اور تبلیغی جماعت کا متفقہ موقف قرار دیا

بریلوی مکتبہ فکر

علماء کرام، مفتیانِ عظام کا متفقہ فیصلہ

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے مرتب کیا گیا استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

- 1- وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔
- 2- مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔
- 3- ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔
- 4- ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔
- 5- دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6۔ حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

- الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔
- ب۔ ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔
- ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟
- د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریداجائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بایکٹ) کیا جائے۔
- ه۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟
- ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟
- ذ۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بایکٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بایکٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین۔ واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب

وهو المستول الملهم للحق والثواب.

المستفتی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

پر عالم باعمل اور محقق حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب

دامت برکاتہم العالیہ کے تفصیلی اور تحقیقی جواب پر تبصرہ



Dr. Muhammad Sarfraz Naimi Azhari

Ph.D., M.O.L. (ARABIC), L.L.B.
M.A. (Arabic), M.A. (ISLAMIC STUDIES)
Hon'a in Arabic (GOLD MEDDLIST)
FAZIL-JAMIA AZHER (EGYPT)
FAZIL-JAMIA NAIMIA
JAMIA NAIMIA
Garhi Shahu, LAHORE. Off : 6306592
PAKISTAN Res : 6304523

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازہری

○ ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور

○ ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس (الہمدت) پاکستان

○ سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

قادیانی قلبی طور پر امت مسلمہ کے دشمن ہیں اس لیے وہ مسلمانوں کو معاشی اور مالی نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں ان کے نزدیک مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ان کے مذہب کا حصہ ہے۔

عالم کفریہ فیصلہ کر چکا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اسلام اور مسلمانوں کو شکست سے دوچار کیا جائے چونکہ ان کی تمام تر نگاہیں قادیانیوں پر جمی ہوئی ہیں اس لیے وہ ان کی اقتصادی معاشی معاشرتی دینی سیاسی اور ہر اعتبار سے کہیں پس دیوارہ کر رہے ہیں اعلانیہ اقلیت کے نام پر مدد کر رہے ہیں چاہے وہ طاقتیں اہل یہود سے ہوں یا اہل نصاریٰ سے یا اہل ہندو مشرکین میں سے ہوں اس لیے ہمیں ان کے منصوبوں اور پروگراموں سے ہمہ وقت آگاہی حاصل کرتے رہنا چاہیے تاکہ انہیں ناکام کر سکیں اس ناکامی کی ایک شکل ان سے مکمل بائیکاٹ بھی ہے جس کی تفصیل سے آپ آئندہ صفحات میں آگاہی حاصل کر سکیں گے جس پر سوا عظیم اہل سنت و جماعت کے محقق اور عالم باعمل حضرت علامہ ابو سعید مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے تفصیل روشنی ڈالی ہے۔

سید نسیم

16/8/08

عالم باعمل اور محقق حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
کا محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ سے متعلق مرتب کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده. اما بعد

حدود و قصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم و معاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے معاشرہ کو برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلقی (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کر دینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُر امن بے ضرر اور مؤثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ وھکذا کان دأب الصحابة ومن بعدهم من المؤمنين في جميع الازمان فانهم كانوا يقاطعون من حاد الله ورسوله مع حاجتهم اليه وآثروا رضا الله تعالى على ذلك. (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 10 صفحہ 290) ”یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضا جوئی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

یہ بایکاٹ قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو فرمایا۔ جب غزوہ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اس نے کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلد میابی ہوگی۔ اس پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ فسار رسول ﷺ الیٰ مائهم فقطعه علیهم فلما قطع علیهم خرجوا۔ (زاد المعاد ابن قیم جلد 3 صفحہ 234 علی حاشیہ مواہل للزرقانی جلد 4 صفحہ 205)

اور ایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی اور ان کے ساتھی دو اور صحابی رضی اللہ عنہم تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ واپسی پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ بات چیت ترک کر دی جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلامی و کلام صاحبی (صحیح بخاری صفحہ 675 جلد 2 باب وعلى الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ”یعنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اور میرے دو ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرما دیا۔ فاجتنب الناس کلامنا (صحیح بخاری صفحہ 675 جلد 2 باب وعلى الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ”

ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔ اور اس بایکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہو گئی بلکہ وہ اپنی حد سے بھی تنگ آ گئے۔ حتیٰ اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجأ لہم الا الیہ (توبہ: 118) یہ بایکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب بیویاں بھی ان سے الگ ہو جائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ (روح البیان)

تنبیہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولا اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجہ کیے، لہذا اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اور دین کی بربادی ہے۔ خدا تعالیٰ ادب کی توبہ فرمائے۔ (آمین)

قطع تعلقی (بایکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَسْكُمُ النَّارُ (ہود: 113)

یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمہیں نار جہنم پہنچے گی۔

نیز قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (انعام: 68)

یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور حدیث پاک میں ہے عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنہتہم علمائہم فلم ینتہوا فجالسہم فی

مجالسہم واکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم علی بعض ولعنہم علی لسان داؤد

وعیسیٰ بن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وکان متکنا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ 135 باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

”یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کو ان کے علماء

نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے

رہے، (بایکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبہ لگائے تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس

کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔“

مذکورہ بالا بایکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے

ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت پر حملے کریں ایسے بد مذہبوں

کے لیے سخت حکم ہے ان کے ساتھ بایکاٹ نہ کرنا، میل میلاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگرچہ وہ ماں باپ ہوں یا

بیٹے بیٹیاں ہوں بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبہ: 23)

”یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔“ نیز قرآن پاک میں ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ
أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحِهِ مِّنْهُ وَيُؤْتِي
حِزْبًا مِّنْ تَحْتِهِمُ الْأَنهَارُ خُلَٰدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا
حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورة المجادلة: 22)

”یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو
مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ
بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برداری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا ہے
روح سے مدد فرماتا ہے اور انہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان بہشتوں میں
رہیں گے، خدا تعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت
جہاں میں کامیاب ہے۔“

آیت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں
اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

والکلام علی مافی الکشاف من باب التخییل خیل أن من الممتنع المحال أن تجد قوما
یوادون المشرکین (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی
بھی ہو اور کفار و مشرکین کے ساتھ اس کی دوستی و محبت بھی ہو یہ محال و ممتنع ہے۔“ نیز اسی میں ہے۔

مبالغة فی النهی عنه والزجر عن ملاسته والتصلب فی مجانبة أعداء الله تعالى۔
(روح المعانی جلد 28)

یعنی آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ محبت
کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لئے زجر و توہین ہے اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں
رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں
ایمان نقش کر دیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی

ہو کہ بیٹا بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ ابو قحافہ کی زبان سے سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مارا سید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا فعلت یا ابا بکر اے ابو بکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ قال لا بعد، قال: واللہ لو کان السیف قریباً منی لضربتہ (روح المعانی نمبر 28 صفحہ 37) ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو مار دیتا، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو انھوں نے باپ کو قتل کر دیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

عن انس قال کان ای ابو عبیدہ قتل اباہ وهو من جملة أسارى بدر بیده لما سمع منه فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یکرہ ونہاہ فلم ینتہ۔ (روح المعانی جلد 28 صفحہ 37)

یوں ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

خدا تعالیٰ ان پاک روحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، جنھوں نے امت کو عشق مصطفیٰ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفیٰ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے نہ مال و دولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ سبحان من کتب الایمان فی قلوب المومنین وایدہم بروح منہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق و محبت ہی کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے

أَشَدُّ أَوْ عَلَى الْكُفَّارِ رَحْمًا وَبَيْنَهُمْ (الفتح: 29) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق و محبت کا نکھار ہوتا ہے جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض و عداوت نہ رکھے وہ محبت میں سچا نہیں ہے وہ محبت محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (ابوداؤد شریف جلد 64)
حجانبہ اہل الاہوا)

یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دربار الہی میں یوں دعا کرتے ہیں۔

اللّٰهُمَّ اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين سلما لا وليك وعد ولا عدائك
نحب بحبك من احبك ونعادي بعد عداوتك من خالفك اللهم هذا الدعاء وعليك الاجر
(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 179 باب ما يقول اذا قام من)

”یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ! ہم کو گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ! ہم کو اپنے دوستوں کے
محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ! ہم تیری محبت کی وجہ سے
دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں
یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔“

ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیے
حضور تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ
مبارک **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ** (التوبة: 73) کے مطابق حکم الہی
کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر
کر سکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنا بریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام
نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”قام رسول اللہ علیہ وسلم یوم جمعة خطیبا فقال قم یا فلان فأخرج فانک منافق
فلان فانک منافق فأخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم یک عمر بن الخطاب شهد تلک
لحاجة كانت له فلقیهم وهم یخرجون من المسجد فاخبأ منهم استحياء أنه لم یشهد
وظن أن الناس قد انصرفوا و اخبأوا هم منه وظنوا أنه قد علم بأ
فدخل المسجد فاذا الناس لم ينصرفوا فقال له رجل: أبشر یا عمر فقد فضح اللہ تعالیٰ
اليوم. (تفسیر روح المعانی جلد 11 صفحہ 10، تفسیر مظہری جلد 4 صفحہ 289، تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 384،

جلد 3 صفحہ 125 تفسیر بغوی علی الخازن جلد 3 صفحہ 115 تفسیر روح البیان جلد 3 صفحہ 493)

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہو گئی ہے، شاید جمعہ ہو گیا لیکن منافق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے پھر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے خوشخبری ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔“ اور سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔ طرد المنافقین من مسجد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر کہا فامربہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجوا من المسجد إخراجا عنيفا۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، خالد بن زید رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے اف لك منافقا خبيثا (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑا زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا اے عمارہ رضی اللہ عنہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے تو صحابی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے دفع کرے جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔ فلا تقربن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529) آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعود رضی اللہ عنہ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا۔ وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث رضی اللہ عنہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ ادھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زوی بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529)

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا الْقَوْمِ مِمْهُمْ إِنَّا بُرَاءُ وَامْنُكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (سورة ممتحنہ: 4)

”یعنی اے ایمان والو! تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ملنے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکار ہی ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہ پرا ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔“

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔ یقول اللہ تبارک و تعالیٰ و عزتی لا ینال رحمۃ من لم یوال اولیائی و یعاد اعدائی۔ (صفحہ 35 ج 28) ”یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔“

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبوئی نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔ وروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام قال یا موسیٰ هل عملت لی عملاً قط قال الہی صلیت لک وصمت لک و تصدقت لک و ذکرک لک فقال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ ان الصلوۃ لک برہان والصوم لک جنة والصدقة لک ظل والذکر لک نور فای عمل عملت

لی فقال دلنی علی عمل ہو لک قال یا موسیٰ هل والیت لی ولیا وهل عادیت لی عدوا. فَعَلِمَ ان احب الا اعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ. (درۃ الناصحین صفحہ 210) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ تو نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے لیے ہی برہان بنے گی۔ عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ روزہ تو تیرے ہی لیے ڈھال بنے گا۔ پھر عرض کی میں نے تیرے لئے صدقہ دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لئے سایہ بنے گا۔ عرض کی میں نے تیرے لئے تیرا ذکر کیا۔ فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لئے نور ہوگا۔ بتا تو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے پروردگار تو ہی بتا دے کہ وہ کونسا عمل ہے جو تیرے لئے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے موسیٰ کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے (پس معلوم ہوا کہ اعمال میں سب سے بہترین عمل اللہ کے نزدیک اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ہے)۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ایک ولی اللہ کے ساتھ پیش آیا۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 378 پر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول محبوب عمل ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنا مقبول و محبوب عمل ہے نیز خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور ان کے دشمنوں گستاخوں کی محبت آپس میں ضدیں ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ نے فرمایا۔

وُجُوبُ مَتَبَائِنِهِ جَمْعُ نَشَوْنِ جَمْعِ ضَدِّينَ بِإِمْحَالٍ كَقَسَمَةِ إِذْ مَحَبَّتٍ سِوَى مُسْتَلْزِمَةٍ عِدَاوَةٍ وَكِلَاهُمَا

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں کیونکہ اجتماع ضدیں محال ہے اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل میں محبت ہوگی تو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آ سکتی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا و رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔ نیز فرمایا

وعلامت کمال محبت کمال بغض است باعداء او صلی اللہ علیہ وسلم (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)
یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
دشمنوں کے ساتھ کمال بغض و عداوت ہو۔ نیز فرمایا

وَالْكَفَّارَةُ ثَمَنَانِ خَدَايَ عَزَّ وَجَلَّ نَدْوِ ثَمَنَانِ سُولٍ مَّ عَلَيَّ وَعَلَى إِلَهِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامَاتِ وَثَمَنَانِ بَايِدُورِ
وَدَرْؤَلِ وَخَوَارِی ایشان سعی باید نمود و بیچ وجه عزت نباید داد و این بید و نشان را و مجلس خود راہ نباید
(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے
میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان بد بختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہیے۔
نیز فرمایا، در رنگ سگان ایشان را دور باید داشت (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)
”یعنی خدا و رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔“

نیز فرمایا ”پس عزتِ اسلام و خوارِ کفر باہل کفر ہست کیسکہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت۔“
(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

”یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ
حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔“

نیز سید امام ربانیؒ نے فرمایا، ”راہیکہ بجانب قدس جذر گوار شام علی علیہ الصلوٰۃ والسلامات میرساند
نیست اگر باین راہ رفته نشود وصول بآن جناب قدس دشوار ہست۔“
(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

”یعنی رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے
دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔“
اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر سراقبال مرحوم نے کیا
خوب کہا ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر با و نہ رسیدی تمام بولہی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہنچا دے اور اگر تو ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی ابولہب ہے۔

بد مذہبوں (قادیانیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے

حدیث نمبر 1: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتونکم. (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 10 باب النہی عن الروایۃ الخ)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی لہذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“

سبحان اللہ! کیا شان ہے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورِ نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو ان سنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل و فریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہذا اس شفیق امت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی امت کو نچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بد مذہبوں (قادیانیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹریچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بد دین ہو گئے۔ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اے میرے مسلمان بھائیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار غیروں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل و اخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرینؒ کے متعلق منقول ہے۔ عن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الا ہواء علی ابن سیرین فقالا یا ابابکر نحدثک بحديث فقال لا فقالا فنقرأ علیک آية من کتاب اللہ فقال لا لتقومان علی اولائک من قال فخر جا فقال بعض القوم یا ابوبکر وما کان علیک ان یقرأ علیک آية من کتاب اللہ

قال انى خشيت ان يقرأ على آية فيقرأ ذلک فى قلبى۔ ”یعنی حضرت ابن سیرین بیٹھے تھے کہ دو بد مذہب (اہل بدعت) آئے اور انھوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انہوں نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر دونوں خائب و خاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سیرین قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ دونوں بد مذہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں لچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بد مذہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ! وہ امام ابن سیرین جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا ٹھکانہ مارتا سمندر، وہ تو بد مذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے ان پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

یونہی حضرت سعید بن جبیرؓ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ فقیل له فقال ازایشان کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ بد مذہبوں میں سے تھا۔ حدیث پاک نمبر 2.... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجوس هذه الامة المكذبون باقدار اللہ ان مرضوا فلا تعود وهم وان ماتوا افلا تشهد وهم وان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰۰ باب فی القدر) ”یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضا و قدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں) (قادینیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہوا اگر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

بزرگان دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا من صحح ایمانه و اخلص توحیده فانه لا یانس الی مبتدع ولا یجالسه ولا یواکله ولا یشاربه ولا یصاحبه ویظهر له من نفسه العداوة والبغضاء (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی بد مذہب (بدعتی) سے انس

و محبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا۔“

نیز فرمایا من ضحك إلى مبتدع نزع الله تعالى نور الايمان من قلبه، ومن لم يصدق فليجرب (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جو شخص کسی بد مذہب (بدعتی) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خدا تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔“

تفسیر روح البیان میں ہے۔ روى عن ابن المبارك روى في المنام ف قيل له ما فعل الله بك فقال عاتبنى وواقفنى ثلاثين سنة بسبب انى نظرت باللفظ يوما الى مبتدع فقال انك لم تعد عدوى في الدين. (روح البیان صفحہ 419 جلد 4)

”وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بد مذہب (بدعتی) کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔“ یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔ فكيف حال القاعد بعد الذكري مع القوم الظلمين (روح البیان جلد 4 صفحہ 420) پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقیؒ کا ارشاد مبارک ان القرين السوء يجر المرء الى النار ويحمله دار البوار فينبغي للمؤمن المخلص السني ان يجتنب عن صحبة اهل الكفر والنفاق والبدعة حتى لا يسرق طبعه من اعتقادهم السوء وعملهم السيئ (روح البیان جلد 4 صفحہ 419) ”یعنی برا ہمنشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیے کہ وہ کافروں منافقوں اور بد مذہبوں (بدعتیوں) کی صحبت سے بچے تاکہ اس کی طبیعت میں ان کا بد عقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔

نیز عارف باللہ علامہ حقیؒ نے فرمایا فی الحدیث من احب قوماً علی عملهم حشر فی زمرتهم و حوسب بحسابهم و ان لم يعمل بعملهم (روح البیان جلد 9 صفحہ 494) ”یعنی حدیث پاب میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب

میں شریک ہوگا۔ اگرچہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔“

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔ ان الغلظة على اعداء الله من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا كان مأمورا بالغلظة عليهم فما ظنك بغيره فهي لاتنا في الرحمة على الاحباب كما قال تعالى اشداء على الكفار (روح البیان جلد ۱ صفحہ ۶۷) ”یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔ لہذا دشمنان دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا ہے وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔“

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الايمان من قلبه (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی جس کسی نے بد مذہب (بدعتی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کر دے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا۔“

نیز فرمایا واذا علم الله عز وجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت الله تعالى ان يغفر ذنوبه وان قل عمله (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بد مذہبوں (بدعتیوں جیسے قادیانیوں) سے بغض رکھتا ہے مجھے اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔“

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے من تبع جنازة مبتدع لم يزل في سخط الله تعالى حتى يرجع (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی جو شخص کسی بد مذہب (بدعتی) کے جنازہ میں گیا وہ لوٹنے تک خدا تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔“

سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی کا ارشاد مبارک وان لا یكاثروا اهل البدع ولا یدانیہم ولا یسلم علیہم (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی بد مذہبوں (بدعتی جیسے قادیانی) کے (جلسوں وغیرہ میں شرکت کر کے) ان کی رونق نہ بڑھائے اور ان کے قریب نہ آئے اور ان پر سلام نہ کرے۔“

نیز فرمایا ولا یجالسہم ولا یقرب منہم ولا یہنیہم فی الاعیاد واوقات السرور ولا یصلی علیہم اذ ماتوا ولا یترحم علیہم اذا ذکروا بل یبائنہم ویعادیہم فی اللہ عز وجل معتقدا بطلان مذہب اہل بدعة محتسبا بذلک الثواب الجزیل والاجر الكثير. (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ”یعنی بد مذہبوں (جیسے قادیانی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان

(جیسے قادیانیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔“

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد میں تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آؤ وہ لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اس کو نکال دیا۔ (ملفوظات مولانا احمد رضا خان حصہ اول صفحہ 107)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور مخالفوں (قادیانیوں / مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ **وَسُئِلَهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ (الاعراف: 163)**

”یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا تیسرا خاموش آخر فرمانبردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کر دی نہ یہ ادھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔“

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف صفحہ 476، تفسیر روح المعانی سورۃ اعراف جلد نمبر 9 صفحہ 82)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے۔ **وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مِنْ يَفْجُرُكَ يَا اللَّهُ** ہم ہر اس شخص سے قطع تعلقی کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربار الہی میں کھڑا ہو کر مودبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں سے اپیل

میرے مسلمان بھائیو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولے بھالے امتیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار اپنے ایمان کو بچاؤ۔ اپنے بیگانوں کو پہچانو اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو

مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو خدا تعالیٰ دوست و دشمن کی پہچان نصیب کرے۔ ان ارشادات
الاصلاح ما استعطت وما توفیقی الا باللہ۔

طالب دعا: سنگ دربار سلطانی

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ

3 جمادی الآخری 1394ھ

تمہ نمبر 1..... یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کے
ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُوا نَارَ النَّقْتِيسِ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ
فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورَةٍ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ
(حدید: 13)

”یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گذر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق
مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا
اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائی گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔
اس کے اندر ایک طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔“ یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے گا
کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر 2..... جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

وَأَمَّا زُورُ الْيَوْمِ أَيْهَا الْمُجْرِمُونَ (یسین: 59) یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔
خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں کی دعاؤں کا محتاج

فقیر ابوسعید غفرلہ ولوالدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و صلياً و مسلماً۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ تاجدار دینہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ
کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو تامل ہو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ اور حضور رسالہ عالم علی اللہ علیہ و آلہ وسلم فارشاد ہے۔
انا خاتم النبیین لدنہی بعدی۔ قادیاںی ایسا مرتد اور کافر جس کی نسبت
تمام علماء کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا۔ من شک فی کفرہ فقد کفر
اسے معاذ اللہ مسیح و عود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا
نودرکنار جو اس کے کفریہ اقوال پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں تقویرا سا بھی شک کرے
وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ قادیاںی عقیدے والے کو کافر و مرتد نہ ماننے والے سرد عورت
کا نکاح کسی مسلمان کے ساتھ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر ہوگا زنا یا خالص ہوگا۔ اولاد ہوئی
تو حرام کی ہوگی۔ نقاد اس عالمگیرہ میں ہے۔ لہٰذا بجز المردان شہرہ و لا سلمۃ
و لا مفرقۃ اصلیت و کذا لک لہٰذا بجز نکاح المردۃ مع احد کذا فی المبسوط
جس مسلمان عورت کا دھوکے یا غلطی سے یا جہالت سے ایسے شخص کے ساتھ نکاح ہو جائے
جو قادیاںی ہو۔ اس پر فرعن ہے۔ کہ فوراً اس سے جدا ہو جائے۔ تاکہ زنا سے بچے۔
اس میں طلاق کی بھی ضرورت نہ ہے۔ کیونکہ طلاق تو واجب ہے۔ کہ پہلے نکاح منعقد ہو۔

ان برائے صی ساطع کی درختی میں ہر اہل سنت واجب ایمان مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قادیاںیوں
کے ساتھ ہر قسم کے دینی دنیاوی تعلقات منقطع رکھیں
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اہل اسلام کو
دینی محبت، اپنائے گی تو فیق انیق سے نوازے
۲۰۰۸/۱۰/۲۲ آسین حق طہ لہین ہ
محمد اسحق علی غنی
دارالافتاء دارالعلوم انبیاء
شمس الاسلام سیال شریف
(سرگودھا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جامعہ فریدیہ ساہیوال



040-4466685

040-4466985

فہرس
040-4460985

تاریخ ۰۷-۰۷-۰۹

قادیانیوں کے نظریاتی افساد اور فکری ظلم و ستم کا فطری رد عمل

قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ

اسلام امن و آشتی اور رواداری کا علم بردار ہے جس طرح اہل اسلام کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اسی طرح غیر مسلموں کی بھلائی کا بھی تقاضا کر سکتا ہے کہ غیر مسلم والدین کے ساتھ بھی اسلام حسن سلوک چاہتا ہے (۱)۔ حضور ﷺ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو ان کی مشرک والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا صلہ رحمی کا حکم فرمایا (۲)۔ بالکل اسی طرح جن مشرکین نے مسلمانوں کے ساتھ قتال کیا نہ کوئی دوسرا ظلم، ان کے ساتھ بھی نیک سلوک رکھا گیا (۳) تاہم کفار و مشرکین کے ساتھ دوستی کرنا اور محبت کا رشتہ رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے (۴) مصلحت (جلب منفعت و دفع مضر) رکھنا ضروری ہے۔ کافروں، مشرکوں اور زندقوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کا تقاضا کرے تو ہنگامی حالات میں اس ہتھیار کو استعمال کرنا بھی اسلام جائز قرار دیتا ہے۔ جب کبھی مصلحت نے بعض مسلمانوں کے خلاف بھی سوشل بائیکاٹ کا ہتھیار استعمال کرنا مناسب قرار دیا ہے تو یہ ہتھیار استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ حضور ﷺ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر بھائیوں کے ساتھ بات چیت تک کرنے سے منع کر دیا تھا (۶)۔ غرض اصلاح کے لیے اسلام سوشل بائیکاٹ کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

قادیانی جو کہ اپنی تمام تر توانائیاں اہل اسلام کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ عالمی سطح پر عیسائیوں اور یہودیوں کے مقاصد و اہداف کو قریب کر کے آکر کاربنے ہوئے ہیں ضروری ہے کہ اہل اسلام اپنے بھرپور دینی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے قادیانیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور ان کے میلان سے سخت اجتناب کریں قادیانیوں کے خلاف اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو صرف کرنا فرقہ واریت نہ سمجھا جائے بلکہ اسلام کی صحیح شناخت کا ذریعہ قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ ان سے ظلم ستم نہیں ہے بلکہ قادیانیوں کے نظریاتی افساد اور فکری ظلم و ستم کا فطری رد عمل۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

خط فریدیہ
نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

4 جولائی 2009ء

(۱) لقمان 31=15

(۲) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث 2620

(۳) الممتحنہ 60=8

(۴) المائدہ 5=51

(۵) ہود 11=113

(۶) القوبہ 9=118

دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
بانی حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

حامداً و معیاداً مسلماً

مرزا غلام احمد قادیانی سمیت ہر وہ شخص جو بھی مدعی نبوت کا ذہن پر
اد ایسے کاذب بنی کو جو بھی اللہ تعالیٰ کا سچا بنی سمجھ وہ کافرو سب دین سے اور دائرہ
اسلام سے خارج ہے۔

آقائے مدجہان حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس کسی
نے بھی دعویٰ نبوت کیا امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہے
اور اس کے کافرو سب دین پرستوں میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔
ایسے لوگوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور ان سے محبت کا رشتہ استوار کرنا
شرعاً ممنوع ہے

ادشاد خداوندی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنَّ اسْتِغْبَاءَ الْكُفَرِ
عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ سورہ نزل

اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن اور بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو
ان سے محبت اور دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا
نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی اور مخالفت کرنے والے کے لیے
میں ارشاد فرمایا

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ
كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَأُيِدَهُمْ بِرُوحٍ مُّقْدِسَةٍ وَيدخلهم جنت تجري من
تحتها الأنهار خالدين فيها رضي الله عنهم ورضوا عنه أولئك حزب الله

الا ان حزب الله هم المفلحون .
سورة المملہ .

یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی لے مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے کنبہ والے ہوں ۔ یہ وہ لوگ ہیں نقس کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان اور تقویت بخشی ہے انہیں اپنے فیض خاص سے اور داخل کرے گا انہیں باغوں میں وہاں ہیں جن کے نیچے نہریں ۔ وہ ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے ۔ یہ (بلند اقبال) اللہ کا گروہ ہیں سن لو! اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہو گیا ۔

اس آیت میں بڑی ملاحظہ سے اس حقیقت کو بیان فرمایا جا رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور درقیامت پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اگرچہ اس دعویٰ میں سچے ہیں تو یہ ناممکن ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی محبت پائی جائے ۔ جس طرح پاک اور پلید بانی ایک برتن میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اسی طرح نور ایمان اور دشمنان اسلام کی دستی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ۔ جو ایمان کا مدعی ہے کہ کفار منافقین کیساتھ بھی دستی کے تعلقات رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو فریب دے رہا ہے ۔ اللہ کا بندہ اللہ کریم کے دشمنوں سے خواہ وہ اس کے قریبی رشتہ دار بھی کیوں نہ ہوں ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دیتا ہے ۔ ان میں سے چند قریبی رشتہ داروں کا ملاحظہ ذکر فرمادیا ۔ اولاد کو اپنے والدین سے محبت بھی ہوتی ہے اور ان کا ادب اور لحاظ بھی ہوتا ہے ۔ لیکن اگر باپ دین کا دشمن ہو تو بیٹا اس کی پرواہ تک نہیں کرتا اسی طرح باقی رشتے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ

میں کوئی وقعت نہیں رکھتے ۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ جب غلامان مصطفیٰ علیہ السجۃ والثناء بدر و احد کے میدانوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے سامنے صف آراء ہوئے تو جو بھی ان کا مقابلہ بنا ۔ انہوں نے بلا تامل خاک و خون میں ملا دیا ۔ خوف ابو بکر جب میدان بدر میں گئے تو ان کا باپ عبداللہ ان کے سامنے آیا ۔ آپ نے اپنی تلوار کے دار سے اس کا سر قلم کر دیا ۔ ایک دفعہ خوف صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ابو قحافہ نے شاہ رسالت میں کچھ گستاخی کی تو آپ نے اسے اسی زور سے

دھکایا کردہ منہ کے بل زمین پر اُڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو ابو بکر نے عرض کیا۔ میرے آقا
اگر اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اس کو قتل کر دیتا۔ بعد میں حضرت ابو قحاذہ شرف اسلام
ہو گئے تھے۔ بدر کے دن صدیق اکبر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ملکارا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ
کی اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا دعنی اکون فی الرملة الاولى۔ میرے آقا مجھے اجازت دیجئے
تاکہ میں تمہارے پہلے گروہ میں داخل ہو جاؤں۔ حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

منعنا بنفسک یا ابابکر ما تعلم انک عندی بمنزلۃ سمی و بصری۔

اے ابو بکر! میں اپنی ذات سے مانہ اٹھا لینے دے تو نہیں جانتا کہ تو میرے نزدیک
میرے کان اور میری آنکھ کی طرح ہے۔ اسی طرح حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے
بھائی عبید کو احد کے روز قتل کیا۔ بدر کی جنگ میں ایک انصاری نے ان کے بھائی ابو عزیز بن عمیر
کو گرفتار کر لیا۔ وہ اسے دسی سے بازو رہا تھا۔ تو حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ لیا اور پکار کر کہا
اس کو خوب کسی کو ماندھنا اس کی ماں بڑی مالدار ہے گراں قدر ندیہ ادا کرے گی۔ ابو عزیز نے کہا
مصعب تم بھائی ہو کر ایسی بات کہہ رہے ہو آپ نے جواب دیا تیرا میرا بھائی چارہ ختم۔ اب یہ انصاری
میرا بھائی ہے جو آپس میں بازو رہا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاصم ابن ہشام ابن مغیرہ
کو قتل کیا۔ اور سیدنا علی سیدنا حمزہ اور سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہم نے اپنے قریبی رشتہ داروں
عتبہ شیبہ اور ولید کو ہتھ تیغ کیا۔ شیخ نبوت کے برداروں نے عملی نوڑ پھینکیا۔ اور
منیا کو بتا دیا کہ ان کے دلوں میں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور بس۔
تفسیر ضیاء القرآن

اسی آیت کریمہ کے تحت حضرت صدر الاما ضل اپنے حاشیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں
مسند اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد دینوں اور بد مذہبوں اور خدا و رسول کی سٹاں میں گستاخی اور بے ادبی
کرنے والوں سے مودت اور اختلاط جائز نہیں۔

(۲) واذا رایت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ
واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکر مع القوم الظالمین۔
اور (اے منہ داغ) جب تو دیکھے ایسے کہ بے ہودہ بھٹیس کر رہے ہیں ہماری آیتوں میں تو
منہ پھیر لے ان سے یہاں تک کہ وہ الجھنے لگیں کسی اور بات میں اور اگر (کہیں) بھلا دے تجھے
شیطان تو مت بیٹھو یا د آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس۔

حضرت ضیاء اللہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں صحبت کا اثر مسلم ہے۔ انہاں
لے ہم نشین کی عادات اخلاق اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں
کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ جس گارانتہاں کا حضور اسلام پیغمبر اسلام
اور قرآن حکیم پر طعن نہ پہنچ کرنا ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو
کہ تمہارا دل بھی ان کی باتوں سے متاثر ہو نہ سکے۔

آج کل کی عام گمراہی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ اس حکم پر عمل نہیں کرتے اور بدعتیہ لوگوں
کی صحبت میں بیٹھنے میں کوئی ضرر نہیں سمجھتے نتیجہ دہی نکلتا ہے کہ متعدی مرض کے مریض
کے پاس بیٹھنے والا بھی اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن۔

اسی آیت کے تحت حضرت علامہ غزالی العرفاں میں فرماتے ہیں ”اور ان کی
بہمنشیہنی ترک کر۔ سند اس آیت سے معلوم ہوا کہ جے دینوں کی جس مجلس میں دین
کا احترام نہ کیا جاتا ہو۔ مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس کے ثابت ہو گیا کہ کفار اور
جہ میزوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا، بیٹھنے کیلئے

شرکت کرنا جائز نہیں۔ اور رد و جواب کے لیے جانا مجالست نہیں
بلکہ اظہار حق ہے۔ وہ ممنوع نہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ آیت سے ظاہر ہے۔“

اسی آیت کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب اپنی
تفسیر نعیمی صفحہ 570 کے تحت فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے
معلوم ہوا کہ ظالم قوم کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے۔ پھر ان کو تبلیغ و ہدایت
کیسے کی جائے گی۔ قریب رہ کر تبلیغ آئیں۔ دور کی تبلیغ سے تو اس

کا جواب یہ ہے کہ ہم صحبت و الفت سے کفار کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے
منع فرمایا گیا ہے۔ جبکہ وہ اسلام کے خلاف بلکوس کڑے ہوں۔ تبلیغ
کے لیے ان کے پاس آنا جانا ان سے الفت کرنا تاثر نری اور اخلاق سے
مشرف باسلام ہو جائیں یہ عبادت ہے۔ جیسا کہ آیت کی روشنی سے

(3) وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم اباط اللہ یکفر بھا و یستھزا
بھا فلا تغمد معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مسلمتم ان اللہ جامع

المنافقین والکافرین فی جہنم جمیعاً

امد قیق امارا اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ حکم کتاب میں کہ جب تم سنو اللہ کی باتوں کو کہ انکار کیا جا رہا ہے ان کا اور مذاق اڑایا جا رہا ہے ان کا تو مت بیٹھو ان (کفر و استہزاء کرنے والوں) تک تو یہاں تک کردہ مشغول ہو جائیں کسی مدرسہ یا باغ میں۔ درخت تم بھی انہی کی طرح ہو گئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اکٹھا کرنے والا ہے سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اس آیت کے تحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسی مجالس جن میں کتاب الہی کا انکار کیا جاتے اور اس کی باتوں کا مذاق اڑایا جاتے شرکت کرنے سے منع کی گئی تھی۔ اس حکم کی یاد تازہ کرانی جارہی ہے۔ جو شخص مجلسوں میں شرکت کرتا ہے وہ بھی گناہ میں برابر کا شریک ہے۔ تمام گمراہ فرقوں کی مجلسوں اور جلسوں میں جا کر بیٹھنے کا یہی حکم ہے کیونکہ صحبت کا اثر ہر شے بغیر نہیں رہتا۔

لغز امر ذی قادیانوں سے نکاح ناجائزوں کی نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ ایمان بجانے کیلئے سادہ لوح اور غافل لوگوں کا اجتناب از حد ضروری ہے کہیں ان کی مجالست و موائست سے ایمان ہی ضائع نہ ہو جائے۔ ان کی مالی معاونت کرنے سے ہر چیز لازمی ہے تاکہ ان ذرائع کو اپنے عقائد باطلہ کی ترویج کیلئے استعمال نہ کر سکیں اس ناجائز طریق سے بھی مسلمان بھائیوں کی خدمت میں پہنچا ہوا ہر شے جو حق و حقیقت البوسیدہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مظلوم العالیہ نے کی ہے میرے مسلمان بھائیو! تاجدار مدینہ کے بولے بھالے امتیو! ہوسیار، خبردار، ہوسیار، خبردار۔ اپنے ایمان بچاؤ اپنے بیٹانے کر دیجانو۔ اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو مندرجہ بالا ارشادوں کو بار بار پڑھو۔ خدا تعالیٰ دوست دشمن کی دیکھنا نصیب کرے۔ ان ارید الاصلاح ما استطعت و ما توفیقی الا باللہ تعالیٰ۔

عزما عندنا واللہ اعلم بالصواب
شیر محمد خان

خادم دار الافتاء المحمدية الغوثية بمصره ضلع سرگودھا

۱۹۰۵ - ۱۰ - ۱۹

مفتی دار الافتاء المحمدية
الغوثية بمصره ضلع سرگودھا

عزما عندنا واللہ اعلم بالصواب
۱۹۰۵ - ۱۰ - ۱۹

سید محمد نبیل الرحمن شاہ بخاری صاحب کرمانوالہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلاشبہ قادیانی کافر، مرتد منافق، ملحد اور زندیق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لعین اور اسکی ذریت سے لیکر عام قادیانی اور انکی آنے والی تمام نسلوں میں اللہ عزوجل، انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص، کار دو عالم آقائے دو جہاں رحمۃ للعالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کرنے کا جرم پایا جاتا ہے۔ قادیانی / مرزائی تمام صحابہ کرام اور اہل بیت علیہم الرضوان کی توہین کے بھی مرتکب ہیں۔ ان گستاخوں کے بارے میں کسی قسم کا نرم رویہ رکھنے والا خود بھی غیرت ایمانی سے محروم ہے اور اسکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق مشکوک ہے۔ آپکے سوالات کے جوابات یہ ہیں۔

الف..... امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ ہر قسم کے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب..... ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت قطعی حرام ہے۔

ج..... ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

د..... ان کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں سے مال بالکل نہ خریدا جائے اور انکا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بایکٹ) کرنا فرض عین ہے۔

ہ..... انکی تعلیم گاہوں، ہسپتالوں، ہسپتالوں میں جانا اور انکے ڈاکٹروں سے علاج کروانا حرام ہے۔

و..... ان سے کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے یہی شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ز..... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات ہرگز ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ غرض ان سے مکمل بایکٹ یا مقاطعہ ہم خود بھی کرتے ہیں اور تمام امت مسلمہ سے اس مقاطعہ یا بایکٹ کی اپیل کرتے ہیں۔ کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ہمارے پاس بہترین نسخہ یہی ہے۔ یہ ہمارے ایمان کی بنیاد اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی علامت ہے۔ عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری اپیل ہے کہ اگر ہم قادیانیوں / مرزائیوں کا مکمل مقاطعہ یعنی بایکٹ نہیں کرتے تو ہم سرکار مدینہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضریٰ میں دل دکھاتے ہیں اور شافی محشر و ساقی کوثر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سامان کرتے ہیں جس سے اللہ عزوجل بچائے۔

امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں بہت سخت تھے۔ آپ نہ صرف قادیانیوں / مرزائیوں کے مکمل بایکٹ کا حکم جاری فرماتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے بایکٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور ان سے میل جول چھوڑنے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ اس سے قادیانی نوازا اپنی حیثیت کا اندازہ لگالیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

سید محمد نبیل الرحمن شاہ بخاری

سید محمد نبیل الرحمن

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور

دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الجواب۔ مسئلہ ہدایت میں زندگیت وہ کافر ہے جو
 حق تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اگر ایمان ظاہر کرے بھی خود حقیقت
 باطن میں کافر ہوتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا
 اعتراف کرنے کے باوجود کافرانہ عقائد رکھتا ہے، تو ایسے شخص کے متعلق قتل کا حکم ہے
 رد المحتار فتاویٰ شامی میں ہے، (قوله ولذالك كفر بسبب الفارقة) قال العلامة ابن کمال باشا فی مسائل
 الذمقة فی لسان العرب یطلق علی من ینفی الباری تعالیٰ وعلی من یشک الشریک وعلی من ینکر حکمہ علی
 الاعتراف بنبوة بنیاء علی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم، اسی میں ہے: "ان من ینکر حکمہ علی نبی
 ہے، مرتد مرد خواتین سے دنیا جہیز کسی سے نکاح نہیں ہو سکتا، جو مرد اور عورتوں کو نکاح
 نہیں ہو سکتی، فتاویٰ حذریہ میں ہے: "لا یجوز للزنا ان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصرارہ وان الذم
 لا یجوز نکاح المرتدة مع احد، لہذا جب نکاح ہی باطل تو اولاد کیسے حلال ہو سکتی ہے،
 ترمذی وروہ بالا سرائی قادیانی کہ اسے کو معصوم العقولہ کمان بتاتے ہیں مگر ان کے عقائد کفریہ ہیں
 جیسا کہ سوال کے ساتھ لف نبوت سے ظاہر ہے، لہذا ایسے بے دین و بد عقیدہ لوگوں
 سے مکرر مقاطعہ کیا جائے، قرآن مجید میں ہے، ~~فَوَلَّكُم مَّا یَشَاءُ~~ ولما ینسف الشریکان
 فلا تعقد بعد الذکر مع التمسک الزمان، یعنی اور اگر تم چاہو گے تو یاد آئے ہر پاس
 نہ بیٹھو ظالموں کے، آیت کے تحت تفسیر احمد یہ میں ہے: "دخل فیہ الکافر والمبتدع والفا سق
 والعقود مع کلمہ محقق، یعنی اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل ہیں
 ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں، دوسرے مقام پر ہے: "ولا تشرکوا
 معکم من شریف میں ہے، بنی ظلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایاکم وایا ہم ولا تشرکوا
 ولا یفتنونکم، یعنی ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور رکھو، یہ وہ تمہیں گمراہ
 نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں نہ ڈال دیں، ایک اور حدیث ہے، فرمایا، لا توادھم
 ولا تشاربھم ولا تجالسھم ولا تناکھم، یعنی نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ ساتھ پانی پیو
 نہ پاس بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو، اور فرمایا، وان مرضوا فلا تعودھم وان
 ماتوا فلا تشددھم، یعنی وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں تو جنازے میں حاضر
 نہ ہو، اور فرمایا، لا تفتلوا علیھم ولا یردوا علیھم، یعنی ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ
 ان کے ساتھ نماز پڑھو، اور فرمایا وان لقیتموھم فلا تسلطوا علیھم، یعنی اگر ان سے ملاقات
 ہو تو سلام نہ کرو، الغرض کہ ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ لازم ہے، جب ہر قسم کا بائیکاٹ
 لازم تو سوال میں مذکور تمام جزئیات کے متعلق بائیکاٹ لازم، اور اللہ تعالیٰ اعلم بالعلوم



جواب سوال هو الیوم والصبوح الیوم
مدرسہ نشانیہ قادیان
الجماد الثانیہ ۱۴۲۹ھ
۱۲-۱۰-۲۰۰۸
(نائب مفتی) جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

الجواب صحیح
خدا کے سرور و ربانی
شہید ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

عندہ عنہ رضی اللہ عنہ
۲۰ ستمبر ۱۴۲۹ھ
۱۲-۱۰-۲۰۰۸

الجواب صحیح والمحبیب
مسجد سیدنا خاندان
جامعہ نعیمیہ لاہور

علامہ خادم حسین رضوی صاحب مدظلہ
مرکزی امیر فدایان ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مفتی تنویر القادری مدظلہ کا جواب حق و صواب پر مبنی ہے
اسکی تصدیق کی جاتی ہے۔
خدا کا فضل و کرم
خدا کا فضل و کرم

الجواب صحیح

جواب دیکھتے ہیں
صدر دفتر نظامیہ قادیان
مفتی مرکز ہفتہ نیک آباد گجرات
مرکز امیر عالمی تنظیم قادیان

الجواب صحیح والمحبیب مصیب واللہ اعلم بالصواب
عبدالستار سعیدی جامعہ گزنی شام لاہور

۱۹-۱۰-۲۰۰۸

المحبیب فیما أجباً
أصاب من أضر فعله البیان
عبد اللہ بن عبد اللہ النعیمی

الجواب صحیح والمحبیب
جامعہ رضویہ لاہور



مولانا صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی صاحب مدظلہ
جامعہ سولہ شیرازیہ صدر تحفظ ناموس رسالت محاذ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جواب صحیح ہے۔ ای و ربانہ الحق
وماذا بعد الحق الا الضلال۔ نقطہ نظر
لکھنؤیہ تنظیم قادیان
مفتی محمد اشرف القادری

الجواب صحیح

مولانا مفتی محمد اشرف القادری صاحب مدظلہ گجرات

مولانا مفتی محمد جان نعیمی صاحب مدظلہ
دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی

محمد بن اصف جلالی

جیشن (ر) میاں محمد نذیر اختر لاہور ہائی کورٹ

محمد بن اصف جلالی

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مدظلہ
پرنسپل جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور

مولانا سلیم اللہ اویسی صاحب خطیب جامعہ مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کے بارے میں اکابرین اہل سنت کی کبھی دورائے نہیں رہیں ملت اسلامیہ کے مسلمہ عقائد سے انحراف، بغاوت و غداری کے سبب قادیانیوں کے ارتداد اور کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان کے مکرو فریب سے بچیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے جملہ معاملات حیات میں ان کا مکمل بائیکاٹ کریں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔
۱۲-۱۰-۲۰۰۸

دارالافتاء منہاج القرآن



بسم الله الرحمن الرحيم

دارالافتاء

662

حوالہ نمبر:

بسم الله الرحمن الرحيم

تمکین منہاج القرآن

365۔ مکمل 1000

۱۔ زندگی - مخلوق کو قید کرنے والا - جو آفت پر لقمہ نہ رکھے - غار سے مویہ ہے - توحید پر ایمان نہ رکھنے والا - عرب اس کا مترادف ملحد ماننے ہیں - دوسری تعبیر اسے کہتے ہیں - اسکی جمع زیادہ ہے - ۹۲
عبد بن منظور رحمہ اللہ - لسان العرب ج ۶
طبع بریت

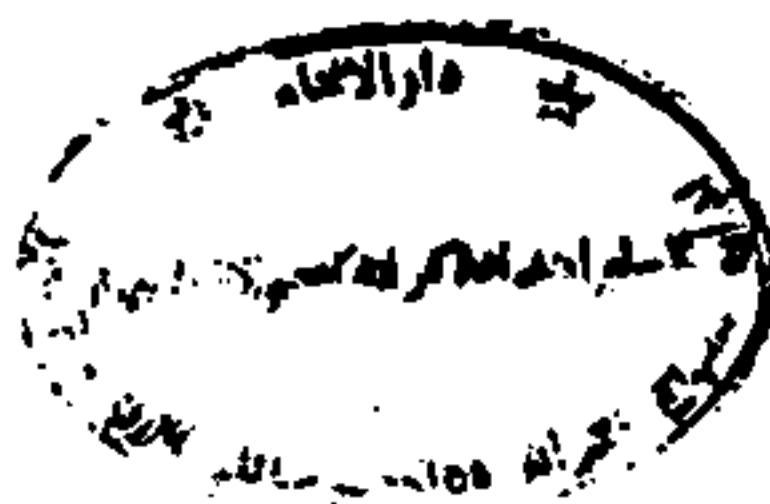
۲۔ فقیہ جہ دین - کافر - باطن میں کفر ظاہر میں ایمان -
ولس موقوف / المعتمد ۵۲۳

۳۔ جو فادائی پیر میں تھے بعد میں فادائی بنے وہ مرتد ہیں - ان کی اولاد اگر فادائی دجالی کو نبی مانیں

تو کافر و زندیق - اور زندیق - ان سے دعا سب رکھنا - تعلق سے قائم کرنا - ان کے ماننے میں کفر کفار و مرتدین کے ساتھ کیا تھا - ان سے دعا سب رکھنا - ان سے مکمل اسلاٹ کھانا پینا - ان کی فصل میں شریک بننا - لین دین - سب عام عام قطع کرنا - ان سے مکمل اسلاٹ - ان سے انقطاع کا کلی فرض ہے - اسی لئے ان کی اولاد اگر انہی کے مذہب پر چلے گی تو ان کے بارے میں بھی حکم ہے - ان کے اداواروں میں تسلیم دنیا یا دنیا - ان سے عدم معاملہ کرنا - کرنا سب عام ہے - دیکھو -
۵۔ ان سے روادار اسلم سے بونامی اور دین سے غدار ہے - انعام ان سے دیکھو - ان سے بونامی اور دین سے غدار ہے -
۶۔ سبید ہے - واللہ اعلم بالصواب

۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

طبع بریت



دارالافتاء دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الوهاب - اللهم صديقه الحق والصواب
رب اني اعوذ بك من هزات الشيطان واعوذ بك رب ان يحضرون

زندیق کا معنی ہے جہ دین، بد اعتقاد - باطن میں کفر اور ظاہر میں ایمان رکھنے والا (المعتمد ۵۲۳)

جہ ہیں مرنا، دو خدا ماننا۔ بالطن مافر مونا۔ ظاہری ایمان و بالطنی کفر اسکی جمع زنادہ اور زناہی ہے۔
(مصباح اللغات ص ۲۶)

۱۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت (انشاء امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶، فہم ص ۱۷) میں فرمایا ہے: ”میں نادانی مافر و مرتد نما ایسا کہ نام اکمل، حرمین شریفین نے بالانفاق تحریر فرمایا کہ ”من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر“ جو اسکی مافر ہونے میں شک کرے وہ مافر ہے۔ جو لوگ پہلے مسلمان تھے بعد میں نادانی بنے ضرور ضرور مافر و زندہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں، ”واللہ واللہ وہ یقیناً مافر اور جو اس کے اقوال یا ان کے امثال پر مطالع ہو کہ اسے مافر نہ کہے وہ مافر۔ مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الا بوال کے معنہ نہ بھی ہوں مگر جبکہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پیر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔ شفاء شریف میں ہے ”تکفر من لد بکفر من دان بکفر ملۃ المسلمین من الملل اور وقف منعم ارشاد“ ”بہی ہم ہر اس شخص کو مافر کہتے ہیں جو مافر کو مافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک کرے۔“

شفاء شریف نیز فتاویٰ بزازہ و درر و غرر و فتاویٰ ضریہ و در مختار و جمع الانہر و منہاج میں ہے ”من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر“ جو اسکی کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود مافر ہے۔ اور جو شخص باوصف کلمہ کوئی و ادعاۃ اسلام کفر کرے وہ مافروں کی بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ فتاویٰ لمعیہ و لمربعہ و حرقہ ندبہ، برجندی مخرج نقابہ و فتاویٰ صدیہ میں ہے ”خوالا الفود خارجون عن ملۃ الاسلام و احکام المردین“ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۶، فہم ص ۱۷)

۲۔ اگر خاوند نادانی ہو گیا اور بیوی مسلمان ہے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ”اولاد صغار ضرور اسکی قبضے سے نکال لی جائے گی۔“ خدا علی دینہم الاثری انہم صرخوا بنزع الولد من اللہ

الشفیقۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ والولد یعقل بخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد والعباد باللہ تعالیٰ۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۶، ص ۱۷) یعنی نابالغ بچوں کے دین کے غطرہ کی وجہ سے۔ کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچہ کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے۔ بچے کے سمجھدار ہونے پر اسکی ماں کے برے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے۔ تو مرتد باب کے بارے میں ہر اکلیا گمان ہے واللہ باللہ تعالیٰ۔ اور آنے والی اولاد اگر نادبانوں

کے عائد رکھے تو وہ بھی مافز و مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۷۔ ان سے پہلے جو قطعی حرام، ان سے سلام و سلامہ حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بٹھانا حرام، بیمار پڑیں تو انکی عبادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کو پاس / منہ غسل و کفن دینا حرام ان کو جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام۔ مناموی رموزہ شریف ج ۱ ص ۱۴۲ - ان سے تجارت و لین دین خرید و فروخت کا معاملہ فیکٹریوں وغیرہ سے مال خریدنا، تعلیم لگایا جانے والوں کو ہسپتالوں میں جانا علاج کروانا حرام ہے۔ ان سے مکمل بائیکاٹ کرنا بر مسلمان پر فرض ہے۔ ان سے کسی قسم کی رواداری جائز نہیں یہ جو تجارت وغیرہ سے کیا نہیں گئے وہ اسلام کے خلاف ہی استعمال کر میں گئے۔ لہذا ان سے ہر قسم کا معاملہ لازم ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **وَمَا يَنْبِيئُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدَ بَعْدَ الذِّكْرِىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ** (البقرہ ۲۶) اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور فرمانا ہے **وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَصْلُحُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ** (ب/۳۱) اور نہ سبیل کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں ”مایاکم وراہم لا یصلونکم ولا یفتنونکم (مسلم) یعنی ان سے دور بھاگو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کیسے وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں غصے میں نہ ڈال دیں۔ دوری حدیث میں فرمایا لا تجالسوہم ولا توامکلوہم ولا تشاربوہم واذ امرنوا

لا تودوہم واذ امرنوا فلا تشہدوہم ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم (کنز العمال) یعنی نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ بیو۔ بیمار پڑیں تو انکی عبادت نہ کرو۔ مرجائیں تو انکے جنازے پر نہ جاؤ۔ نہ ان پر نماز پڑھو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔ جو ان کے احوال پر مطلع ہو کر ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح مافز ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ”ومن یتولہم منکم مائتہ منہم (ب/۱۰۱) تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔ اور اس کا عشر انہیں مافزوں مرتدوں کے ساتھ ہو گا۔ اور فرماتے ہیں ﷺ من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتہم (العیم الکبیر) جو کس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اسلام شریک کرے گا۔ اور فرماتے ہیں ﷺ من ہوی الکفرۃ فهو مع الکفرۃ (صحیح الترمذی) جو مافزوں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہو گا۔

اللہ عزوجل سب خبیثات کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن کو پہچاننے کی تیز دے۔ افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست و دشمن کو تو پہچاننے اپنے

دشمن کے سامنے سے بھی بھاگے اسکی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اتر آئے اور محمد رسول اللہ
 ﷺ کے دشمنوں، ان کے بدگوہوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے بل جوں
 رکھے۔ کیا ہیبت نہ آئے گی، کیا عشر نہ ہو گا، کیا رسول اللہ ﷺ کو منہ دکھانا نہیں، کیا
 ان کے آگے شفاعت کیلئے ہاتھ پھیلا نا نہیں۔ و لما نواللہ سے درود رسول اللہ ﷺ
 سے جبار - اللہ عزوجل نوبق عطا فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (نہادوی رضویہ جہاں)

کتبہ !
 محمد حسین
 ۸ شوال ۱۴۲۹ھ
 جامعہ
 ۱۴ شوال ۱۴۲۹ھ

سید عثمان علی شاہ
 ہذا جوب صبح
 غلام رسول لٹریٹری

دارالافتاء
 دارالافتاء
 عبد الرحیم

حضرت مولانا مفتی محمد حسن علی رضوی صاحب جامعہ غوثیہ ملیسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 تحفہ رسولی رسولی
 راجورب۔ ختم بیوت کے شکر سرزادی قادری و علم
 لفر و مرتد ہے ایمان دار شر و ایمان و بدیع
 خارج ہیں مرتد کے رستے احکام جو میں ہیں
 معلوم ہیں رستے ملنا ملنا رستم واری عبادت کرنا
 نماز صلا راہ پر چھٹا اڑنے سے ایف کھانا بیتا ورام
 تدبیر ورام ہے۔

محمد حسین

جامعہ رضویہ ٹرسٹ لاہور

زندیق کی تعریف: شریعت مطہرہ میں زندیق کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے ”و اما الذندیق فهو الذی يظهر الاسلام و يسر الكفر فاذا عثر عليه قتل و لا يستتاب و لا يقبل قوله في ادعاء التوبة الا اذا جاء تابا قبل ظهور زندقته“ زندیق وہ شخص ہے جو (مضوی) اسلام کو ظاہر کرے اور (اپنے حقیقی) کفر چھپائے۔ پھر جب اس کا مجید کھل جائے گا تو قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے دعوائے توبہ کو قبول کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اپنی زندقیت کے ظاہر ہونے سے پہلے توبہ کرے (الفقہ الاسلامی: ۶: ۱۸۴)

زندیق کا حکم فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زندیق کو بالاتفاق قتل کیا جائے گا۔ الفقہ الاسلامی وادلہ میں ہے ”انفس العلماء على وجوب قتل المرتد لقوله ﷺ من بدل دينه فاقتلوه و قوله عليه السلام لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى الثلاث: الشيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کرے تو اسے قتل کرو اور دوسری حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا خون (قتل) کسی کے لئے حلال نہیں مگر تین وجوہات سے (۱) شادی شدہ زانی (۲) اور قتل کے بدلے قتل (۳) اور اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا (ج: ۶: ۱۸۶)

زندیق کی آئندہ اولاد کا حکم:

امام المسند الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی شریف نے اپنے فتاویٰ الھکایا النبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں لکھا ہے کہ اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی۔ ”حذرا علی دینہم الا ترى انہم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان كانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیہ التخلی بسیرھا الذمیمة فما ظنک بالاب المرتد و العیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد یبقی عندھا الی ان یعقل الا دیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منها ما تفعلہ فکذا الفاجرة الخ، و انت تعلم الولد لا یحضنہ الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا و ذالک عم العقل قطعا فبحرم الدفع الیہ و یجب النزع منه و اما احوجننا الی هذا الان الملک لیس بید الاسلام والا فالسلطان ابن یقی المرتد حتی یبحث عن حضانتہ الا ترى الی قولہم لا حضانة لمرتدة لانہا لضرب و تحبس کالہیوم فانی تفرغ للحضانة فاذا کان هذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول و لكن انا لله و انا الہ راجعون ولا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم“

نابالغ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے برے اخلاق سے متاثر ہونے کے وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ رد المحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت المل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا۔ اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے۔ تو فاجرہ عورت کا بھی کیا حکم ہے بالآخر۔ اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو اس کے

سپر دکرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور ہم یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے۔ آپ نے نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتد کی پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزایافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم۔

مکران کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تو تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے۔

”فی الدر المختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة و هی خمس النکاح والذبیحة والصید والشهادة الارث ویتوقف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة و هو المفاوضة ، او ولاية متعدية و هو التصرف علی ولده الصغیر ، ان اسلم نفلو ان هلك او لحق بدار الحرب و حکم بلحقه بطل مختصرا لسأل الله الثبات علی الايمان و حسبنا الله و نعم الوکیل و علیه التکلان و لا حول و لا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا الہ و صحبه اجمعین ، آمین۔“

در مختار میں ہے کہ مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے مختصراً ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعا گو ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا الہ و صحبه اجمعین ، آمین۔“

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایاکم و ایہم لا یضلونکم و لا یفتنونکم (ج ۱: ص ۱۰)“ تم ان سے دور رہو اور انہیں بھی اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”لا تذاکلوہم و لا تشاوروہم و لا تجالسوہ و لا تناکحوہم و اذا مرضوا فلا تعودوہم و اذا ماتوا فلا تشہدوہم و لا تصلوا علیہم و لا تصلوا معہم“ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے رشتہ نہ کرو، وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کیساتھ نماز پڑھو۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد اقدس نبی ﷺ میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کھانا لے آئے اس کے لئے کھانا منگوایا، جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بد مذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھا لیا جائے اور اسے نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اسے نکلوا دیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے آکر عرض کی۔ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے، فرمایا: لا تقر امنی السلام فانی سمعت انہ احدث انہ احدث میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بد مذہبی نکالی۔

سیدنا سعید بن جبیر شاگرد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو راستہ میں ایک بد مذہب ملا، کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ، اپنا انگوٹھا چھٹکیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا ”و لا نصف کلمۃ“ ”آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے فرمایا اذیشاں منہم ہے۔

امام محمد بن سرین شاگرد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس دو بد مذہب آئے، عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، عرض کی کچھ احادیث نبی ﷺ سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اے امام! آپ کا کیا حرج تھا کہ اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے، فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں، اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں گا۔

آئمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ایسی جگہ مال دنیا وہی پسند کرے گا جو دین نہیں رکھتا جو عقل سے بہرہ نہیں، یکے نقصان مای دیگر ثبات ہمسایہ (ایک تو مال نقصان اور دوسرے ہمسایہ کی خوشی) ہمسایہ کون؟ وہ بھس القرین شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کرشمے میں دونوں جہان کا نقصان پہنچایا، مال بھی گیا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوا۔

”خسر الدنیا والآخرۃ ذالک هو الخسران المبین“ دنیا اور آخرت دونوں کا گھٹا، یہی ہے صریح نقصان۔
ان دلائل سے ثابت ہوا دور حاضر کے تمام عمر، نسل اور اقسام کے قادیانی اور مرزائیوں کا وہی حکم ہے جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(الف) امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

(ب) ان سے سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے۔

(ج) ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت جائز نہیں ہے

(د) ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور بیکریوں سے مال نہ خریدا جائے بلکہ مکمل اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج بھی نہ کروایا جائے۔

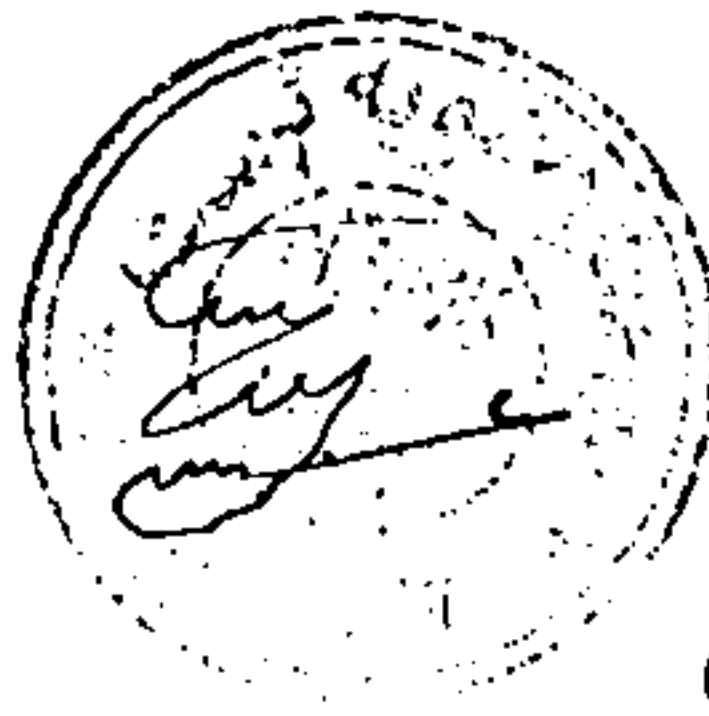
(ر) ان کے ساتھ رواداری نہ برتی جائے۔

(ذ) ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال نہ کی جائیں غرضیکہ مکمل ان کا مقاطعہ کیا جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

حافظ رب نواز

نائب مفتی جامعہ رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور



الجواب صحیح

محمد رفیع قادری

الحوالہ صحیح
۸۱
۲۲

محمد وسیم شوکت صاحب دربار عالیہ نیریاں شریف

حامداً ومصلياً بعبون المملک الوهاب . اللهم اجعل لی التور والصلوات
قارباناً، الحمدی، باجماع امت، قرآن و حدیث کی روشنی میں کافر
ہیں، اور امت مسلمہ کے لیے زہرِ قاتل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا
فرمانِ گرامی، ”ماکان محمدٌ اباً احدٍ من رجالکم و لکن رسول اللہ
وخاتم النبیین“ وکان اللہ بکل شیء علیما

اس بارے واضح اور موثر ترین دلیل ہے۔ ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہم مردوں
میں سے کسی کے باب نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ
تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں جانتے والا ہے۔

لہذا قادیانیوں، سرزائیوں، احمادیوں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا
حرام و طہی ہو گا اور اللہ کے اس فرمان کی واضح مخالفت ہوگی۔
وَلَا تَرْسُوْا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَمِنْهُمْ نَارٌ مُّکْرَمَةٌ جہ: - تم ظالموں
کی طرف متاثر نہ ہو جاؤ کیسے پس تم کو آگ پکڑے گی۔

تمام مکاتب فکر کے علماء اہل علم کا اس پر اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ
سب مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے محفوظ رکھے اور جو لوگ اس فتنہ کی پیروی
کرتے ہیں معروف و مخفی ہیں انہیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ
علیہ وسلم کی رضا عطا فرمائے۔

محمد وسیم شوکت

محی الدین اسلامی پور نیوارٹی
دربار عالیہ نیریاں شریف سرارتھل
سرخنوی

Dr. Muhammad
Ali Khan
Muhammad Ali Khan
Muhammad Ali Khan

دارالافتاء اہل سنت جامع مسجد کنز الایمان کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے جتنے بھی قادیانی ہیں سب اسلام سے خارج ہیں اور ایسے کافر و مرتد کہ ان کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ جناب رحمۃ اللعلمین سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں قرآن و احادیث کی کثیر نصوص اس پر شاہد و دال ہیں اور یہ ایسا اجماعی مسئلہ ہے کہ ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار کرنے والا اس میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے اور جو ایسے کفر میں شک کرے وہ بھی اسی کی طرح کافر و مرتد ہے اس مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام کے اس عقیدے کا انکار کیا ہے، نہ صرف یہ بلکہ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی شان عالی میں نہایت بیباکی کے ساتھ سخت اشد گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان جلیل میں وہ بیہودہ کلمات استعمال کئے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں۔ چنانچہ

ضرورتاً آپ کے سامنے ان کے چند کفریہ عقائدہ نمونہ ذکر کئے جا رہے ہیں، خود مدعی نبوت بننا کافر ہونے اور ابد الابد (ہمیشہ، ہمیشہ) جہنم میں رہنے کے لئے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے مگر اس بے عقل و بد نصیب نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب و توہین (جھٹلانے اور ان کی توہین کرنے) کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ سیکڑوں ٹکڑ کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستحکم کفر ہے اگرچہ باقی انبیاء و دیگر ضروریات دین کا قائل بننا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے۔ چنانچہ

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور نوح کی قوم کو، جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔“ (پارہ 19 سورۃ الشعراء آیت نمبر 105) کو دیکھئے کہ فقط سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے کے سبب سب نبیوں کو جھٹلانے والے کہلائے ایسی بہت سی آیات اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو سیکڑوں کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بنایا۔ ایسے بد بخت شخص اور اس کے پیغمبر کے کافر ہونے میں کسی بھی حقیقی مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے اقوال پر مطلع ہو کر ایسے کو کافر جاننے میں جو شک کرے خود کافر، اب اس کے چند اقوال بدتر از ابوال پڑھئے۔

ازالہ اوہام صفحہ 533 خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

انجام آئتم صفحہ 52 میں ہے، اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو آیات رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازل فرمائیں انہیں اپنے اوپر جمالیا۔ چنانچہ

انجام صفحہ 78 میں کہتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔

نیز آیہ کریمہ وَمُبَشِّرًا بِمُسْؤُلٍ يَأْتِي مَنْ بَعْدَ اسْمُهُ أَحْمَدُ سے اپنی مراد لیتا ہے۔

دافع البلاء صفحہ 6 میں ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: أَنْتَ مَنِّي بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِي أَنْتَ مَنِّي وَأَنَا مِنْكَ یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو

مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

ازالہ اوہام صفحہ 688 میں ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط تھیں۔

صفحہ 8 میں ہے: ”حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید

اباعدی تھی غایت مافی الباب میں ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

ازالہ اوہام صفحہ 775 میں ہے: ”سورہ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا

پتہ دے دیا تھا یہ شخص موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علم مسریم تھا۔

اسی کے صفحہ 553 میں لکھتا ہے: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسریم کا

عمل تھا۔

صفحہ 269 میں ہے: ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سونبی نے اس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کی شکست ہوئی

بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔

اسی کے صفحہ 26.28 میں لکھتا ہے: ”قرآن شریف میں گندی گالیاں بھی ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔

اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ ادہام صفحہ 533 میں لکھتا ہے: ”براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔

اربعین نمبر 2 صفحہ 13 پر لکھا: ”کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ غور کریں کہ اس بد بخت نے ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی ہونا تو

ایک طرف رہا پور سیدھی راہ والا بھی نہ مانا۔ اب خاص حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

معیار صفحہ 13: ”اے عیسائی مشنریو، اب رہنا مسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

صفحہ 13 اور 14 میں ہے: ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس کے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے

اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا کہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے۔۔۔؟ وہ احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے

جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔۔۔؟

کشتی صفحہ 13 میں ہے: ”مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔

نیز صفحہ 16 میں ہے: ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔

دافع البلاء صفحہ 20 میں ہے: ”اب خدا اہلانا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔

دافع البلاء ص 15: ”خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنہ

نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

”دافع البلاء“ ٹائٹل جج صفحہ ۳۳ میں لکھا۔ ”مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر نہیں ثابت ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس

پر فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے

بالوں سے اس کے بدن کو تھو اتھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ”صور“ رکھا مگر مسیح کا نہ

رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں لکھا: ”آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار

انسان ایک جوان کنجری کو کہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں

کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ نیز اس رسالہ میں اس مقدس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت

سخت حملے کئے مثلاً شریر، مکار، بد عقل، فحش گو، بد زبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بد قسمت، زنا فریبی، بیروشیطان۔

حدیہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا: ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ

کا وجود ہوا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور

دوسری جگہ یعنی کشتی صلیحہ ۱۶ میں تصریح کر دی۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔“

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔ انجام آٹھم صفحہ ۶ میں لکھتا ہے حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔ غرض اس دجال قادیانی کے خرافات کہاں تک گمنائے جائیں اس کے لئے دفتر چاہئے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے مکار دجال کے پیروی کر رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔

حَاشَ لِّلَّذِي مَنَّ شَكٌّ فِيْ عَذَابِهِ وَكَفَرِهِ فَقَدْ كَفَرَ
جوان خباثتوں سے مطلع ہو کر اس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

ان کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کیلئے بہار شریعت حصہ اول اور فتاویٰ رضویہ جلد 14، 15 کا مطالعہ کریں۔

بہر حال مذکورہ عقائد و عبارات سے روشن و واضح ہو گیا کہ بلاشبہ قادیانی فرقہ کے ماننے والے کافر و مرتد ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا، اور تعلقات رکھنا اور ان سے کسی بھی قسم کی مدد لینا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کہ اس سے دنیا و آخرت برباد ہونے کا سخت سخت اور سخت اندیشہ ہے اور آجکل کے نازک دور میں تو اور بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ قرآن پاک میں واحادیث کریمہ میں کافروں بد مذہبوں سے دور ہونے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ

اللہ عزوجل قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَمَا يَنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَعْتَدْ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔“ (پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 68)
ایک اور مقام پر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 51)
تو وہ انہی میں سے ہے۔

مزید ارشاد فرمایا ﴿وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَعَلَمُوا النَّارَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئیں گی۔ (پارہ 12، سورۃ ہود، آیت 113)

اسی آیت مبارکہ کے تحت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی اپنی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔“

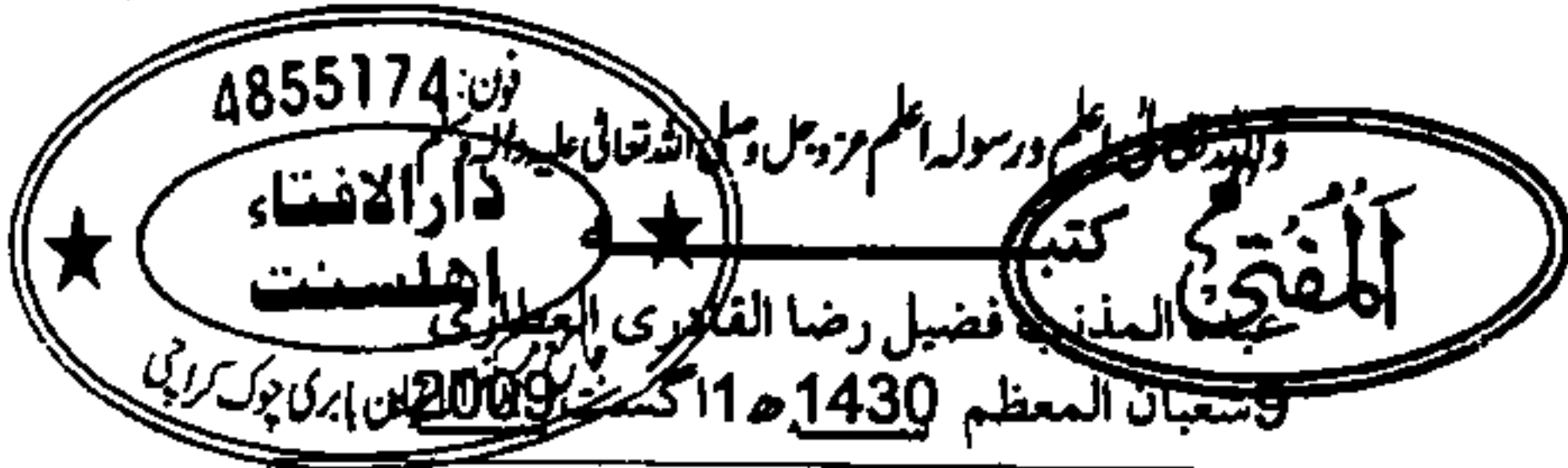
سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مرتد کے احکام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام ہے اس سے سلام کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کا واعظ سننا حرام، وہ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، جنازہ اٹھانا حرام، جنازہ کے ساتھ چلنا حرام، اس پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے مسلمانوں کی طرح دفن کرنا حرام، اس کے لئے دعا بخشش کرنا حرام، الخ۔“

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 278 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک اور مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”مرتد کے یہاں کھانا کھانے جانا اس سے میل جول سب حرام ہے زید اگر جاہل ہے اور نادانقی میں یہ حرکت اُس سے ہوئی اور اب معلوم ہونے پر علانیہ توبہ کرے تو خیر ورنہ وہ امامت کے قابل نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 647 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ حقیقی مسلمان بننے ہوئے قادیانیوں کا مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا سلام و کلام خرید و فروخت ہر طرح کے معاملات فوراً ختم کر دیں الحمد للہ خوشی کی بات تو یہ ہے کہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ناپاک وجود بلکہ ان کے سائے سے بھی مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور عقیدہ ختم نبوت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین



مفتی غلام رسول مجددی سیفی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم انجواب لبون الملک الوصائب

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام پیروکار بر بنائے اپنے عقائد کفریہ رذیلہ شنیعہ قبیحہ کافر و مرتد ہیں

مرزائیوں کے چند کفریہ عقائد مدخلہ ہوں

انبیاء کرام کی توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عجائباں دینا اور آپ کی والدہ صاحبہ پر طعن کرنا اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ عدم نبوت پر دلیل قائم ہے مرزا کا اپنے آپ کو اگلی انبیاء سے افضل بتانا اور یہ کہنا کہ ابن مریم کے ذکر کو جھوٹ و اس سے بہتر غلام احمد ہے اور یہ کہنا کہ اگلے چار سو انبیاء کرام کی پیش گوئی غلط ہوئی اور وہ معاذ اللہ جھوٹے اور یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ٹیڑھا دایاں نایاں معاذ اللہ ذرا نہ تعین ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور مرزا کا اپنے آپ کو نبی بتانا اور اپنی طرف سے وحی الہی کا دعویٰ کرنا اور یہ بتانا کہ یہ آیت کریمہ و مبشرہ بر رسول یأتی من بعد اسہ احمد کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے فرمایا کہ میں اس عظمت والے رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرا بعد آئے گا میں نے گے بن مار گم گم گم احمد ہے۔ مرزا نے کہا اس سے میں بھی مراد ہوں اور اس کا یہ کہنا یہ جھوٹ پر اترا تھا۔ رنا رنر لہا بالقاءین وبالحق نزل اور ہم نے اسے قادیان میں

اور حق سے سنا کو نازل کیا (جو الہی فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ صفحہ ۳۹۹ رضا فاؤنڈیشن طبعی) کہ ان کے ساتھ منست و پر خاست کھانا پینا میں حرام ہے اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا گوشت کھانا حرام ان سے دوکھا رکھنا حرام اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ واما بینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکر ای مع التعلیمین (النور ۱۱/۵۸) اور اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد دہانے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ تم فرمایا اگر تمہارے وہ تعار باب بھائی یا کوئی قبیلہ سما فرما دے ان سے دوستی نہ رکھو جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تجد قوم یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ دوکانوا اباءہم اور انباہم اور خواجہ نعم اور شہرہ (النور ۵۸/۲۲) تم لوگوں کو ایسا نہ پاؤ گے کہ جو اللہ تعالیٰ

اور مجھے قیامت کے دن ہر ایمان رکھنے والوں کے ساتھ دیکھ کر جنتوں کے دروازوں کے پاس سے رسول کی من لفظ کی اگرچہ ان کے باپ۔ دادا یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے قبیلہ کے لوگ ہوں گے اور ہر سزا دہائی تو اللہ سزا دہانہ ہے جس کے بارے میں تمام علماء حرمین شریفین نے بلا تباہی و تخریب فرمایا ہے من شک فی کفرہ فقد کفر (جو اس فساد و فحش کے لیے جس نے عادیانہ کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے) جو اس باطل فرقہ کو یقیناً کافر جانتا ہے ہر اس سے پہلے جو ان کے کفر سے ڈر کر چھوڑ دے وہ اس قدر کافر نہ ہو گا مگر فاسق ضرور ہے اور اسے نام بنانا اس کے سمجھنے غار نہ کر دے کربلی قریب الحرام کر دے جتنا ہے اور کونانی واجب اور عاذ اللہ بالفراس ہر اندیشہ کفر سے نور اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وصیات کے سبب عسقرے ان سے قطع کر دیں بپارٹ جاتے تو پوچھنے جانا حرام ان میں سے کوئی نہ جاتے تو جنازہ پر جانا حرام جسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور اس کی قبر پر جانا حرم اللہ تعالیٰ فرماتا ولا تصل علی احد منکم مات ابد اولاً لکم علی قبرہ (النون ۱۶/۹) اور ان میں سے کسی کا بیت پر ناز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ دن کی قبر پر گھوڑا ہونا واللہ اعلم بالصواب

خادم الصلح مفتی محمد رفیع سیال
۱-7-2009

جناب محمد ندیم کھوکھر سراجی صاحب مدظلہ سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت و رسالت کی تکمیل ہو چکی ہے اور اب کسی قسم کا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ اور اس کے تمام ماننے والے کافر ہیں۔ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان رکھے، اس کا اعلان کرے، اس کا پرچار کرے اور ایسے لوگوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق بالین دین نہ رکھے۔

چند نادان اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھی جا سکتی ہے تو ان لوگوں سے کیوں نہیں۔ اول تو ان سے بھی دور رہنا چاہیے مگر عرض ہے کہ غیر مسلم اقوام کی اسلام دشمنی تو روز روشن کی طرح عیاں ہے مگر یہاں تو لوگ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس پردے کی آڑ میں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ تو کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ اللہ تمام مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو ایسے عقائد خبیثہ کے حامل لوگوں سے محفوظ فرمائے، آمین۔

محمد رفیع کھوکھر سراجی حقانیہ



۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۹ مئی ۲۰۰۸ء

حضرت صاحبزادہ ابوالنجیر محمد زبیر صاحب مدظلہ صدر جمعیت علماء پاکستان

حضرت مولانا انس نورانی صاحب مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان

حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دشمنی نبوت کرنے والا کذاب ہے دجال ہے
اسلام کا عذر ہے خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے دشمنان اسلام
یہود و نصاریٰ و مشرکین کا بیعت ہے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ حضور علیہ السلام
پر دشمنی رکھنے والے اپنا دشمنی جاں بچے اس سے نفرت کا اظہار کرے
اس سے ہر قسم کا تعلق توڑ دے اس کا مسئلہ بائبل کا ہے
قادیان خدو رسول اسلام مسلمان پاکستان کے شدید ترین
دشمن اور مخالف ہیں یہ مسلمان کدوان کا سرگرمیوں پر کڑی
نظر رکھنے کا فرور ہے

علاء اسلام نے حضور اکرم حضرت منیر البرکت محمد دین ملت
حضرت مددنا شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ
کے قادیانیوں کے متعلق فتوہ پر عمل کرنا مسلمان
ممنوع و واجب ہے

قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ دہلوی شاہ احمد نورانی مدظلہ

فقیہ
 "شہادۃ الاسلام"
 MAULANA I.A. NIGOHARI SIDDIKI
 PRESIDENT: WORLD ISLAMIC MISSION

انجمن اہل سنت و علماء پاکستان

ما جازاده الی الخیر الموعود
 ۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۰ هـ
 یوم السبت

614

Marfat.com

قدس سرہ نے صی استاذ الملک عبد مفتی محمد اسلم لکھنوی

مدظلہ نے ~~صحیح~~ اس پر یہ عجائب محققہ پر قلم

فرمایا بہترین رسالہ سے عین کی دنگی (تبیان کرتے)

سجوتے تاویلیہ میں ہے باسکاٹ کی جو شریعت

ہا ہے دعا ہے کہ اسہ تسائی فنا سے قبل مفتی محمد اسلم

کو اسلی خبرائے فریضہ فرمائے آئین میں

اس عجائب زبردست نامتو شریعت

سید شہید احمد رضا شری

بہ سبب ہندوستان علی پاکستان

مفتی محمد اسلم صاحب جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان

۳۳۰ ۳۳۰ ۳۳۰ ۳۳۰

مفتی محمد ہدایت اللہ پوری صاحب جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۱) زندگی کی تعریف:۔ من یطن الکفر ویظہر الایمان یعنی وہ شخص جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔ (تاج العروس

۳۷۳/۶) بظاہر ایمان کا اظہار کرتا ہو اور دل سے اس کی تکذیب کرتا ہو، وہ شخص جو کتاب و سنت کی بجائے اپنے عقل و خرد کو عقائد اور

افکار و نظریات کی بنیاد بناتا ہو خدا اور رسول کے ارشادات و فرامین کی بجائے وہ اپنی عقل و خرد کو معیار ایمان تصور کرتا ہو (المجدد ص ۳۰۸)

زندیق کا حکم:۔ منافق اعتقادی کی طرح زندیق بھی کافر ہے کیونکہ ایمان میں تصدیق قلبی ضروری ہے اور یہ اسکا انکار کرتا ہے

(۲) دور حاضر کے مرزائی لاہوری ہوں یا قادیانی سب زندیق و کافر ہیں اور جو نعوذ باللہ من ذالک مسلمان ہو پھر وہ مرزائیت کو قبول

کر لے ایسا شخص مرتد ہے اور جو لوگ کلمہ پڑھ کر اس کی تشریح کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف کرتے ہوں وہ زندیق ہیں ان کا

حکم منافق اعتقادی کی طرح کافر والا ہے۔ ایسے عقائد و نظریات رکھنے والے کوئی بھی ہوں کسی بھی عمر یا علاقے کے ہوں کافر و زندیق

ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(۳) قادیانیوں کی اولاد اگر بالغ ہونے کے بعد اسلام قبول کر لے تو مسلمان ورنہ وہ بھی قادیانیوں کے حکم میں ہیں یعنی کافر و زندیق۔

(۴) ان سے میل جول، نشست و برخاست، خوشی و غمی کی تقریبات میں شریک ہونے یا ان کو شریک کرنے سے گریز کیا

جائے تمام شوشل تعلقات ان سے قطعاً درست نہیں۔ (سوال کے اجزاء کا مفہوم ایک ہونے کی وجہ سے ایک ہی جواب دیا گیا ہے)

مفتی محمد ہدایت اللہ پوری

مہتمم جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن

ممتاز آباد ملتان

صاحب زادہ افتخار الحسن شاہ صاحب آستانہ عالیہ نقشبندیہ آلومہار شریف

ہزارائیوں کے ساتھ میں دین کرنا اور اصلاح
 کرنا اور دین کے ساتھ تو کس نایب کا لئے
 کیم نامہ قسم نبوت کے منظر اور عرص
 ہزار احمدی المدد کی سائنات ^{مانتا} و درہ
 رسد کے قاری و ستانی سے ایک ہزار
 کی طرف سے سب سے دینوں کی حکم ہے
 ہے اس لئے کہ کلف سے حکم ہے کہ
 ہزارائیوں کا مکمل و بیگ سے کر
 روز اس وقت ہو رہا ہے۔

صاحب زادہ سید مختار علی
 آستانہ عالیہ نقشبندیہ آلومہار شریف
 ۲۸ رجب المرجب ۱۴۳۸ھ

حضرت علامہ ناصر جاوید سیالوی صاحب نائب مفتی اہلسنت وجماعت میرپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بتوفیق ملینہ الصدق والہواب

سرزائی۔ قادیانی ^{اہل} ~~میرپور~~ جماعت یا فرد جو عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے یا جماعت امت کافر ہے اور اگر پہلے سلطان تھا پھر یہ عقیدہ باطلہ اختیار کیا تو مرتد واجب القتل ہے۔ ان کے کفر و ارتداد میں شک کرنا بھی کفر و ارتداد ہے۔ ان سے دوستی، محبت، مروت حد سے قطع ہے اور ان سے قطع تعلق کر لینا شرعاً لازم و واجب ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا أَبَاكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ
مکون علی الايمان ومن يتولهم منهم فاولئك هم الظالمون

اے ایمان والو! اپنے باپ دادا اور بہن بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔

فلا تقعد بعد الذکر فی فتح القدر عم الظالمین (الانعام: ۶۸)

مسو یا د آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکوا النار (ہود: ۱۱۳)

اور ان لوگوں کے طرف سے جو کفر کا خون ریز جھگڑا ظلم کا خون بہا رہے ہیں جہنم کی آگ جلائے گی۔

ان تمام آیات سے ظاہر ہے ظالموں سے قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے اور عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر کے کفر و ارتداد کے ارتکاب سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں قرآن پاک میں ہے:

إِنَّ الشِّرْكَ ظَلَمٌ عَظِيمٌ (حق: ۱۳) بیشک شرک ظلم عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کفر ایچ سے بڑھ کر امت کو عقیدہ اہل سنت وجماعت پر قائم رہنے کو توفیق عطا فرمائے آمین واللہ وسئلہ وسلم بالہواب: ناصر سیالوی

علامہ ناصر جاوید سیالوی

نائب مفتی اہلسنت وجماعت میرپور
Mob: 0345-5250706

۹-۶-۱۴

حضرت مولانا خواجہ فرید احمد کوریچہ صاحب مدظلہ
درگاہ عالیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سائیں کوٹ ٹھن شریف

قادیانی اہل لائیوری ختم السنوت کے قائل نہیں ہیں اہل
آقا تارہارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افسری
نہی نہیں پہنچے میں لہذا ان کا اسلام میں کوئی تعلق نہیں
ہو نہ عنہ وسلم میں اہل مکالم (دل سے پیوستہ) رضی
ان کا سورتی ٹیکٹ کیا جاتا ہے یا بیوں سے جو لوگ کامیں دین دہرام
3 (بہ عہد) فرید نورم

حیثہ میں تو کئی ضرورت بالکمان سربراہ
نئی کیریم کو کئی بالکمان درگاہ عالیہ
سلطان العالیہ حضرت خواجہ غلام فرید شریف
13-7-2009 کوٹ ٹھن شریف

حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی صاحب معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا

حامد اور مصلیٰ - بد مذہب و شبہ قادیانی کافر مرتد میں ان کے لغزشوں جو شکاک سے مراد
بھی کا فر ہے - جو تحقیق حضرت خواجہ غلام فرید نے فرمائی ہے جسے منہل
اس کا تعلق ہے - احمد سعید ہاشمی مدد ۳۲ سرگودھا

713416-717047
احمد سعید ہاشمی
مہتمم معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا بلاک نمبر 32 سرگودھا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا اللہ جل جلالک

تحفظ ختم نبوت اور رد مرزائیت کے سلسلہ میں

عالم اسلام کی عظیم علمی و عملی شخصیت، نامور بزرگ عالم باعمل و روحانی پیشوا، پاسان مسلک رضا، خلیفہ مجاز مفتی اعظم عالم اسلام، خلیفہ اول و نائب محدث اعظم پاکستان، فیض یافتہ امیر ملت محدث علی پوری، پروردہ نگاہ فقید اعظم محدث کوٹلوی، یادگار اسلاف تفضیلہ الشیخ، برکت الزمان، مفتی اعظم پاکستان، حضرت العلام

الشیخ
مفتی ابوالدین محمد رضا
حفظہ اللہ

(امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان) کا

تاریخی فتویٰ

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین متین، مفتیان کرام، حسب ذیل مسئلہ کے بارے میں

مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے ساتھ بایکات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس کے دجل کی چند مثالیں بھی بیان فرمادیں؟

(فجزاکم اللہ احسن الجزاء)

(یکے از قادیانی ختم نبوت)

جواب:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یاد رہے: کہ لغات میں دجال کا معنی مکار و فریب کار اور کذاب کا معنی بہت جھوٹا و دروغ گو مذکور ہے اور تمس دجال و کذاب والی حدیث کے مطابق چونکہ مسیلہ کذاب کی طرح مسیلہ پنجاب غلام احمد قادیانی بھی ایک دجال و کذاب ہے۔ اس لیے اس کی ساری زندگی اور ساری تصانیف کذب و کفر، جھوٹ فریب اور ہیر پھیر و قلابازیوں سے بھرپور ہے اور مرزا غلام احمد اور اس کے لاہوری و قادیانی پیروکار ختم نبوت کے انکار توہین رسالت کے ارتکاب اور تحریف قرآن کے باعث علماء عرب و عجم کے فتویٰ شرعی کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں اور جو شخص ان کو ادنیٰ مسلمان سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی ویسا ہی کافر اور مرتد ہے اور اس کے ساتھ رشتہ ناطہ دوستانہ میل ملاپ سب ناجائز۔ مکمل بانیکات۔

چند مثالیں: مرزا قادیانی کے مکروہاالت، دجل و کذب کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“ (دافع البلاء ص ۱۱)

”صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

حالانکہ سچے خدا نے اپنے سچے محمد ﷺ پر نبوت و رسالت ختم فرمادی ہے۔ مرزا کہتا ہے:

ع..... منم محمد واحد کہ مجتبیٰ باشد ”میں ہی محمد واحد مجتبیٰ ہوں“ (درمبین ص ۲۳۸)

حالانکہ اس گستاخ کا نام محمد واحد نہیں بلکہ صرف غلام احمد ہے۔ غلام ہو کر خود آقائی کا دعویٰ کرنا، نوکر ہو کر گھر کا مالک بن بیٹھنا اور چڑا سی ہو کر

بادشاہی کا مدعی ہونا کس قدر جھوٹ، بغاوت اور غداری ہے اور مرزا قادیانی کی یہ جرأت کس قدر حماقت و شقاوت ہے۔

☆ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں نازل شدہ آیات قرآنی کے متعلق غلام احمد قادیانی لکھتا ہے ”ایک یہ وحی اللہ ہے

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (پارہ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۲۸)

اس میں صاف طور پر اس عاجز (غلام احمد) کو رسول کہہ کر پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ وحی اللہ ہے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (پارہ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۲۹)

اس وحی الہی میں میرا (غلام احمد کا) نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اس سے بڑھ کر دجل و کذب چوری و فریب کاری قرآن پاک میں تصرف و تحریف اور محمد رسول اللہ سے عداوت و بغاوت اور کیا ہوگی کہ آپ کی شان میں

نازل شدہ صریح آیات پاک کو ایک ناپاک شخص بعینہ اپنی طرف وحی الہی بیان کرے۔ ایک نام کا منی آرڈر کوئی دوسرا شخص وصول کرنے پر اگر مجرم اور مکار

ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی آیت نام اور رسالت اپنی طرف نسبت کرنے والا غلام احمد کیوں مجرم و مکار اور باغی و غدار نہیں۔

☆ اور پاکستان میں وزیراعظم اور صدر روزیراعلیٰ اور گورنر ڈی سی اور ایس پی کے مقابلہ میں اگر کوئی دوسرا جعلی صدر اور وزیراعظم، گورنر اور وزیراعلیٰ ڈی سی اور ایس

پی ناقابل برداشت مجرم ہے تو ایک امت میں سب سے سچے اور سب سے بڑے رسول و نبی ﷺ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا جعلی دینا سب سے سچی رسول و نبی کس طرح

برداشت ہو سکتا ہے؟

☆ اگر پاکستان کی منظور شدہ رائج الوقت کرنسی و سکہ کے مقابلہ میں کوئی جعلی کرنسی و سکہ ناقابل معافی جرم ہے تو قیامت تک ہر زمان و مکان کے لئے رسالت محمدی

ﷺ کے رائج الوقت کمرے سکہ کے مقابلہ میں قادیانی نبوت کا جعلی دکھانا سکہ کیوں ناقابل معافی جرم نہیں؟

☆ اگر حکومت پاکستان ہر شہری کی جان، مکان اور آبرو کے تحفظ کی ذمہ دار ہے تو نبوت کے عظیم محل اور ناموس رسالت کے تحفظ کی حکومت کیوں ذمہ دار نہیں

جبکہ پاکستان کا قیام اور ارباب حکومت کا اقتدار سب کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرہون منت ہے۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

خادم اہلسنت: الفقیر ابوداؤد محمد صادق

ابوداؤد محمد صادق

اہل حدیث مکتبہ فکر

عُلماءِ کرام، مُفتیانِ عظام کا مُتفقہ فیصلہ

مرکز سراجیہ کی طرف سے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے پیش کیا گیا استفتاء

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

- 1- وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔
- 2- مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔
- 3- ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔
- 4- ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔
- 5- دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب۔ ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔

ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟

د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائی کاٹ) کیا جائے۔

ه۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں چانا جائز ہے یا نہیں؟

و۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

ز۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائی کاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائی کاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین۔ واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب

وهو المسئول الملهم للحق والثواب.

المستفتی

مرکز سراجیہ لاہور

حافظ محمد عمر صدیق حفظہ اللہ تعالیٰ کا مرکز سراجیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق پیش کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

بسم الله الرحمن الرحيم

مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت و رسالت، کفریہ و شرکیہ عقائد، گستاخانہ ہفوات، باطنی تلبیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان و اسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

(1) مشرک (بت پرست، آتش پرست وغیرہ)

(2) منافق

(3) کتابی

(4) مرتد

(5) عام کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے، نیچری، منکرین حدیث وغیرہ)

(6) زندیق، وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملة) کافرانہ عقائد و اعمال بد کا مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات، عقائد، دعویٰ کی وجہ سے مرتد، کافر، مشرک، زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر، زندیق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے قرآن مجید، احادیث رسول، صحابہ کرام، ائمہ دین، نماز، روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ کبریت کلمۃ تخرج من

افواہم ان یقولون الا کذبا (الکھف) جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف حیلوں بہانوں سے (کہیں حیات، وفات عیسیٰ علیہ السلام، مجدد، مثیل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم کروانا ہے۔ حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مصنوعی مذہب ہے۔ یہ فتنہ ابتداء ہی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء الہمدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، صحافی اسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محدث عبدالرحمن مبارکفوری، مولانا محدث شمس الحق عظیم آبادی، مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی، مولانا محدث محمد بشیر سہوانی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابراہیم کمر پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، شہید ملت مولانا علامہ احسان الہی ظہیر وغیرہم (کثر اللہ امثالہم ورحمہم اللہ رحمۃ واسعہ) بالاتفاق جماعت الہمدیث اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر زندیق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دارالدعوة السلفیہ لاہور، مرزائیت اور اسلام، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ وغیرہا۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی یلغار کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں، چربوں سے ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں جیسا کہ مستفتی کی تحریر سے بھی عیاں ہے۔ زندیق کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا ظلمات بعضہا فوق بعض کا مصداق کامل ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں اس جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات جس میں سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ
(ال عمران: 28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (المائدہ : 57)
مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں
جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَسْخَبُوا لَهُمْ (هود : 113)
اور ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ
إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ (مجادلہ : 22)

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالف کرنے والوں سے
محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا
جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ (ممتحنہ : 1)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام
بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَيسُرُ مِنَ
الْآخِرَةِ كَمَا يَبِيسُ الْكَفَّارُ مِنَ الْأَصْصِ الْقُبُورِ (ممتحنہ : 13)

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس
ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافرنا امید ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبہ : 23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم
میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمہارے

باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور ہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔“
(صحیح مسلم جلد اول صفحہ 10)

مزید تفصیل کے لئے سنن ابی داؤد کی کتاب السنہ الملی احکام المرتدین ملاحظہ فرمائیں

مزید برآں زندیق کے ساتھ سیدنا علیؑ کا سلوک:

سیدنا علیؑ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد و جنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علیؑ کے سامنے پیش کئے گئے۔ آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا ”لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد و جنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟“ لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا ”میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا“ پھر آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ (فقہ حضرت علی صفحہ

349 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب کی جائے لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؑ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کیلئے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑادی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؑ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انہوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپؑ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اڑادی۔ پھر آپؑ نے فرمایا ”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو یا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔“ (المغنی ابن قدامہ 141/8)

ڈاکٹر محمد رواس حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندیق تو پہلے اظہار اسلام کر رہا ہے اس کی توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔ (فقہ حضرت علی صفحہ نمبر 346)

جہاد سے تحلف کی بناء پر سیدنا کعب بن مالک، سیدنا مرارہ بن ربیع اور سیدنا بلال بن امیہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا معاشرتی بائیکاٹ تب تک رہا جب تک آسمان سے ان کی توبہ کی منظوری نہ اتری۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری رقم الحدیث 4418

لہذا قرآن مجید اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے طرزِ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین اسلام اور مسلمان دشمن قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل مقاطعہ / بائیکاٹ ضروری ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث، توحید و سنت کے دشمن، اللہ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ رضوان اللہ علیہم، آئمہ و محدثین، شعائر اللہ مکہ، مدینہ کے گستاخ، عقل پرست، منکرین وحی، دین اسلام اور اہل اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار یہود و نصاریٰ کے گہرے دوست ہیں جو مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ جب بائیکاٹ کے علاوہ اصلاح کی کوئی اور صورت نہ ہو تو ان سے ذاتی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، دینی رواداری برتنہ حرام ہے اور قادیانیوں / مرزائیوں سے اجتناب ضروری ہے۔

عبدالله بن محمد بن عبدالمطلب

والسلام

الرقم ثم عشرين بقلبه

0300 6433576

23-10-2008

حافظ محمد الیاس الاثری صاحب حفظہ اللہ مرکز الاصلاح الہدیت گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن و حدیث کی روشنی میں اور دستور پاکستان کے مطابق تاویلی غیر مسلمین
ان کے ساتھ مزید داری یا عودت و مواصلات کا معاملہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے

ان سے قطع تعلقی اور بائیکاٹ کرنا عمار ایمان کا تقاضا ہے اس کے دلائل

مزید ملاحظہ فرمائیے حافظ محمد الیاس صاحب حفظہ اللہ نے اذکر اللہ فی حقہ

سبحانہ و تعالیٰ اس کے ساتھ میرے ایک عورتا سعادت سنبھالیں

احب العالمین و لست منهم
واللہ اعلم
صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُمَّ الْعَلِیْبِیْنِ
میرزا محمد الیاس صاحب حفظہ اللہ
کا پڑھنا و شکر و تحمید

۲۶ سوال ۱۲۱۱
۲۶ اکتوبر ۲۰۰۸

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مندرجہ جوابات سے متفق ہے واللہ اعلم

محمد اسحاق بن عبد الرحمان
دارالافتاء
۲۵ سوال ۴۲۹
۲۶ اکتوبر ۲۰۰۸

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ اہلحدیث گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشرکائی، لہر و فواج خواہ نادیاں ہوں
یا لہر پوری کافر مرتد دائرہ رسد سے
خارج ہیں۔ یہ اسد م کے دشمن ہیں ان
کیساتھ رشتہ ناظم، کاروبار، کھانا پینا

لین دین سر اسرار ہے۔ ان کے حجاب
بڑھنا بھی ناجائز ہے۔
اللہ تعالیٰ اہل اسلام میں دینی غیرت و حمیت
بیدار رکھے۔ کیونکہ وہ ہمیں دہلے (مردم) کو مسلمان
نہیں سمجھتے۔

جامعہ اسلامیہ اہلحدیث
گوجرانوالہ، پاکستان

الراقم الاثم۔ فاروق احمد متہم جامعہ اسلامیہ
گوجرانوالہ

26-10-08

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال نمبر (۱) زندگی سے کہتے ہیں نیز زندگی کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب نمبر (۱) زندگی میں ہم اللہ کے شخص کو کہتے ہیں کہ تم جو انسان کا نام لیا ہو لیکن اسلام کے بنیادی عقائد اور تعلیمات کا پرلو شکر سید یا ان تعلیمات کو منہج کرنا ہو۔ اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت، معاد، تقدیر اور ختم نبوت کا انکار کرنا والے یا پتھر پتھر کی غلط اور من پسند تاویل کرنا والے یا اسلام کے عقائد کی غلط تشریح کرنا والے شخص کو زندگی کہا جائے گا۔ زندگی کا شرعی حکم یہ ہے کہ اس کی شخص سے نزدیک کی جائے اس کی غلطی و پلٹ کو پرچے کو چار کہا جائے اور عامۃ المسلمین کو اس کی ضیانت سے روشناس کروایا جائے اور جب ہمیں کبھی آپ شخص بنیادی اسلام تعلیمات کا استفادہ کرنا ہو اس سے اجتناب کیا جائے اور اس کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور لوگوں کو اس سے دور رہنے کی رغبت دلائی جائے

یہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو منہ
کرتے اور دین کہ ایک نیا مفہوم دینے کی کوشش کرتے
ہیں ان سے لائق عقوبت کا اظہار کرنا قرآن و سنت کی تعلیمات
سے واضح و بے شبہ ثابت ہے۔

سورۃ نساء آیت نمبر ۱۲۰ میں اللہ رب العزت بیان
فرماتے ہیں۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ
أَيُّتَ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهِا وَيَسْتَفْتِ اِيَّاهَا فَلَا تُقَدِّمُوا عَلَيْهِنَّ شَيْئًا
مِنْ عِدَّتِمْ تَحِيَّةً اَوْ رِيًّا (مومنین) یہ اللہ نے اپنی کتاب میں حکم
ناترل فرمایا ہے کہ جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا انکار کیا جا رہا
اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو جب تک وہ لوگ اور یہاں
(نہ) کرنے لگیں ان کے پاس مت بٹھو۔

اسی طرح سورۃ انعام میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ (سورۃ الانعام: ۶۸)
اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کا مذاق اڑاتے
ہیں تو ان سے کنارہ کشی کرنا اختیار کرو

قرآن مجید، سورۃ المائدہ میں اہل کتاب اور کافروں

کے ان طبقات سے دوستی اختیار کرنے کی ضرورت کی یہ جو مسلمانوں کے دین کا
محسوسہ اڑاٹے ہیں۔ زندگی لوگ بھی اپنی کافروں کی مانند اس قابل
ہیں کہ ان سے تعلیق تعلق کی جائے۔ ان سے دوستی رکھنا بالواسطہ ان کے ٹھکانے
سے حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔

زندگی کے ساتھ تعلیق کی ہی اسی
ضرورت میں ممکن ہے جب وہ اپنے گنہگاروں سے ٹوٹ کر
ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور سبیل الرشیدیہ
کی ضرورت کرنے سے ہمیشہ کے لیے ترک جائے

سوال (۲) دورِ حاضر کے تمام بحران اور اقسام کے فسادات/عزالت
زندگی ہیں یا نہیں۔

جواب: غیر۔ حقیقہً کلمہ نبوت قرآن مجید سے ثابت شدہ حقیقہ
ہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو قائم النبیین فرما دیا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لا نبی بعدی میرے
بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ البتہ ضرورت میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کو ماننا قرآن
مجید اور حدیث مجید کا واضح طور پر منکرا ہے۔

جو شخص کسی مجموعہ صریح ثبوت کے دعویٰ نبوت
کی تصدیق کرے وہ قرآن مجید اور احادیث طیبہ
کا منکر اور زندہ لٹنی ہے۔ گروہ لاکھ دھوکے
کے کہ وہ جھوٹے اور کذاب کو نبی نہیں مانتے
بلکہ مصلح ہادی اور امام مانتے ہیں۔ ایسی صورت
میں میں اس کو اس لیے زندہ لٹنی سمجھتا ہوں کہ اس نے ایک کذاب
اور مفسدی کو مصلح اور ہادی مانتا ہے۔

قادیانیوں کی دو اقسام ہیں ایک قسم وہ ہے
جو مسلم پنجاب اور مغربی قادیان کو نبی مانتے ہیں اور اس
کا اٹل رہے کرتے ہیں اور دوسری قسم ان قادیانیوں کا ہے
جو مصر یا کوئٹہ کی بیگم مصلح اور رفیعہ مصر قرار دیتی ہے
دوسری قسم کے قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد بھی مصر اکبر
نہیں یہی سمجھتے ہیں لیکن زبان سے اس کا اٹل رہے کرتے ہیں۔
قادیانیوں کی دونوں اقسام سے تعلق رکھنے والے
تمام افراد خولہ وہ مرد ہیں یا کمزور نہیں بوڑھے ہوں
یا بچے زندہ لٹنی ہی سمجھے جائیں گے۔

ان کی کمر لٹوں اور بچوں کی اعلیٰ
ان کو بے گناہ قرار دینے کے لیے کافی نہیں گواہان پر دین کے دلائل

ان کو بے گناہ قرار دینے کے لیے کافی نہیں گواہان پر دین کے دلائل
کہ پیش کرنا عیسائی دین کی ذمہ داری یہ لیکن چھالت کو ان کی
نجان کے لیے دلیل بنانا درست نہیں ہے

(۳) عادیانوں / میزائٹوں کی آنے والی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیسائیوں کی زیر تربیت رہنے والے بچوں سے
اپنے بچوں کو علیحدہ رکھنا مسلمانوں کی ذمہ
داری ہے۔ مسلمان والدین اگر اپنے بچوں کو
عادیانوں کے بچوں سے گھلنے مٹنے کی اجازت
دیں گے تو ان کے گھروں میں بھی مسلمان بچوں
کی آمدورفت ہو سکتی ہے۔ چونکہ قادیانی
اسلام اصطلاحات ہیں تو اپنی
روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں اس
لیے بچوں کے مضمون دہشوں پر غلط اثرات
مرتب ہونے کے امکانات موجود ہیں اس
لیے مسلمان والدین کو بچوں کی دوستی اور رفاقت
کے لیے مسلمان گھرانوں میں لانا انتہائی گناہ ہے۔

سوال نمبر ۱۰۰ قاعدہ پانچویں امر انہوں سے متعلق متدرج ذیل سوالات کے مجموعہ
مجموعہ جوابات اور انہی وجوہات بیان کریں۔

الف کیا امت اسلامیہ اس فرد پانچھٹ کے ساتھ برادرانہ
تعلقات منقطع کرے یا نہ کرے؟

جواب نمبر ۱۰۰ (الف) قرآن مجید سورۃ الحجرات میں اللہ سے نہ و تعالیٰ
نے واضح طور پر اعلان فرمایا ہے

انما المؤمنون اخوة "یہ شک مومن آپس میں
بھائی ہیں۔"

اس طرح سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۵ میں اللہ تعالیٰ

نے ارشاد فرمایا ہے

انما ولیکم اللہ ورسوله والذین امنوا

یہ شک تمہارے دوست تو اللہ اور پیغمبر اور مومن

لوگ ہی ہیں

آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو

واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ مومنوں کی برادرانہ نسبت اور

دوستانہ تعلقات صرف مومنوں ہی سے ہو سکتے ہیں ایسے

لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا انکار

کرنے والے اور کفر و کفران کے مرتکب ہوں

کو جھٹکانے والے ہیں ان کے ساتھ کسی بھی طور
پر برا دراز اور دوستانہ تعلقات کو استوار کرنا
درست نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
رسالت میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے یا ہو اور مسلمان
اس کے ساتھ دوستی کی پیشگی طے کرے یا ہو اس سے
بڑھ کر اور ایسے کی بات کیا ہو سکتی ہے۔

سورۃ النحل (ب) کیا ان سے بدنام و کلام میں و جہول
نفس و برفانست، شادی اور غمی میں شرکت
کے جانے پانے کی جائے۔

جواب :- جن لوگوں کی شادی غمی، نکاح اور
جذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی بجائے
ایک مجموعے اور خود ساختہ نبی کے طریقے کے مطابق
ہو ان کے پیرواروں میں جتنا یقیناً ان کی حوصلہ

افزار کی کرنے کے مترادف ہے۔ جب تک ایسے لوگوں
کی حوصلہ شکنی نہیں کی جائے گی اس وقت تک ایسے لوگوں
کا اسلام قبول کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اسلام نے تو اہل کتاب سے سلام
پہل کی اجازت نہیں دی تو ایسے لوگوں کے ساتھ معاملہ اور
معاملہ کرنے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے۔ جب تک ان
کا سوشل بائیکاٹ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک یہ
لوگ اپنے گھرانہ اور احوال پر نظر ثانی کے لیے آمادہ
نہیں ہو سکتے۔

سوال نمبر ۱۱ ج :۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت جاری

ہے یا نہیں
جواب نمبر ۱۱ ج :۔ کوئی بھی ایسا کاروبار جو مسلمان کر رہے ہوں اس

کاروبار کو تو ان لوگوں کے ساتھ کرنے کی سزا ہے ضرور
ہی نہیں اور اگر وہ لوگ اپنی مصنوعات بیچ رہے ہوں
جو مسلمان نہیں بچتے تو مسلمانوں کے ان مصنوعات
کی تجارت بھی شروع کر دینی چاہیے تاکہ مسلمانوں

کسی ان کی دکانوں اور تجارتی مراکز تک رسائی

کی ضرورت نہیں آئے۔ مثلاً اگر کہ علاقے میں

کالین، ادویات اور اسپتالے عرف انہی کی دکانوں

پر ملتے ہیں تو مسلمانوں کو فرض الفیور ان تجارتی

معاملات کو اپنے ہاتھوں میں لینا ہی ہے تاکہ وہ

تجارت اور دھندے کسی اور کے ہاتھ نہ لے لیں مسلمانوں

کے محتاط رہ کر اگر ایسے کسی کوشش نہ کریں۔ مسلمان

اسی بات کو فراموش نہ کریں کہ انگریزوں نے تجارت

پر کم ذریعہ انڈیا پر اپنے تسلط کو قائم کیا تھا۔

سوال نمبر ۱۰) ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور بیوروں سے مال

خریدا جائے یا ان کے مکمل مٹا دیا جائے

جواب نمبر ۱۱) مسلمانوں کے لیے حرام چیز کی خریداری تو

بے بہی سے حرام ہے جہاں تک تعلق ہے حلال

چیز کی خریداری کا تو مسلمان اپنی کتاب سے تجارت

کر سکتے ہیں لیکن سرحدیں سے تجارت کی کوئی گنجائش

نہیں ہے۔

سرحدیں کہیں مسلمان خزانے میں ہی رہتے

کے عین زینہ ہیں۔ ان کو عینوں سے رکھ کر ان سے توبہ کران

میں کوشش کرنی ہے کچا ہے کہ ان کو اگر ادنیٰ رت
کا موقع فراہم کیا جائے۔ جب وہ تاک کر ان اور رت
کا لیے ہیں اور صفحہ اور مدد کا اس کے بائیں برعکس بیان کرتے
ہیں تو ان کو تجارت میں اگر ادنیٰ حصہ کا مطلب ان
میں حصہ اخذ کرنے کے حصول کے لئے کرنا ہے۔

(۴) ان کے درگاہوں پر ٹکڑوں اور ہتھیاروں میں
بنانا ہے یا نہیں اور ان کے ٹکڑوں سے کچا کرنا ہے؟

جواب (۴) رزق کا حصول اور علاج کی جستجو انسان کے
دوبندوبی حق ہیں، پر ان کو زبردستی لینے
نہذا اور علاج کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
نے مسلمانوں کو حلال نعمت اور حلال طریقے سے اپنی
بیماریوں کا علاج کرانے کی اجازت دی ہے۔
خراب اور خستہ پر گاہ کوست نہ ہو کھانا جائز
ہے اور نہ ہی ان کے ذریعے علاج جائز ہے۔

اس کتاب کا سہ ذبیحہ جائز ہے اگر وہ
چھٹا کر دیں تو ایہ صورت میں اس کے استعمال حرام ہوگا۔
مادہ ہتھیاروں کے حلال اور حرام کے اصول و ضوابط یہ

سے میرا پس پناہ پناہ ان کے پاس سے کھانا کھانا اور ان
سے مدد کروانا یعنی اپنے ایک کو حرا کی دلیل ہیں
وہ کہنے لگے مدد دے

(۲) کہ ان سے رواداری برتی جاسکتی ہے ؟

جواب (۱) رواداری کا مطلب ہونا یہ کہ دوسری تعلیم
کو قبول نہ کرنے کے باوجود اس کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں

روڑے نہ اٹھانا۔ اسلام دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو

اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے سے نہیں روکتا لیکن

اسلام کے قبول کرنے والوں کو وہ اللہ اور رسول کی تعلیمات

کا پابند بنانا ہے۔ کوئی بھی ایسا شخص جو نام اللہ، رسول
مراکھو سنت اہل لیکن ان کے باہر افلاک زندگی

کا تصور پیش کرے تو اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی رو

رہایت کی کوئی گنجائش نہیں اسلام میں موجود نہیں ہے

ایسے لوگوں کے ساتھ رواداری اختیار کرنے کا مطلب یہ

یہ کہ آئینہ کے لیے بھی ایسے لوگوں کو کھلی چھٹی والی

کہ وہ اسلام اور حرا کی سنت کے ساتھ نہ کر خط استوا

سے اپنے من مانا کر رہیں

دھڑکنے کی مسکندوں کو فوق واصل بھی کر ان کو براہ راست پر لانے
بچے ان کا ہاتھ پکڑ کر کریں؟

جو اس بولنے والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امن اور سلامتی کے
پیامبر تھے اور آپ نے ساری زندگی رحمت اور
عجبت کا درس دیا، آپ کسی بڑی رحمت و یقیناً پرکس
و ناکس کے لیے تھے لیکن آپ کسی بڑی رحمت اور عجبت
نظم اور ضبط کے خلاف نہ تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کے
خواہش سے رو کر طمانی کی بات ہوئی تو آپ غیبت
اور حلال کا مظہر بن گئے۔ خانہ روں سے غفلت کرنے
والوں کے گھروں کو آگ لگانے کی خواہش کا اظہار
فرما کر آپ نے اپنی اس دینی کثرت کا ثبوت دیا۔ غزوہ
تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں سے ہاتھ پکڑ کر آپ
نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ اللہ پر ایمان کا دعویٰ
کرنے کے بعد کس جہم کفن کو احکامات الہیہ سے روگردانی
کرنے کا حق حاصل نہیں۔ ~~بھٹکے ہوئے کا نشانہ~~ اگر

جہاد کے ایک مرحلے سے پیچھے رہ جانے والے ہاتھ پکڑ کر
مستحق لچھے لے لوں گا، مطلقاً انکار کرنے والوں کا یہ لاوا

بانگیاٹ بیونا چا پیہ ۔ قدو بانن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لے لغور ہمار کو نہیں ماننے اور اس کے باوجود ڈھکائی سے
 اپنے آپ کو رسول اللہ کا پیرو کار بھی کہتے ہیں ۔
 قدو بانن اگر ہم مسلمانوں سے بانگیاٹ کو فروری
 خیال کرتے ہیں تو ہماری بھی پر ذمہ داری ہے کہ ان کا بانگیاٹ کریں
 اسوقت تک کریں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو مسلم کی ختم بندت پر لگان نہیں لے آئے
 حافظ ابسم الہی طہ

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ

سید الکبریٰ والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف حفظہ اللہ

میں نے لغور کنریزم حافظ ابسم الہی طہ اور جناب مفتی
 مولیٰ حسن ٹوٹلی رحمہ اللہ کی اس کو بڑھا پیہ ہیں
 مکمل طور پر عزیمت ابسم الہی طہ اور مرحوم مفتی مولیٰ
 حسن ٹوٹلی کے موقف سے اتفاق کرتا ہوں
 اسلام میں تبلیغ کے بہت سے اسلوب ہیں ۔ قطع
 تعلیق کا طریقہ یقیناً محرم طریقہ تبلیغ نہیں ہے ۔ لیکن زنا و فحش، حدیثین

ملحدین اور سیدائے نفس کے پیروں کی اعداد کے لیے طوطے نکلنے
 انہی کے سر پر بکھر خبیثہ کن طرح تبلیغ ہے اور تمام مسلمانوں
 کے قیام و پائشوں کے ساتھ بالخصوص اپنے نظریات پر مطمئن ہو کر اور
 منصوبہ قادیانیوں کے ساتھ اس طریقہ کو اختیار کرنا ہے
 از علم حافظ انعام اللہ علیہ

مولانا مبشر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ جامع مسجد قباء اقبال ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله
 من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له
 و من يضلل الله فلا هادي له و الحمد لله ان لا اله الا الله وحده
 لا شريك له و الحمد لله ان الحمد اعظمه و رسوله ارسله
 بالحق بشيرا و نذيرا اما بعد!

قال الله تعالى (ما كان محمد ابا احد من رجاكم و لكن رسول الله
 و خاتم النبيين و كان الله بكل شئ عليما و سورة الاحزاب
 محمد صلي الله عليه وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں
 لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو
 جاننے والا ہے)

قرآن مجید میں کائنات کے امام خاتم النبیین ^{علیہ السلام} کے آخری نبی ہونے کا قطعی
 ثبوت موجود ہے۔ اس لیے جو شخص بھی اپنی نبوت کا دعویٰ کرنے لگا وہ جھوٹا
 مرتد اور کذاب ہے

اللہ تعالیٰ نے روز اول ہی عالم ارواح میں تمام انبیاء سے یہ

دعہ لیا تھا۔

اگر میرے آخر الزماں پیغمبر کائنات کے امام تمھاری نبوت میں آجائیں تو تم نے اپنی نبوت کے تاج اتار دیئے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور نبوت کو تسلیم کر لینا ہے اور اگر تم نے الیہانہ کیا تو تم فاسقوں میں سے ہو جاؤ گے، حالانکہ الیہا ہو نہیں سکتا کہ کوئی اللہ کا سچا پیغمبر اللہ کی حکم عدولی کرے۔ بالآخر محال اگر الیہا ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کو یہ گوارہ نہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہونے ہوئے کوئی نبی الیہا دعویٰ کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور یہی الہی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ کے سچے بندوں کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتنے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں، تو جو شخص مفتری اور جھوٹا اور کذاب ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اتنی بڑی جسارت کرے، اور نبوت کا دعویٰ کرے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قد اخبیر اللہ سبحانہ و تعالیٰ فی کتابہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المتواترہ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی بعدہ لاقام بعدہ فمھو کذاب

أما دجال من ضال مضل

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان مجید میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں یہ خبر دے دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے تاکہ لوگوں کو علم ہو جائے، کہ ہر وہ شخص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا مفتری دجال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

کانف بنو اسرائیل تسبوا سبب الانبیاء و علما فعلت نبی خلفہ نبی و انہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء و فیکثرون۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے، جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

البتہ خلفاء و فرور ہونگے بکثرت ہونگے۔

(صحیح بخاری و مسلم)

اس بات میں کسی مسلمان کو کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین و علیہ السلام کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر مرتد ہے اور اس کو کوئی ماننے والا بھی کافر مرتد ہے

اور اس بات پر بھی مسلمانوں کا ایمان ہے تاکہ کوئی شخص اس شک و شبہ میں نہ رہے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو جو لوگ مجدد اور صالح سمجھتے ہیں وہ بھی کافر اور مرتد ہیں

جس طرح قادیان کے مرزائی کافر ہیں اسی لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں

جس طرح ان کے ساتوشل باسیغات ضروری ہے ان کے ساتھ مرزا

کو مجدد اور صالح سمجھتے ہیں، بیگناہ واجب ہے کیونکہ نبوت کے دعویٰ کرنے والے کو مجدد یا صالح سمجھنا بھی کفر و ارتداد ہے صہادق و صدوق امام الانبیاء خاتم النبیین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خبر دے دی تھی جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا

وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (ابوداؤد - نسائی - ترمذی ابن ماجہ)

آپ نے فرمایا میری امت میں تیس بڑے جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے،

مادانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

یہ انص صریح ہے کہ آپ کے بعد ہر غلی و بروزی نبی کا دروازہ بند ہے

اور لافنی جھٹس کا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا، تو حضرت علی نے عرض کی کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اترانہ لیس نبی بعدی۔

(نسائی - مسند احمد)

تمھاری میرے نزدیک وہ نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں

اور آپ نے روزِ روشن کی طرح دو ٹوک انداز میں اور بھی واضح کر دی
انا اُخِرُ الدُّنْيَا وَاخِرُ السَّاعَةِ

منزلِ فراد
لا نبي بعدی ولا امت بعدکم
میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

حیرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں آئے گی
آپ نے یہ بات دوپہر کے چمکتے سورج کی طرح بیان کر دی اور مثال دے کر
سمجھا دی تاکہ کسی کو کوئی شک و شبہ نہ رہے

ان مثلی و مثل اٰلِ ابْنِیَّاء مَنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَیْتًا فَاهْتَمَّ وَاجْلَهٗ اِلٰی
مَوْضِعٍ لِّبَنَاتِهِ مِنْ فَعَلَ النَّاسُ یَطُوْنُوهٗ وَیُعْجَبُوْنَ لَهُ وَیَقُوْلُوْنَ
حَقًّا وَصَدَقَ هٰذَا اَلْبَنَاتُ؟ قَالَ خَاۤءُ الْبَنَاتِ وَاَنَا خَاۤءُ الْبَنَاتِ
(متفق علیہ)

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے حسین و صیل
سجھ بنایا، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت
کے ارد گرد گھومتے ہیں اور اس کی عمدگی پر اظہارِ حیرت کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ یہاں اینٹ کی جگہ پتھر کیوں نہ کر دی گئی؟ پس وہ اینٹ
میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹوک فیصلہ صہادر فرما دیا کہ آپ خاتم النبیین ہیں
اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے
اور اس میں کوئی گنجائش باقی نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا رخنہ
باقی ہے

اور رب العزت نے یہ فیصلہ صہادر فرما دیا
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَارْتَمَتْ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
(سورۃ المائدہ)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمتوں
کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کر لیا ہے

اور تعالیٰ نے اس دینِ حنیف کو ناقص نہیں رکھا، اور نہ ہی کسی اور دین کی ضرورت ہے۔ ان دلائل کی روشنی میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ امام ابوہنبلہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی کسی دین کی ضرورت ہے لہذا مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا اور مفتری ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج کا فر اور مرتد ہے۔

اس کے پیروکار قادیانی اس کو نبی ماننے والے اور لاخوری اس کے مجدد ہونے کا دعویٰ کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں، ان سے سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی غمی، تجارت لین دین فرید و فروخت بند کی جائے اور ایسے مرتدوں کا مکمل مقاطعہ کیا جائے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انگریزوں کا ٹھکانا ہوا پورا ہے جو تناور ہو رہا ہے، اس ناسور کو جڑ سے کاٹ دینے میں ہی عافیت ہے، اسلام نے ایسے مرتد اور زندہ لوگوں کی سزا قتل رکھی ہے، اور اسلامی حکومت کا اولین فریضہ ہے کہ ان کو ارتداد کے زمرے میں قتل کر دیا جائے۔

جس طرح امیر المومنین حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ نے مسکین، لڑا، اسودانسی اور شامی نامی داعیانِ نبوت کو قتل کر دیا تھا اور ان کے ہاتھ کے لیے باقاعدہ لشکر کشی کی گئی تھی۔ اور اسی طرح مائنین زکوٰۃ کے خلاف بھی جنگ لڑی گئی اور ان کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہ برتی۔

اس کے باوجود کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرس کی امیر المومنین ان کے خلاف کیے جہاد ہو گا حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پیش کیا آپ نے ارشاد فرمایا:
أمرت ان اقاتل الناس حتى يشعروا ان لا اله الا الله وان

محمد رسول اللہ ﷺ ویقیموا الصلوة ویؤتوا الزکاة فاذا فقلوا
 عسوا منی دعاءہم وادعوا لہم بالاسم وحکمہم علی اللہ تعالیٰ
 (مستفول علیہ)

آپ نے فرمایا
 مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں جہاں تک وہ اس
 بات کا اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ
 میں اور غارت قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ کر لیں گے تو انہوں نے
 تمہو پر اپنے فون اور مال بچا لیے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا
 حساب اللہ تعالیٰ پر ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا
 تو فرمایا امیر المؤمنین میرا سینہ کھل گیا ہے۔ چلو ان سے جہاد کریں
 سب سے آگے میں تونگا

یہ ایک حقیقت ہے کہ اہلے مرتدین کے خلاف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کے فرامین واضح ہیں

قرآن و سنت کی روشنی میں علماء حق نے ان کے خلاف واضح موقف
 اختیار کیا اور ان کے خلاف فوثر تحریک چلائی جس میں انہیں کافر
 قرار دیا گیا

مجاہد ملت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ
 نے انہیں دندان شکن جوابات دیئے

اور یہاں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے
 مولانا ثناء اللہ علیہ الرحمہ کو مباہلہ کا چیلنج کیا کہ صیغہ سچے کی زندگی میں حلاوت
 سر جائے اتفاق کی بات کہ مولانا اسی دوران سخت بیمار ہو گئے اور موت و حیات
 کی کشمکش میں تھے، جب ہوش آتا تو پوچھتے کہ مرزا ابھی زندہ ہے

جواب ملتا کہ زندہ ہے تو فواتے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے گا
 اور مجھے موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مرزا حلاوت نہیں ہوگا
 انہیں سچائی پر اس قدر اعتماد تھا کہ اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ تھا
 اور ایسا ہی ہوا کہ مولانا کو اللہ تعالیٰ نے مکمل صحت و تندرستی سے نوازا،
 اور مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں بدترین حالت میں اپنی غلاطت میں لپکتا پتا

میر کر جمعہ میں مسید ہوا
اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پاکستان آکر ۱۹۶۸ء کو
سرگودھا میں اپنے خالق حقیقی کو جا ملے
قادینی اسلام، صاحب اسلام خاتم النبیین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اہل اسلام کے ہر لحاظ سے دشمن ہیں اور دشمنی میں کوئی حوصلہ نہ ہے
نہیں مرنے دیتے، اس لیے ان کا بائیکاٹ واجب اور ضروری ہے بلکہ اسلامی
قوانین کی روشنی میں ان کا قتل واجب ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یحیل ذم امری مسلم الا باحدی ثلاث
الشیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق بجماعت
متفق علیہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اسباب میں سے کسی
ایک سبب کے بغیر کسی مسلمان کا خون بہانہ مہلک نہیں ہے
۱۔ شادی شدہ زانی

۲۔ نفس کے بدلے نفس

۳۔ اپنے دین کو چھوڑ جانے والا اور جماعت سے کٹنے والا۔
مسلمانوں کی جماعت سے کٹ جانے والا واجب القتل ہے اور جو لوگ
اپنا دین نبی تعلیمات ہی مسلمانوں سے الگ کر لیں اور ہر وقت اور
ہر میدان میں مسلمانوں سے نبرد آزما ہوں تو ہر ایسے لوگوں کا
بائیکاٹ ضروری ہے، اور خلیفہ مسلمان ایسے لوگوں کو عدلاً قتل ہے
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حَتَّى يَبْدُلَ دِينَهُ فَاقتلوه

جس نے اپنے دین اسلام کو بدلے اس کو قتل کر دو
اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص اسلام جیسی عظیم نعمت
کو چھوڑ دے وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا اسلام نے قتل رکھی ہے

حقیقت تو یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جائے تاکہ فتنہ ختم ہو جائے
جیسا کہ قرآن ہے

والفتنۃ اشد من القتل
فتنہ قتل سے بھی زیادہ خطرناک ہے ،
حکومتِ ہند کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو جہاد قتل کر دے تاکہ فتنہ و فساد
ختم ہو جائے ، لیکن افنوس کہ پوری دنیا میں الیہا نظام خلافت موجود نہیں ہے
ان حالات میں اب ملتِ ہند کو فریضہ ہے کہ ان لوگوں کا مکمل پامیٹنگ
کیا جائے تاکہ اس فتنے کی عوصلہ شکنی ہو اور ان کے ساتھ ہر قسم کا لین دین
شاید بیاہ اور میل ملاپ ، تجارت و زراعت کو ختم کیا جائے
کیونکہ ایسے لوگوں سے تعلقات قائم کرنا بہت بُرا جرم اور ضارہ ہے
اللہ تعالیٰ کا یہ قرآن اس پر دلالت کرتا ہے

قال اللہ تعالیٰ (لا تتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن
یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئ) (سورۃ آل عمران ۲۸)
مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں
اور جو کوئی الیہا کرے گا وہ اللہ کی طرف سے کچھ بھی نہیں ہے
اس آیت میں واضح اشارہ ہے کہ ایسے کافروں سے مواصلت اور تعلقات
رکھنا حرام ہیں

قال اللہ تعالیٰ (یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
تلقون الہیم بالمودۃ وقد کفرا بما جاؤکم من الحق
(سورۃ الممتحنہ ۱۰))

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو
دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ
جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہو

قال اللہ تعالیٰ (یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا اباؤکم و اولادکم و اقرباءکم
ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن ینزلکم عنکم فادبواہم بظلمون
(سورۃ توبہ ۱۰))

ایسے ایمان والو اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ
 کفر کو ایمان پر ترجیح دیں اور جس نے بھی تم میں سے ان کو
 دوست بنایا وہی لوگ ظالم ہیں
 اور بھی بہت سی آیات اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، لیکن اسی پر اکتفا
 کیا جانا ہے۔ مدار حق نے اس بار میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے
 اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس سوال کی روشنی میں جو صفحہ ۱
 پر لکھا ہے اور جب کہ صورت حال بھی ایسی ہو
 کہ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا
 رہے ہوں اور وہ ان کے سیاسی اور اقتصادی وسائل پر قابض ہوں
 اور ان کی سکری اور سیاسی تنظیموں میں شامل ہوں اور بین الاقوامی
 سطح پر ان کے لیے بہت بڑا فطرہ ہوں، اور یہود و مسیحیوں اور
 نصاریٰ کے آلہ کار ہوں
 اور حکومتی سطح پر کسی قسم کی توقع نہ ہو کہ ان کے غلاف کوئی کارروائی
 عمل میں لائی جائے گی
 تو ان حالات میں ملت اسلامیہ پر واجب اور ضروری ہے، کہ وہ ان
 کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات اور مواصلات منقطع کریں
 اور ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین اور کاروبار و تجارت نہ کیا جائے

مبشر احمد مدنی

خطیب جامع مسجد قبا

74 - چنا ب بیک

مدیر اقبال پبلشرز لاہور

۱۴۱۶ھ
 مبشر احمد ولد عبد القیوم
 قائد الامن الاسلامیہ اندیشہ و تنظیم
 مسجد جامعہ خیر آباد لاہور

مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحسن لائبل الحدیث لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب والحمد للرجوع والمآب
 عقیدہ ختم نبوت تمام عالم اسلام میں مستحکم و مصدق ہے۔ اس عقیدہ پر کسی بھی
 نہایت سے نقب لگانا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور دشمنی ہے
 جو شخص اس کے انبیاء و المرسلین، سیدہ الاقرین والآخرین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر قطعی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
 اور جو ایسے مدعی نبوت کی تصدیق کر کے اس کے متبعین میں شامل ہو جائے
 وہ بھی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ عمر فاروقؓ، عمارؓ، ابوبکرؓ،
 مرزائی جو اپنے آپ کو مسلمان باور کرا کے اہل اسلام کو دھوکہ دیتے ہیں
 یہ اپنے کفر پر و سرکوبہ عتقاد کی وجہ سے مرتد بنی و نفاق کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں
 اور ان کا برعکس اہل حدیث نے اس فرقے کی ابتداء میں ہی تکفیر کر دی تھی
 جس پر خود مرزا قادیانی ملعون کی کتب شاہد ہیں۔ اور یہ اپنے کفر و عتقاد
 کو اسلام کا لبادہ اوڑھنا ہے کے لیے بڑے عجیب و غریب قسم کے دلائل
 وضع کرتے ہیں ایسے لوگوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔
 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: «مَنْ سَبَّكَ فَمَنْ آخَرَهُ اسْتَيْدَاكَ» [صحیح مسلم ۶/۶۱ سنن ابی داؤد ۳۲۱]
 میری اخیر امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تم سے ایسی باتیں بیان کریں گے
 جن کو نہ تم سے سنا ہو گا اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنا ہو گا

توان میں سے نیکے رضا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
 « یكون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم
 فبايكم وایاھم لا یفتنونکم ولا یفتنونکم »
 آخر زمانے میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو تم نے
 نہ سنی ہو گی نہ تمھاری باپ دادا نے۔ ان سے نیکے رضا کیسے ایسا نہ ہو وہ تم کو
 گمراہ کر دیں اور فتنے میں ڈال دیں۔

[سند صحیح مسلم ۷/۷ شرح شکل الآثار (۲۹۵۴) ۳۹۸، ۳۹۷/۷]
 سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
 « لن تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالا کذابا کلهم یکذب علی الاغتر وحیل ویرولہ
 آخرهم الامور الدجال ممسوح العين ایسی کاٹھا عین ابی رجبی »

[شرح شکل الآثار (۲۹۵۵) ۳۹۸/۷ صحیح ابن خزیمہ (۱۳۹۷) ۳۲۶، ۳۲۷
 المعجم الكبير للطبرانی (۶۷۹۸) ابن حبان (۲۸۵۶) وصحیح الحافظ فی الإصابہ ۲۷/۴]
 مگر قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال اندکذاب نکلیں گے ان میں سے ہر ایک
 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولے گا ان میں سے آخری کا نام دجال ہوگا
 جسکی دائیں آنکھ چھوٹی ہوئی ہوگی گویا نہ وہ ابو رجبی کی آنکھ ہے (یہ ایک انصاری شیخ)
 مذکورہ بالا حدیث صحیحہ پر غور متحمل سے واضح ہوا کہ روایات واضح کرنے والے،
 اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے افراد سے اپنے آپ کو
 بچانا چاہیے یہ گمراہی اور ملامت کا باعث ہیں فرقہ کافرہ قادریانہ میں
 یہ بات پائی جاتی ہے کہ ان کے بانی نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھ دی ہے

جس کے نبوت ان کی کتب میں موجود ہیں اور بڑے بڑے علماء جیسا کہ
 مولانا نذیر الدین شری رحمہ اللہ، مولانا محمد حسین بنیالوی رحمہ اللہ وغیرہ نے ان کے
 حجت اور تبلیغات کو اپنی اپنی کتب میں طشت از باغ کیا ہے جن کے دوانے کی
 دہائی چندان ضرورت نہیں ہے۔ ایسے افراد کے ساتھ مجالست، مناظرت،
 تجارت و معاملت اور مسلم ملک سے بالکلہ اجتناب کرنا چاہیے۔ سرزادہ دانی نے
 اپنی نبوت کو نبوت کا زینہ فراہم کرنے کے لیے قرآن و سنت میں تحریفات و تبلیغات
 کا راستہ اپنایا ہے اور نادیدہ بارہ، افتر آتش فاسدہ، احوال کا سلسلہ
 اور معاصم باطلہ کا لبادہ اوڑھ کر عوام انکس کو اسلام سے برگشتہ کیا ہے۔
 ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے «عواذی انزل علیک الکتاب منہ آیات حکمات» اچھے اور برا الالباب
 تک شہادت کی پھر فرمایا «فاذا رأیتم الذین یسبعون مائتہ منہ
 فادخلوا الذین سمی اللہ فاحذروہم» جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو
 مائتہ ہاتھ کے پیچھے گنتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے
 [سنن ابی داؤد کتاب السنۃ (۴۵۹۸) در لیل النبوة بلقیع ۱/۴۵۵]
 کتاب الاعتقاد ص ۱۱۸، ۱۱۹، صحیح بخاری کتاب تفسیر (۴/۴۷۷)
 امام ابو داؤد صاحب السنن نے اہل الأھواء (مبتدعین و فرہم) سے
 اسلام نکالنے کے ترک کا یوں باب باز رکھا ہے کہ باب ترک السلام

اپنا مطلب کشید کرنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ڈرا پایا ہے۔ لہذا قادیانی سے
قرآن حکیم کی ختم نبوت دلائل آیات کو اپنی اصول و اہم راہ دکھانا سب سے بڑا گناہ
اپنی جعلی نبوت کشید کرنے کی سعی حاصل کی ہے۔

اور ایسے لوگ جو مرتد، کفار، خالک، منافقین ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے تعلقات قائم کرے۔
انہیں دل دوست بنائے سے منع کیا ہے۔ اس کا دہاری ثعلابی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوعًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا أَلْكَابَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارُ أَلْبَابُ الرَّعْوِ وَالْخُرُوفِ إِنَّ كُنتُمْ مَوْعِظِينَ ۝ [مائده: ٥٧]

۱۷ ایمان والو جو تم سے پہلے تھا۔ یہ سچ ہے۔ تم کو دوست نہ بناؤ۔ انہوں نے

مستحار دین کو کفیل کو دینا رکھنا ہے کہ اس کو نکال دے عی رجا ڈا اگرم ایمان والے ہو۔

ولاء وبراء ایک اسلامی معنی ہے جس کی بنیاد ایک مسلم کا رشتہ، تعلق ایک مسلم سے ہی ہوتا

چاہیے احمد تمام کافرین، ملحدین، شرکین، زندیقین کے ساتھ اس کا کل طور پر رشتہ ناظم

منقطع ہو جانا چاہیے کیونکہ یہ رشتہ میں کفار اسلام اور اصل اسلام کا استہزاء ہے

سعدان کہ صدکیت میں کوئی دقیقہ فراڈ نہ آست پس رتے۔

۱۲۰ بار می خوانی « و ما نزل علیکم فی الکتاب ان اذا اسقمتم الجاهات الله یفر بها

وَسْتَغْفِرُكُمْ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اُولِيْ اَلْبَالِ

[النسبہ: ۱۴۰] اور یقیناً اس کے کتب میں صحف اور نازل و دی کے

جب ہم اللہ کی آیات کے ساتھ سفر کرے کیا جاسا ہے لہذا اس سفر اور مذاق کیا جاسا

گو ایسے لوگوں سے سائنس مت بچھو ایمان نہ کہہ کہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو

بہ شک نہ اس وقت ان جیسے ہو گئے۔

دوسری جگہ فرمایا، "فلما تغلب بعد الذکری مع الحق و الظالمین" [انعام : ۶۸]

نصیحت کے بعد ظالم قوم کے ساتھ صفت بیچو۔ لہذا ظالم لوگوں کے ساتھ
 مخالفت، نشست و برخاست نہیں کرنی چاہیے یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفت فرمادی ہے۔
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بانٹکاٹ کر دیا تھا
 جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جن کے بارے اللہ نے قرآن میں فرمایا :
 «وَعَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْ يُقْبَلُوا» حتیٰ اذا ضاقت علیہم الارض بما رحت
 وضاقت علیہم أنفسهم وظلوا ان لا یسلجوا فی النار الا الیہ « [توبہ : ۱۱۸]
 یہ ہیں صحابہ کعب بن مالک، رارہ بن ربیع، لہوہ بن جہاد، ابیہ تھے۔
 یہ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں جا کر بھی ہوتے تھے لہذا بازاروں میں جس جگہ لگاتے تھے
 لیکن ان سے کوئی شخص بات بھی نہ کرتا تھا مسلمانوں نے ان سے سلام کہہ
 نشست و برخاست کو ختم کر دیا تھا۔ لہذا حکم قرآنی ان پر نہیں اپنی وصیوں
 کے باوجود تنگ کر دیا گئی تھی یہ تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ۴/۴۳۶ ۴۳۷
 مطبوعہ دار السلام مدظلہ کریں۔
 یہ شاطعیان پر بھی دن رات جاری رہا۔ وہ تو مسلمان تھے صرف مختلف جہاد
 کی وجہ سے۔ یہی دن ان سے قطع تعلقی اور سلام کہہ بندھوا لہذا جو اپنی
 بیوی کا دعویٰ پر بھی حوالہ دے کر انگریز کی حمایت و طرفدار بن گئے تھے
 شرک جہاد کا فتویٰ دے چکا ہے تو اس کے ساتھ قطع تعلقی
 اور بانٹکاٹ بالادلی لازمی، حتیٰ لہذا فردری ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کے متبعین خواہ
 وہ لاہوری مرزا کی محو پا قادیانی ہو وگرنہ کفار و مشرکین ان سے تعلقات رکھنے والے
 انہی کے مثل ہیں۔ ان سے سلام کہہ کرنا، نکاح، شادی، بیابانہ فحش کی تقریبات
 میں شرکت کرنا، ان سے درسی تعلقات قائم کرنا اور اپنے کاروبار میں شرکت اور
 کرنا جہاد کے حرام محض ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کسی وقت بھی تعلقات
 کی بنیاد پر مخالفت و سناکھٹ ناجائز اور قطع حرام ہے۔
 ان کی مادی سعادت، وسائل و ذرائع میں تعویب اور اقتصاد و کاروبار میں شرکت

مسکری و تنظیمی معاملات میں عملہ داری، اسلام آباد اصل اسلام کے ساتھ نفاذ
 ہے۔ ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور دکانوں سے فریم و فرخت بند کر دی جائے۔
 ان کے سکولوں، کالجوں، اکیڈمز اور سنٹرز میں تعلیم و تعلم سے مکمل اجتناب
 کیا جائے۔ ان کے ریستورانوں، ہوٹلوں اور تعلیم گاہوں کو کنٹرول میں لے کر
 ادارے سمجھ کر انتہائی محتاط رویہ اپنایا جائے اور واداری اور حسن سلوک
 قائم کیا جائے۔ اِلَا یہ کہ داعیان اسلام ان کو صحیح اسلام کی دعوت دیں
 اور اپنی اگلی نئی نذر سے مذہب اسلام سے عقیدت سے نکالنے کا جدوجہد کریں۔

حفظا عندہ والہ اعلم باللہ
 نثر ابو الحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام
 ۷۹/۶/۷۹
 ۱۴۲۰/۵/۳



مولانا عبد الولی صاحب حفظہ اللہ دار السلام لاہور

مجھے شیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کے جواباً باصواب سے اتفاق ہے۔

عبد الولی

دار السلام لاہور

حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ
 مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عام کفار کے ساتھ تاجرانہ تعلق اور دیگر بعض معاملات میں میل جول
 کا جواز ہے لیکن قادیانیوں کی حیثیت دوسرے کافروں سے یکسر مختلف ہے۔
 یہ لوگ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن یہ چونکہ استعمار

کا پورا ہے اور استعماری قوتیں اور ان کے ایجنٹ اب بھی ان کے پشت پناہ ہیں، اس لیے یہ اپنے آپ کو نہ صرف یہ کہ کافر اور امت مسلمہ کے مقابلے میں سرزائی یا قادیانی امت تسلیم نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو بالخصوص مغربی ممالک اور یورپ وغیرہ میں اپنے کو اصل مسلمان باور کراتے ہیں۔

بنا بریں ان سے معاشرتی و تجارتی تعلقات رکھنے میں ان کو سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ اور مرتد بنانے کا موقع مل جاتا ہے اور اس طرح مغالطوں اور فریب دہی مسلمانوں کو دین اسلام سے منحرف کرنا ان کے لیے آسان ہے۔

اس لیے عام مسلمانوں کو ان کے دام ہم رنگ زمین سے بچانے کے لیے سداً للذریعہ کے طور پر ان سے تعلقات رکھنا، ان کی معاشرتی تقریبات میں شرکت کرنا اسی طرح ان کی مصنوعات وغیرہ کی خریداری، یہ سب ناجائز ہیں۔ ان سے نفرت و کراہت کا اظہار ضروری ہے، یہ ہماری دینی غیرت کا تقاضا بھی ہے اور عام مسلمانوں کو رعنی کی دسپہ کاریوں سے بچانے کے لیے بھی ناگزیر۔

حافظ صلاح الدین یوسف
 مدیر شعبہ تحقیق و تالیف دارالاسلام
 مشیر و فاقی شرعی عدالت - پاکستان
 ۲ جون ۲۰۰۹ء

شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیہ وسلم علی خاتم الانبیاء و المرسلین
 محمد و علی آلہ و سلم
 کے تحریک کردہ فتویٰ سے اتفاق کیا ہوں الجوان کفیع اللہ المؤمنین

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : مستر مولانا حافظ صلاح الدین پروف حفظہ اللہ نے
قادیانہوں سے قطع تعلق اور ان سے معاشرتی تعلقات کا واسطہ
خود کھینچ لیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ ارشاد الحق اثری مکتبہ

مولانا محمد عثمان منیب صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور مولانا آصف اقبال صاحب حفظہ اللہ

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتے ہیں، تاہم جہاں انہوں نے
ناجائز کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں "حرام" کا لفظ زیادہ مناسب ہے اور جہاں ضروری
کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں لفظ "فرض" زیادہ موزوں ہے۔ محمد عثمان منیب
دارالسلام لاہور
آصف اقبال
دارالسلام لاہور

مولانا عبدالحق صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

مجھے فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے،
ابوالحسن عبدالحق
دارالسلام لاہور

مولانا محمد عبد الجبار صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

اللہ العظیم البصیر

قرآن کریم، اللہ تعالیٰ کے طرف سے نازل کردہ آخری آسمانی کتاب اللہ عزوجل محمد کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ قرآن مجید کے نزول آمد محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ان دونوں کی مین و عنی اطاعت و اتباع، تاقیامت ہر
مرد اور عورت پر فرضی ہے۔ جو کوئی ان دونوں سے، یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے
سر مو انحراف اور روگردانی کرے گا اسی کے ایمان میں خلل ہے۔ کجا یہ بات آمد
کجا یہ کہ کوئی شخص خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاتم الانبیاء والمرسلین
ہونے کا انکار کرے اور ایک ایسے شخص کو نبی تسلیم کرے جسے ایک شریف
انسان کہنا بھی مشکل ہے۔ قیلاً للعجب!

ہمارے عقیدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرنے والا شخص دجال، کذاب اور دائرۃ اسلام سے خارج، نیز یکطرفہ ہے۔ اب جو شخص ایک دجال و کذاب کو نبی تسلیم کرے وہ بھی مرتد اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے تا آنکہ وہ دوبارہ کلمۂ شہادت کا۔ خلوص دل سے۔ اقرار کرے۔

مرزا قادیانی نے قرآن مجید فرقان حمید کی "من مانی تررد دل پسند" تو جیسے کہ ہیں "رد دین" "کافی نبوت" "کسید کرنے کی قبیح حرکت کی ہے۔ بنابرین اس کی امت کافر و مرتد" کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات و معاملات شرعی و اخلاقی طور پر ناجائز اور حرام ہیں۔ صرف ایک صورت میں ان کے ساتھ تعلق رکھنا درست ہے کہ انہیں دائرۃ اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دینا مفہوم صحیح۔

میں نے موسم الاخ السیخ ابوالحسن بشیر احمد ربانی حفظہ اللہ، محرم ورمضان جناب حافظ صلاح الدین حفظہ اللہ اور عرض جناب۔ محمد صدیق صاحب حفظہ اللہ کے فرزے بالتفصیل جبکہ دیگر علمائے اربع کے فتاویٰ جات کا بھی کسی حد تک مطالعہ کیا ہے۔ میں علی وجہ البصیرت ان تمام علمائے کرام کے فتوؤں سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور حق سے ہٹے ہوئے عام گم گشتہ منزل لوگوں کو دین حق کی طرف بلانے کی خلوص دل سے دعوت دینا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیدہ توحید و عقیدہ ختم نبوت پر کما حقہ ایمان لانے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اسی عقیدہ پر ہمیں زندہ رکھے اور اسی شیخ، شیخ اور گم گشتہ عقیدہ پر ہی ہمارے موت آئے۔ آمین یا رب العالمین۔ و صلی اللہ علی النبی و آلہ و سلم و علیٰ اٰزواجہ اُمہاتہم الیوم الذی العبد المذنب الفقیر لغفران ربہ الفقیر

۲۰۰۹ء / ۱۴۳۰ھ / ۱۴/۹/۱۴۳۰ھ

ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار دار السلام للہ

حافظ محمد عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ مرکز اہلحدیث راوی روڈ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے اُن میں سے ایک بہت بُرا فتنہ "قادر باغیت" ہے
ہر مسلمان مرد و عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ لوگ بلا شبہ حاضر و سرگزشت
راقم الحروف اس مسئلہ میں اپنی جماعت کے جید کبار علماء کرام کے
مدلل تفصیلی فتحوں سے متفق ہیں۔

مثل : الشیخ مفتی حافظ صلاح الدین یوسف صاحب
الشیخ مفتی حافظ عبد الستار حماد صاحب
الشیخ مفتی مبشر احمد ربانی صاحب
حفظہم اللہ

العبد ~~فیاض~~ فیاض
حافظ محمد عثمان مدنی الموافق: ۱۱/۷/۱۴۳۰ھ
خطیب مرکز اہلحدیث
۱۰۶- راوی روڈ لاہور

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، آپ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید
آخری کتاب اور امت مسلمہ، آخری امت ہے۔ آپ کے بعد نبوت کا ہر دعوے دار جھوٹا ہے، کذاب اور دجال ہو سکتا ہے۔ اس کا
صداقت و نبوت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، ایسے میں کسی جھوٹے دعوے دار سے نبوت کی دلیل طلب کرنا بھی غلط اور کفر کے مترادف
ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ دین ہدیٰ آپ ﷺ پر مکمل ہو چکا۔ آپ پر دین کے اکمال و اتمام کے بعد رشد و ہدایت کی خاطر کسی اور کی

طرف رجوع کرنا بھی صحیح نہیں، مرزا غلام احمد قادیانی لعنہ اللہ علیہ نے بہت بڑی جسارت کی کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے پیارے رسول کے تاج ختم نبوت کو چرانے اور دین کی تکمیل کے اعزاز کو چھیننے کی کوشش کی۔ علماء اہل حدیث نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی خباثتوں اور فتنے کا احساس کیا اور پھر اس پر پورے برصغیر کے علماء کرام کے متفقہ فتویٰ کو جاری کیا۔ بعد ازاں ہر دور میں مرزائیت کے حربوں، فتنوں اور خباثتوں کے مقابلے میں مصروف کار رہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے اسلام اور مسلمانوں کے دلی و دہنی طور پر مخالف، دشمن اور ضرر رساں ہیں وہ ہر ہر قدم پر اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کو نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں، ان حالات میں مرزائیت کے فتنے کو سمجھنے، عوام کو سمجھانے کی اشد ضرورت ہے۔ خصوصاً عوام کو ان کی چالوں اور بیٹھے زہر سے بچانے کی خاطر ان کے مقاطعے یعنی ان سے علیحدگی اور بچاؤ کی مہم ضرور چلانی چاہیے۔ ان کے ارتداد و کفر اور اسلام و ملک دشمنی سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ انہیں بتانا چاہیے کہ مرزائی شرعی اور قانونی طور پر کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم اقلیت کے حکم میں ہیں۔ ان سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے تاکہ وہ مرزائیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

والسلام

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

۱۶۲۰/۸/۱۴

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

دارالافتاء جامعہ اہلحدیث چوک والگرن

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ

الحمد لله الذی انزل علی عبدہ الکتاب فیما بلا اعوجاج وجعلہ عصمة لمن تمسک بہ و اعتمد علیہ فی الاحتجاج و اوجبت فیہ مقاطعة اهل الکفر والشک باصباح الشريعة و المنعاج والصلوة والسلام الاتمان الالامان علی لہاتم النبیین والمرسلین فہم الذین منقذ اللہ ظلام الکفر والشک ہما معہ من السراج و علی آلہ واصحابہ الذین جاهدوا اهل الکفر والزندقۃ و باینہم من غیر استنجا۔ اما بعد

الجواب بعون اللہ الملت الفتح الوہاب منہ الصدوق والصواب
سوالات کا جواب تحریر کرنے سے قبل نامناسب نہ ہوگا کہ مرزا قادیانی کے اسلام دشمنی تحریک کا پس منظر اور اس کے سیاسی افکار و کردار پر ایک چمکھلائی ہوئی نظر ڈالی جائے تاکہ جواب کا یقین اور اہمیت کا آسانی ادراک ہو سکے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ برصغیر ہندوستان میں برٹش سامراج کے خلاف شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ متوفی ۱۷۰۱ کے مسلسل جدوجہد رواں دواں تھے اور اس کے نتیجہ میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں استقلال وطن کے جوش و خروش کے ساتھ ہی برطانویوں اور مجاہدین نے اسلامی حمت کا ایسا فقہ المثال جوش و خروش دکھلایا کہ برٹش سامراج سٹ پٹا کر رہ گیا اور اسے اپنے تاریک مستقبل کے لئے پڑ پڑ گئے اور اسے جنگ آزادی کے اسباب سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ چنانچہ دس سال کے تحقیقی کے بعد اہل حدیث کے اذیہ دشمن ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے برٹش حکومت کو یہ رپورٹ پیش کی۔

ہندوستان میں ہماری بغاوت کے لیے پشت اپنے علماء کرام کر رہے ہیں جو عام مسلمانوں
کا روش سے ہٹ کر اپنے پیغمبر [صلی اللہ علیہ وسلم] کے طریق پر چلنے والے ہیں اور عام لوگ
ان کو وہابی کہتے ہیں اور میرے نزدیک وہابی اور باغی دونوں ہم معنی الفاظ ہیں
ہماری حکومت کو چاہیے کہ ان علماء کے اثر کو ختم کرنے کے لیے اقدام کرے

ہمارے اندر ہیں مسلمان مترجم صادق علی

ٹکاکٹر پنٹر کے اسے مشورہ کے بعد برٹش سامراج نے اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے ان علماء کرام
اور ملت اسلامیہ کے خلاف کئی ایک سازشیں تیار کیں۔ سچہ منجھ ان کے ایک یہ قادیانی
مؤلف قادیانی نے ملت اسلامیہ اور مسلمانان عالم کے خلاف برطانوی سامراج کے استیقام اور
دوام کے لیے اپنے ساری قلمی، فکری، مالی اور سیاسی توانائیاں بیدریغ وقف کر دیں۔ برٹش
سامراج کو اپنی وفاداری اور اخلاص کا یقین دلانے کے لیے نہ صرف جہاد گاہ کے نسخہ دعویٰ کر
دیا۔ بلکہ سلف و خلف کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت پر براہ راست حملے سے گریز تک نہ کیا۔
مرزا قادیانی برٹش استعمار کے استیقام اور دوام کے لیے کس قدر بیتاب، انتہک فخلص مگر
مگر پر جوش و فادار تھا۔ ملاظہ فرمائیے۔

۱۱ اخلاص اور پر جوش و فاداری - ۱۸۹۱ء کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے کو گورنر کو چھٹی بھجوائی جس میں لکھا
مرزا صاحب نے ہم فروری ۱۸۹۱ء کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے کو گورنر کو چھٹی بھجوائی جس میں لکھا
میری اسے درخواست سے جو حضور (پیغمبر گورنر) کے خدمت میں مع اسما و مریدین
روانہ کرتا ہوں۔ مرزا صاحب کہہ کر اگرچہ میرے ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور
میرے بزرگوں نے محض صدقہ دل اور اخلاص اور جوش و فاداری سے سرکار انگریزی کی
خوشنودی کے لیے کیے ہیں عنایت خاصہ مستحق ہوں.... صرف التماس یہ ہے کہ
سرکار دولت مدار ابے خاندان کے نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے
ایک وفادار، جانثار خاندان ثابت ہو چکی ہے۔ جس کے نسبت گورنمنٹ عالیہ کے
مقرر حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے اپنے چٹیاں میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ
قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اسے خود کا شتہ
پورے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط سے کام لے۔

مذکورہ چھٹی میں مزید لکھتے ہیں
بہل جماعت احمدیہ [ایک ایسے جماعت] جو سرکار انگریزی کے نمک پر درہ
اور نیک نامی حاصل کردہ اور موردِ مراعہ گورنمنٹ ہے۔

تبلیغ رسالت جلد ۶

گورنمنٹ سے وفاداری - مرزا صاحب لکھتے ہیں
میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی
کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنادیا ہے۔ اول والد صاحب کے اثر
نے۔ دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، تیسرے خد تعالیٰ کے الہام۔ میں اس بات کا فیصلہ نہیں
کرتا کہ گورنمنٹ محسنہ کی خیر خواہی اور ہمدردی مجھے زیادتی ہے یا میرے والد کو۔

عاجزانہ درخواست، ۲۰ ستمبر ۱۸۹۹ء

گورنمنٹ انگریز کی حمایت۔

اسلامی جہاد جو کہ تبلیغ اسلام اور اسلامی ریاست کی حفاظت کا ضامن اور اس کی توسیع کا باعث ہے کے خلاف اپنی سعی نامشکوہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

میں نے صد ہا کتا بید جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب اور مصر اور بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ انگریز کی نائید میں شائع کیں۔ باوجود اس کے میری یہ خواہش نہیں کہ اس خود نگار کی گورنمنٹ کو اطلاع دیں یا اس سے کچھ صلہ مانگوں۔ تبلیغ رسالت جلد ص ۶۶

قادیانی تحریک کی ڈھال :-
فی الواقعہ گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے جس سے بچے احمدی جماعت آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے۔۔۔۔۔ جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت پھیلتی جاتی ہے۔ ہمارے لئے تبلیغ کا ایک میدان نکلتا ہے۔ قادیانی آرگن۔ الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵

نہ مکہ میں نہ مدینہ میں :- مرزا صاحب کا وضاحتی بیان :-

میں اپنے امام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں۔ نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل میں نہ اس گورنمنٹ میں۔ جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔ تبلیغ رسالت جلد ص ۶۶

یک جان دو قالب :- خلیفہ قادیان کا وضاحتی بیان :-

سلسلہ احمدیہ گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ ہمارے حالات اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کے ترقی کے ساتھ ہمیں بھی آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور اس کو خدا نخواستہ انگریزوں کو نقصان پہنچے تو اس صدمہ سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ الفضل ۲ جولائی ۱۹۱۱ء

گویا کون کہتا ہے ہم نہیں جدائی ہوگی۔ یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔

مجاہدین ۱۸۵۷ء کے خلاف مرزا صاحب یوں زیر اظہار ہیں :-
جب ۱۸۵۷ء کے سوا کچھ دیکھتے ہیں (اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں کو دیکھتے ہیں جنہوں نے عام طور پر یہ لگادی تھی۔ جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہتے تھے۔ تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ سب مردوں تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے۔ جن میں نہ رحم تھا نہ عقل تھی نہ اخلاق نہ انصاف، ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور عریضوں کی طرح اپنے حسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا (اور اس امام جہاد رکھا۔۔۔۔۔ بلاشبہ ہم یہ داغ مسلمانوں خاص کر اپنے مولویوں کی پیشانی دھو نہیں سکتے کہ وہ مذہب کے پردے میں ایک عظیم گناہ کے مرتکب ہوئے جس کی ہم کسی قوم کی تاریخ نہیں دیکھتے۔ ازالہ اوہام ص ۳۹۰ و ۳۹۱

غلام مرتضیٰ گکوار
مرزا غلام احمد قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے خلاف انگریزی حکومت کو بچاس گز مسوار بطور امداد پیش کئے تھے۔ تحفہ قیصر ص ۱۶
ڈھال اور تلوار :- قادیانی آرگن الفضل کے حوالہ سے ص ۳۳ پر ڈھال کا ذکر آچکا ہے۔ اب تلوار کا حوالہ دے رہے ہیں۔
جب انگریزی افواج نے عراق پر حملہ کیا تو مرزے کے بیٹے اور خلیفہ بیٹرا الدین محمود نے اس خوش میں بیان دیا۔ کہ عام سپاہیوں کو قطعہ دیتے ہیں کہ ہم انگریزی حکومت کا تعاون کرتے اور اس کا فتح پر خوش مناشے ہیں ہم کبھی خوش نہ بنائیں۔ ہمارے امام (مرزا قادیانی) نے فرما رکھا ہے کہ میں مہدی ہوں اور حکومت برطانیہ

میری تلوار ہے۔ اس لئے ہم خوش منانہ میں حق بجانب ہیں۔ ہم اس تلوار کی عراق میں جھک دینا دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ یہ تلوار کونسی ملک شام اور ہر جگہ یہ تلوار چمکتی دکھائی دے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر طاؤس حکومت کے لئے کی تائید و نصرت فرشتے نازل کر دیئے۔۔۔ الفضل، دسمبر ۱۹۱۸ء

مقدم احسان الہی ظہیر شہید بنوری ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء اور مقدم اختر کے مطابق قادیانی تحریک پر صغیر پاک و سہد میں انگریزی (اسلام) کے سرپرستی میں شروع ہوئی۔ اور اس کی مشہور جہوئی نبوت کا کڑا گڑھا جابا انگریزی حکومت نے اسے ہر طرف سے محفوظ دیا اور اسے سایہ عاطفت میں یہ خوب پہلی بھولی اور پروان چڑھی۔ اس کا مقصد وحید قرآن و رسالت کی اساس پر مسلمانوں کے اندر انتشار و اشتقاق پیدا کرنے امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا ہے۔ اس ناپاک مقصد کے تکمیل میں کے لئے مرزا قادیانی قرآن مجید کا سہارا لے کر انگریزوں کو اولی الامر قرار دیا اور اس سے مرزا داروں کا جنر و قرار دیا، جماد ہالیف کو منسوخ اور ورام قرار دیا تاکہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے حریت و آزاری کے خیالات اور اسلامی غیرت و حمیت کو فتنہ کر کے ان کو ہمیشہ کے لئے انگریزوں کے غلام بنایا جاسکے۔ مرزا قادیانی نے اس پر کتنا نہیں کیا بلکہ چاہا کہ اکناف عالم مسلمان ہیں انگریزوں کے تابع ہو جائیں۔ اس کے لئے اس نے ہزار ہا روپے خرچ کر کے کتابیں طبع کروائیں اور انہیں مہر شام، عرب اور افغانستان میں بھجوا دیا اور انگریزی حکومت کے انتظام اور دوام کے لئے مسلم ممالک میں انچاس سو ستر ہزار فوجیں بھیج دیں اور حکومت کے انگریزوں کو میرا کہنے جانے تاکہ مسلمانان عالم انگریزی سیاست کے آلہ کار بن جائیں۔ مقدم انقبال نے سچ فرمایا۔ قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کے دشمن ہیں۔

مقدم انقبال کیسے کہی بات کہہ گئے
فتنہ ملت بیضا ہے اما مت اس کی۔ جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے
یہ ہے مرزا قادیانی کی تحریک سیاسی پس منظر اور کردار۔ اب سوالات کا جواب پیش خدمت ۱۸۸۰ء
مذکورہ بالا سچ منظر میں

مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ اپنے دعوائے نبوت و رسالت، کفریہ عقائد شرعی عقائد میں من مانی تاویلات فاسدہ، شرعی احکام میں تبلیغات کا سبب و مصلحت کے خلاف دشنام اور ہتھکڑیاں۔ علماء و مفتوحین خلاف ہرز سرائی۔ عالم اسلام کی خلافت کا یہ اور ہر ایش و غیرہ اسلام دشمن حکومتوں اور تنظیموں کے ساتھ مواضع سیاسی اور حربی رابطہ کی وجہ سے خود اور بیعت کنندگان مرتد اور واجب القتل اور ان کی نسلیں دائرہ اسلام سے خارج اور بدگنہ کاغیر ہیں اور ان کو مسلمان سمجھنے والا ہی کہہ کرے ان وجوہ کے اقدار سببہ اور شیعہ کے وجہ سے حاجات احمدیہ کے بنوں طور و نصف قادیانی، لاہوری اور ربوی کا مکمل تقاطع (دشمنی بائیکاٹ) نہ صرف جائز بلکہ شرعاً فرض عین ہے۔

عقیدہ ظہم بھرت : عقیدہ ظہم نبوت تمام عالم اسلام میں مسلمہ، مصروفہ اور اجتماعی عقیدہ ہے۔ اس میں عقیدہ ہر کسی جہت سے یا تاویل سے نکتہ لگانا اسلام اور اصل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور سنت تربیت عداوت ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے جو قرآن و احادیث کی لفظوں صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے اور ان میں کسی تاویل کی سرے سے کوئی گنجائش نہیں چنانچہ قرآن مجید میں نص جلی ہے

ماکان فہدا با احد من رجا لکم و لکن رسول اللہ و خانم النبیین و کان اللہ لکل شیء علیا الا حزاب و قد نسی اللہ علیہ السلام تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تھے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور ظہم کرنے والوں میں سے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر یوں رقم فرماتے ہیں

فمنذ لایک نص فی انہ لاینبی بعدہ و اذا کان لا ینبی بعدہ فلا رسول بال طریق الاولی والاخری لان مقام الرسالۃ اخف من مقام النبوة فان کل رسول نبی ولا ینعزل عن و بذات و ورد الا حدیث المتواترة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابة یہ آیت میں نص ہے نبوت میں نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جب کسی نے نبی کا مکان

نہیں تو رسول بالاولی والاخری نہیں آئے گا کیونکہ مقام رسالت بنسبت مقام نبوت کے اخص ہے صحابہ کی ایک جماعت سے رسول احادیث متواترہ اسے معنی کو ثابت کر رہے ہیں۔
اعتراف۔ خاتم تالی ربہ کی وجہ سے کہ معنی میں ہے۔ پس خاتم کا ترجمہ ختم کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ مرزا صاحب کو اعتراف ہے کہ خاتم کا معنی ختم کرنے والا ہے چنانچہ لکھتے ہیں

فصل اول علیہ وسلم خاتم النبیین مگر وہ رسول اللہ ہے ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت صاف دلائل سے کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلعم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ ازالہ اوہام

من لم یطبع اول مصنفہ مرزا صاحب بزرگ لکھتے ہیں

ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخاتم النبیین الا تعلم ان رب الوصیم المتفضل سنی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله لا نبی بعدی بیان واضح للخالصین للطلابین۔ حاشیہ البشری مصنفہ مرزا طبع لاہور ص ۳۲۔

اعتراف۔ خاتم کا معنی نبوت کو بند کرنے والا نہیں بلکہ خاتم کا معنی افضل ہے۔
جواب۔ خاتم کا معنی بند کرنے والا ہی ہے۔ ورنہ معترف مرزا صاحب کے درج ذیل بیان کے وضاحت فرما کر اسی طرح پر برسر پیدائش ہو کر دینی جہاں کہ سب سے پہلے آئے ہوں نبی ہو چکا ہوں۔ میرے ساتھ ایک لڑکے پیدا ہوئے جن کا نام جنت تھا پتہ وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میرے نکلا تھا اور میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاول تھا۔ تریاق القلوب ص ۳۹
اب معترف بتائے کہ مرزا صاحب نے اپنی اس عبارت میں خاتم کا معنی بند کرنے کے معنوں میں استعمال کیا ہے یا افضل کے معنوں میں مگر

معم جانتے ہیں آپ کو اور آپ کی زبان کو۔ وعدہ میں ہیں ہی گذر کر دیکھئے موسم بہار کا۔

اسی ایک دفع پراکتفا کرتے ہوئے احادیث میں حاشیہ ص ۳۲۔
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبل کشل رحیل بنی بیتا حاسنہ واجملہ الامونج اللبنة من زادی فجعل الناس یطوفون بہ وشعبون لہ ویقولون علا وضعت هذه البنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبیین صحیح البخاری باب خاتم النبیین ج ۱ ص ۱۰۷ و صحیح مسلم باب کونہ خاتم النبیین ج ۲ ص ۲۲۸۔
وتفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۹۳۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میری اور محمد سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے بڑا اچھا اور خوبصورت محل بنایا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ لوگ اس کا طواف کرتے اور تعجب کرتے ہوئے کہتے کہ یہ جگہ کیوں چھوڑ دی گئی ہے آپ نے فرمایا میرے وہ اینٹ ہوں اور میری بعثت اب یہ عایشہ ہر لحاظ مکمل ہو چکا یعنی محمد پر نبوت ختم ہو چکی اور میں خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہوں۔

(۲) عن جابر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا العاقب انا الماحی الذی یحو اللہ بی اکلک وانا الخاشر الذی یحشر الناس علی قدیمی وانا العاقب صحیح البخاری باب اسماء النبی ج ۱ ص ۱۰۷ و زاد یونس فی روایتہ اللہ لیس بعدہ نبی وقال فی الفتح لکن وقع عند الترمذی وغیرہ بلفظ لیس بعدی نبی۔ حاشیہ بخاری ص ۱۰۷۔ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں۔ احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا۔ میں وہ حاشر ہوں کہ میرے قدم ہر گونہ کافر کو مٹا دیں گے۔

(۳) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بکسب العلم وجمع الکلام ونفرت بالرعب واحتلت لی الخنام وجعلت لی الارض مسجدا وظہورا وارسلت الی الناس الخلق کافۃ وختمت لی اللیبون۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ من حدیث اسماعیل بن جعفر وقال الترمذی

حسن صحیح۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۹۳ و مسلم ج ۱ ص ۱۰۷ باب فضائل سید المرسلین ص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے چھ باتوں میں جملہ انبیاء علیہم السلام فضیلت دیا گیا ہوں (۱) کلمات جامع مجھے ہی ملے ہیں (۲) فتح دیا گیا ساتھ رعب کے (۳) حلال کے کتبیں میرے لئے فیمیں (۴) روئے زمین میرے

لئے مسجد اور تبیم بنائیں۔ (یہ میں کافۃ الناس کے لئے رسول بنایا گیا ہوں اور وہی) ختم کئے گئے میرے ساتھ تمام انبیاء
 دی کا منت بنو اسرائیل قسم قسم الانبیاء کمالہا ملک نبی خلعہ بنی دانہ لابی لبدی و سیکون الخلفائیک شرون
 صحیح بخاری ص ۱۰۱ ج ۱۔ مسلم کتاب الایمان ج ۱
 سیاست انبیاء کے بارے میں ہے۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اس کے جانشین بنیے ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔
 منقریب خلفائے سلسلہ ہوگا

مرزا خاندانی کے لئے کہ تشریح میں لکھا ہے۔ وحی رسالت ختم ہو گئی، مگر ولایت، امامت و خلافت ختم نہ ہوگی۔ تشہید الانبیاء ج ۱
 من رض بن مالک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوة قد انقضت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ سند احمد لسانی
 تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہیں۔ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نبی
 مرزا صاحب اس حدیث کے تشریح میں لکھتے ہیں۔ رہی ثابت ہو چکا کہ اب وحی رسالت ناقیامت منقطع ہے۔ (زالہ ادحام ص ۱۱۱)
 مزید لکھتے ہیں۔ ماکان اللہ ان برسول نبیا بعد نبینا خاتم النبیین و ماکان یحدث سلسلۃ النبوة ثانیاً بعد انقطاعہا۔
 یہ فرمیں ہوگا اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلعم خاتم النبیین کے بعد کسی کو بھی نبی نہ کرے۔ صحیح بخاری اور نہ یہ ہوگا کہ سلسلہ نبوت
 کو اس کے منقطع ہو جانے کے بعد پھر جاری کرے۔ آئینہ کمال ص ۳۷۷

حجۃ البشر کا سیرہ لکھتے ہیں۔ قد انقطع الوحی بعد وفاتہ و ختم اللہ بہ النبیین۔ حجۃ البشر ص ۳۰۔
 بیشک آپ کے وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا۔
 مزید لکھتے ہیں ان رسولنا خاتم النبیین و علیہ انقضت سلسلۃ المرسلین۔ حقیقۃ الوحی ص ۶۲
 تحقیق ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر رسولوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

ابن ابی امامۃ الباقی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث طویل ان آخر الانبیاء و انتم آخر الامم۔
 سنن ابن ماجہ باب طئۃ الرجال ج ۱ ص ۱۲۱ ابن خزمہ و الحاکم۔ حضرت ابو امامہ باہلی نے ایک طویل حدیث

میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔
 من صفات بنی نوخل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا امۃ بعد امتی۔ بیہقی کتاب الروایہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے کوئی نئی امت پیدا نہیں ہوگی۔

امروا عن۔ لا نبی بعدی میرے لائق جنس کا نہیں
 جواب۔ آج کے زمانے میں یہ لائق جنس ہے کہ وہ اعتبار نہ آئے تو بیچے پڑھتے
 لکھتے ہیں لا نبی بعدی میں (لا) نفی عام ہے۔ ایام الصلاح ص ۱۲۱۔ مزید تفصیل حدیث پاک کے ص ۱۰۰ تا ۱۰۳
 (۱) عن ابی صیرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی اناس یحییونکم ما لم تسمعوا ولا یاءکم
 فایاکم وایاکم۔ مقدمہ صحیح مسلم ص ۹۔

حضرت ابو صیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے
 وہ تم کو ایسے حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوں گی اور تمہارے آباء و اجداد سنی ہو گے۔ پس آپ ان سے متناہ رہیں
 (۹) حضرت ابو صیرہ کہتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی آخر الزمان رجال یحییونکم ما لم تسمعوا ولا یاءکم
 من الاحادیث بما لم تسمعوا ولا یاءکم فایاکم وایاکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ مقدمہ صحیح مسلم ص ۱۵
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں بہت سے رجال اور کذاب لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس
 آکر تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد سنی نہ ہو گے۔ پس ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا
 ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنہ میں ڈال دیں۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم
 یزعم انہ بنی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن ج ۲ ص
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک دعویٰ
 کرے گا کہ وہ اللہ کا بنی ہے میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اما ابن کثیر متوفی ان آحادیث کو ارفاق فرماتے ہیں کہ بعد از یہ
 وقد اخبر اللہ تعالیٰ فی کتابہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدی ليعلموا

ان کل من ادعی هذا الیقین بعدہ فهو کذاب، اخالت دجال، ضال، مضل۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۹۲۔
 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن عزیز میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں یہ
 خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تاکہ لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے گا وہ نر جھوٹا۔ مفتری۔ دجال، گمراہ خود گمراہ
 اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی متوفی ۳۲۰ھ فرماتے ہیں۔ وکل دعوة نبوة بعدہ فغی وھوی
 نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی دعوت سراسر گمراہی اور اپنی ہی پرستی ہے۔
 امام ابن العزیز حنفی ان کی شرح میں فرماتے ہیں۔ لما ثبت انه خاتم النبیین علم ان من ادعی بعدہ النبوة فهو کذاب
 وان ندب الدعوة بسبب معوی، لامن دلیل، فنکون باطلان۔ شرح عقیدہ طحاوی ص ۶۴۔ چونکہ یہ دعویٰ
 دلیل کے بجائے ہوا ہے نفس پرستی ہے۔ لہذا یہ دعویٰ باطل ہے۔ اور الصادق المصدوق کے تینے پیشگوئیوں سے بلا
 مذکورہ بالا قرآن کی عبارت نص۔ سات احادیث نبویہ صحیحہ اور الصادق المصدوق کے تینے پیشگوئیوں سے بلا
 کسی کچھ نیاں سے ثابت اور روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہیں کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تمام بنی نوع آدم بھی عرب۔ مغربی، مشرقی، جنوبی، شمالی، کالی اور گورے انسانوں کے لئے تاقیام قیامت آخری
 نبی اور رسول ہیں اور تمام انسان نے آپ ہی کی امت میں داخل ہیں۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا
 اس امت کے لئے اور کوئی نبی نہیں اور رسول نہ بنایا جائیگا بلکہ اس امت میں ہر وہ شخص
 کسی (ظالم یا بروری) کی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ حسب نصوص مسطورہ باعلاہ کا
 کذاب، مفتری علی اللہ، دجال (دسیسہ مار) خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا
 پس مرزا قادیانی نے ان نصوص صحیحہ، حلیہ، دلائل، ساطعہ اور بہر احصین قاطعہ کے مطابق
 دعوائے نبوت میں گفرت کذاب، دجال، مفتری علی اللہ ضال اور مضل ہے اور اپنے
 نبوت کا زبہ کے اثبات اور فروغ کے خاطر کذاب و سنت گزیم خویش معین و مطلب اپنے
 تحریکات اور تبلیغات کے پیوند کاری کر کے والا ہے اور اس پیوند کاری کے سہارے عوام
 الناس کو اسلام سے ہر گزشتہ کرنے والا ہے۔

اہل حدیث علماء دکن والہ سوادھم) کو محمد اللہ سبحانہ و تعالیٰ وحسن توفیق یہ اولیت
 سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے ہندوستان کے سب علماء کرام سے پہلے قادیانی نبوت کا نو
 لیا۔ اور اس کذاب اور دجال اور برطانوی ساراج کے ایجنٹ کے عقائد باطلہ، دعاوی کا
 تحریکات کفریہ، تاریخات باپردہ، اصوائے فاسدہ، افتراءات فاسدہ اور مفاسد باطنیہ کے دائرہ
 پھرنے کے تار پود بکسیر کر رکھے دیئے اور اسی کی جھوٹی نبوت کے بخیئے ادھیڑ کر بیچ چورائے
 پھینک دیئے۔ اس دجال نے اپنے مکروہ چہرے پر اسلام لبادے لگا جو نقاب اور نقاب ہوا تھا۔ اس
 کو الٹ کر اپنے فتاویٰ کے آئینہ میں اس کا بھانک چہرہ عیاں کر کے مسلمانوں کو دکھایا
 مولانا محمد حسین مٹا لوی رحمہ اللہ متوفی ۲۹ جنوری ۱۹۱۰ء کو یہ شرف حاصل ہے کہ قادیانی کے سر
 کے لئے سب سے پہلے علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔

شیخ الكل، استاذ المحدثین سعید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء وہ مفتی
 اول صیبر جنہوں نے سب سے اول قادیانی کے کفر پر محقق مدلل اور مبسوط فتویٰ صادر فرمایا
 مولانا محمد بشیر محدث سہوانی رحمہ اللہ متوفی ۱۹۱۰ء نے قادیانی کو سے مناظرہ کر کے شکست فاش دینے کا شرف حاصل
 مولانا عبد الحق فزونی رحمہ اللہ متوفی ۱۹۱۰ء نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج کیا۔

لہذا ان حضرات مولانا بٹالوی نے قادیا نیوٹ کے کفر پر مبنی یہ فتویٰ اپنے اخبار "اشاعۃ السنۃ" میں شائع کر دیا تھا جس میں مفتیان اعلیٰ دین کے فتاویٰ کے علاوہ تمام مکاتیب فکر کے علماء کے فتاویٰ شامل ہیں۔ یہ سب سے پہلے فتویٰ جو مولانا بٹالوی کی مساعی و انتہام مرتب ہوا۔ اب یہ فتویٰ دارالدعوة السلفیہ شیش محل روڈ لاہور کے زیر انتظام دوبارہ شائع ہو چکا ہے۔

اسی مفتیان اعلیٰ دین حضرت شیخ الکل اور مولانا بٹالوی رحمہما اللہ کے فتویٰ پر حسب ذیل اکابر اہل حدیث مفتیان کرام تصدیقات ثبت میں ہیں۔ حافظ عبد اللہ محدث غانی پوری۔ مولانا شمس الحق صاحب عون المعبود۔ حافظ عبد الرحمن محدث مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی۔ حضرت مولانا عبد العزیز رحیم آبادی۔ ولی کامل عبد الرحمن فی الدین کلہوی۔ مولانا مفتی محمد یوسف صاحب الامام محمد حسن محدث دہلوی صاحب تفسیر احسن التفسیر و مولانا ابوالقاسم بنارس۔ ترجمان مکتب اہل حدیث، مولانا شریف الدین محدث دہلوی۔ مولانا عبد الاحد خان پوری۔ رحمہم اللہ

تفصیل ملک سے پہلے قرار فتویٰ

شیخ الاسلام، فاضل خادیاں ابوالوفا شامی اللہ امرتسری متوفی ۱۳۱۹ھ نے ایک رسالہ بنام "فہمۃ لکاح سرزائیان" لکھ کر شائع فرمایا اس رسالہ مصداقیت مقالہ پر ہندوستان بھر کے تمام اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی مکاتیب فکر کے اہل علم کے مہر تصدیق ثبت ہے۔ اس رسالہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ مرزا کی خواہ خادیاں ہوں یا لاہوری دونوں گروہ کافر ہیں اور ان کا کفر اب محتاج بیان نہیں۔

اسی طرح تفصیل ملک سے پہلے اور بعد یہاں پورے جے اور راولپنڈی کے جے

اسلامیہ پاکستان کا تاریخی فتویٰ اور اس کا مسند الحدیث وزیر اعظم ذوالفقار علی خان بھٹو اور اراکین قومی اسمبلی کو یہ توفیق الہی نصیب ہوئی کہ انہوں نے مرزا قیامت کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جس سے کاٹ پھینکا۔ یہ فیصلہ صرف پاکستان ہی کے لئے خوش کن نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے باعث حمد اطمینان اور وجہ مسرت ہے۔ کیونکہ ان کا سازش وجود صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں۔ پورا عالم اسلام ان کے دسیسہ کاریوں کا ہدف ہے۔

اس تاریخی فیصلہ کا متن

آئینہ کی دفعہ ۲۶۰ میں شق ۲ کے بعد حسب ذیل نئی شقیں درج کی جائیں گی

جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط پر ایمان نہیں رکھتا۔ یہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان و اغراض

جیسا کہ تمام ایوانوں کے خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا کہ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

کسی ایسے مدعی کو نبی یا دین مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر خارجہ۔ سنہ ۱۹۷۷ء۔

غرض کہ مرزا کی خواہ خادیاں ہوں یا لاہوری اور بریلوی تینوں گروہ قرآن و حدیث، بھارہ مفاد، اجماع امت، پاکستان کے آئین و قانون، عدالتی فیصلوں اور بعض اسلامی ملکوں کے عدالتی فیصلوں کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے کہ ان کو مسلمان سمجھنے والا شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر اور کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات، سلام کلام، نشست و برخاست، شادی، غمی میں شرکت، معاشرت، تجارت ان کی بونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا، فیکٹیوں میں ملازمت، ان کی مصنوعات کے خرید و فروخت اور ان کے ساتھ رواداری سے پیش آنا وغیرہ شرعاً حرام ہے۔ اب آپ کے ان سوالات کا مدلل اور مفصل اور

مترتب جواب حسب ذیل ہے۔

سوال ۱۱: جواب ۱: کفار خصوصاً کفار کے ساتھ برادرانہ تعلق از روئے قرآن مجید حرام ہے چنانچہ فرمایا
 ۱۱: ﴿لَا يَأْتِيهِمُ الْيَوْمَ إِلَّا الْخِزْيَانُ﴾ - الحجرات ۱۰۔ مسلمان تو (آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔ اس آیت سے واضح ہوا کہ مسلمان بھائی نہیں ہو سکتے۔
 ۱۲: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنَّ اقْتِسَابَ الْكُفْرَةِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ يَتَوَلَّكُمْ فَاِنَّكُمْ
 هُمْ الظَّالِمُونَ﴾ - التوبہ ۲۳۔ ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو اپنا رفیق مت بناؤ وگرنہ لوگ
 کفر کو بھائی بنا لیں گے۔ اور جو شخص تم میں سے کسی سے دوستی کرے گا۔ سو اسے تو بڑے ظالم ہیں۔

۱۳: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَمَلَهُمْ
 إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَمَلَهُمْ﴾ - مائدہ ۲۴۔

جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن ہر دم مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ آپ ان کو نہ باپیں گے نہ وہ اسے اپنی شخصیت سے دوستی رکھیں گے
 ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں۔ گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہیں کیوں نہ
 ان نیکو آیات و بیانات سے معلوم ہوا کہ کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات استوار نہ کرنا جائز نہیں۔ اور ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات
 رکھنا معصیت اور ظلم ہے۔

۱۴: جواب ۲: کفار۔ یہود و نصاریٰ سے سلام کلام کی پہلی سلام ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے یہود و نصاریٰ سے سلام سے پہلے کرنے سے منع
 سرور کیا گیا ہے۔ عمر ابی ہریرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تَبْدُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ
 فَأَضْفِرُوهُ إِلَى أُضْفِيقِهِ۔ رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب السلام ص ۳۹۸۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو اور جب تم ان میں
 سے کسی کو ملو تو اس کو رستم نہ دو۔ تاکہ وہ دیوار سے ٹک کر گریں۔ پس جب یہود و نصاریٰ جو کہ اہل کتاب ہیں ان کے متعلق یہ حکم ہے تو قادیان
 کا فوس کے ساتھ بالادنی سلام کلام کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

۱۵: منافقین کے بارے میں فرمایا۔ ﴿فَاَعْرِضُوا عَنْهُمْ﴾ - التوبہ ۹۵۔
 پس تم ان منافقین سے منہ پھرو کیونکہ وہ گندے اور پلید لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۱۶: امام محمد بن علی الشوکانی اس آیت کے تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں
 قال لما النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للمؤمنین لا تکلّمواکم ولا تجالسواکم۔ تاج السوہم تاج السوہم فاعرضوا
 عنہم کما امر اللہ۔ تفسیر فتح القدیر ج ۲ ص ۱۰۷۔ ساری کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ
 تبوک سے واپس تشریف لائے تو منافقین جھوٹے فخر پیش کرنے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مومنوں کو حکم دیا کہ تم ان منافقوں سے بات کرو اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست کرو بلکہ ان
 سے منہ پھرو۔

مشہور مفسر سید معین الدین محمد بن عبد الرحمن شافعی متوفی ۸۹۶ھ رقمطراز ہیں۔
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کانوا ثمانین من المنافقین امرنا حیث قدما المدینۃ بان لا نکلّمهم
 ولا نجالسهم۔ جامع البیان ص ۲۸۳۔ کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رو جانے والے منافقین کی تعداد اسی
 افراد پر مشتمل تھی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے تو ہم کو حکم دیا گیا کہ ان سے نہ کلمہ کرو اور نہ بیٹھا منع فرمایا۔ چونکہ قادیانی تینوں گروہ بھی منافق
 اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ منافقین سے سلام کلام وغیرہ پر کفر جائز نہیں۔
 اور کافر میں لہذا ان کے ساتھ سلام کلام وغیرہ پر کفر جائز نہیں۔

۱۷: جواب ۳: اگرچہ اوپر گزر چکا کہ قادیانیوں کے تینوں گروہوں کے ساتھ نشست و برخاست جائز نہیں تاہم مزید بھی سن لیجئے
 ۱۸: ﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يَكْفِرُ بَهَا وَيَلْعَنُ أَرْبَعًا فَلَا تُعَذِّبُوا عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا إِلَىٰ حَيْثُ
 غَيْرُوا لَكُمْ إِذَا يَفْقَهُوْنَ - النساء ۱۰۱۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس یہ فرما کر آیا کہ جب تم احکام الہیہ
 کے سامنے استغناء اور کفر ہونا ہو اس وقت تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔ جب تک کہ وہ کون اور بات شروع نہ کر دیں کہ
 اس حالت میں تم بھی ان ہی جیسے ہو جاؤ گے۔

۱۹: امام ابن کثیر رحمہ اللہ متوفی ۷۸۰ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ای انکم اذا سمعتموا آیت اللہ بعدد مصلحتکم ورضیتکم
 بالجلوس معہم فی المکان الذی یکفر فیہ بآیات اللہ ویستعزّون بھا ولا تعذبوا عنہم علی ذلک فقد شاکتہم فی الذی
 معہم فیہ فاحذروا انکم اذا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يَكْفِرُ بَهَا وَيَلْعَنُ أَرْبَعًا فَلَا تُعَذِّبُوا عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا إِلَىٰ حَيْثُ
 غَيْرُوا لَكُمْ إِذَا يَفْقَهُوْنَ۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۶۶۔

جب کفار کے ساتھ نشست و برخاست کی مخالفت تمہارے پاس پہنچ چکی ہو تم اس مخالفت کے بعد اس میں بیٹھیں اس جگہ
 ان کے ہم نشین بنے رہو جہاں اللہ تعالیٰ کی آیات کے کفر کیا جا رہا ہو۔ استغناء کیا جا رہا ہو۔ اور ان کی پوری ہو۔ تم ان کو
 اس حالت پر برقرار رکھو تو تم بھی ان کے اس جرم میں حصہ دار بن گئے۔ اس لئے فرمایا اس حالت میں تم بھی

ان میں سے بوجھاؤ گئے۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي آيَاتِنَا فَأَمْنٌ عَلَيْهِمْ فَهُمْ يُدْعَوْنَ إِلَى الْوَعْدِ وَكَانَ مَعَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
۱۔ نہی جب خدا کی طرف سے آیتوں کو دیکھ کر کہتے ہیں تو ان سے ایک بوجھا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو چھوڑ کر کسی
دوسری بات میں لگ جائیں۔
امام قرطبی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی آیات اللہ پر نکتہ چینیوں کے لیے اور ان کے لیے سیدھے معنی ہیں کہ ان کے مذاق اڑاتے ہیں۔
ان آیات پر بیانات صاف واضح ہو کر آئے ہیں اور ان کے ساتھ مباحث اور ثبوت و دہرغاست اور ان کی محفلوں میں شرکت ہرگز
جائز نہیں۔

جواب سوال ۱۷: مرزا یوں کہتے ہیں کہ چونکہ کافر ہیں اور کافروں کے ساتھ اللہ کے قرآن معاشرت اور مناکحت ناجائز اور حرام ہے لہذا اب
ان یوں کہتے ہیں کہ معاشرت جائز ہے اور نہ ان کے ساتھ مناکحت اور غلامی جائز ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں
وَلَا تَنْكِحُوا بِعِصْمِ الْأَوْلَادِ۔ الممتنع۔ یعنی کافروں کو نکاح میں نہ رکھو۔ اور جب کافر عورت کے ساتھ نکاح حرام ہے تو لایحالیہ ان
رشتہ دینا بالاولیٰ حرام ٹھہر چنانچہ قرآن میں دوسرے مقام پر فرمایا۔ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ۔ البقرہ۔ یعنی مشرکوں (کافروں) کو
نکاح نہ دو۔ ان دونوں آیات کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ مرزا یوں کہتے ہیں معاشرت و مناکحت قطعاً جائز نہیں
اور جو شخص ان کے ساتھ مناکحت درشتہ دار کرنا ہے وہ بھی کافر ہے اس کے دعویٰ اسلام کا قطعاً اعتبار نہیں کیا جاسکتا
کیونکہ وہ اپنے اس عمل سے قرآن مجید کے نصوص صریحہ کی تکذیب کر رہا ہے۔

جس طرح ان کے ساتھ مناکحت اور معاشرت جائز نہیں اسی طرح ان کی شادیوں، ہراتوں اور دوسرے فعلکشیوں
میں شمولیت ہرگز جائز نہیں کہ یہ بھی ان کے حوصلہ افزائی میں شامل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں متعدد
نصوص صریحہ اور جلیہ میں کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی کرنے سے سختی کے ساتھ روک دیا گیا ہے
مَلَاكُطُ فَمَا يَكُنِي يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ أُولَٰئِكَ يَتَوَلَّوْنَ بَعْضُهُمْ فَاثَةً
مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَتَّخِذُ الْغُلَامِينَ۔ المائدہ آیت ۵۱۔

اسی ہاں مذکور! نہ دوستی اختیار کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ وہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو
شخص ان کے ساتھ دوستی کی پیٹنگ برٹھائے گا تو وہ انہی میں سے ہوگا

امام شروانی اس آیت کے تفسیر میں لکھتے ہیں کہ۔ الظاهر انہ خطاب للمؤمنین حقيقة..... ہرگز نہ ملے
ووجه تعلیل النہی بعمدہ الجملة (بعضہم اولیاء بعضہم) انھا تقتضی ان حذہ الموالاة ہی شان هؤلاء
الکفار لانہم لا یفعلوا ما یفعلون فاعلم فیکونون مثلم ولہذا عقب هذه الجملة التعلیلية بما
ما لنتیجۃ لھا فقال (ومن یتولہم منکم فہو فانیہ منہم) ای فانیہ من جماعتہم و فی عدلہم و هو و عید
مشدید۔ فتح القدیر ج ۲ ص ۲۹۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کافروں کی دوستی سے روک دیا ہے۔ (اور وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ کافروں کے ساتھ
دوستی کرنا کسی کافر سے کام ہے نہ کہ کسی مسلمان کا۔ لہذا تم ان کے ساتھ دوستی اور ربط و ضبط مت رکھو
ورنہ تم میں انہی کے حکم میں شامل ہو جاؤ گے اور یہ دوستی ایسا کبیرہ گناہ ہے جو کہ لغو مستلزم ہے

ہیں) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنَّ السَّبْحَ الْكَفَرِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ التوبہ ۳۳۔ (اے اہل ایمان نہ دوست رکھو تم اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں
کو اگر وہ کفر کو ایمان کے مقابلہ میں پسند کریں اور تم میں سے جو شخص ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو وہ
لوگ ظالم ہیں۔

ان آیات مقدسہ سے واضح ہوا کہ مرزا یوں کی ہرات اور خوشی کے دوسرے فعلکشیوں میں شرکت ہرگز جائز نہیں۔
سوال ۱۸: جواب: جس طرح ان کی شادی اور خوشی کی محفلوں میں شرکت جائز نہیں۔ (اسی طرح ان کی غمی میں
ان کی حوصلہ افزائی بھی جائز نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَلَا تَصِلْ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّشْرِكِينَ۔ التوبہ ۸۲۔
ان کافروں سے غمغموں میں سے کوئی مر جائے تو اس کے جنازہ کی ہرگز نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا
کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور مرتے دم تک بدکار رہے اعلیٰ رہے۔ مزید فرمایا۔
مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَٰئِ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهم أَفْعَابُ الْغَیْمِ

ان کل من اذہی طذا المیقام بعدہ فہو کذاب، افاق دجال، ضال، مضل۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۹۲۔
 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن عزیز میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں یہ
 خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تاکہ لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے گا وہ نرا جھوٹا۔ مفتری۔ دجال، گمراہ خود گمراہ
 اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی متوفی ۳۲۰ھ فرماتے ہیں۔ وکل دعوة نبوة بعدہ فغی وھوی
 نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی دعوت سراسر گمراہی اور پیش پستی ہے۔
 امام ابن العز حنفی ان کی شرح میں فرماتے ہیں۔ لما ثبت انہ خاتم النبیین علم ان من ادعی بعدہ النبوة فھو کذاب
 وان ندی الدعوة بسبب مھوی، لا عن دلیل، فتكون باطلا۔ شرح عقیدہ طحاویہ ص ۶۴۔ چونکہ یہ دعوی
 دلیل کے بجائے ہوائے نفس پر مبنی ہے لہذا یہ دعویٰ باطل ہے۔
 مذکورہ بالا قرآن کی عبارت نفس۔ سات احادیث نبویہ صیحہ اور الصادق المصدوق کے تینے پیشگوئیوں سے بلا
 کسی کچھ نیکان سے ثابت اور روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تمام بنی نوح آدم بھی عرب۔ مغرب، مشرق، جنوب، شمالی، کائنات اور گورے انسانوں کے لئے تاقیام قیامت آخری
 نبی اور رسول ہیں اور تمام انسانے آپ ہی کے امت میں داخل ہیں۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا

اس امت کے لئے اور کوئی نبی نہیں اور رسول نہ بنایا جائیگا بلکہ اس امت میں ہر جو شخص
 کسی (ظالم یا بروری) کی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ حسب نصوص مسطورہ باعلاہ کافر
 کذاب، مفتری علی اللہ، دجال (دسیسہ مار) خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا
 پس مرتضائی نے ان نصوص صریح، حلیہ، دلائل، ساطعہ اور برہانین قاطعہ کے مطابق
 دعوائے نبوت میں کافر کذاب، دجال، مفتری علی اللہ ضال اور مضل ہے اور اپنے
 نبوت کا ذب کے اثبات اور فروغ کے خاطر کتابت و سنت گزیم خویش معینہ و طلب اپنے
 تحریکات اور تبلیغات کے پیوند کاری کرنے والا ہے اور اس پیوند کاری کے سہارے عوام
 الناس کو اسلام سے ہر گزشتہ کرنے والا ہے۔

اہل حدیث علماء کثر اللہ سوادھم کو بھمد اللہ سبحانہ و تعالیٰ وحسن توفیقہ یہ اولیت اور
 سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے ہندوستان کے سب علماء کرام سے پہلے قادیان نبوت کا نوٹس
 لیا۔ اور اس کذاب اور دجال اور برطانوی سامراج کے ایجنٹ کے عقائد باطلہ، دعاوی کاذب،
 تحریکات کفریہ، تاریلات بارہ، اھوائے کاسدہ، افتراءات فاسدہ اور مفاسد باطنیہ کے دام
 پھرنے و سننے کے تار پود بکھیر کر رکھ دیئے اور اسی کی جھوٹی نبوت کے بخیئے ادھیڑ کر بیچ چوہرائے
 ہمیشہ دیئے۔ اس دجال نے اپنے مکروہ چہرے پر اسلام لبادے لگا جو نقاب اور نقاب ہوا تھا۔ اس
 کو الٹ کر اپنے فتاویٰ کے آئینہ میں اس کا بھانک چہرہ عیاں کر کے مسلمانوں کو دکھایا
 مولانا محمد حسین مٹاوی رحمہ اللہ متوفی ۲۹ جنوری ۱۹۱۹ء کو یہ شرف حاصل ہے کہ قادیان کے سرکوب
 کے لئے سب سے پہلے علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔

شیخ الملک، استاذ الحدیث سعید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۹ء وہ مفتی
 اول صیغہ جنہوں نے سب سے اول قادیان کے کفر پر حقیقہ مدلل اور مبسوط فتویٰ صادر فرمایا
 رحمہ مولانا محمد بشیر محدث سہوانی رحمہ اللہ متوفی ۱۹۱۹ء نے قادیان کو سے مناظرہ کر سکتا فاش دینے شرف حاصل کیا
 مولانا عبد الحق نذیری رحمہ اللہ متوفی ۱۹۱۹ء نے سب سے پہلے مرزا قادیان کو مباحثہ کیا۔

لہذا ان حضرات مولانا بٹالوی نے قادیاہیوں کے کفر پر مبنی یہ فتویٰ اپنے اخبار "اشاعۃ السنۃ" میں شائع کر دیا تھا جس میں مفتیان اہل حدیث کے فتاویٰ کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماء کے فتاویٰ شامل ہیں۔ یہ سب سے پہلے فتویٰ جو مولانا بٹالوی کی مساعی و انتہام مرتب ہوا۔ اب یہ فتویٰ دارالدعوة السلفیہ شیش محل روڈ لاہور کے زیر انتظام دوبارہ شائع ہو چکا ہے۔

اسما مفتیان اہل حدیث حضرت شیخ الکل اور مولانا بٹالوی رحمہما اللہ کے فتویٰ پر حسب ذیل اکابر اہل حدیث مفتیان کرام تصدیقات ثبت میں ہیں۔ حافظ عبد اللہ محدث غانی پوری۔ مولانا شمس الحق صاحب عون المعہود۔ حافظ عبد الرحمان محدث مبارکپوری صاحب محفۃ الاحادیث۔ حضرت مولانا عبد العزیز رحیم آبادی۔ ولی کامل عبد الرحمان فی الدین کلہوی۔ مولانا مفتی محمد یوسف نقیہ والا۔ سید احمد حسن محدث دہلوی۔ مولانا عبد الاحد خانی پوری۔ رحمہم اللہ

تفہیم ملک سے پہلے دوسرا فتویٰ شائع ہوا۔ خاتم فادیان ابو الوفا شافعی رحمہ اللہ امرتسری متوفی ۱۰۹۱ھ نے ایک رسالہ بنام "فسخ نکاح مرزائیہاں" لکھ کر شائع فرمایا اس رسالہ مصداقیت مقالہ پر مندرستان ہجرت تمام اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی مکاتب فکر کے اہل علم کے مہر تصدیق ثبت ہے۔ اس رسالہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ مرزائی خواہ قادیاہی ہوں یا لاہوری دونوں گروہ کافر ہیں اور ان کو کفر اب محتاج بیان نہیں۔

اور مولانا پٹنوی کے چچ

اسی طرح تفہیم ملک سے پہلے اور بعد ہوا واپور کے چچ

اسلامیان پاکستان کا تاریخی فتویٰ اور اس کا متن
الحمد للہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور اراکین قومی اسمبلی کو یہ توفیق الہی نصیب ہوئی کہ انہوں نے مرزائیہ کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے کاٹ پھینکا۔ یہ فیصلہ صرف پاکستان ہی کے لئے خوش کن نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے باعث حمد اطمینان اور وجہ مسرت ہے۔ کیونکہ ان کا سازشی وجود صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں۔ پورا عالم اسلام ان کے دسیسہ کاریوں کا ہدف ہے۔

اس تاریخی فیصلہ کا متن
آئینہ کی دفعہ ۲۶۰ میں شق ۲ کے بعد حسب ذیل نئے شقیں درج کی جائیں گی
جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطع اور غیر مشروط پر ایمان نہیں رکھتا۔ یہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مضمون یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان و اغراض
جیسا کہ تمام ایوان کے خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا کہ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

کسی ایسے مدعی کو نبی یا دین مصلح تسلیم کرتا ہے۔ جو اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔
عبدالغنیظیرزادہ وزیر خارجہ۔ ستمبر ۱۹۷۷ء =

غرضیکہ مرزائی خواہ قادیاہی ہوں یا لاہوری ہوں تینوں گروہ قرآن و حدیث، ہمارے مفاد، اجماع امت، پاکستان کے آئین و قانون، عدالتی فیصلوں اور بعض اسلامی ملکوں کے عدالتی فیصلوں کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے کہ ان کو مسلمان سمجھنے والا شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر اور کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات، سلام کلام، نشست و برخاست، شادی، غمی میں شرکت، معاشرت، تجارت ان کی بونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ فیکٹیوں میں ملازمت ان کے مصنوعات کے خرید و فروخت اور ان کے ساتھ رواداری سے پیش آنا وغیرہ شرعاً حرام ہے۔ اب آپ کے ان سوالات کا مدلل اور مفصل اور

الغوبہ سہ ۱۱۔ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں (اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں ان دونوں آیات قرآنیہ سے واضح ہوا کہ کسی کافر مزائی وغیرہ کچھ حنا زہ میں شرکت پر گز جائز نہیں خواہ وہ تبرائہ مزائی ہو یا نابالغ بچہ ہو کسی کچھ حنا زہ میں شمولیت جائز نہیں۔ اور اسی طرح تعزیت کرنا بھی جائز نہیں۔

سوال ۱۶ کا جواب :- عام کفار کے ساتھ مارو ہمارا اور تجارت و عیش و لعل چیزوں کی خرید و فروخت جہائز سے مگر مرزا میوں کے تینوں گروہوں کے ساتھ تجارت اور خرید و فروخت جہائز نہیں کہ یہ لوگ عام کفار سے زیادہ خطرناک اور اسلام کو نقصان پہچانے والے ہیں۔ ہر طائفت میں سامراج کا خود کاشتہ پودا اچھا۔ کاٹو ہوجے گا و خود اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اعلیٰ ممالک و دیار میں اپنے اصل مسلمان کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور اپنی تجارت کی آمدنی مرزائیت کی تبلیغ پر خرچ کرتے ہیں۔ اسیوں کم نور عقیدہ اور بے علم مسلمانوں کو بھانسنے لگے انہوں نے عام بیعت اربعین بھجایا ہوا اسلام دشمن قوتیں ان کی پیٹھ ٹھونک رہی ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ تجارت کرنا التعاون علی العصبۃ اور ان کے ساتھ مضبوط کرنا ہے۔ جو کہ کسی طرح بھی جائز نہیں۔

سوال نمبر ۱۷۰۔ اس سوال کا جواب سوال نمبر ۱۶۹ کے جواب میں آچکا ہے۔ بہر حال یہ کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرنا اور ان کے مصنوعات خریدنا التعاون علی المعصیۃ ہے اور الزناون علی المعصیۃ اسلام = بغارت ہے جو ہرگز جائز نہیں۔

جواب سوال نمبر ۱۷۱۔ ان کی تعلیم گاہیں اور پرنسپل شیاں دراصل مرزائیت کے ترہینی ادارے ہیں ان میں اپنے معمر اور خالی الذہن بچوں کو تعلیم دلانا دراصل ان کی عاقبت خراب کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ حاکم ملا۔ ان کی مجالست اور ان کے ان اداروں اور مجلسوں میں شرکت سے منع فرمایا۔

ان کے ان اداروں اور مجلسوں میں شرکت کے لیے دعا ہے۔
 مَھْوَالِہِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکُتُبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ تَحْکُمُتْ حَقًّا اَمَّ الْکِتٰبِ وَ اٰخِرُ مُتَشٰبِہَاتٍ فَلَمَّا اَلَزٰہِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ
 نَزَلَہُ تَمَثَبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ اُبَیْنًا وَّ اِلِفْتِنًا - آل عمران ۷ - اسی نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ اس
 میں بعض آیتیں کھلی صاف مضمون کی ہیں وہ قرآن شریف کی اصل اور بنیاد ہیں جن کو محکم کہتے ہیں اور بعض
 آیتیں گول گول مضمون کی ہیں پھر جن کے دل پورے ہوئے ہیں یعنی کچھ ہیں

اعلم ان كثير من آياته في تفسيره من رقمه اربعين . عن عائشة رضي الله عنها قالت تلى صلى الله عليه وسلم هذه الآية قالت قل رسول الله عليه وسلم فاذا رايتهم والذين يتبعون ما نشأوا به منه فالتفت
الذين هم امامهم فيهم مني ورايتهم ابني داود الطيماسي فالتفت الذين همي الله فاحذروهم . تفسير
ابن كثير ٢ ص ٣٤٥ و ٣٤٦ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرما کر فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو منشا بہ آیات یا پیچھا کرتے ہوں تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے جن کی مذمت کی ہے۔ لہذا تم ان کے مجلسوں سے بچو۔

مشہور اور نامور مفسران شیعہ کہتے ہیں - و لفظ ابن جریر وغیرہ فہم الذین عنی اللہ فلا تجالسوہم

فتح القدیر ج ۱ ص ۱۸ و ۱۹-۱۸ ابن جریر وغیرہ کے مطابق متشابہ آیات پر بحث کرنے والے ہیں اللہ نے اس آیت میں مراد لئے لکھنا ان گروہوں کے ساتھ میل ملاپ اور بیچنا اٹھنا رکھو۔

۱۔ مٹھنا نہ رکھو۔
اسی تغیر اور صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل زلیخہ اور فتنہ جو گمروہ سے شرعاً اڑاں تھیں انہیں ضرور
چھ اور سڑائی بھی اپنے عقائد باطلہ اور مریضہ قادیانی کی جھوٹی نبوت کا قائل اور داعی ہونے کی وجہ سے
بلاشبہ اہل زلیخہ - فتنہ جو اور کافر میں لپٹا ان کے یونیورسٹیوں میں بچوں کو تعلیم دلانا قطعاً جائز نہیں۔
حوالہ سکرانہ نامیہ۔ ان کے ساتھ خود و ادارہ برتنا اور ان کی مصنوعات کا استعمال میرے جائز نہیں جیسا کہ لکھا گیا
وَلَا تَكُونُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ - سورۃ ہود ۱۱۳۔
افزہ بدوٹ ظالم ہیں ان کی طرف مت جھکو (رواداری سے پیش نہ آؤ) پھر اگر ایسا کرو گے تو جیسے دوزخ کی آگ چمٹ جائے
گی۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ پھر جب تم ظالموں کے شریک ہو گے تو تم کو اللہ کی مدد نہ ملے گی۔

امام شہوکانی اس آمیزش کال تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی جو لوگ فاسق اور بدکار ہیں ان سے کوئی دوستی اور صحبت نہ رکھو۔ چاہے وہ کافر ہوں یا نام کے مسلمان۔ فتح القدیر الشوکانی۔ اشرف الحواشی ص ۲۸۱۔

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا کی جو تکلف فرمیں لہذا ان سے سادہ رواداری رکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح کہ اس میں ان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی ہوتی ہے اسی طرح کہ مصنوعات کا استعمال بھی ان کا تعاون ہے لہذا ان کے ساتھ تعاون بھی حرام ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کے تصدیقات کثیر و زیادہ ہوا کہ یہ اسلام دشمن اور انگلیزوں کے سامنے راجنٹ اور اس کے خود کاشتہ پورا ہے۔ جو اس نے جہاد اسلام سے جان چھڑانے اور ہندوستانی مسلمانوں سے دلچسپی عذیبہ جہاد سر کرنے کے لیے اور یوں اپنے اقتدار کو طول دینے سے اسے اس خبیث اور شجر ممنوعہ کی

کاشت کے۔ یہ مرزا قادیانی، اسلام دشمنی پر سیاسی پس منظر پر اس کا عقیدہ اور عمل تو مذکورہ نصوں صریحہ۔ دلائل قطعیہ، ہر امر میں جلیہ، اجماع امت اور پاکستان آئین و قانون، عدالتی فیصلوں سے مطابق قادیانی۔ لاهور میں اور دہلی میں خود کافر اور خوش سے مرید بھی کافر اور خارج از اسلام ہیں۔ اور مرتد ہیں۔ اب مرزائیوں کی لاهور میں قادیانی اور دہلی میں نہیں کافر ہیں اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے ان کو مسلمان سمجھنے والا یا ان کے کنسر میں شک کرنے والا بھی دائر اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ اور کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات۔ سلام کلام۔ نشست و برخاست، مناکحت، معاشرت، شادی علی میں شرکت اور غمی میں تعزیت، تجارت، ان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ فیکٹریوں میں ملازمت، ان کی مصنوعات کا استعمال اور ان کے ساتھ رواداری ہر تنازعہ فیقہ زندگی تمام شعبوں اور مراحل و مظاہر میں چلے گا۔ ترک مرالات اور سوشل ہائیکٹ اسلام فریضہ ہے اور یہ ایسا ناگزیر فرض ہے کہ اس کے ترک پر عذاب الہی کا خطرہ خارج از امکان نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس خطرے کا

الایم دے رکھا ہے ملاحظہ فرمائیے۔
 قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَاَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا احَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا قُلْ يَا اَيُّهَا اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَخْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔ سورۃ توبہ ۲۴۔

اس عذاب الہی سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے مرزائیوں کے تینوں گروہوں کا سوشل ہائیکٹ کرنا ہوگا ورنہ ...

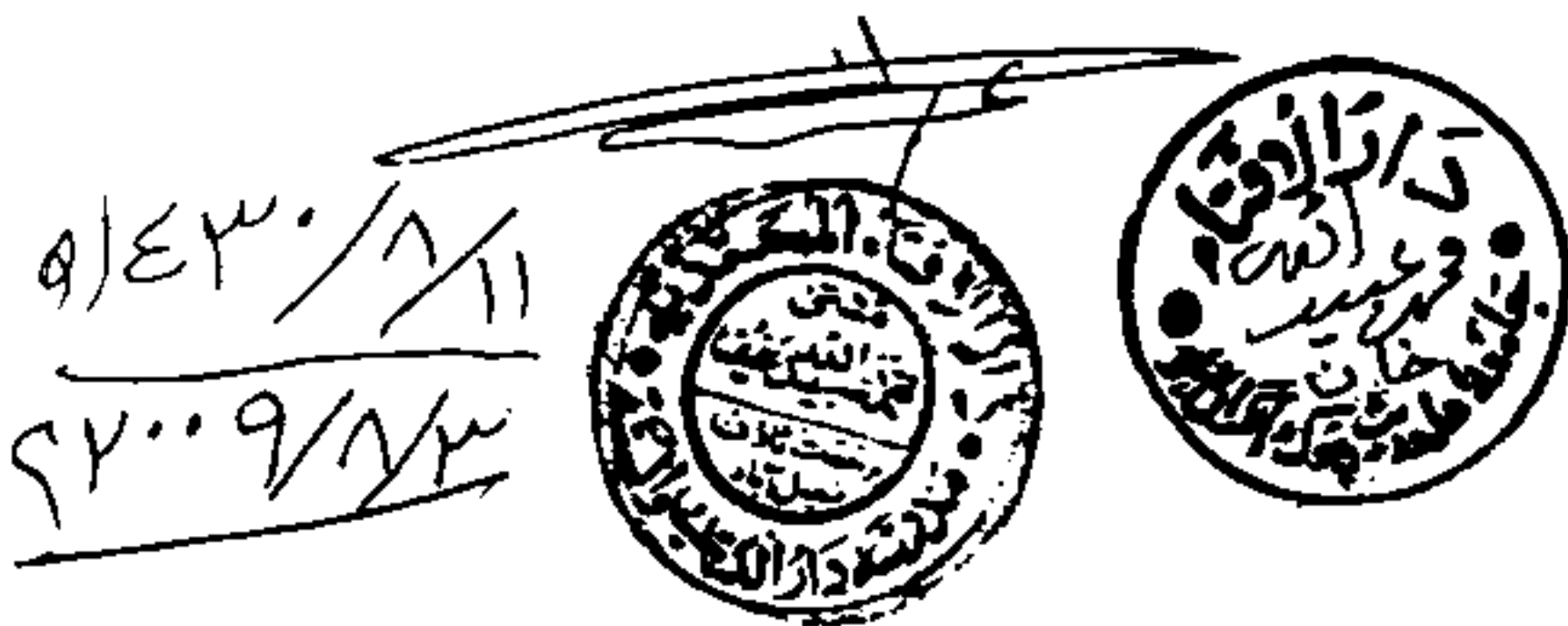
طُحَا آفَرَا رَدْنَا بَرَادَةً فِي الْجَوَابِ بِتَوْفِيقِ اللَّهِ الْوَهَّابِ وَالْبِهِ الْمَرْجِعِ وَالْمَأْتَابِ فِي يَوْمِ الْحِسَابِ وَبِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّلَاحَاتُ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ الْاِمْتَانُ الْاَكْمَلَانُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَرَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحَابِهِ اِلَى يَوْمِ الْاِمْتَانِ

العبد الفقير محمد عبد اللہ خان عفیض بن الشیخ محمد حسین بلوچ۔ فقہ و بلادیہ۔

ان دار الافتاء المحمدیہ۔ سید مہدی العزیز اہل حدیث۔ رحمت ٹاؤن۔ فیصل آباد۔

رئیس المدرسین جامعہ اہل حدیث لاہور۔

امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔



پروفیسر شہاب الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث کشمیر

قرآن و حدیث کی روشنی میں اور دستور پاکستان کے مطابق تادریانی غیر مسلم ہیں۔
 اُن کے ساتھ عزیز داری و اولاد کا معاملہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے
 اُن سے قطع تعلیق اور بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔
 اس کے رد میں عزیمت مفتی بشیر ربانی حفظہ اللہ نے درج ذیل مکتوب دے دیے ہیں
 رقم مکمل اتفاق کرتا ہے، رقم ہی جیسے دستور رقم کر کے اس تانہ
 میں شریک ہونا سعادت سمجھتا ہے

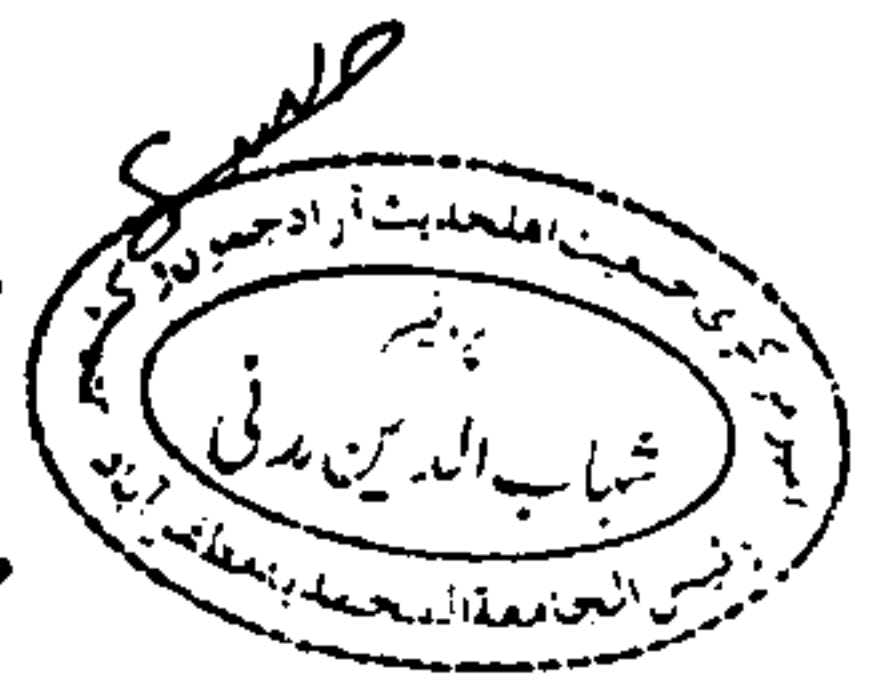
احب العالمین ولست منہم
 لعل اللہ یرزقنی صلاحاً
 واللہ اعلم

میدہ جوابات سے متفق ہے۔

پروفیسر شہاب الدین مدنی مفتی جامعہ محمدیہ

وامیر مرکزی جمعیت اہل حدیث کشمیر احمدیہ درس جبرین علامہ شیخ نور علی

آزار ریاست جہوں و کسم



جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی، آزاد کشمیر

الجواب لجنہ الوہاب والیہ یرجع والیہ طاب !

مزارائی، قادیان، لدھوری یا کسی بھی اور نام سے کوئی طلبہ یا کوئی فرقہ جو کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر ہے، یا آئیے لہجہ کسی اور نبی کی
 نبوت کا مدعی ہے اس فرقہ یا شخص بالکل کلی طور پر لعینہ کسی اعتداف

کے گماڑے۔ اس کے گزینے شکر کرنے والا خود بھی سلوک اور خراج میں
اعلم الاسلامیہ ہے۔

اسے لغوات کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق، خواہ وہ سماجی بنیادوں پر
بیرونی اور بنیاد پر قطعاً ممنوع اور حرام ہے۔ اسلام میں ایسے شخص
کے ساتھ تعلق کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

لہذا اسے تمام فرق اور لغوات کا ہر طرح سے بائیکاٹ کیا جائے ان سے کسی قسم
کا تعلق غنی، خوش، سنی، دین عامل طور پر قطع کیا جائے۔

کیونکہ آغا علیہ السلام کی محبت جزو الایمان ہے۔ اور آغا کے دشمنوں سے لغوات بھی
ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سچے اور صریح عطا فرمائے اور آغا علیہ السلام کی نسبت
لعیب فرمائے۔

میر میں اپنے غم مٹانے کی کوشش کی ہے سو عید متفق ہوں
انہوں نے جو ملکہ ہے بالکل حق اور سچی اور صحیح ملکہ ہے۔

اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے اور دشمنان اسلام اور

مشرکین نبوت کو نصیبت دنا بود فرمائے

آمین یا رب العالمین
کتبہ اوج العباد و اوفقہم الی اللہ

محمد رفیع الدار لکھیچ

مدیر التعلیم جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی آزاد کشمیر

پرنسپل
جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی آزاد کشمیر
ایل حدیث مسدک

7/6/2009

مفتی عبدالرحمن رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

دارالقضاء والافتاء جامع مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور

عمر بن سراجیم لاہور کی طرف سے فرقہ فرتدہ قادیانیوں کے ساتھ معاشرتی مقاطعہ یعنی
سوشل بائیکاٹ کے بارے میں سرسید کی نقطہ نظر دریافت کیا گیا ہے یہ سوال نامہ کتابت
حند علماء اراکم سے عقائد کی نجی لف میں جن میں قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کو موجودہ
حالات سے متعلقہ میں گہرا اثر اور پایا گیا ہے۔

قادیانیوں نے اسلام کے ثابت شدہ بنیادی عقائد ختم نبوت و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آیات کی
من مانی ما ویلایت میر کی لہر لہذا مندرجہ ذیل آیت ان پر صادق آتی ہیں قال رسول اللہ
ﷺ ~~قَدْ نَزَلَ إِلَيْنَا الْكِتَابُ بِالْحَقِّ~~ وقد نزل علیکم فی اللیل ان اذا

سمعت آیات اللہ یکفر بها ویستفزا بجافہ لا یقدروا معہم حتی یخوضوا فی حریف غدرہ
انکم اذا متکم (الافتاء، ۱۶) تو ظاہر ہے جب قرین اور مستفہد ہیں کتابت نشست پورا
تدک منہ کتابت تو اس میں بڑھ کر ان میں خود میا شری روایط علی جو اس کے جائز
مستفہد سے نااہل و لاعلم علماء اراکم ضرورہ بالاعتقادی کی مکمل تصدیق و تصویب
ترتیب میں مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ معاشرتی مقاطعہ کا حکم دیا گیا ہے



مفتی عبدالرحمن الرحمان

رئیس دارالقضاء والافتاء

مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ بِالْبَيِّنَاتِ وَالذُّبْرِ ط (النحل ٢٣)

Marfat.com

مولانا ابو عمر عبدالعزیز النورستانی صاحب حفظہ اللہ جامعہ الاثریہ پشاور

No: 218/2014
المرفقات 3/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Date: 29-03-2010 تاریخ

الحمد لله رب العالمين ولا عدوان الا على الظالمين والصالحين والسلام على من ختم به النبوة الى يوم الدين
وعلى اله الذين اعتقلوا على ختم نبوة محمد ﷺ وعليه قاتلوا مسيلمة والأسود الكذابين الدجالين .
وعلى من تبعهم بهذه العقيدة الى يوم الدين . (ما بعد

واضح ہو کہ عام کفار کیساتھ تعلقات و معاملات میل جول بغیر محبت قلبی کے اگرچہ جائز ہے بشرطیکہ محارب نہ ہو لیکن قادیانیوں کا معاملہ بالکل اور کفار سے قطعاً جداگانہ ہے، کیوں کہ یہ مرتدین کے زمرے میں آتے ہیں اگرچہ کلمہ کا اقرار کر کے نماز بھی ادا کرتے ہیں مگر اسلام کے اہم عقیدہ سے جو ختم نبوت ہے منکر ہیں اور ہر وقت اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں رہتے ہیں، غیر مسلم قوموں اور سادہ لوح مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ حقیقی پتے اور سچے مسلمان تو ہم ہیں لہذا عام مسلمانوں کو انکے دجل اور فریب سے بچانے اور اسلامی غیرت و حمیت کو بروئے کار لانے اور رسول اللہ ﷺ سے حقیقی محبت کے اظہار کیلئے منکرین ختم نبوت سے ہر قسم تعلق لین دین غمی و خوشی میں شرکت تجارتی تعلقات اور انکے ہوٹلوں، ہسپتالوں میں ان سے تعامل کرنا اور انکے کارخانوں کی مصنوعات اور انکے افراد و جماعات سے مکمل مقاطعہ کرنا فرض ہے یہی اسلام اور حقیقی محبت رسول ﷺ کا تقاضا ہے۔

یہ کوئی جذباتی فیصلہ نہیں بلکہ اس پر قرآن و سنت سے بہت دلائل موجود ہیں جو کہ علماء کرام نے اپنے فتوؤں میں زیب قرطاس کئے ہیں، میں بھی قادیانیوں کے دشمنوں اور مجانب رسول ﷺ اور داعیان ختم نبوت کے سلک میں منسلک ہونے کی غرض سے چند دلائل درج کرتا ہوں۔

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

ومن ادعى النبوة، او صدق من ادعاه، فقد ارتد، لأن مسيلمة لما ادعى النبوة وصدقه قومه صاروا بذلك مرتدين وكذلك طليحة الأسدي وصدقوه، وقال النبي ﷺ لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله (رواه البخاري ٥٠٩/١ ومسلم ٣٩٧/٢ المغني لابن قدامة ٢٩٨/١٢)

اور مرتدین کا حکم شرعاً قتل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ومن يرددكم عن دينه فيمت وهو كافر فاولئك حبست اعمالهم في الدنيا والاخرة واولئك هم فيها خالدون . سورة البقرة ٢١٤ . اور رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ہے،

من بدل دينه فاقتلوه، رواه ابو داود ۲/۲۵۰ وصححه الألبانی.

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

وأجمع أهل العلم على وجوب قتل المرتدين۔ روى ذلك عن ابى بكر، وعلى، ومعاذ، وأبى موسى، وابن عباس،

وخالد، وغيرهم، رضى الله عنهم، المغنى لابن قدامة ۱۲/۲۶۴

اور مرتدین کیساتھ قتال حاکم وقت کا کام ہے جیسے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کیا۔

چونکہ قتال حاکم وقت کا فریضہ ہے لہذا مسلمانوں پر ان سے مقاطعہ فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولا تتركوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار. سورة هود ۱۱۳

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا آباءكم وَاخوانكم اولياء ان استحبوا الكفر على الايمان ومن يتولهم منهم

فاولئك هم الظالمون. التوبة ۲۳

لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباءهم او ابناهم او

عشيرتهم. سورة المجادلة، ۲۲

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين. سورة النساء ۱۴۴

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوى وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالموودة وقد كفروا بما جاءكم من الحق

يخرجون الرسول وَاياكم ان تؤمنوا بالله ربكم ان كنتم خرجتم جهادا في سبيلي وابتغاء مرضاتي تسرون

اليهم بالموودة وانا اعلم بما اخفيتم وما اعلنتم ومن يفعلهم فليكن منكم فساد السبيل. سورة الممتحنة ۱

فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله. سورة آل عمران، ۷

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسکی تفسیر میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

اولئك الذين ساءهم الله فاحذرهم، رواه البخاری ۲/۲۵۲

لہذا ان حالات میں اہل اسلام پر واجب ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم تعلقات منقطع کریں اور ان سے نفرت اور کراہت

کا اظہار کریں کیونکہ یہی اسلامی فریضہ اور لازم ہے۔

هنا والله اعلم۔ کتبہ ابو عمر عبدالعزیز النورستانی



مدیر الجامعة الأثرية بفسطاط

حافظ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ مدرسہ اہل الحدیث حضرو، انکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الامين : خاتم النبيين اي آخر النبيين ورضي اصحابه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين ، اما بعد :

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے لہذا آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی پیدا ہوگا۔

اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام تبعین: قادیانی، مرزائی اور لاہوری مرزائی سب کے سب یکے کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں، تفصیل کے لئے دیکھئے مولانا محمد ثار شاد الحق اثری حفظہ اللہ کی کتاب ”قادیانی کفر کیوں؟“ اور کتب متعلقہ۔ اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کا مختصر اور جامع جواب درج ذیل ہے:

سورۃ الممتحنہ (آیت: ۴) اور دیگر دلائل کی رُو سے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ قادیانیوں، مرزائیوں اور تمام کفار و مرتدین سے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔ ان سے میل جول، نشست و برخاست اور شادی غمی میں شرکت نہ رکھے اور سلام و کلام منقطع کر دے۔

تنبیہ: اگر قادیانیوں، مرزائیوں اور کفار و مرتدین کو دعوتِ اسلام اور ان کے شبہات کا رد مقصود ہو تو اہل علم حضرات شرائطِ شرعیہ کے مطابق ان سے کلام کر سکتے ہیں۔

ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ ان کفار و مرتدین سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت نہ کرے، ان کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں کا مکمل بائیکاٹ کرے۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں اور ہسپتالوں میں ہرگز نہ جائے اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج بالکل نہ کروائے۔

یہ لوگ یہود و نصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں لہذا ان کے ساتھ کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے بلکہ اپنے تمام وسائل کے ساتھ ہر طریقے سے ان کفار و مرتدین کی پوری مخالفت کر کے ان کی دعوت کو ختم کرنے اور دینِ اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کی جائے۔



حافظ زبیر علی زئی

مدرسہ اہل الحدیث حضرو۔ ضلع انک، پاکستان

(۳۱/مارچ ۲۰۱۰ء)

مولانا عبدالستار حماد صاحب حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ میاں چنوں

الجواب وهو المذهب الصحيح

دوستوں نے حضراتِ انبیاء علیہم السلام کا مسلمہ خدوئے آدم علیہم السلام سے شروع فرمایا بعد ازاں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر
مسلمہ کو ختم کر دیا۔ اب آپ کے جسم کو کس بنائیں آٹے کا وہ نہ ہے وہی کا مسلمہ جاری رہے گا چنانچہ ختم نبوت
معدہ دریں معدہ معدہ علیہم السلام کے جسم کو کس بنائیں آٹے کا وہ نہ ہے وہی کا مسلمہ جاری رہے گا چنانچہ ختم نبوت
معدہ دریں معدہ معدہ علیہم السلام کے جسم کو کس بنائیں آٹے کا وہ نہ ہے وہی کا مسلمہ جاری رہے گا چنانچہ ختم نبوت

مردودہ سے کس کے بایں نہیں بہم رہے وہی کے روال سے خاتم
 وبقین ہیں (الاضراب : 40)

خود دوسری حد میں مدد ملنے سے شہد ختم نبوت پھر نیا پیرایہ میں بیان فرمایا ہے، حضرت جبریل علیہ السلام روحانی رُوحاً کے
کہ دریں مدد عدم ہم نے فرمایا، دوسری حد دیگر دنیا کی مثال دہی ہے جسے کسی نے ایک مکان پھر کیا اور اسے نہایت
خوبصورت بنایا اور ایک کونے میں ایک اینٹ کی گھم خامی عیوڑوں، موگ جادوں طرف سے سبب محارت کو دیکھتے
اسد کے تبدیل کرنے پس گھر پہنچے ہیں کہ تم نے اسد جب ایک اینٹ خرید لہوں نہ انکو دی جباتیہ سبب اسد
و اینٹ ہوں مدد خاتم النبیین ہوں (حیثم بن ابرار، المسائب، ۱۵۳۵)

سیدنا دیوبند پر مبنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 "ابن آدم کی تیار کردہ غذا انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے کہ وہ سب اس جیب کی طرح ہرگز نہ کھائے کہ
 اس کی جگہ دوسرا بن جائے کہ جس سے اس کی جگہ نہیں رہے البتہ کثرتِ خلفاء ہوں گے
 (صیحیح بخاری، احادیث الانبیاء: 3455)

حدیث دجال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا
میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (مسند امام احمد ص ۳۵۸ ج ۱)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”یہ تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا میرے لئے وہی درجہ پہنچے جو فوت ہوئی علیہم
کیلئے حادث علیہم کا تھا سو اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کا فرامہ دین سے خارج ہے قباغیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا

ایک دفعہ میں سوچا ہوا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چاند میں سونے کے دو ٹکٹن ہیں
وہیں دیکھ کر میں بہت پریشان ہو گیا، خواب ہی میں مجھے حکم دیا گیا کہ ان پر چوکت
خارجہ میں نے جب ان پر چوکت ماری تو دونوں رفو چیلر ہو گئے میں اس خواب
کی تعبیر یہ کہ میرے بعد دو چھوٹے شخص پھریں گا دعویٰ کریں گے ان میں
ایک اسود لغنی ہے اور دوسرا مسلمہ کذاب (صیحو بخاری، المغازی : 4379)

خبر پہ ایک مدرسہ مذہب میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بابت میں مسلمہ کذاب مدنیہ طیبہ آیا اور کہنے
لگا ”اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے جانشین بنادیں تو ان کی فرما ہر دوسرے کرنے کو تیار ہوں“ اور مسلمہ کذاب
ایسے ساتھ بیٹ سے گوری کوئی ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کا بیٹ بن قیس بن ساسم ملازم تھے
اس وقت آپ کے چاند میں ایک چھری تھی، آپ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا
”وہ اگر تم جلد سے یہ چیزیں میں مانگو تو میں نہیں مانگا
جانشین تو دور کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر میں
جو کچھ دیا ہے تو اس سے نہیں بچ سکتے گا اور اگر وہ روٹی کرے
”ماتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ تیار کرے گا اند میں تو کھتا ہوں کہ
تو وہی دشمن ہے جس کا حال مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دکھایا
ہے“ (صیحو بخاری، الکاتب : 3420)

پھر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیہوشی کوئی کے مطابق حدیث وحی کے مطابق چھوٹا چھوٹا ہوا، ایک دور کے تمام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا

مقترب میرے بعد ہیں کذاب پیدا ہوں گے، سب کے سب اپنے بھائی ہونے کا
دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں
آئے گا (ابوداؤد، المغنی : 2424)

ہا۔ یہ نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی ایک جھوٹا مدعی نبوت ہے اور رن و عادت کے پیش نظر
 مدعی مدعی مدعی کے ہم جو میں نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے وہ کافر و دین
 اسلام سے خارج ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ اجماع امت کی تکذیب کی ہے
 واضح رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے ختم نبوت کا مکمل تھا اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے
 کو کافر سمجھا تھا جیسا کہ اس نے لکھا ہے

مجدد بخاریم صلوات اللہ علیہ کے ہم بنی آئے تو کہتے آئے جہاں آپ کی ذات کے ہم

وہی بند ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلوات اللہ علیہ کے ساتھ نبوتوں

کو ختم کر دیا ہے (حجۃ البیتری ص ۷۰)

دیکھ دوسرے مقام پر لکھا ہے۔

مجھے یہ بات نزدیک نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کرے و اسلام سے خارج ہو جاؤں

اور کافروں سے جا ملوں (حجۃ البیتری ص ۶۹)

مرزا قادیانی کی صفوی نبوت کے کئی پہلو مراحل ہیں، سب سے پہلے اس نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے
 مشیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا، جب بدیع کشف و لہام اس نے کتب خدایت مسیح علیہ السلام
 کی قبر کی نشا بندی کیا کر دی، اس کے ہم کھل کر دین نبوت کا دعویٰ کیا اور باد کر دیا کہ مجدد پر وہی آئی
 ہے اور (مصدق باہد) میں اللہ تعالیٰ سے کچھ سلام کرتا ہوں، جب اس پر علامہ حق نے ”رشت کی تو کھینے لگا
 میں کوئی مشیل نہیں با صاحب شریعت رسول نہیں کہہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ کی اطاعت کی وجہ سے بنی ہوا ہوں
 اور آپ ہی کا ظل اور ہر روز ہوں میں میں ظلی اور ہر روز بنی ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا
 قادیانی بتدریج نبوت کے مراحل طے کئے ہیں پہلے مجدد، پھر مشیل مسیح و موعود، جب کام
 چتا دیکھا تو نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور خود کو نبی جانتے تو اس کی تدریج نبوت کی اس کے ابطال دعویٰ
 نبوت کیلئے کافی ہے کیونکہ سابقہ و تباہ و ملیہ میں سے کوئی بنی نہیں بتدریج بنی نہیں بنایا
 اس دعویٰ نبوت کی تردید کیلئے درج ذیل باتیں قابل غور ہیں

۱۔ اس نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ کی اطاعت کرے برائے دین ظلی نبوت کا درجہ حاصل ہوا ہے
 عویا اس کے نزدیک نبوت وہی نہیں کہہ کہیں ہے جہاں قرآن کریم نے اس نظریہ کی بھرپور تردید کی
 ہے لہذا وہ باطل ہے

۲۔ یہ خوب جانتا ہے کہ نبیوں کا کام کس سے ہے (الانعام: ۱۲۴)

مسلم لیجنڈ ڈراموں کی کبھی چیز مرئی تو اس کے سب سے زیادہ تعداد صحابہ کرام تھے جبکہ مسلم لیگ کے قائل
و قیام سے شریاب برکت تھے

جہاں مولانا محمد سعید شاعر نے تھے وہ نہ صرف شاعری اور ادب کے شاہکار تھے بلکہ شاعرانہ قیادہ پانی شاعرانہ
دریافت و ادبی ماحول میں بہت سے اشعار و تصانیف کیے۔ ڈراما قادیانی، مولانا محمد سعید شاعر کا نکل و ہر روز ہے
تو تو یہ تو کمال ہے کہ ہر کس میں شاعر کی ہر سے آگے۔ اس کا مطلب ہے مرزا قادیانی مولانا محمد سعید
سعید کا کمال نہیں ہے

جہاں مولانا محمد سعید کے متعلق احادیث میں ہے کہ آپ فحش تو مولانا محمد سعید نے نہیں کیے جبکہ مرزا قادیانی انتہائی
بد زبان اور فحش تھے۔ اس نے فحش کو دلاڑنہ انداز میں لکھا ہے جبکہ مولانا محمد سعید نے انتہائی لائق میں لکھا ہے
در حقیقت مولانا محمد سعید نے یہی لکھا ہے کہ وہ سب کچھ کی اولاد ہیں

مولانا محمد سعید نے اپنے فحش کے حق میں لکھا ہے کہ قادیانی دشمنی نہیں کرتے، اس بناء مرزا قادیانی فحش طور
پر مولانا محمد سعید کا کمال نہیں ہے

مولانا محمد سعید نے اپنے زندگی میں جہاد کیا اور سترہ غزوات میں خود شریک ہوئے اور وہیں قادیانیوں کو
جہاد نہایت کم چاروں رہے۔ مولانا محمد سعید مرزا قادیانی جہاد کی مخالفت کا خیر چاروں کیا، کیا وہ کمال
مولانا محمد سعید کا کمال ہے کہ مرزا قادیانی جہاد کے بارے میں مولانا محمد سعید کی عقائد
کو مٹانے کیلئے دنیا و آخرت ایک کیا، چارے نو دیکھ مرزا قادیانی انڈینز کا خود کا شتم بودا تھا جس نے مسلمانوں
میں پھوٹ ڈالی اور جہاد کو حرام قرار دیا جبکہ مولانا محمد سعید نے دین اسلام کو کافر قرار دیا تھا پس یہ ہے
قادیانی پاکستانی محمد علی جناح جب فوت ہوئے تو مشہور قادیانی ظفر اللہ خان نے ان کے جنازہ میں شرکت نہ کی
خیر کئے جتنا بڑے عظیم درجہ میں دزدانہات قابل غور ہیں۔

اور مرزا قادیانی نے دین زندگی میں پہنچی ہوئی لکھی کہ اس کا نظام محمدی ہے مگر کمال نہیں ہوا ہوں کہ محمدی ہے
کے سرپرست جو مرزا قادیانی کی ہر طرف سے تھے، انہوں نے مرزا قادیانی سے صحافت انکار کر دیا اور محمدی ہے مگر کمال
کس دین کے کمال کر دیا اور مرزا قادیانی اس کے نظام کی حرمت دل میں لئے ہوئے تھے جہاں روانہ ہوا
جہاں مرزا قادیانی نے مولانا محمد سعید اور شریک محمد سعید سے بیابان کیا کہ اگر میں جہاد اور فتنہ ہوں تو میں
مناور مولانا محمد سعید میں جہاد پر جاؤں، چنانچہ وہ اس بیابان کے تیرہ ماہ بعد پیٹھ کی بیماری سے مدبور
میں مرا جیم مولانا محمد سعید اور شریک محمد سعید نے مارچ ۱۹۴۸ء میں مرزا قادیانی کی وفات سے
جائیں مگر بہت کم زندہ رہے، ہیں وہ متعلق تھے جنہیں بنادیر حکومت پاکستان نے ۱۹۷۶ء میں قادیانیوں
کو قید مسلم قرار دیا، محمد سعید و محمد سعید

ہر حال عقیدہ ختم نبوت بنیاد عقائد میں سے ہے، ہمارے دھیان کے مطابق اس کا شکر مرتد اور واجب القتل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن لوگوں نے اس دعویٰ نبوت کیا، حمایت کر دی ان سے عین کی عین اس عقیدہ ختم نبوت پر انہی نے ان کے دلی پیمانے اور اللہ تعالیٰ نے سلیحہ کذاب اور سود منشی جیسے مدعیان نبوت کو قتل کر دیا اور ان کے خاتمے کیسے باتامدہ شکر کئی کئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قادیانی، اسلام صاحب اسلام اور اہل اسلام کے ہر اعتبار سے دشمن ہیں اور دشمنی کا کوئی موقع ملتا ہے نہیں جانے دیتے اس لئے ضرور ہے کہ ان سے معاشرتی اور تجارتی تعلقات کے شقوق مضاف کر دی جائے جیسا کہ مسائل کے دوسرے حصے شقوق استفسار کیا گیا ہے۔

داخلہ ہے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے کے لئے مسلم توحید بارہ سال کے ساتھ اس امر کا اقرار کرنا ہی انتہائی ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر نبی ہیں اور آپ پر مسلم نبوت ختم ہو گیا ہے نیز آپ کے بعد کسی قسم کا نسل نہیں، نیز نسل بھی، ظلی یا برزخی کوئی نبی نہیں آ سکتا، اسے متعدد عقیدہ ختم نبوت ایمان کا ایک جزو ہے جبے انکار سے ایمان ہی قائم نہیں رہتا، مرزا قادیانی جس نے قرآن و حدیث کی طرح اور داخلہ نفوس کے خلاف دعویٰ نبوت کیا، اس بنیاد پر مرزا قادیانی اور اس کی تمام درجہ دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ یہ گور قطعی نفوس کی مخالفت کرتے ہیں لہذا یہ کافر ہی نہیں بلکہ مرتد اور واجب القتل ہیں، یہ ایسے مارا بستن ہیں جو ملک کی آڑ میں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، ان کی حمایت کرنا بیٹ بڑا جرم ہے، اسے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے شقوق اسلامی نے سنت و عہد سنائی ہے اور شاد بارہ سال ہے

اور یقیناً اس کتاب نے کتاب میں ہم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب ہمارے سامنے اس کی آیات کے ساتھ مٹھائی کھڑا جا رہا ہو اور اس کی قہقہے کا نشا زینبا جاری ہو تو دوسرے لوگوں کے ساتھ مت بھو تا آئندہ وہ کسی دوسری بات میں صرف رہ جائیں، بے شکتم اس دلت دن جیسے ہو گئے (النساء: ۱۴۰)

اب دوسرے حکم پر فرمایا کہ یاد آئے ہیں آپ حکم پہلے لوگوں کے پاس مت بھو (الانعام: 68)

اس بنیاد پر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جو آیات قرآن کے ساتھ استغراء مذاق کرتے ہیں ان کے ساتھ دھمکا بھمکا، کھانا پینا اور دنا سے تعلقات استوار کرنا حرام ہے، اس کے لئے اس کی مخالفت کر دی ہے، ان سے کسی قسم کا معاشرتی یا تجارتی تعلق رکھنا دوسری نفرت کے خلاف ہے، ایک مسلمان کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے،

ابن ادریس محمد نعمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ مدیر ماہنامہ ضیاء حدیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب :

مرزاہوں کے ارشاد میں ذرہ بھر میں شک نہیں اور ایسے مرتد کی سزا قتل ہے۔ ان دو باتوں کی دلیل عہد بنوی کا یہ واقعہ ہے۔ مسلمانوں کے اب نے اپنے دو قاصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم مسلمانوں کے بارے میں کہہ کچھ جو ہم وہ بولے: ہم وہیں کہتے ہیں جو وہ کہتا ہے۔ فرمایا: «أَمَا ذَا بَيْتٍ لَوْ كُنَّا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تَقْتُلُ لَفَرَّشَتْ أَعْنَاقُنَا كَمَا» اگر یہ دستور نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔ (سنن ابی داؤد: 2761) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنے بھائی باختر بن سہیل کے کنگن پہنے دیکھے تو ناگواری محسوس کی کیونکہ اس کی تعبیر دو جھوٹے مدعیان نبوت مسلمانوں کے اب اور اسود غنسی تھے۔ (صحیح بخاری: 3621) یہی وجہ ہے کہ مدعیان نبوت اور ان کے پیروؤں کا مقابلہ مجلس شوریٰ میں نہیں بلکہ جہاد کے محاذوں پر ہوا۔ مگر مرزاہٹ کے حوالے سے بروقت صحیح فہم نہ ہو سکا اور مرزائی مسلمانوں کے ساتھ کھل کر رہے تھے اور مسلمانوں نے اسے رواداری خیال کیا اور نوبت جان تک پہنچی ہے کہ مسلم خواتین مرزائی بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔ اور ان سے تعلقات کے باعث بہت سے مسلمان ارشاد کاشت کار ہو چکے ہیں۔ حالانکہ شریعت اسلام میں کافر کے برعکس مرتد کی سزا قتل اسی ہے جو بزرگی گتہ ہے کہ اگر ایک مرتد شخص مسلم معاشرے کا حصہ بنا رہا ہو تو وہ دوسرے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کا باعث بنے گا کیونکہ ہر ایک کا ایمان مستحکم نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزائی امت مسلمہ میں نقب لگائے بیٹھے ہیں۔

ایک فقہی قاعدہ ہے کہ حرام تک لے جانے کا ذریعہ بھی حرام ہوتا ہے۔ اس اصول کے مد نظر اگر لوگ حرام کہا بلکہ مرزاہٹ سے بدل جول کے باعث ارشاد کاشت کار ہو رہے ہیں تو ان سے تعلقات بالادول حرام ٹھہرے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَالْمَسَافَةِ كَذَابُ عَيْنٍ فَآخِذُوا بِهِنَّ» یعنی مناسبت سے پہلے جوئے ترین لوگوں کا غیور ہو جاؤ، چنانچہ تم ان سے بچ کر رہنا۔ (السلۃ الصغیرۃ: 252/4) اس حدیث مبارکہ پر عمل کی صورت اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے جوئے ترین لوگ اور ان کے چیلے معاشرے میں شگے ہوں اور نام مسلمان ان سے بچ کر رہیں اور یہ اس وقت ممکن نہیں جب تک مرزاہٹوں سے سوشل بائیکاٹ نہیں کیا جاتا۔ ایک اور حدیث ہے: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُوتٌ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُم مِّنَ الْأَحَادِيثِ يَمْلِكُ تَسْعَوْنَ أَنْتُمْ وَلَا آبَادُكُمْ فَلْيَاكُمُ وَإِيَّاكُمْ لَا يَصْلُوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ» آخری زمانے میں جوئے ترین دجل و فرج کرنے والے لوگ ہوں گے وہ تمہارے پاس ایسی نئی نئی باتیں لائیں گے کہ انہیں نہ تم نے نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہو گا، لہذا تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھنا۔ وہ تمہیں گمراہ نہ کر پائیں اور نہ کسی فتنے میں ڈالیں۔ (صحیح مسلم: حدیث: 7) گو بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منہوی ہے کہ مرزاہٹوں سے دور رہا جائے اور انہیں بھج اپنے آپ سے دور رکھا جائے۔ سابقہ حدیث میں "حذر" اور اس حدیث میں "آباکم" کے الفاظ سے زیادہ بلیغ الفاظ کسی خطرے سے بچنے کے لیے ہیں جنہیں کہ شہر سے تحفظ کے لیے "آبَادُكُمْ وَالْآسَةُ" بولا جاتا ہے۔ دراصل ایسے لوگ ہماری ضایع ایمان کے انتہائی خطرناک دشمن ہیں۔

اور جب یہ بات اظہار من الشمس ہو کر بر مرزائی اپنی آکھوں کا کچھ نہ کچھ بعد مرزائیت کے فروغ میں مسلمانوں کو سر نہ بنانے پر فرج کرنا ہے تو ایسی صورت میں بر غفور مسلمان اور سچے امتی کے لیے واجب ہے کہ وہ کسی نادبانی فرد یا ادارے کے نفع کا باعث نہ بنے کیونکہ

اس کا دبا دیا نفع عملی ثروت میں نقب زنی کا باعث اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کا سبب بنے گا۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جہاں مسلمانوں کی معاشی حالت بہتر کرنے کے اقدامات کیے وہاں دین کے دشمنوں کی معیشت کو کمزور کرنے کی کوشش بھی کی کیونکہ دین دشمن عناصر کا نفع اللہ کے راستے سے روکنے یا برگشتہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ غرض ہر سے پہلے کہ سرابا اور خود غزوہ بدہ اس کی روشن دلیل ہے۔ مرزائی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ آپ کی ذات والا صفات کے میں دشمن ہیں ایسے حالات میں ان سے تمنا کی اور معاشی بائیکاٹ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ اور یہ اس وقت واجب ہے جہاں آپ کے دے ہوئے تھوڑے یا زیادہ نفع کے بدولت لوگ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے برگشتہ ہو کر ایک نئے دین کو قبول کر رہے ہوں۔

اسی طرح مرزائیوں سے رشتے کے لین این میں بہت سہ فراہم لازم آتی ہیں کیونکہ رشتے کی وجہ سے ادب و احترام اور محبت قائم ہونا ایک فطری امر ہے اور کسی مسلمان کا حشر بہ قبول کر سکتا ہے کہ وہ مرزائی جیسے گستاخ رسول جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک غائر العقل شخص کو لاکھرا کہا ہے، اس کا ادب و احترام کرے۔ مستنزاہ بران یہ کہ مرزائی فتووں میں بہ صراحت موجود ہے کہ وہ مسلمانوں کو اہل کتاب کی جگہ رکھتے ہیں کہ ان کی گردنوں سے شادی جھڑپ ہے مگر انھیں کسی لڑکی کا رشتہ دیا نہیں جاسکتا۔ مگر مسلمان اپنے روادار ہیں کہ ان کی لڑکیاں مرزائی بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔

اس بارے میں سب سے اہم مسئلہ دینی غیرت و محبت کا ہے۔ درنہ ہم اپنے ذاتی معاملات اور ان کے نتیجے میں ہونے والے بائیکاٹ کے لیے تو کسی مفتی کے فتوے کے منتظر نہیں رہتے اور اپنے ذاتی دشمن کو ہر لحاظ سے کمزور کرنے اور نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا کو بتاتے ہیں کہ یہ صبر دشمن ہے۔ اگر ہم اپنی ذاتی غیرت کے مقابلے میں دینی غیرت و محبت کو اہمیت دین تو کسی فتوے کی ضرورت نہیں ہے نہ کسی شرعی راہ نامی کی کیونکہ ہر کلمہ گو شخص جانتا ہے جس ذات سے وابستگی کا نام ایمان ہے اس کا دفاع بھی اس کے ذمے ہے۔ اور نادبائیت کی طرف سے انتہائی کہ تو ہیں، قرآن پاک کہ تو ہیں، محمد انصاف صلی اللہ علیہ وسلم کا شان میں ہرزہ سر اٹھان اور صیابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی گستاخیاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ لہذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ نادبائیت کے خلاف ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے ہم کریں اور اس کی ایک ادنیٰ سہ مگر انتہائی کارگر اور موثر صورت یہ ہے کہ ان سے موثر بائیکاٹ کریں۔

واللہ ولی التوفیق

ابن ادیب محمد خان ماروتی

30 ربیع الثانی / 26 محرم الثانیہ
1432ھ / 2011ء

دارالسلام، لاہور

مفتی امین اللہ پشاور صاحب جامعہ تعلیم و القرآن و السنۃ پشاور

بسم الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء وعلیٰ آله وصحبه واتباعہ الیٰ ہم الدین
 اُمایہ : مسئلہ ختم نبوت ہمارا اسلام ایسا واضح مسئلہ ہے
 جیسا دوز روشن ، اور یہ مسئلہ اختلافی نہیں بلکہ ہر یہاں اور ضروریات میں
 سے ہیں اسلئے یہ گمان نہ کرنا کہ شاید اس میں اختلاف کے کوئی گنجائش ہے
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کئی پہلو ہے
 ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ ماننا (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر ماننا (۲)
 عربی ہاشمی ماننا (۳) اور معوث الی الانس والجن - الی الاسود والاعمر ماننا
 یعنی عالمی رسول قیامت تک انسانیت کے رسول ماننا جیسا قرآن میں ہے
 قل یا ہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً وفی الحدیث وبعثت الی الناس کافۃ
 درود بخاری وغیرہ

۲۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول اور نبی ماننا خاتم النبیین ماننا
 ان سے بعد کوئی نبی نہیں صرف صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول سے یہ ختم نبوت
 کے معنی نہیں جیسا ہمارے شیخ علیہ السلام نے اپنی کتاب قرآن و حدیث
 سے لیکر انکار قرآن تک " کتاب میں واضح لکھا ہے

ختم نبوت پر ہمارے اہل حدیث علماء نے کتابیں لکھی ہیں
 ہمارے مذکور شیخ کی کتاب ختم نبوت کی نام سے مشہور ہے
 اُسے میں دلائل ذکر کیا گیا ہے اور ہمارے مختصر فتویٰ لکھنا مقصود ہے
 اور وہ قادیانیوں کے معاملات کے بارے میں ہے

کنارہ قسم پر ہے (۱) اہل ان کا حکم یہ ہے کہ دل میں بغض رکھنا اور ظاہر میں
 معاملات میں ان کے ساتھ شریک ہونا (۲) علی تنصیل و شرط

۳۔ دوسرا قسم مرتدین ہے ان کی حکم و حدب القتل ہے جیسا صحیح حدیث میں ہے
 من بدل دینہ فانتقم وکذا بخاری میں ہے یا من بدل دینہ فانتقم
 لکن قتل کرنا یہ اہل اقتدار کی کام ہے اور یہ مشروط بالعدۃ ہے ہم عوام لوگوں
 پر ان مرتدین سے عرقہ اجتناب لازم ہے
 قرآن سورہ سجنم (۱) میں چار فرائض اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر عائد کیا ہے
 ۱۔ ہر اہل کرنا (۲) ان لوگوں پر حدیں - سے انکار کرنا سر کرنا (۳) حدت اللہ سے

ظاہرنا دج اور دل میں بغض رکھنا . . . قیادیاہوں کے فدا کو یہی شک نہیں
اور یہ لوگ یہود اور نصاریٰ کی آل مارے یورپی طاقت میں ان کی دعوت شیزی
سے جلتے ہیں . ان کی ٹی وی - کی چینل بھی ہے - (سادہ لوگوں - ادنیٰ مسلمانوں
تیلے بہت بڑا دجالی فتنہ ہے

اس فتنہ کے ختم کرنے کے لیے یہ حکام اور علماء اور احباب بھاری سے ضرورت آتا ہو
کہ ان کی متاثرہ کہیں جاچ اور صفحہ ہستی سے صفحہ نیستی پر تبدیل
کرنا ضروری ہے . اور بلکل ممکن ان کی مقابلہ کرنا ضروری ہے
اور عوام المسلمین سے درخواست اور یہ بات شرعاً ان پر عزم ہے کہ
قادیانیوں کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کرنا . ان سے مکمل بائیکاٹ لازم ہے
اگر کسی شخص میں ایمان با اللہ و بارسوں علیہ وسلم ہے
تو اپنی ایمان کے قضا کو پوری کریں .

قادیانیوں سے قطع تعلق - اور ان کے ررتداد اذکار - اور جو بقتل کے بارے میں
علاء نے دلائل الحکمہ اللہ اکثری نہیں ہے - اس پر اتنا دکر آتا ہوں

اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کو جزا فرمادے کہ انہوں نے غیبت ربانی ظاہر کیا اور
بزرگ سراجیہ کے یہی شتر آتا ہوں اس جوہر محدود و بزرگ خیر اللہ فرمادے

آخر یہی دعا کرتا ہوں کہ قادیانیوں کے فتنہ اللہ ختم کریں اور محمد رسول اللہ
کے سنت اور شریعت کے جھنڈا بلند کریں ، مسلمان اس پر اکثری کریں
وہا ذلک ملکہ نہ بیزر
وہا علیہ علی نبی ستم خاتم النبیین ، و علی آلہ صحبہ اجمعین

دکتر ابو مسیح امین اللہ ابی دزری

۱۴۳۲ھ



جماعتِ اسلامی کا مُتفقہ فیصلہ

شیخ الحدیث والقرآن حضرت مولانا عبدالملک صاحب
جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قاری علیہ السلام سوشل سائنس انتہائی شائق و متفقی علیہ مسئلہ ہے
میں اس قدر متاثر ہوں کہ اس طرح لکھتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ کتاب لکھیں
میں ان کی کتب کو قاریوں کے ذہن میں رکھتی ہوں کہ ان کی اس ذہنی صلاحیت سے استفادہ کیا جائے۔

عالمی سطح پر

پیشانیہ المسلم ۱۴۲۹ھ
۲۰۰۸ء

مولانا عبدالملک شیخ الحدیث والقرآن و صدر اتحاد العلماء پاکستان

جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ۔ ملتان روڈ لاہور۔

مدیر شعبہ استفسارات

مذہب و شعبہ استفسارات
جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

حافظ محمد ادریس صاحب (امیر جماعت اسلامی پنجاب)

عناحق کے اس متفقہ فتویٰ کے پرہیزگار رہنا
کا مکمل اتفاق ہے۔ میں خالصتاً کے سیر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
(غداہ نفس و ابی و امی) آپ کے گھر میں، ختم نبوت
پر حملہ آور منکرین ختم نبوت اور آپ کی لائی ہوئی
شریعت کی طرح سے منحرف ہونے والوں کے کسم پاسبان
نقل و حرکت و روابط و مواصلات ایمان کے منافق کھینچاؤ۔
نہاں اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید (سورہ المجادلہ
آیت ۲۲) لا تجد قوماً یؤمنون باللہ۔ الخ۔
ہذا ما عنہم من العلم عند اللہ۔

ختم حوالہ

Secretary/Director

DARA MAARAF-E-ISLAMI

MANSOORAH, LAHORE.

۱۴۲۹ھ

جناب لیاقت بلوچ صاحب
جناب فاروق احمد صاحب

جلد پہل ایمان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں نص قرآن کے کہ "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ" کم لہذا جو شخص اس نص کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی کو نبی مانتا ہے اس کا فرعون نے جس کوئی شدہ نہیں نیز نہ قرآن و سنت میں کفار و مشرکین لوگوں سے دوستانہ تعلق سے منع کیا گیا اور قرآن و سنت کے واضح احکامات کے باوجود ایسے لوگوں سے تعلقات رکھے تو وہ بھی ایسے ہیں جس سے یہ لوگوں کی خوشی غمی میں شریک ہونا اور معاملات و مسائل اور کار بار میں شرکت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

ہذا ما عندی

فاروق احمد صاحب

لے بیٹہ

جناب فرید احمد پراچہ صاحب جماعت اسلامی

مجھے محترم شیخ القرآن مولانا عبدالمالک با۔ محترم حافظ مراد رسی۔
اور تمام علمائے کرام کے خیالات اور تقادیا بیوروں کے بائیں
کی بھلی تجاویز سے مکمل اتفاق ہے

زید احمد پراچہ

۱۲۰۱۱۰۰۹

قاضی حسین احمد صاحب
سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ اللَّهُ وَنُشْكِرُكَ وَنُتَقَبِّرُكَ وَنُتَعَفِّرُكَ وَنُتَعَلِّقُكَ بِرَسُولِكَ الْكَرِيمِ -

[illegible]

مکرمہ آمد جاسوسی کر رہی ہیں۔

فقہاء قرآن و سنت کی روشنی میں مختلف قسم کے ملحدین کے بائیکاات کا فتویٰ دیا ہے۔ تاکہ

دست سحر انگیز تخریب کار رسد و شهر و ده بخت یا قاسمی. قادیان جو مرز و مفتح احمد قادیانی

کر بنی اور مذہبی پیشوا مانتے ہیں امت سے کہہ کیلئے انکی حیثیت تخریب کار اور دھشتکار

کابل۔ اچھے بشر سے بچنے کیلئے 'مورڈن ٹرمین' خالی ہے، 'راہی' مسلمانوں کے شہروں، ملکوں اور

آبادیوں سے دور رکھا جائے، انہیں تسامری کی طرح انگٹھنگ کے تحت اس پودیشن پر لا کر

کھڑا کر دیا جائے کہ وہ خود پکارا انگلیں کہ ہم دائرہ وسعہ میں صدق دل سے داپی

آتے ہیں، بعد پناہ، مقررہ قبول کر کے مسکینوں میں واپسی کا راستہ بجا لیا جائے۔

دستور قاریانوں کا مکمل اہتمام تھا۔ اس کے نتیجے میں ان کی تعلیم اور ترقی ہو رہی تھی۔

اسکی سب سے بدترین کام تھا۔ (اسے جس کے چھنے لے کر ان کی بدایت کا راستہ پہنچا کر کے فائدہ)

بدرجہ اتم حاصل ہو گئے۔ مٹی ولی صی روضۃ اترمتہ ہیں۔ یہ تقاطع یا بائیکاٹ

ظلم نہیں بلکہ، رسائی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ

سہ ماہی کو، مٹی کا رتبہ دیا جائے اور انکی، جہاں عیش
کو، رتبہ دینا قیاسی دستور دے دیا جائے۔۔۔ کے ساتھ ہی ساتھ انکی

کہ وہ دس سال کی ہو چکی ہوگی کہ وہ دس سال کی ہو چکی ہوگی کہ وہ دس سال کی ہو چکی ہوگی

بدیہ ہوں اور سفاک تفاق کو عہد و کرہ عدم قبول کریں۔۔۔ سنا طرح؟ آخرت کا عذاب

اور ابدی جہنم سے انگوٹجات مل جائے۔ مرنے اور مسکالوں کی ہیئتہ رجھا غلبہ

ان کے قدامت کوئی ثناء دینا ہی اقدام نہ کرے کہ وہ اپنی خوبدہائی کا لبا کر معنی سمجھ کر
 رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب سے مستحق نہ رہیں گے۔

[illegible]

اس نے بائیکاٹ کی مہم جوش پھیلانے پر شروع کرنا مناسب ہے تاکہ قادیان قابض ہونے یا

سہاں ملک کے لکھ جانے پر مجبور رہو جاؤ گی۔ اللہ تعالیٰ پاکستان بھر کے مسلمانوں کو تمام تر تباہیوں سے محفوظ رکھے اور تمام مذہبی، سیاسی و دوسرے مسائل میں ان کی مدد فرمائے۔ آمین

یہ کہیں اور عام نہ ہیں، سماجی دور سیاسی تنظیموں کو متحدہ ہو کر اس مہم کو کامیاب اور پائیدار بنانے کے لیے چاہنا ہے۔

چادھا جا رہے ہیں۔ ان کے سات نو قیدی ہمارے۔ امین۔ قاضی حسین احمد مراد آباد

• **Qasim Hussain Ahmed**
Amir Jamaat-e-Islami
Pakistan

سید منور حسن صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر: 3331
تاریخ: ۱۰-۵-۹۰



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت اسلامی پاکستان

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور اپنے پیروکاروں کو مسلمان قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اپنے ایک الگ گروہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ وہ خود بھی اپنے گروہ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتا ہے اور مسلمان بھی اسے الگ سمجھتے ہیں۔ اس کے وجود پر ایک صدی گزر چکی ہے۔ پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر قادیانیوں کے تمام گروہوں کو ملت اسلامیہ سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ ان کے لئے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے لئے امتناع قادیانیت کا قانون نافذ العمل ہے۔ لیکن یہ ابلیسی گروہ تہلیس سے کام لیتا ہے۔ آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اندر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتا ہے، طاغوتی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتا ہے، مغربی استعمار کے خلاف اسلام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ اس وقت مسلمان مختلف ممالک میں جس بد امنی اور مصیبت کا شکار ہیں۔

اس میں اس قادیانی گروہ کا بڑا حصہ ہے۔ ایسے گروہ کے لئے شریعت کا پہلا حکم یہ ہے کہ اسے کافر اور زندیق سمجھا جائے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسے اپنی صفوں سے عملاً نکال باہر کیا جائے۔ اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے ساتھ کوئی بھی معاملہ نہ کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کی آبادیوں، شہروں اور دیہات اور بازاروں میں رہائش نہ رکھ سکے آمد و رفت اور خرید و فروخت نہ کر سکے۔ قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں واضح اور صریح ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اس شیطانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ میں مفتی ولی حسنؒ اور اس کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر اس کی سرپرستی کی۔ اس کی یہ سرپرستی پہلے دن سے لے کر آج تک قائم ہے بلکہ اب تمام طاغوتی قوتیں اس کی پشت پر ہیں اور اپنے اسلام اور مسلم دشمن منصوبوں کو اس کے ذریعہ عملی جامہ پہناتی ہیں۔ الحمد للہ علمائے امت نے ایک صدی پر محیط تحریک کے ذریعہ اس شیطانی گروہ کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اب آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں اور ان کے لئے اسلامی شعائر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ سے اس گروہ اور اس کی سرپرست طاقتوں کو بڑا دکھ پہنچا ہے۔ یہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ یہ فیصلہ کا اعدام قرار دے دیا جائے۔ دوسری طرف دینی جماعتیں اور علماء ملت اس کوشش میں اس گروہ کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا دیا جائے۔ اس کے لئے پہلے مرحلے میں اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ ہے۔ ہمہ پہلو بائیکاٹ کے ذریعہ اسے ملت اسلامیہ کی صفوں سے نکال باہر کرنا ہے۔ اس سے لین دین اور تعلقات کا خاتمہ ہے تاکہ یہ مسلمان آبادیوں، شہروں اور دیہات میں قیام نہ کر سکے۔ اسے ملازمتیں نہ دی جائیں۔ ایسی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے کہ یہ یا تو تائب ہو کر دائرہ اسلام میں آجائیں یا پھر اپنے آقاؤں کے پاس چلے جائیں اور مسلمان آبادیاں اور ممالک ان سے پاک ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتا ہوں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ان فتاویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

منور حسن
(سید منور حسن)

امیر جماعت اسلامی پاکستان

تنظیم اسلامی کا مُتفقہ فیصلہ



نہج 9 جولائی 2010ء قادیانیوں کے بارے میں تنظیم اسلامی کا موقف

نبوت کا جھوٹا دعویٰ ارمرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی / مرزائی کافر ہیں اور ان کے کفر پر ملت اسلامیہ کے جمیع مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ ان کی تکفیر کے دلائل پر اہل علم کی سینکڑوں کتب موجود ہیں اور اب تو ریاستی سطح پر بھی ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے لہذا ان کا کفر قطعی ہے۔ اب صرف یہ بات وضاحت طلب رہ جاتی ہے کہ ان کا کفر کس قسم کا ہے؟ یعنی یہ اہل کتاب کی طرح کے کافر ہیں کہ جن کے ساتھ کسی قدر معاملات کی شریعت اسلامیہ میں اجازت موجود ہے یا ان کا کفر مشرکین زنادقہ اور مرتدین کا سا ہے کہ جن کے ساتھ خصوصی نوعیت کا معاشرتی بائیکاٹ ہونا چاہیے؟

قادیانیوں اور مرزائیوں کا شرعی حکم سمجھنے کے لیے آسانی کی خاطر ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں: پہلی قسم کے قادیانی تو وہ ہیں جو مسلمان سے قادیانی ہوتے ہیں۔ ان کا حکم مرتدین کا ہے اور مرتد کی سزا سنت اور اجماع امت کی روشنی میں قتل ہے۔ قتل کی یہ سزا ریاست جاری کرے گی اور اس سزا کے اجراء سے پہلے علماء کی طرف سے مرتدین پر اتمام حجت کیا جائے گا تاکہ وہ دین اسلام کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لیں۔ اس اتمام حجت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو پھر اس کی سزا قتل ہے۔ پس جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل مقرر کی ہو اس کے ساتھ معاشرتی تعلقات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ پس مرتد قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کے خاندانی، کاروباری، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دوستانہ تعلقات روا رکھنا جائز نہیں ہیں اور اس کی وجہ ان کا ارتداد ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

”من بدل دینہ فاقتلوه۔“ (صحیح بخاری، کتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب حکم المرتد والمرتدة واستتباتهم)

”جس نے اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر دیا اس کو قتل کر دو۔“

دوسری قسم کے قادیانی وہ ہیں جو نسلی (By Birth) قادیانی ہیں۔ ان کے بارے میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب کا ہے یا نہیں؟ ان قادیانیوں کا حکم جاننے سے قبل علماء کرام کی بیان کردہ اقسام کفر کا اجمالاً ذکر مناسب ہوگا:

- 1- مشرکین یعنی بت پرست اور آتش پرست وغیرہ
- 2- اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ
- 3- منافقین یعنی اعتقادی
- 4- مرتدین یعنی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کرنے والے مثلاً قادیانیت، عیسائیت وغیرہ
- 5- زندیق جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خفیہ طور پر کفریہ عقائد و اعمال کا حامل اور داعی ہو

6- وہ مسلمان جنہیں اصول دین میں سے کسی اصول کا انکار کرنے کی وجہ سے بالاتفاق کافر قرار دیا گیا ہو جیسا کہ منکرین حدیث وغیرہ

دوسری قسم کے قادیانی درحقیقت پانچویں قسم میں شامل ہیں یعنی یہ زنادقہ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں کے شعائر یعنی قرآن، نماز، مسجد، زکوٰۃ وغیرہ کو اپناتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ قانون اور شرع کی روشنی میں ان کا خود کو مسلمان کہلوانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے زنادقہ کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط عوام الناس کے ایمان کے لیے خطرہ کا موجب ہیں۔ چنانچہ زنادقہ کے بارے میں اہل علم کا یہ موقف بالکل درست ہے کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ ہوگا جیسا کہ بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث علماء کے فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں ان جمیع مکاتب فکر کے اس موقف سے اتفاق ہے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ ہاں اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدے اور علم میں پختہ ہو اور وہ ان میں دعوت کا کام کرے تاکہ یہ اپنے کفریہ عقائد اور نظریات سے توبہ تائب ہو جائیں تو ہمارے نزدیک اس قسم کے داعی و مدعو کے تعلق کی رخصت بعض اہم علم کے لیے موجود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

احقر عالم محمد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مذہب نبوت اور اس کے ماننے والے

تحریر: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصوص قطعیہ، احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع امت سے مسئلہ ختم نبوت کا اتنا اور ایسا قطعی ثبوت ہے کہ اس میں تامل کرنے والا بھی کافر ہے بلکہ صحیح اور صریح احادیث کی رو سے مدعی نبوت اور اس کو نبی ماننے والے واجب القتل ہیں مگر یہ قتل صرف اسلامی حکومت کا کام ہے نہ کہ رعایا اور افراد کا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ (المتوفی ۳۲ھ) سے روایت ہے:

قال قد جاء ابن النواحة وابن اثال رسولین وہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے دو سفیر عبداللہ بن نواحہ اور اسامہ للمسیلمۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ بن اثال انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وسلم فقال لهما رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں اس کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشهد ان انی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ رسول اللہ؟ فقال نشهد ان مسیلمۃ رسول گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں آمنت باللہ ورسله لو كنت قاتلاً رسولاً پر ایمان لایا اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔ حضرت لقتلتکم قال عبداللہ فمضت السنة بان ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بین الاقوامی دستور اور سنت الرسل لا تقتل فاما ابن اثال فكفاناہ اللہ یوں جاری ہے کہ سفیروں کو قتل نہیں کیا جاتا رہا۔ ابن اثال کا معاملہ واما بن النواحہ فلم یزل فی نفسی حتی تو اللہ نے خود ہی اس کی کفایت کر دی۔ (اسمہ بن اثال بعد کو امکننی اللہ تعالیٰ منہ۔ مسلمان ہو گئے تھے۔ البدلیۃ والنہلیۃ، ج ۶ ص ۵۲) اور ابن نواحہ کا معاملہ میرے دل میں کھٹکتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی قدرت دی اور میں نے اسے قتل کروایا۔

(ابو داؤد الطیالسی ص ۳۴ والفظ لہ، و مستدرک ج ۳ ص ۵۲، قال الحاكم والذہبی صحیح و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۴۷ و مسند احمد ج ۱ ص ۳۹۰ و نحوہ فی الداری ص ۳۳۲ طبع ہند)

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرنے والا واجب القتل ہے۔ رکاوٹ صرف یہ پیش آئی کہ اس وقت اسامہ بن اثال اور عبداللہ بن نواحہ سفیر تھے اور سنت اور اس وقت کے بین الاقوامی دستور کے مطابق سفراء کو قتل نہیں کیا جاتا تھا تا کہ پیغام رسانی میں کسی قسم کی کوئی کمی اور کوتاہی باقی نہ رہ جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر تھے تو عبداللہ بن نواحہ ان کے قابو آ گیا اور وہ اپنے باطل عقائد سے باز نہ آیا اور توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا کہ ابن نواحہ کی گردن اڑا دے چنانچہ ایسا ہی کیا۔

(مستدرک ج ۲ ص ۵۳ قال الحاکم والذہبی صحیح)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ابن نواحہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

فانت اليوم لست برسول فامر قرظة بن كعب فضرب آج کے دن تو قاصد نہیں ہے پھر انہوں نے عنقه في السوق ثم قال من اراد ان ينظر الى ابن حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا اور انہوں نے کوفہ کے بازار میں ابن نواحہ کی گردن اڑا دی۔ پھر فرمایا النواحة قتيلاً بالسوق .

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴) کہ جو شخص ابن نواحہ کو بازار میں مقتول دیکھنا چاہتا ہے ٹو دیکھ لے۔

من وعن اتفاق

قادیا نیت (منکرین ختم نبوت) کے بارہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ نے جو فتویٰ دیا ہے ہم اس سے من وعن اتفاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو مسلمانوں کے لئے نافع و مفید بنائیں اور فتنہ مرزا نیت کی سرکوبی کا مسوثر ذریعہ بنائے۔ (آمین)

دبر السزاہد محمد سعید فرید

